در مطبع مفید عام آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کون شخص ہے کہ بنظرِ دوم سماوی کے عجائبات اور ان کی گردش و حرکات اور ... پر نظر کرے اور وہ تعلق و مناسبت جو زمین کو اجرام ... سے ہے اور عجیب و غریب تاثیرین و حالتین جو کرۂ ارضی پر ... فلکی سے پیدا ہوتی ہین دھیان مین لاوے اور خداوند عالم کی قدرت پر شیفتہ نہو۔ وہ کون آدمی ہے کہ دنیا کی قد... جو ہر وقت تمام جہان کی آنکھون کے سامنے کھلی ہے ... عبرت دیکھے اور نگارستان عالم کی صنعت پردازی ... کی نقش طرازی بغور و تامل ملاحظ کرے اور خالق

اور رعیت انتظام کے فوائد سے علی قدر مراتب مستفید و بہرہ مند ہوتی جاتی ہے

بیان بہرت پور و وصف حمیدہ جناب فیض مآب ہز ہائی نس حضور

مہاراجہ بہادر دام اقبالہ

[illegible] در ریاست آئین [illegible] انتظام اور [illegible]

گورنمنٹ ہند کی زیادہ پیرو ہے خوش انتظامی و خوبی نظم و نسق مین دیگر ریاستون سے فایق اور اعلےٰ تر متصور ہے علی الخصوص

راج بہرت پور کے ملکی انتظام اور ضوابط و احکام مین اصول

سلطنت انگریزی کی مطابقت اور قوانین دولت انگلشیہ کی موافقت

بخوبی آشکارا ہے اسی سبب سے یہہ راج رونق و سرسبزی ملک

حسن انتظام اور بہبودی رعایا مین سب ریاستون سے بہتر

ہے مگر اوسکی عظمت و فضیلت کا صرف یہی ایک سبب نہین

ہے بلکہ انواع خوبیون سے اسکو ہندوستان کی اکثر ریاستون

پر نوق و امتیاز حاصل ہے ؛

یہی خطہ ہے جو بوجہہ ظہورِ انوارِ نا استنا ہی و شہودِ دلیات الہی یعنی ولادت سری کرشن اوتار معبود ہنود کے برج بھومی نام سے مشہور ہے اور کل ہندوستان مین قابلِ پرستش اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے اور اوسکے فرمان روایانِ عالی گہر والا تبار مہاراجہ برج اندر کے خطاب سے معزز و ممتاز ہین کوہ ہمالہ سے راس تک اور حدود افغانستان سے برہما تک کی مخلوق صدہا کوس سے باعتقاد باطن و صدق ارادت اسی متبرک سرزمین کی زیارت کیواسطے آکر سعادت دارین حاصل کرتے ہین اور اوسکی خاک پاک کو موجب مغفرت و باعث نجات سمجھتے ہین کہ اسکی شہادت سری مت بھاگوت وغیرہ معتبر شاسترون سے پیدا ہے ؛

قدرتی نعمتین مثل سیرابی و سرسبزی زمین و رونق و آبادی بلاد و قصبات اور باشندگان علاقہ کی صورت و سیرت گفتگو و لیاقت و اخلاق و عادات اجناس استعمال و معاشرت کا بکثرت پیدا ہونا ہر ملک کیواسطے مجسم و فخر ہین راجپوتانہ کے شمالی و مغربی ممالک کو تو

زمین و آسمان کا تفاوت ہے کہ وہان کے خشک و
بے برگ ریگستان مین انسان وحیوانات کے ہوش جاتے ہین جو
دنیا کی نعمتون وعیش عشرت کے سامان سے بے بہرہ بلکہ محض نا آشنا
ہین پانی جو مایۂ حیات اور موجب رونق کائنات ہے صدہا فیٹ
کے عمق سے نکالا جاتا ہے کوسون تک کنوئن کا پتہ نہ لگے دس دس
کوس کے باشندے ایک ایک کنوے پر پانی بہرنیکے واسطے جمع
ہون درخت ورویندگی کی صورت نظر نہ آئی بجز موٹھہ باجرہ
... کے سوا کسی سواری کا گذر نہین ...

چونکہ راجپوتانہ کے ممالک مختلفہ کی عمدگی زمین ترقی ملک کی
پیداوار اور کثرت وقلت آبادی کا حال ہر ایک ریاست کے رقبہ
اراضی اور تعداد آمدنی و آبادی فی مربع میل پر غور کرنے سے
اور کسی ذریعہ سے دریافت نہیں ہو سکتا ہے اسواسطے کل ریاستوں
کے کوائف مذکورہ ذیل مین ترتیب وار درج کئے جاتے ہین

نام ریاست	تعداد رقبہ بحساب میل مربع	آبادی فی مربع میل	آمدنی فی مربع میل	حاصل جمع آبادی آمدنی
بھرت پور	۱۹۷۴	۳۲۹	[illegible]	۱۶۶۰
دھولپور	۱۶۲۶	۳۲۲	[illegible]	[illegible]
الور	۲۵۷۲			

بوندی	۲۲۹۱	۹۷	[illegible]	۳۱۵
قرولی	۱۲۰۸	۱۰۰	[illegible]	۲۸۶
پرتابگڈھ	۱۴۶۰	۱۰۰	[illegible]	۲۷۱
ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱۰۰	[illegible]	۲۲۶
بانسواڑہ	۱۴۴۰	۱۰۰	[illegible]	۱۸۴
جودھپور	۳۵۶۷۲	۵۰	[illegible]	۱۳۴
سروہی	۳۰۲۰	۵۰	[illegible]	۹۱
بیکانیر	۱۶۷۶۶	۳۰	[illegible]	۴۲
جیسلمیر	۱۲۲۵۲	۶	[illegible]	۱۴

اس سے ظاہر ہے کہ بھرت پور کا ملک راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون
سے زیادہ آبادان اور زرخیز ہے اور یہہ نتیجہ جسقدر قدرتی خوبیون یعنی
ہمواری سطح عمدگی زمین وسائل آبپاشی وغیرہ سے منسوب ہے اوسیقدر
حسن انتظام تعین جمع واجب محاصل معتدل انصاف پروری خبرگیری
وحق رسانی رعایا سے حاصل ہوئے ہین اس کثرت آبادی اور
افزونی پیداوار کی عمدہ دلیل یہہ ہے کہ جس حالت مین راجپوتانہ کی

دیگر ریاستون کے ہر گانوین صدہا بلکہ ہزارہا بیگہہ زمین قابل زراعت
غیر مزروعہ وبے تردد پڑی ہے اور کوسون تک نشان آبادی مفقود
ہے اس راج مین زمین کا کوئی قطعہ کاشت سے خالی نہین اور کوئی
مقام ایسا نہین ہے کہ جہان مدنظر مین آبادان قصبہ و دیہا بایل نہون *
اس علاقہ کی رعایا ایسی شایستہ وتربیت یافتہ ہی کہ مغربی ریاستون کے
خواندہ وذی حوصلہ لوگ بھی یہان کے عام باشندون سے طرز و طور اور
وضع داری اور کارگذاری وہوشیاری مین دعوی ہمسری نہین کر سکتے
باوجودیکہ فیضان تربیت سرکار ابد پایدار انگریزی سے ہر ریاست کے
لوگون کو کسیقدر لیاقت حاصل ہوگئی ہے الا چند متعدد آدمیون کے
پردیسی صاحبان علم کی صحبت سے تمیز و وقوف حاصل کرتے ہین اور
کل ملک کے باشندون کے خلایق تربیت یافتہ دہلی وآگرہ و متھرا وغیرہ
بلاد مصدر اصلاح ومنبع تہذیب کے شبانہ روزی ربط وضبط آمد ورفت
وراہ ورسم سے ترقی پاتے ہین بہت فرق ہے ماورا اسکے حسن انتظام
تعلیم خلایق وتربیت عوام بھی جیسا اس راج مین ہے ہر ایک ریاست مین
نہین ہے بلا شبہ اکثر رئیسون نے اپنی دار الریاست مین مدارس

مقرر کرکے اشاعت علوم مین بہت کوشش کی ہے اور اون مدرسہ جات
مین متواتر چند طالب العلم بہت مستعد تیار ہو کر اعلےٰ درجہ کا امتحان دیتے ہین
گر مفصلات کا حال دیکہا جاوے تو بالکل تو مدرگر ہے اور او نہین کے
علاقہ مین ایسے مقامات بہی ہین جہان کے لوگون کے دماغ مین تو شیخ خواندہ
و تدریس و تعلیم کا کبہی خیال بہی گذرا ہو گا مگر برعکس اوسکے بہرت پور میں
دار حکومت سے لیکر عدود و راج تک ہر قصبہ و گانو مین سامان تعلیم بکہال
موجود ہین اور ہر جگہ کے اطفال حساب و کتاب و تحریر و تقریر مین
فواید علم سے بہرہ مند ہین ؛
اس راج کے اکثر مقامات یادگار واقعات تاریخی اور موقع معرکہ ہاے
عظیم اور مظہر صنعتِ صناعان ذوفنون ہونے کی وجہ سے بہت مشہور
و نامور ہین قصبہ کامہ معبدِ ہنود کے خوشنما و متبرک مقامات کی جو تعریف
شاستر مین لکھی ہے اوس سے کل عالم واقف ہے قصبہ بیانہ کہ سابقا
زبردست و عظیم الشان فرمان روایان کا پایہ تخت تہا غوری و
غزنوی و تیموری بادشاہون کی بے شمار فوج کے مقابلہ و معرکون
سے صفحات تاریخ عالم مین بہت شہرت و عظمت سے نمایان ہے اور

اوسکا وسیع و مستحکم قلعہ مع دیگر عمارات بالا سے کوہ و فلاح آبادی کے
ان مشہور واقعات کی مجسم شہادت ہے خانوہ کا میدان جسمین بمقابلہ
شاہنشاہ بابر اور سانگا رانا والی میواڑ کی نزاع سلطنت ہندوستان
فیما بین ہنود و اہل اسلام کے فیصلہ ہوا اسی راج مین واقع ہے اور
کمہیر جو ابتدا مین مہاراجگان ذیشان کا دار الحکومت تہا مہاراجہ
ہلکر کی فوج کثیر کی شکست اور اوسکے غلاف کہنڈر اوسکے عند الامتحان
کام آنیسے ناسور ہے اور سب سے زیادہ قلعہ بہرتپور جہان علاوہ
سابقہ معرکون کی افواج سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ایسا
مقابلہ ہوا کہ تاریخ ہندوستان مین اوسکی کوئی نظیر نہین ؛
ڈیگ کے باغ و محلات تعمیر و مساحۃ کی خوبی و وضع و قطع کی خوش اسلوبی
مکانات کی رنگینی و وسعت فوارون کی صنعت و کثرت تالابون کی طراوت
و سیرابی مجوزین صاحب فن کی کامیابی سے مثل روضۂ تاجگنج آگرہ
و قطب مینار دہلی کے عمدہ ترین مکانات دیار اور عجائبات روزگار سے
ہین کہ سیاحان عالم شوق ملاحظہ مین مقامات دور و دراز سے آتے
ہین اور مناظرہ محلات اور سیر باغات سے حظ وافر و فرحت بلیغ

حاصل کرکے عمدگی مکانات کے مداح اور مہاراجہ صاحب بہادر
کی مہمان نوازی کے شکرگذار جاتے ہین ٭
اور مقدم ترین خوبی اس ملک کی یہہ ہے کہ یہان کے فرمانروایان
صاحب اقبال عالی قدر والا منزلت شجاعت وجوانمردی مین
یکتائی روزگار اور حاکم باوقار ہوئے ہین خصوصاً ابتدا زمانہ
مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے جنہون نے بلا اعانت کسی ہمسر اور
بے منت کسی شاہنشاہ پر ترکے صرف اپنی قوت بازو و دانائی و ہمت
اور علو حوصلگی سے ممالک مختلفہ کو بہ تحت و تصرف مین لاکر عظیم الشان
راج قائم کیا اور اوس ابتدائی زمانہ مین کہ
ہنگامہ استواری کامل نہوئی تہی افواج شاہی محکوم افراز
زبردست کر اپنے ممالک سے بیش بار خارج کیا نواب فتح علیخان
معتوب شاہی اپنی ستم رسیدگی و مظلومی سے تنگ آکر استدعی اعانت و
دستگیری ہوا تو اوسکے حال پر رحم کرکے اسد خان وزیر سلطنت کو
... سے جدا اور ہوا اوہا شکست فاش دی بلکہ خود وزیر
... جنگ مین تہ تیغ کیا - الیسنگہ خلف اکبر مہاراجہ سوائی جی سنگہ

صاحب والی آمیر کی حمایت مین بمقابلہ اونکے بہائی بادہو سنگہ کی فوج
متفق مہاراجہ صاحب والی اودے پور اور مہارانا ہولکر پر غالب آکر ایسری سنگہ
کو جے پور پر قابض کرا دیا بخشی صلابت خان سپہ سالار افواج شاہی
کو مع جمعیت میدان جنگ مین محبوس کر کے دلاوران شاہی
مثل حکیم خان و رستم خان کو ہلاک اور علی قلی اور فتح علی کو مفرور کیا
افغانان فوج بنگش پر فوج کشی کر کے منصور علیخان صفدر جنگ
کو اونکی سرکشی و مقابلہ آرائی سے نجات دی اور سپاہیون کو ایسا
متفرق و منتشر کیا کہ بار دیگر تاب اجتماع و سرتابی نہ لا سکے مگر بایں ہمہ
کو کہ اپنی دولت مندی اور زور آوری کے زعم سے کسیکو ہمسر و ہمتا
نہین سمجہتا تہا مغلوب کر کے ایسا پاداش اعمال کو پہونچایا کہ اوسکی ہستی
کا نام و نشان نہ رہا جب غازی الدین احسان فراموش کی غمازی سے
فرخ سیر بادشاہ نے گمراہ ہو کر منصور علی خان صفدر جنگ کی بیخکنی پر کمر
کی اوسکی اعانت مین دار السلطنت پر حملہ کر کے عساکر شاہی کو تباہ
و برباد اور شہر دہلی کو تاخت و تاراج کیا فرخ نگر و بہادر گڈہ کے بلوچ
رئیسون کو کہ ارکان سلطنت مین بہت قوی اور صاحب شوکت تہے پست کر کے

اون کے ممالک پر قبضہ و تصرف کیا اور دہلی کا از سر نو محاصرہ کر کے
شہزادہ بے شمار اور دولت لا انتہا حاصل کی کہ قلعہ دہلی کے ہشت دہاتی
کواڑ قلعہ بھرت پور شمالی دروازہ پر چڑھے ہوئے ہین اور ان فتوحات
عظمیٰ کی شہادت دیتے ہین اور ماہی مراتب جو دیگر رئیسون کو بجلدوئے
خدمات عظیمہ شاہی ملا ہے اس راج مین بزور شمشیر و استحقاق فتح حاصل
ہوا ہے بر سرہا سے وگر جہان اہلکاران جیپور کی بوجہ پرخاش برکہ
براہ کوتہ اندیشی لشکر چڑھا لائے واپس آتے ہین سد راہ ہوئے تھے
لشکر عظیم سے میدان مانوڑہ مین شمشیر آزمائی کی اور فتنہ انگیزان
بدکردار کو کہ موجب نفاق و باعث فساد ہوئے تھے سزا سے اعمال کو
پہونچایا۔ اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے جسونت راو ہلکر
کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار افواج انگریزی کے تعاقب سے
جا بلب ہو رہا تھا بمقتضاے راہ و رسم قدیم و حق مہمان نوازی ظل عاطفت
مین لیکر حملہ آورون سے ایسا مقابلہ کیا کہ تاریخ ہندوستان کے صفحات
مین اوسکی برابر کوئی واقعہ معرض تحریر مین نہین آیا ہے جس انگریزی
فوج نے قلیل جمعیت سے مظفر جنگ صوبہ دار دکن و ڈوپلی صاحب

فرانسیس نے نواب چندا صاحب کی متفق فوج کو خارج کر کے قلعہ ارکاٹ فتح
کیا تہا صرف ڈہائی ہزار سپاہ سے نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ
کی بے شمار فوج کو مغلوب کر کے میدان پلاسی کی دوامی نیکنامی حاصل
کی تہی بکسر مین شجاع الدولہ نواب اودہ کی ساٹہہ ہزار فوج کو صرف
آٹہہ ہزار آدمیون سے متفرق و منتشر کیا تہا نواب حیدر علی والی میسور
کو متواتر لڑائیون مین بیدم و جان بلب کر کے آخر کار اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان
کو نیست و نابود کیا تہا۔ قلعہ گوالیار کو کہ نا ممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا اس آسانی
سے لیا تہا کہ گویا اونکے ہی قبضہ مین تہا۔ احمد آباد مین بہ تحت جنرل
گوڈارڈ صاحب مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر دونون کا ایسا ناک مین
دم کیا تہا کہ کل مال و اسباب چہوڑ کر بہاگ گئے۔ میدان علی گڈہ مین
مہاراجہ سیندہیہ کی کثیر التعداد فوج محکوم پیرن صاحب کو مغلوب
و مطیع کیا تہا۔ اور میدان لسواڑی مین مرہٹون کو ایسی شکست دی
تہی کہ ایک معرکہ مین اونکے سات ہزار آدمی ہلاک ہوئے اوس فوج
انگریزی کے قلعہ بہرت پور کی فصیل کے ساتہہ مین آکر ہوش و
حواس ہمت و جرأت جاتی رہی چار دفعہ متواتر حملہ کیا مگر کوئی کارگر

ہوا پہلے دو حملون مین پانی کی طغیانی اور محافظان قلعہ کی
جانفشانی سے ایسا کشت و خون ہوا کہ انگریزی فوج کے جی چہوٹ
گئے تیسرے حملہ مین گورون نے ہندوستانی فوج کے ساتھ
دوبارہ مین شریک ہونے سے انکار کیا چوتھی مرتبہ اونکو سمجہا کر
اور غیرت دلا کر پہر حملہ کیا گیا تو اسی اثنا مین قلعہ کی ایسی مرمت
ہو گئی تھی کہ انکی کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخرکار تین ہزار سے زیادہ
آدمیون کا نقصان اوٹہا کے اور اپنا بارود و گولہ خرچ کر کے
جری و بہادر افسر کل جنرل لارڈ لیک صاحب کو بجز مصالحت
کے چارہ نہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی حکومت
کا نام صفحہ روزگار پر اس شہرت و نیکنامی سے ثبت ہوا کہ کل ہندوستان
مین صرف ایک بہرتپور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیل سے انگریزی
فوج پس پا ہوکر ہٹی ہے اس ایک بہادرانہ معرکہ سے بہرتپور
کے جلیل القدر حاکمون کی اسقدر ناموری ہوگئی کہ اگر دیگر مہمات
جنگی جنکا اجمالاً ذکر ہوا ہے اور تاریخ ریاست مین حسب موقع
مفصل لکہی جاوینگی وقوع مین نہ آتی ہوتین تو کل روسا ہند

پر اون کا فخر و فضیلت قایم کرنے کیواسطے صرف یہی ایک بات
کافی ہوتا جسطرح زمانۂ سلف کے مہاراجگان والا قدر نے فوج
کشی و دشمن کشی و ملک گیری سے سلاطین روزگار مین سرفرازی
حاصل کی ہے اوسیطرح مہاراجہ صاحبان حال نے خوش انتظامی
راج پرورش و حفظ رعایا سے آراستگی ملک و بلاد و قدردانی
اصحاب علوم و فنون مین اوس سے زیادہ داد معدلت
و جہانبانی بخشی ہے ۞
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹھ باشی خوبی نظم و نسق و عدلگستری
و رعایا پروری و فیاضی و سخاوت مین روسا ہمسر و فرمانروایان
ہم عصر مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوئے ہین کہ اونکی گنج بخشی و
داد و دہش نے ایک عالم کو مالامال اور رعب حکومت عادلانہ نے
ظالمان شیر صورت کو کمتر از شغال کیا - اس زمانہ مین زمام ریاست
و عنان حکومت سرکار حضور فیض گنجور خداوند نعمت سکندر صولت
دارا حشمت انجم سپاہ فلک بارگاہ جمشید جاہ فیض مآب ہلال رکاب عالیجناب
سری مہاراجہ بیر جمشید سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر

بہادر جنگ کرنیل کرکپیٹرک رزیڈنٹ آف انڈیا دام اقبالہ واجلالہ
کے دستِ اختیار اور قبضۂ اقتدار میں ہے شکوہِ جشنِ جمشیدی تجملِ
بزمِ خسروی صولت و دبدبۂ سکندری جسکے دربار میں ہے یہہ خوبیِ
اقبال ہے شیرِ ژیان اوسکے قصرِ جلالت کا ایک سگِ دربان
ہے عدل کا یہہ کمال ہے کہ گرگِ تیز دندان اوسکے رعیت کے
مویشی کا ایک نگہبان ہے

قطعہ

شیر با پاس تو بے چنگال است	گرگ با عدل تو بے دندان است
ور نہ شیر است کنون روباہ است	ور نہ گرگ است کنون چوپان است

دادرسی و عدل گستری اسی بارگاہ فلک اشتباہ کا حصہ ہے اگر
عدل و جود کے مقابلہ میں انصاف نوشیروانی اور سخاوتِ حاتم طائی
عجم و عرب کا پرانا قصہ ہے دادرسی و مظلوم نوازی کا زمانہ
ہے صحرائے عدم میں طائرِ ظلم کا آشیانہ ہے سیر چشمی و دریادلی
بندگانِ حضرت سے خلائق آسودہ حال ہے فیض بخشی و عدل
گستری سے رعیت فارغ البال ہے محتاجون کو حاجتِ سوال
کیا ہے غریبون کے لئے ہر وقت سدا برت کھلا ہے ہر سون

کی کثرت علم کی اشاعت سے ہر قصبہ و گانون کے لڑکے ریاضی دان
ہین جابجا شفاخانون مین عمدہ علاج سے ہزار ہا مریض نیم جان
شفا پاکر دعاگو اور ثناخوان ہین ہر دم رفاہ عام کے کامون
پر نظر ہے بے شک ذات والاصفات حضور انور رعاجز نواز
اور رعیت پرور ہے - فوج ظفر موج کی نوطرز اور زنگارنگ
خوشنما وردیون اور سرداران و افسران فوج کے ملون و منقش
اور زرین لباسون اور پرتلون پر عجب جوبن ہے سیتور کی
چھاونی حسن ترتیب لشکر اور فوج کی چمک دمک سے قطعہ گلشن
ہے اوسکا لشکر قیامت اثر قواعد جنگی و فنون حرب مین ماہر
و مشاق ہے شجاعت و بہادری دلیری و آراستگی مین شہرۂ آفاق
ہے کسکی زبان مین یہہ طاقت ہے کہ محامد ذات فیض سمات اور
محاسن صفات سراپا برکات کی تقریر کرسکے کسکے بیان مین یہہ
فصاحت ہے کہ سری حضور لامع النور کی بیدار مغزی اور
مدبرانہ حکمرانی سے جو ملک کو فوایداور نیک نتایج حاصل ہوئے
ہین بالتفصیل تحریر کرسکے اسلئے خالق یکتا سے بندگان حضور

کیواسطے ترقی جاہ وجلال کی آرزو اور افزونی دولت واقبال کی تمنا اور عمر ابد اتصال اور عیش وکامرانی بے زوال کی دعا سے بجواسکے اظہار مدعا ہے اگر حمد خفورسے ابتداء کلام ہے تو مدح سرکار حضور پر اختتام ہے دیکھو کیا اچھا آغاز کیا خوب انجام ہے

ذکر تالیف کتاب

علم تاریخ کے فوائد لا انتہا اور معلومات زمانہ ماضی وحال کے نتائج بے بہا اصحاب علم وہنر اور محققان عالی گہر پر بخوبی روشن ہیں کہ سانحات روزگار سلف اور واقعات زمانہ مختلف سے وقوف وآگہی حاصل کرنا ہمیشہ سے مرغوب طبایع عوام اور پسندیدہ خاطر انام رہا ہے اور یہہ بھی لازمہ انسانیت ہی کہ جو شخص کسیقدر علم وشعور وذہنیت وخواندسے بہرہ مند ہوتا ہے اپنی فکر کی رسائی اور میلان خاطر کے بموجب کسی مضمون پر طبع آزمائی کرکے کوئی تحریر صفحۂ روزگار پر بطور یادگار کے چھوڑنا چاہتا ہے خصوص اس زمانہ میں سرکار ذوی الاقتدار

انگریزی کی قدردانی و فیاضی سے ہندوستان مین تصنیف
و تالیف نے اس کثرت سے رواج پایا ہے کہ ہر ملک کے حالات
پر عمدہ و مفصل کتابین لکھی گئی ہین اور قاعدہ ہے کہ اتفاق یا حکم
زمانہ اور اقتضاء آب و دانہ سے جو شخص جس ملک مین بود و باش
رکھتا ہے وہین کے حالات سے علم و آگہی حاصل کر کے اونکو
بطور واجب و طرز مناسبت احاطہ تحریر مین لا سکتا ہے چنانچہ
اسی خواہش مروج العام کے موافق کمترین عقیدت آئین
احقر العباد راسخ الاعتقاد جوالا سہای خلف لالہ کرپا کشن صاحب
قوم کایتھ ماتھر ساکن قصبہ سوہنہ ضلع گورگانوہ قسمت دہلی کو بھی
کہ اوایل عمر سے ملک راجپوتانہ کی چند ریاستو مین رہا ہے
اور اب ایک مدت سے نمکخوار سرکار ابد پایدار جناب فیض مآب
سری حضور کرامت گنجور مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بھرتپور
یہ شوق دامن گیر ہوا کہ جس ملک مین رہا ہے وہان کے حالات
جسقدر تحقیقات محققان ہنروران اور تصنیفات مصنفان نامور
کے ذریعے سے بہم پہونچ سکین جمع کر کے اصحاب فضل و کرم

و حضرات عالی ہم کی خدمت مین پیش کش کرے اور یہ بڑی اسلئے نو
مین زیادہ تر تحریک کا سبب یہہ ہوا کہ اسوقت تک اردو زبان
مین کوئی ایسی کتاب نہین لکھی گئی ہے جسمین راجپوتانہ کی کل
ریاستون کے کوایف ملکی اور واقعات تاریخی جمع ہون البتہ
انگریزی زبان مین کرنل ٹوڈ صاحب کی تاریخ راجپوتانہ کے
قدیم خاندانون کے حالات کا مفصل دفتر ہے اور چند دیگر صاحبان
عالیشان نے بھی بعض ریاستون کی تاریخین تحریر فرمائی ہین لیکن
ان کتابون سے ہندوستانی لوگون کو جو صرف ہ مین سے چند
انگریزی خوان ہوتے ہین بہت کم فایدہ پہونچتا ہے اور جو
چند کتابین ہندوستانی صاحبون نے تصنیف کی ہین اونمین
صرف ایک ایک ریاست کے حالات ہین ایسی کتاب جسمین
راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کا ابتدا سے اسوقت تک مفصل
حال ہو کوئی نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی و اردو
کی کتب مفصلہ ذیل سے ترجمہ و انتخاب کرکے یہ معلومات کا ذخیرہ
فراہم کیا ہے اور اون کے مصنفان عالی قدر والا منزلت کی

حق میں بالعوض اس فیضان نعمت کے جو وقت تصنیف مجھے حوالہ ان
کو پہنچا ہے اور جسکے ذریعہ سے میرا یہ صحیفہ صفحۂ عالم پر ظہور پذیر
ہوا ہے بکمال شکر گذاری و احسانمندی دعاء خیر رحمت و افضال
الٰہی کرتا ہوں ۞

تاریخ راجستان تصنیف کرنل ٹوڈ صاحب ۞

گزٹیر ہندوستان مؤلفہ مسٹر تھارنٹن صاحب ۞

مجموعہ عہدنامجات مؤلفہ مسٹر ایچیسن صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہند
صیغہ ممالک غیر ۞

تاریخ جے پور تصنیف کرنل بردک صاحب ۞

تاریخ ضلع اجمیر تصنیف پنڈت مہاراج کشن صاحب ۞

تاریخ راج بھرتپور تصنیف پنڈت بلدیو سنگھ صاحب سورج دوج ۞

تاریخ راج بھرتپور تصنیف حکیم وحید اللہ صاحب بداؤن والہ ۞

تاریخ راج الور تصنیف دیوان جیکوپال صاحب ۞

اورنگ تجارہ تصنیف شیخ محمد مخدوم صاحب ۞

راجپوتانہ کے ملکی انتظام کی سالانہ رپورٹیں ابتداء ۱۸۶۵ع

لغایت سنہ ۱۸۶۴ء کہ بحکام گورنمنٹ ہندوستان ہر سال منطبع و شائع ہوتے ہین ۔

مضامین کتاب کی ترتیب ریاستون کی عظمت اور آمدنی و رقبہ کی کثرت کے لحاظ سے نہین ہوئی ہے مگر باعتبار مراتب محکمجات ایجنسی کے جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی رپورٹون مین ملحوظ رہتے ہین کل ریاستون کے حالات بلا لحاظ خوردی و بزرگی ریاست کے جس ایجنسی سے متعلق ہے اوسی کے ضمن مین لکھی گئی ہین اور حجم زیادہ ہونیکی وجہ سے کتاب کو تین حصون مین تقسیم کیا گیا ہے کہ ترتیب مضامین و تقسیم حصص و ابواب وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہین ۔

حصہ اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ ۔

دوسرا باب ضلع اجمیر و میرواڑہ ۔

تیسرا باب ایجنسی میواڑ ۔

حصہ دوم

حصہ سوم

ازانجا کہ سہو و خطا غلطی و قصور لازمۂ بشریت ہے اور خاکسار ذرۂ بیمقدار
کو عبارت آرائی و فصاحت کلام و صحت مضامین میں کسی طرح کا دعوی

نہین ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ اکثر الفاظ بے محاورہ و فقرات بے محل سرزد ہوئے ہونگے اور بعض مضامین بہی غلط فہمی پر مبنی ہون گے اسواسطے ناظرین با تمکین و شایقین مرحمت آئین سے دست بستہ استدعا ہے کہ اگر کوئی غلطی و نقص نظر کرامت اثر سے گذرے تو براہ دریا دلی و بندہ نوازی عفو و چشم پوشی کو کام فرماوین اور چونکہ اصحاب جود و کرم کی قدردانی اور فیض رسانی سے امید کامل اور یقین واثق ہے کہ یہہ کتاب بہت جلد دوسری مرتبہ چہپیگی اور خاکسار کا ارادہ ہے کہ طبع ثانی مین اصلاح و اضافہ مضامین اور بہتر ترتیب و زیادہ صفائی و عمدہ اہتمام سے اوسکو اور بہی ترقی دیجاوے اسواسطے یہہ بہی گذارش ہے کہ جو صاحب براہ نوازش و مہربانی اس مرتبہ کی نقص و غلطیون سے اور کسی ریاست کے تازہ حالات و نامعلوم کیفیتون سے اطلاع بخشین گے یا کوئی معتبر کتاب وہانکی تاریخ و حالات کی بتلا دینگے اونکا راقم ممنون منت و مشکور احسان ہوگا ۞

تمام شد

وقائع راجپوتانہ

باب اول

مجمل حالات کل راجپوتانہ

راجپوتانہ جسے راجستان اور راج ستہان اور رجواڑہ بھی کہتے ہین راجپوت قوم کی ریاستون کا مجموعی نام ہے ؛

شہاب الدین بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت سے پیشتر کے راجستان کی حدود تحقیق نہین ہین غالب ہے کہ شمال مین دریاے جمنا و گنگا سے آنصوب دامن کوہ تک پہنچی ہو قبل اسکے کہ مالوہ مین بجاے دہار کے منڈو کی اور گجرات مین بجاے انہلواڑہ پٹن کے احمد آباد کی مسلمانی سلطنتین قایم ہوئین ملک راجستان مین کل قطعہ ہندوستان کا مغرب مین دریاے سندہ تک مشرق مین بندیلکھنڈ تک اور شمال مین جنگل دیس واقع جنوب دریاے ستلج تک اور جنوب مین کوہ بندیاچل تک داخل تہا ؛

عجب اتفاق ہے کہ اس ملک کے طرفین کو یعنی مشرق و مغرب مین سندہ نامی ندیان واقع ہین مغربی سندہ کو جسکو قریب پشاور مین اٹک کہتے ہین اور ملک سندہ مین ہوکر گذری ہے مشہور و معروف ہے مگر مشرق مین بھی ایک سندہ ندی ہے کہ مالوہ مین سرونج کی بارہ میل جنوب مغرب مین پہاڑون سے نکلکر بجانب شمال نرور اور بعد ازان شمال مشرقی سمت مین سرحد بندیلکھنڈ و گوالیار تک روان ہوکر بعد طے ۲۶۰ میل جمنا مین شامل

राजस्थान
थार
गड़
अनहलवा
डा पट्टन
सिरोंज
नरवर

ہوئی ہے اس شرقی سندھ سے مشرق کی طرف کے ہیں۔ و رئیس غیر قوم اور اس وجہ سے
راجستان سے خارج سمجھے جاتے ہین ٭

مگر اس کتاب مین جن ریاستون کے حالات لکھے جاوینگے بلا امتیاز قوم صرف وہی ہین
ہین جو فی زماننا بہ تحت نگرانی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہین حالانکہ علاوہ
اونکے ہندوستان مین راجپوتون کی ریاستین بہت ہین اور برعکس اسکے راجپوتانہ
مین سواے راجپوتون کی دیگر اقوام کے رئیس بھی ہین پس راجپوتانہ جسکی تعریف اوپر
لکھی گئی ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۵ دقیقہ اور ۳۰ درجہ اور خطوط طول بلد
شرقی ۶۹ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا
عرض غایت بیکانیر سے بانسواڑہ تک ۴۷۰ میل اور طول غایت دھولپور سے
جیسلمیر تک ۵۲۰ میل ہے ٭

اوسکے شمال مین بھٹیانہ و ہریانہ و رہتک و گورگانوہ کے اضلاع انگریزی واقع ہین
مشرق مین گورگانوہ متھرا و آگرہ کے اضلاع انگریزی اور راج گوالیار۔ جنوب مین
علاقجات مہاراجگان سیندھیہ و ہولکر و کاٹھیاواڑ و جاورہ و اضلاع انگریزی متعلقہ
بمبئی مغرب مین سندھ اور مغرب و شمال مین ریاست بھاولپور اور ملک بھٹیانہ ٭

اس وسیع ملک کا رقبہ کہ تفصیل اوسکی ہر ایک ریاست اور ضلع اجمیر و میرواڑہ کے
بیان مین لکھی جاویگی بقدر ۱۲۳۵۶۶ مربع میل ہے اور مجموعہ آمدنی سالانہ تخمیناً ۲۳۸۱۲۲۹۱
روپیہ اور آبادی تخمیناً ۹۷۵۲۰۹۱ باشندون کی ہے اور اس کل ملک مین انگریزی
ہندوستانی فوج اس تفصیل سے ہے

توپین		سواران	پیادگان
۱۱۲۹	تلنگون کی ۸۹۵ — میدان کی ۲۳۴	۱۲۱۱۲	۶۲۶۰۴

علاوہ سرکاری ضلع اجمیر و میرواڑہ کے یہ ملک اٹھارہ ریاستون مین تقسیم ہے اس
ملک کا انتظام نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے ایک صاحب ایجنٹ
بہادر کو کہ صاحب ممدوح ضلع اجمیر و میرواڑہ کیواسطے چیف کمشنر بھی ہین مفوض ہے —
اگرچہ اونکا دار الحکومت اجمیر ہے مگر بوجہ خنکی آب ہوا کے بیشتر اوقات کوہ آبو پر تشریف رکھتے
ہین اور ایام سرما مین ریاستون کا دورہ کرتے ہین اجمیر مین رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے تحت مین حکم ہات صاحبان پولیٹکل
ایجنٹ و اسسٹنٹ و سپرنٹنڈنٹ ہین اور ان مین سے بعض مستقل ہین اور بعض بطور
خاص بھی واسطے انتظام اندرونی ریاستون کے یا تو ایام نابالغی رئیس مین یا بوجہ بد انتظامی
ایجنسیون کے مقرر ہین اور ہر ایک ریاست ایجنسی یا ماتحت مین سے کسی سے متعلق
ہے سابقاً یہ انتظام تھا اودے پور و جے پور و جودھپور و ہاڑوتی کی بڑی ریاستون
مین علیحدہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ مقرر تھے اور بعض ریاستون مین وقتاً فوقتاً بوجہ
خاص کسی خدمت کیواسطے ہو جاتے تھے اور باقی ماندہ ریاستین ایجنسی راجپوتانہ سے
متعلق چلی آتی تھین مگر سنہ [illegible] مین کرنل کیٹنگ صاحب نے کل ریاستون کو صاحبان
پولیٹکل ایجنٹ و اسسٹنٹ کے سپرد کر کے اپنے محکمہ مین صرف ہدایت و نگرانی کا کام رکھ
لیا ہے اب ریاستون کا تعلق حسب تفصیل ذیل ہے —

متعلق ایجنسی میواڑ — میواڑ جسکا دار الریاست اودے پور ہے — ڈونگر پور —
بانسواڑہ — پرتاب گڈھ —

متعلق ایجنسی جے پور — جے پور جسکا ملک ڈہونڈار کہلاتا ہے — کشن گڈھ —
متعلق ایجنسی مارواڑ — مارواڑ جسکا دار الحکومت جودھپور ہے — جیسلمیر —

متعلق ایجنسی راجپوتانہ شرقی — بھرت پور[۹] — الور[۱۱] — دہولپور — قرولی[۱۲] —
مگر دربیولا الور و دہولپور مین بوجہ نابالغی رئیسون کے علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
مقرر ہین اسواسطے ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف قرولی و بھرت پور متعلق ہین
متعلق ایجنسی ہاڑوتی — بوندی[۱۳] — کوٹہ[۱۴] — جہالاواڑ[۱۵] — ٹونک[۱۶]
بالفعل کوٹہ و جہالاواڑ مین انتظام کیواسطے علیحدہ پولٹیکل ایجنٹ ہین
متعلق اسسٹنٹی سجان گڈہ — بیکانیر[۱۷]
متعلق سپرنٹنڈنٹی سروہی — سروہی[۱۸] — سابق مین یہہ خدمت ایک صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو تھی اور اب صاحب کمینڈنگ افسر چھاونی ایرن پورہ کو
مفوض ہے —
یہہ تفصیل صرف اٹھارہ ریاستون کی ہے انکے سوائے چند دیگر ریاستین بطرز خاص
انہین ریاستون سے متعلق ہین مثلاً ریاست شاہ پورہ کہ بابت پرگنہ کچھ کہ ماتحت
راج میواڑ اور بابت پرگنہ پھولیہ ماتحت سرکار انگریزی ہے اور سابقاً ضلع اجمیر سے
متعلق تھی ۱۸۶۹ء سے متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوگئی ہے — ریاست کھیتڑی کہ ماتحت
راج جے پور ہے باعتبار پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی ایجنسی جے پور سے متعلق ہے
— ریاست لاوہ کہ سابقاً ماتحت و خراج گذار ریاست ٹونک تھی ۱۸۶۸ء سے علیحدہ
ہوکر متعلق ایجنسی جے پور ہوگئی ہے گو وہی خراج اب بھی داخل ایجنسی ہوکر ٹونک کو دیا
جاتا ہے — راجہ نیمرانہ خراج گذار الور کا خراج بھی بہ تعارف ایجنسی ادا ہوتا ہے —
جاگیرداران طلائی ماتحت مارواڑ بھی زر خراج ایجنسی مارواڑ کی معرفت دیتے ہین اور
اونپر ایک حاکم علیحدہ بہ تحت صاحب پولٹیکل ایجنٹ رہتا ہے ؛

نقشہ راجپوتانہ

فصل اول

جغرافیہ راجپوتانہ

ایسے کثیر الرقبہ ملک کی قدرتی ہیئت اور کیفیت کا مختلف ہونا لازمی ہے اور واقعی یہہ حال ہے کہ اوسکے ایک حصہ کا صورت حال دوسرے سے بالکل مطابق نہین مثلاً جس شخص نے جنوب مشرقی ممالک میواڑ و ہاڑوتی کی زرخیز و چکنی سیاہ زمین کو دیکھا ہے وہ شمال مغرب کے ویران وحشت انگیز ریگستان کو پسند نہین کر سکتا اوراسیطرح جسنے جنوب مغربی کوہستان کی سیر کی ہے وہ مشرقی سیر حاصل و آباد ان اضلاع کو اون سے مشابہ نہین کر سکتا ہ

اگر باعتبار قدرتی اوضاع واطوار کے راجپوتانہ کو علیحدہ قسمتون مین تقسیم کیا جاوے تو کل ممالک جو کوہ ارابلی سے شمال اور شمال مغرب مین واقع ہین اور اونکا رقبہ قریب ستر ہزار مربع میل ہے اور مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر و شیخاواٹی اونمین داخل ہین ایک قسمت مین شمار کیے جاوینگے البتہ اسمین بھی بعض جا پر خطہ جات سیراب ہین مگر علی العموم یہہ کل ملک ویران بیابان ہے کہ جا بجا ریت کے ٹیلہ اور کہین کہین جھاڑیان ہین اور جون جون مغرب کی طرف بڑہتے جاوین یہہ ویرانی زیادہ نمایان ہوتی جاتی ہے ٭

اس ریگستان اور مالوہ وہاڑوتی کی ہموار سرزمین کے درمیان کوہ ارابلی واقع ہے اوسکے اجزای مسلسل ہیلکر ریت کو مشرق کیطرف بڑہنے نہین دیتے ہین اور جہانتک پہاڑ ہے وہ کوہستانی قسمت ہے میواڑ کا جزو اعظم اور بانسواڑہ

ڈونگرپور و پرتابگڈھ کی ریاستین اس قسمت مین داخل ہین یہ حصہ اگرچہ کوہستان ہے
مگر قطعات اراضی جو ان پہاڑون کے درمیان واقع ہین چکنی سیاہ مٹی کے ہین اور
اونمین روئی افیون ونیشکر وگیہون اجناس اعلے پیدا ہوتی ہین ✤
باڑوتی کی ریاستون مین کہ جنوب مشرقی قسمت ہے پہاڑ اور میدان عنقریب برابر
ہین اور میواڑ کے پہاڑون کی مقابلہ مین یہ حصہ پہاڑ کم بلند ہین تاہم اون سے آمد رفت
کی راہ بند ہے ہاڑوتی خوشنما ملک ہے اوسمین سر درختی بہت ہے اور زمین اوسکی
اول قسم کی ہے مشرقی اور متوسط حصہ مین غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے شمال مین الور
کے قریب اور جنوب مین قرولی کے گرد و نواح کی زمین پہاڑون سے گھری ہوئی ہے
مگر درمیان مین بہت کشادہ وخوشنما پہاڑ ہین اور زمین نرم ممالک مغربی وشمالی
کی زمین سے بہت مشابہ ہے اس حصہ کی آبادی بحساب مربع میل دیگر حصص کے
آبادی سے بہت زیادہ ہے باایہمہ اختلاف شکل وصورت کے مسافر خواہ کسی حصہ
مین جاوے قلعات سب جگہہ ملتے ہین بعض چھوٹی چھوٹی متفرق پہاڑیون پر ہین
بعض بڑے مسلسل پہاڑون پر ہین اور بعض صرف زمین پر زمانہ سلف کی ان یادگارون
سے ملک کی تاریخ صاف نمایان ہے عنقریب ہر گانون مین جو کسیقدر بڑا سمجھا جاتا ہے
چھوٹا یا بڑا قلعہ موجود ہے اور کم وبیش ہر ایک کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور ہر ایک مین
توپ وغیرہ سامان جنگ رہتا ہے ✤
ان قلعات مین سے اکثر غیر ممکن التحصیر سمجھے جاتے ہین اور افواج ایشیائی کے مقابلہ مین
واقعی وے ایسے ہی ہین مشہور ترین قلعات رنتھمبور وجالور وگاگرون وشیرگڈھ و
شاہ آباد وسلومبر وچیتوڑ ہین اور ابتک وہان کے لوگون کو اسقدر وہم ہے کہ یلی

آدمی کو قلعہ کے اندر بہت پس و پیش سے جانے دیتے ہین ؎

پہاڑون کا ذکر

کوہ اراولی کہ جنوب مغرب مین حدود سروہی و میواڑ سے شمال مشرق مین اجمیر سے
بیس میل تک پھیلا ہوا ہے راجپوتانہ کو دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کرتا ہے اور
درمیان مغربی بے برگ ریگستان اور مشرقی و جنوبی زرخیز و سیراب سرزمین کی قدرتی
حد ہے — جنوبی سمت مین وہ کئی شاخون سے مشرق کیطرف پھیلا ہے اور چھوٹی
چھوٹی پہاڑیون سے مسلسل ہوکر بندیاچل سے جا ملا ہے — اور شمال مین اجمیر سے آگے
پست ہو گیا ہے اور علیحدہ علیحدہ حصون واقع شیخاواٹی و راج الور مین متفرق ہوکر بکنار
جمن دہلی کے قریب ختم ہوا ہے ؎

اراولی کا آغاز عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ قرب وجوار
چمپانیر سے سمجھا جاتا ہے اور انجام عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد
مشرقی ۷۵ درجہ پر متصور ہوتا ہے ؎

नेर

اجمیر سے جنوب مین یہ پہاڑ اقسام درختون سے ملبوس ہے اوسمین خونخوار حیوانات
مثل شیر بگھیرے ریچھ وغیرہ اور انسان کہ وحشت و خونخواری مین حیوانات سے کم نہین
ہین پناہ پذیر رہتے ہین انہین پہاڑون مین بھیل و گراسیہ رہتے ہین اور مسافرین و
تاجرین کو بلکہ کسی فوج کو جو انکے خلاف جاوے تاخت و تاراج کرتے ہین لواح اودےپور
و سروہی مین بقول کرنل ٹوڈ صاحب قدیم نسل کے باشندے ابتدائی جہل اور وحشیانہ
خود اختیاری مین رہتے ہین کسی سرکار کی اطاعت نہین کرتے اور نہ کسی کو خراج دیتے
ہین مگر برادرانہ حکومت کی پابندی سے اپنے موروثی افسرونکی جو بلفظ راوت مشہور ہین

टाड

فرمان برداری کرتے ہین ــ اسطرح اوگھنا کا راوت وقت ضرورت پانچہزار کا جمع کرسکتا ہے اور اسیطرح دیگر راوت فوج کثیر فراہم کرسکتے ہین انکی جھونپڑیان گھاٹون مین چراگاہون کے قریب یا متفرق محفوظ مقامات پر بنی ہوئی ہین ؛

ریاست سروہی مین ارابلی پہاڑ زیادہ ارتفاع پاکر کوہ آبو کے نام سے مشہور ہوا ہے اوسکے گروشکہر سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فیٹ بلند ہے باینہمہ کہ اس بلند پہاڑ کا ہمسر اس کل سلسلہ مین نہین ہے تاہم بعض مقامات اوسکے صرف ۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین کرنل ٹوڈ صاحب نے اس گرو شکہر کو ہندوستان کا اعلٰے ترین مقام لکھا اور اوسکی بلندی کوہ ارابلی سے پندرہ سو فیٹ زیادہ قرار دی ہے ؛

مگر کوہ آبو ارابلی سے بالکل ملا ہوا نہین ہے اوسکے اور ارابلی کے درمیان شمال مین پست پہاڑیان واقع ہین اور مشرق مین روہیڑا کا میدان عظیم ہے ؛

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین یہہ پہاڑ متفرق شکہرون اور دہارون کا سلسلہ تہا مابعد حرکت آب وہوا سے سنگریزہ سے بھر گیا ہے کیونکہ کوئے کھودے جاتے ہین تو اونمین چکنی مٹی اور ریتہ متواتر تہون مین نکلتا ہے زیادہ تر پہاڑ مین سنگ خارا ہے ؛

مغرب کی طرف سے کوہ ارابلی سروہی واجمیر کے درمیان دیوار ناقابل گذار نظر آتا ہے میواڑ کی طرف سے اوسکی بلندی بہت کم ہے عمود وار ہے مشرق کی طرف سے ایسا نہین ہے ؛

ان پہاڑون مین درّے بہت کم ہین اور جو ہین سب دشوار گذار ہین بیرا اور آبادر کے درمیان کہ ڈہائی سو میل کا فاصلہ ہے صرف دلیسوری گھاٹے مین ہوکر ایک سڑک ہے

سے سلسلہ سے فردتر کوہ ارابلی جنوب کیطرف رجوع ہوا ہے اور میواڑ ڈونگرپور کے پہاڑون سے ملگیا ہے اور پھر بتدریج جنوب کیطرف گذر کر کوہ بندیاچل سے کہ ہندوستان و دکن کی سرحد ہے چمپانیر کے قریب ملگیا ہے اگرچہ ارابلی کی بلندی شمال کیطرف بھی زیادہ ہے مگر لناواڑہ ڈونگرپور وایڈر واقع جنوب سے آسیا بھوانی اور راودے پور تک بھی بہت بلند ہے اس نواح مین مالوہ کی سب ندیان شمالی سمت مین روان ہوکر اور پیچ وتاب کہا کر چنبل مین شامل ہوتی ہین ؛

کوہ ارابلی سے جنوب مشرق کی زمین شمال مغرب کی زمین سے زیادہ سیراب اور زیادہ ارتفاع کی ہے۔ اس نواح کے پہاڑ جنمین میواڑ بانسواڑہ ڈونگرپور وپرتاب گڑھ کے پہاڑ داخل ہین جنوب مشرقی سمت ارابلی سے مشابہ ہین جنوب بھیندر وار واقع میواڑ سے پست پہاڑون کے درمیان تالاب دیبر تک راستہ ہے ؛

میدپاٹ یعنی میواڑ کی ہموار زمین کو دیکہا جاوے تو اوسکی ندیان دامن ارابلی سے نکلکر بیرس اور بناس مین شامل ہوتی ہین اور پتار یعنی پہاڑی سطح وسط ہند کے سبب سے چنبل مین شامل نہو سکے ہین ؛

اضلاع واقع مغرب ندی بیرس مین پہاڑ بالکل جنوبی حصص ارابلی کے مشابہ ہین مگر مغرب کیطرف پہاڑون کی شکل بالکل مختلف ہے اور تین علیحدہ سلسلون سے مشرق سے مغرب کی طرف پھیلی ہوئی ہین ہر ایک سلسلہ کے ارتفاع مین فرق بہت کم ہے بعض مقامات پر بالکل عمود دار ہین اور زاوٗن سے بکثرت منقطع ہین یہہ پہاڑ چیتوڑ سے مشرق کیطرف مہاراجہ سیندھیہ کے ممالک جاود و نیمچ اور ایک علیحدہ ضلع راج میواڑ اور ریاست پرگنات رام پورہ و بہان پورہ و کندرہ و گاگرون

علاقہ کرٹہ مین ہو کر کالی سندہ ندی تک پھیلی ہوئی ہین ⁂

چھتوٹ کے قریب پہاڑی سطح پر چڑہ کر رتن گڈہ و سنگولی و کوٹہ کو کہ صرف وہی ایک قابل گذر راستہ ہے دیکہا جاوے تو تین قطعات نظر آوینگے اور چنبل پار کو نظر ڈالنے پر ہاڑوتی کی سرحد مشرقی کہ قلعہ شاہ آباد سے محفوظ ہے دکہائی دیگی ⁂

تین قطعات مذکورہ اس تفصیل سے ہین —

آبو سے کوٹڑہ تک لب دریاے بیتوہ ایک طرف اور دوسری طرف آبو سے چنبل تک اور چنبل سے بیتوہ تک اونکے وسط مین کوٹڑہ پر بیتوہ ندی سمندر سے ایک ہزار فیٹ برتر اور اودے پور کے شہر دکہاڑ سے دو ہزار فیٹ برتر ہے یہہ خطہ کہ خط جدی سے بہت قریب ہے طول مین صرف چہہ درجہ کے برابر ہے تاہم اس مختصر عرصہ مین باشندگان و پیداوار ملک مین بہت اختلاف ہے ⁂

ان پہاڑون مین زلزلہ اکثر ہوتا ہے اور کم سے کم دس سیکنڈ سے تیس سیکنڈ تک رہتا ہے ۱۸۴۸ء مین ایسا سخت زلزلہ ہوا تہا کہ ولواڑہ کے مندر کی محرابین شکست ہو گئین اور چند مکانات گر گئے پہر دوسری دسمبر ۱۸۶۱ء کو سات بجے شام کے ایسا زلزلہ آیا کہ شمال مین بفاصلہ ۱۲۰ میل ٹوڈ گڈہ تک معلوم ہوا وسط پہاڑ پر سے دیکہنے پر پہاڑیون کے سرون پر صدہا قلعات کی اور درمیان مین ندی نالون کی بہنے کی عجیب کیفیت نظر آتی ہے میواڑ کی سرزمین نہایت زرخیز ہے اور وہ ریتہ جو شمال ابابلی مین بکثرت ہے اس ملک مین کہین نہین ملتا متفرق پہاڑون کے گرد دور دور تک پہاڑی زمین ہے اور سنگ ریزے اسقدر ہین کہ اونکے سبب سے زراعت نہین ہو سکتا ہے کوٹہ و بوندی کے پہاڑون کے جانبین کی زمین ویسی ہی عمدہ و ...

اب ملک پتار یعنی پہاڑی مسطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیے کہ وہ بندیاچل جنوب مین اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین اگر اُدی پور سے براستہ چیتوڑ وجاود و دانتولی و رام پورہ و بہان پورہ وگہاٹ مکندرہ و گاگرون جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور پہر گو اس کے تنگ راستہ مین ہو کر گذری ہے اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پہر راگہوگڈہ وشاہ آباد و غازی گڈہ وگسوانی وجاودوتی دورہ کیا جاوے اور پہر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ وآندرگڈہ ولاکہیرا ے و رنتہنبور و قرولی و دہولپور تک زمین کو دیکہا جاوے تو اس ملک کے نشیب و فراز و ناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہو کہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر پستی ہے اور چمبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ و تاب و زور شور سے گذرتی ہے اس ملک کے شمال و مشرق مین لال سوٹ علاقہ جے پور سے لیکر ہنڈون ہو کر بیانہ ورو پباس واقع راج بہرت پور تک سرخ و سفید پٹیون کے پتھر کا پہاڑ ہے اس کے شمال مین ریتکی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جے پور واقع ہے بیانہ و ہنڈون سے قرولی بہی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب و جوارکی زمین سے غیر متشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت بکثرت ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے ؛

ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی ومیواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج جالی شمال کی طرف تہوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین اور اونکا ارتفاع آٹہہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے ؂

اراولی سے مغرب کا ملک تہل کا نشیب ہے - اس سوت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شے لونی ندی ہے کہ کوہ اراولی سے مغرب مین گر کر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودہپور کے عمدہ قطعات کی آبپاشی کرتی ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام مارستہل یعنی سرزمین موت ہے صاف نظر آتا ہے ؂

جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان شروع ہوا ہے - بیکانیر و جودہپور و جیسلمیر ریگستان مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑھتے ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک پہاڑی پتہرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے ؂

جیسلمیر کے ہرطرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دارالحکومت ہے سیراب ہی وہان جو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین ؂

اگرچہ کل ملک مارستہل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹہور نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے ؂

جودہپور کے گرد کی زمین دلچسپ ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتہر اکثر مقام پر زینہ کے شکل مین بالوترہ واقع لب لونی سے شمال و مغرب مین قطعات معروف وہاٹ واودرہ سودرہ اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر اور عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود واودپوترہ اور بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران و بیابان ہے مگر ستلج سے کچہہ کے رن تک کہ طول مین پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جابجا قطعات سیراب ملتے ہین

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چراتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیز ترار پار
وور کہلاتے ہین — اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہ پور و بیکانیر و جیسلمیر مین
بجانب شمال حدود دبہاول پور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اونپر
چہوٹی چہوٹی جہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد
پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے
دو سو چار سو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور ہوتا ہے
پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنا لیتے ہین اونمین برسات کا پانی
فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ و خشک ہوجاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنون کے پانی سے
کام چلتا ہے ؛

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چار سو فیٹ عمیق کہدوا تہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا
کہ ساٹھہ فیٹ کے عمق تک بہر گیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی دریافت
ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنوون مین جو چیز گر گئی تہی اس کوے مین سے نکلی ؛

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص ارابلی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اول وہ جسپر
جودہ پور شہر آباد ہے — دوم بوندی اور اندرگڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح
پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنل مونسن صاحب کی بازگشت
سے نامور ہوا ہے چہارم سراج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جے پور و ٹونک جسکے درمیان سے
بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ ڈونگرپور پرتاب گڈہ
کی کوہستانی زمین ؛

جہیل و تالاب

سانبھر راجپوتانہ مین قدرتی جہیل صرف سانبھر کا ہے یہہ جہیل جےپور و جودھپور کے علاقہ مین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۲ دقیقہ و ۲۷ درجہ اور خطوط طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۹ دقیقہ و ۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے مشرق مغرب بائیس میل طول اور چہہ میل عرض اور قریب پچاس میل محیط ہے۔ مگر یہہ وسعت اوسکے موسم برسات کی ہے جب پانیکی شوریت کم ہوجاتی ہے موسم گرما مین پانی بہت خشک ہوجاتا ہے اور نمک بکثرت جمتا ہے نمک دہوپ مین رکہا جاتا ہے کہ خشک وسخت ہوجاوے۔ ابتدا مین سرخی آمیز ہوتا ہے اخیر مین بہت صاف اور خوش ذائقہ ہوجاتا ہے اسکے جنوبی کنارہ پر شہر سانبھر عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۳ دقیقہ پر واقع ہے۔

تالاب شاید راجپوتانہ کی عمدہ ترین خوبیون مین مصنوعی تالاب ہین کہ اس ملک مین اکثر مقامات پر ملتے ہین سانبھر کی قدرتی جہیل سے دوم درجہ پر ڈھیبر کا تالاب سب سے وسیع ترین ہے مگر باعتبار صنعت کے کانکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سب سے عمدہ ہے اس بند کی دیوار طول مین دو میل سے کم نہین ہے بڑے آثار و بلندی اور عمدہ مصالحہ سے تعمیر ہوا ہے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشتہ ہے بعض مقام پر اس دیوار کی بلندی چالیس فیٹ ہے اور کنارہ پر سنگین ہے اس تالاب کا رقبہ بارہ میل مربع ہے اور عمق بہی بہت ہے الغرض یہہ تالاب ہندوستان کی عمدہ چیزون مین سے ہے۔

ندیان

چنبل راجپوتانہ مین سب سے بڑی ندی چنبل ہے کہ وسط ہند سے قلعہ ہنگلاج گڑہ کے قریب اس ملک مین داخل ہوئی ہے اس قلعہ مین مہاراجہ صاحب ہلکر اپنے معزز

قبیلیون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی جے پور و
قرولی و دہولپور اور ممالک سیندہیہ کے سرحدی خط بنتی ہے ۞
قرب و جوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سبز
وخوشنما بلند پہاڑون کے درمیان ٹہراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے - اس ملک مین شکاری
جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو
دار الریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کہاتا ہے کیونکہ سرخ رنگ
پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آپڑتے ہین اور جب اونکو آدمی جاکر جگاتا
ہے تو کشتی کے سوار شکاری دریا مین سے باسانی مار لیتے ہین ۞
چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ
۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹہہ نو میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح
سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوتی ہے ۞
کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاو کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے
لکہا ہے کہ یہہ مخرج برائے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم
گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے - شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر
سڑک مئو و دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹہہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی
بہت ہر موسم مین بہتی ہے - اسی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی
جسکو چمبلہ اور چمبلا کہتے ہین شامل ہوتی ہے اور وہان سے دس میل پر اوس مین گاگری
ندی جنوب مغرب سے شامل ہوتی ہے - وہان سے پندرہ میل پر قصبہ تال کے
قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوتی ہے - وہان سے چہہ میل پر اوسمین ایک

بڑی ندی ہولانی شامل ہوئی ہے - وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس
میل تک جنوب مشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کہ
خود چمبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے
آٹھ میل پر اوسمین جانب راست سے چھوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام
سے چمبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپ
سے تو اور رسار دے دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہوکر
براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان نیچ اور
مکندرہ کی سڑک کا گجرات گہاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اوراصل مخرج سے
دوسو نو میل پر یہہ ایک شکل جہیل ہو گئی اور پھر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین
تنگ اور عمیق دہار ہوکر نکلی ہے کل چمبل کا سطح بجز اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب
مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوا ہے اور آیندہ متواتر
زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور و غل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے
آخرکار چار علیحدہ دہارین ہوگئی ہین کچھ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام
پر صرف تین گز کے عرض کی ہو گئی ہے زور اور عمق بہتی ہے اور چند سو گز بڑہ کر پانچ سو گز کا عرض ہو گیا ہے یہانسے
پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چمبل بہت گہری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بہی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ
پر پار انور گہات پر اوسمین پایاب اوترتے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ
بلند ہین اور چٹانین گرنے کثرت سے ہین - پار انور گہاٹ سے دس میل پر اوسمین
ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور پینتیس میل بڑہ کر پاربتی کہ کالی سندہ کے متوازی

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرقی ہو گیا ہے
اور بارہ میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پینتالیس میل پر سڑک گوالیار و نصیر آباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے چھپن میل پر
دھولپور شہر کے نیچے جنوب مشرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریاے
عظیم ہو گئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دھولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر ترا پریل سنہ ۱۸۰۴ع مین فوج انگریزی
تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بہرت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام کہیر
پایاب عبور کیا تھا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فوج کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دھولپور سے پینتالیس میل بڑھ کر جنوب مشرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے بیتالیس میل آیندہ قرب وجوار بر گودہ مین راستہ
گوالیار و اٹاوہ پر گھاٹ ہے مگر وسمبر مین ہاتھی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین
اوس سے جنوب مشرقی سمت مین پینتیس میل روان ہو کر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل لشکل نصف دائرہ ہے اور قطر قریب مئو سے پینتالیس میل
فرو تر اٹاوہ تک ۲۳۰ میل کا ہے - پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ اتصال جمنا پر
چمبل موسم بارش مین بارہ گھنٹے کے اندر سات آٹھ فیٹ چڑھ جاتی ہے اسمین
کشتی رانی کبھی نہین ہوئی سبب یہ ہے کہ فی میل ڈہائی فیٹ کا ڈہال ہے اس سے پانی بہت
زور سے جاتا ہے اور تہ زمین کی پہاڑی ناہموار ہے سلطنت مغلیہ کے زمانہ سے
وقت دربیشی جنگ و جدل فوج کی آمدرفت کے واسطے چمبل بڑی عمدہ روک سمجھی جاتی

بھی اور پار سے اوسکا متواتر ذکر کیا ہے ٭

کالی سندہ یہ ندی مالوہ میں بندیاچل پہاڑ کے جنوبی سمت میں عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۹ دقیقہ پر نکلی ہے وہ شمال میں بھکر اوسمین لاکنڈہ ندی کہ وہ بھی بندیاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی ہے اور ساٹھہ میل آگے بڑھ کر آہو اور انجار ندیان اوسی طرف سے کاگرون کے قریب اوسمین ملی ہیں۔ اور پینتیس میل آگے جانب راست سے پرج کا اتصال ہوا ہے اسطرح ۲۲۵ میل طے کر کے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۲ دقیقہ پر جانب راست سے چنبل میں شامل ہو گئی ہے بمقام کنڈگنو اس ندی کا اثناء راستہ کوٹہ و ساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۵۰ گز کا عرض ہے

آہو یہ مالوہ میں ایک چھوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت میں روان ہو کر اور انجار سے شامل ہو کر کاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندہ میں شامل ہوئی ہے اثناء راستہ نصیر آباد و ساگر براہ آگرہ پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے ٭

انجار یہ بھی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ میں گھاٹہ سے بارہ میل مغرب میں عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل شمال مشرقی سمت میں اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت میں بہکر اور مکندرہ کے جنوب مشرقی گھاٹے سے گذر کر اتصال کالی سندہ سے بارہ میل بہ شرآہو میں شامل ہوئی ہے ٭

نیوج مور سوکری و گمرده سے نکلی ہے اسکا نام جمیزری بہی ہے *

نیچ ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۲۰ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۵ درجه ۱۷ دقیقه پر نکلکر اور مشرقی رخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۳۶ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۲۵ دقیقه پر چنبل مین شامل ہوئی ہے *

پاربتی مغربی که بمقابله پاربتی مشرقی مالوه مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبه آشٹه کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجه ۵۴ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۲۳ دقیقه مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۵۰ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۴۲ دقیقه پر چنبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راسته اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے که پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے - اور شاہراه کوٹه و ساگر پر بمقام گگواس مخرج سے ڈیڑه سو میل اوسکا پایاب عبور کرلیتے ہین وہان ڈیڑه سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھ میل فروتر کلیان پوره مین سڑک کوٹه و کالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے - پاربتی کی دو شاخین ایک آگرا کہیڑه سے اور دوسری دولت پوره سے نکلکر فرہر مین ملی ہے *

بناس مشرقی کوه ارابلی کے سلسله واقع میواڑ سے چہاونی سامیر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجه ۴۷ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۳ درجه ۲۸ دقیقه پر نکلی ہے اس ندی کا وجه تسمیه بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید و سنگ

لفظون سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارسا گڈرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکہہ رہا ہے اس پہ امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہوگئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال مشرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر ندی اور چند نالے علاقہ جے پور کے اوسمین شامل ہوئے ہین ❊

شہر ٹونک پر بخرج سے ۲۳۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا ہے پہر اون پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتہمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲۰ میل عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چمبل مین شامل ہوئی ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج ۱۸۰۴ع مین منفرور ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک گذر نہوا ❊

بیرس جسکو بیرچ اور بیرحس بہی کہتے ہین سلسلہ اراولی پہاڑ سے ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعدہ جنوب مشرق مین بہتی ہے ❊

اثنار راستہ دو چہوٹی چہوٹی ندیان کہ شہر اودے پور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین شامل ہوئے ہین چہیرہ اوداپور کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرقی گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

شمال مشرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوئی ہے آخرکار
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۶ دقیقہ پر جانب راست
سے بناس مین شامل ہوتی ہے

گمبھیر مالوہ مین قصبہ نیماہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی
۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور پینتالیس میل
تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ
۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے
قریب چیتوڑ کے نیچ نصیر آباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل لوہراون اور طرفین کے
برج اور دروازون کا ہے

بان گنگا جسکا ارگن بھی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جے پور کے پہاڑون مین
ایک مقام نند کنڈ سے قریب قصبہ بیرآٹھ کے نکلی ہے فاصلہ دراز تک تو صرف ایک
برساتی نالہ کے سمجھی جاتی ہے مخرج سے اسی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور چہ سو گز
عریض ہے یہان سے ساٹھ میل پر اوسمین گمبھیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے
اس موقع اتصال سے ۳۳ میل اور مخرج سے ۱۷۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و
گوالیار متقاطع ہے آخرکار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد
مشرقی ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ پر ۲۱۰ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی
صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ
بکثرت ہے

لونی قصبہ پوشکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ اراولی کے مغربی سمت سے عرض

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۶ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ ارابلی سے متوازی جنوب مغرب کیطرف بہتی ہے اور اثنار راستہ اوسمین بہت ندیان اور نالے شامل ہوتے ہین اسطرح علاقہ جودہ پور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک مین روان ہوکر بعد طے تین سو میل کے کچھ کے رن مین شامل ہوتی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے ۞

سابرمتی ہندی جسمہیر پور علاقہ اودے پور مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دو سو میل جنوبی سمت مین طے کرکے خلیج کیمبی مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۴۱ دقیقہ پر گری ہے ۞

سوکری ہندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۲ دقیقہ پر نکلکر اور مغربی سمت مین علاقہ گودوار جودہ پور مین ۱۲۰ میل کا فاصلہ طے کرکے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۴۱ دقیقہ پر لونی ندی مین شامل ہوتی ہے ۞

بناس مغربی کوہ ارابلی کے مغربی سمت مین حدود اودے پور گودوار علاقہ جودہ پور پر شہر اودے پور سے چالیس میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲ دقیقہ مین نکلی ہے اور ۱۸۰ میل جنوب مغربی سمت مین بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۵ دقیقہ پر کچھ کے رن مین داخل ہوتی ہے ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے ۞

انکے سواے کوٹاسری و کہاری و دئی و بانڈی وسابی و کاٹلی وغیرہ چہوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع ہر ریاست کے ساتھہ جہین وے واقع ہین آویگا ۞

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

ہنود کی ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت ہین خاندان راجگان جسے راج کل کہتے ہین تعداد مین علی العموم چہتیس مشہور ہین ہر ایک نسل کا گوتراچاریہ یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص و عقاید مذہبی و مسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوتراچاریہ کا استعمال صرف برہمنون پر منحصر رہگیا ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوتراچاریہ پوچہا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب و بعد خاندان دریافت کا یہی ذریعہ ہوتا ہے اور رسمیات رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف واقع ہوجاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا تصفیہ ہوتا ہے ۞

اکثر کل ساکھا پر منقسم ہوتے ہین اور ساکہا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کل کہ جنمین ساکہا نہین ہوتے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چہراسے اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکھی جاتی ہے کہ ان مین سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین ۔ ابتدائی باشندگان ملک وصحرائی

وزردعت پیشہ اقوام کی فہرست بہی تکمیل مدعا کیواسطے لکہی جاتی ہے ؛
ابتدا مین صرف دو کل ایک سوریہ کل اور دوسرا چندر کل تہے اونمین چار اگنی کل شامل ہوکر سب چہہ کل ہوئے دیگر کل سوریہ اور چندر کلون کی شاخین ہین ؛

گرہلوت جنکو گہیلوت بہی کہتے

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانا نسل
شاہی مالک چیتوڑ زیور چہتیس کل راجگان

حسب اقبال عوام الناس و نیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان سورج بنشی رام کی خاص اولاد مین سمجہے جاتے ہین۔ رام سے لیکر سومترا تک جسکا پر اون کے اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ؛

راجہ کنک سین کیوقت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم سلطنت کوسلہ کو چہوڑکر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب و نقل مالک ہوئے رکہے جاتے ہین ؛

اوس نے موقع براٹ پر کہ پانڈون کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان بلبہی راج کا زمان رہا ہو۔ اور بکرماجیت سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبہی سمت جاری ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبہی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال بہی کہتے ہین اونکا دوسرا دارالریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادیتہ کو بار بار حملہ آورون نے چہٹی صدی مین نکالا ؛

اوسکے بیٹے گرہ دیت نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تہا ایدر کی پہوٹی ریاست

सूर्य्य कुल
चंद्र कुल
अग्नि कुल
गृहीलोत
गिहिलोत
राम
सुमित्र
कनकसेन
कौसला
सारस्त्रा
विराट
बनबास
विजय
बल्लभी
गजनी
गनाल
सिलादित्य
गृहदित्य
इडर

حاصل کی کہ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور نقل وارال ریاست سے کہ ایڈر سے انندپور اہار عرف اہار کو ہوا بارہوین صدی تک یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوس وقت مین اہڑروپ نامی بڑے بہائی نے دعوی مسند چیتوڑ چہوڑکر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی مہوپ نے سیسودہ مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونو پر فایق ہوئے - اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گلون مین گہیلوت ہی شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

आनंदपु…

आहड़रूप

मोरी

महूप

सीसोदि…

نمبر	نام		مقام	نمبر	نام	
۱	اہاریہ	अहारया	ڈونگرپور مین	۷	دہورنیہ	घोरानिया
۲	منگولیہ	मंगोलिया	جنگل مین	۸	گودہہ	गोधा
۳	سیسودیہ	सीसोदिया	میواڑ مین	۹	مگراسہ	मगरासा
۴	پیپاڑہ	पीपारा	مارواڑ مین	۱۰	بہیلا	भीमला
۵	کلوم	कलूम	تہوڑی تہوڑی مین اور زیادہ ترغیر معلوم مین	۱۱	کمکوتک	कमकोतक
۶	گہور	गहोर		۱۲	کوٹیچہ	कोटेचा
				۱۳	سورہ	सोरठ
				۱۴	اوہر	उहर
				۱۵	اوسیہ	उसेवा
				۱۶	نیرروپ	नीररुप

[illegible]

नदोरया	۱۷	نروریہ
नधोरा	۱۸	نرہورہ
खोजकरा	۱۹	اوجکرہ
कुलधरा	۲۰	کرنجرہ
दुसाद	۲۱	دوساد
चंदेवरा	۲۲	بیٹوڑہ
पाल्हा	۲۳	پاہہ
पुरोत	۲۴	پوروت

यादु یادو جنکو جادون بہی کہتے ہین जादों

ہندوستان کی کل اقوام مین یادو نہایت مشہور ہے یدو راجا کی اولاد کہ قمری نسل سے تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے ؛

(कृष्ण युधिष्ठिर बलदेव) وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہو کر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتھ گئے تہے اول دوآبہ پنجاب کے یادو کانانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان (यादु काडांग) مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی بازگشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

کے زور سے اونکو ملک چھوڑنا پڑا ہوگا ؛
دریاے سندہ پر والپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور سالباہن پور آباد کیا وہان سے بہی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کرکے ہندوستان کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور موہیلا وغیرہ داخل تہے خارج کرکے سمت ۱۲۱۲ مین تان نوت ویراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دارالحکومت ہے ؛
جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کرلیا مگر راٹہوڑون کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل مین جاریجہ ہین اونکی کیفیت بہی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد مین ہین اور بقیہ ہری کلون کے ساتہہ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندہ خصوص مغربی کنارہ پر سیوستہان مین سکن گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بہی اونہون نے اپنے بزرگون کی عظمت کو ناموری اور زورآزمائی سے قایم رکہا ؛
شامبس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالباً ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی مورخون نے سنی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دارالحکومت شیام تہا کرشن کو ہری بہی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا اسواسطے جاریجہ راجپوت شیام پوترا کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندہ کے
مسلمانون مین مل گئے ہین کسیقدر جہل سے اور کسیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص
خاندان کا دعوی چھوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین
اور راجہ ایران جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا
ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چھوٹی ریاستین جام راج کرکے مشہور ہین ۔

یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بہی ہین جو ابتک یادو کہلاتے
ہین ۔ انمین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے ۔

ब्रज सरसेनी

یادو کا یہہ خاندان برج سرزمینی کی حد سے کہ متہرا کے گرد تیس تیس میل تک ہے اور
اونکے بزرگ بہی وہان ہی رہتے تہے باہر نہین گیا ہے سابقاً بیانہ مین تہے جب وہان سے
نکالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گدہ واقع مشرق دریاے چمبل مین قایم
ہوئے ۔ سبل گدہ کا ملک جسے یادو وتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ

यादुवती

سیندہیہ نے چہین لیا ہے ۔ سرمتہرا مین خاندان قرولی کی چھوٹی شاخ کی ریاست ہے

श्री मथरा

یادو کل کے لوگ ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بہی بڑے
رئیس اسی نسل سے ہین ۔ یادو نسل کے آٹھ ساکہا یعنی شاخین ہین ۔

यादु	١ یادو	رئیس قرولی	
भाटी	٢ بہاٹی	رئیس جیسلمیر	
जारेजा	٣ جاریجہ	رئیس کچہ بہوج	
समनाजा	٤ سمیجہ	مسلمان سندہ	
मद्रेचा	٥ مریچہ		غیر معلوم
बिदमुन	٦ بدمن		غیر معلوم
बुद्दा	٧ بودا		غیر معلوم
सोहा	٨ سوہا		غیر معلوم

تنور
तंवर

تنوروں کو اگرچہ قبول کرتے ہیں کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ چھتیس نسلوں کے لکھا ہے اور اونکی شہرت سے واقع ہیں وے اسکے مستحق ہیں ؛

تنوروں کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہیں ہوا پس ہمکو بردئے کے اس قول پر کہ وے پانڈوں میں سے نکلے ہیں قناعت کرنی چاہیئے ؛

اگر صرف ایک بکرما دیتہ جسکا سنہ عیسوی سن سے چھپن برس بیشتر شروع ہوا ہے اس خاندان کا فخر ہوتا تو بھی یہہ خاندان اعلیٰ ترین رتبہ کا ہو سکتا تہا مگر اوسکی عظمت کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہیں — دہلی قدیم اندرپرست جسکو یودہشٹر نے آباد کیا تہا اور حسب روایت آٹھہ صدی تک ویران رہی تہی اوسکو آننگ پال تنور نے سمت ۸۳۰ مین پہر آباد کیا اوسکے بعد رئیسوں کی بیس پشتین ہوئیں آخرین رئیس پہر آننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تہا اس سبب سے اپنے نواسہ پرتہی راج چوہان کو سند نشین کر کے خود تارک ہو گیا تنوروں کی گو خود اختیار ریاست نہیں ہے تاہم تنور لوگ پانڈوں کی نسل اور بکرما دیتہ کی اولاد میں ہونیکے اور اخیر میں ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہیں اور اس نام کے عاشق ہیں اگر تسلیم کیا جاوے کہ آننگ پال تنور اوسی خاندان میں سے تہا جس نے اندرپرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسکی مسند پر بیٹھے تہے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ میں نظیر نہیں ہے اور حقیقت میں یہہ امر مقبول العوام ہے ؛

اب تنوروں کی صرف دو ریاستیں ہیں تنورگڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

یان اوسکا جسّا سے اتصال ہوا ہے - پانچین تو راوالی علاقہ جیلپور جسکا رئیس شاہان دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹھوڑ
राठोड़

اس مشہور نسل کی ابتدا مشتبہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تو رام کے دوسر خلف کوش کی اولاد مین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہہ سے سورج بنسی ہین مگر اونکے بہاٹ اسبات کو قبول نہین کرتے - اگرچہ واقعی کش کی اولاد مین ہین مگر کتب نسل شمسی کی اولاد دختر دیت سے سمجہے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیب کی اولاد دیت کی پیدائش ہونے سے بدنام ہے - اونکا اوجمید کی اولاد کشنب نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹہورن کو کوشک نسل مین سے لکہا ہے ؛

راٹہورون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین حکمران تہے اور اگرچہ وے اوسوقت سے پہلے کو سلہ یعنی اَیودہیا کے راجون کی نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوگئی ہے ہندوستان فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹہوڑون نے دہلی کے تنور و چوہان بادشاہان اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتھہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے زور آزمائی کی ہے ؛

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور اوسکے مرنے ہی شمال مغربی حد ٹوٹ گئی -

कुश
कश्यप
दैत्य
हिरण्यकश्यप
अजमिद्द
कुशानव
कुशिक
गाधिपुरा
कोशला
अयोध्या
बालिका

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ میں
غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین موت مین پناہ پذیر ہوا ؛
اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈور کی پرِیہارون کی جگہہ مارواڑ
مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ؛
یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکہلائی ؛
اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی
نہین ہے - مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب نصف راٹہوڑون
کی لاکہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد
کے پچاس ہزار آدمی ایکدفعہ جمع ہوئے تہے راٹہورون کے چوبیس ساکہا
حسب تفصیل ذیل ہین ؛

۱ دہاندل	धांदल	۲ بہدیل	भदेल
۳ چکت	चकित	۴ دوہوریہ	दूहरया
۵ کہوکرہ	खोकरा	۶ بدرہ	बद्दरा
۷ ججیرہ	चजीरा	۸ رام دیو	राम देव
۹ کبریا	कबरया	۱۰ ہتوندیا	हतूंदिया
۱۱ ملاوت	मलावत	۱۲ سُونڈو	संडू
۱۳ کٹیچہ	कटेचा	۱۴ مہولی	महोली
۱۵ گوگادیو	गोगा देव	۱۶ مہیچہ	महेचा
۱۷ جے سنگا	जेसिंगा	۱۸ مورسیہ	मुरसिया

۱۹ جوبسیہ ۲۰ جورہ

जोबसिया जोरा

اچار دیگر غیر معلوم ہین

راٹہوڑون کا گوترا چاریہ — گوتم گوتر — مردونندنی ساکہا — شکرا چاریہ گورو گرہیت اگنی پنکہنی دیوی ؛

गोतमा गोत्र मद्दुंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गाहड्पत

अग्नि पंखनी देवी

कछवाहा कशवाहा

کشواہہ جسے کچواہہ بہی کہتے ہین

رام کے دوسرے پسر کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس لو کی اولاد ہونے سے لواہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ؛ کوسلا سے دو خاندانون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے سون ندی پر ردہتاس آباد کیا — دوسرے نے کوہاری ندی کے کنارون پر بمقام لاہر سکونت اختیار کی کچھ عرصہ بعد اونہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا اسکی اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و مغلیہ مین قابض رہی اخیر مین مرہٹون نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ؛

लव लवाहा
सोन रोहतास
कोहारी लाहर
नरवर

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہوکر ا ور راجپوتانہ کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڑگوجر راجپوتون کو بیدخل کرکے آمبر کی ریاست قائم کی ؛

ढूंढार आंबेर

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امراء عظام

مین سے تہے مگر اصلی عظمت اونکے مثل دیگر راجگان راجپوتانہ خصوص رانا صاحب والئے میواڑ کے اوسوقت سے شروع ہوئی ہے جب سے خاندان تیموریہ دہلی مین تخت نشین ہوا ہے ؛

کچھوایون کی شاخین توصحیح دریافت نہین ہوئین مگر بارہ کوٹہریان کہ پرتہی راج نے اپنے بیٹون کے نام سے مقرر کی تہین کہ بموجب نقشہ ٹوڈ صاحب کے حسب تفصیل ذیل ہین ؛

نمبر	نام اخلاف بابا راجہ	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکا [illegible]	کیفیت
۱	چتربہوج	چترہبوجوت चत्रभुजोत	پنترو بگرو वगरू पिनरू	مہ عہ	مہ عہ	ایک لاکھہ	
۲	کلیان कल्यान	کلیانوت	الوتواڑہ و کلور किलोर	ـــ	للعہ	دو لا ـــ	
۳	ناتہو नाथू	ناتہاوت	چومو चोमू	ایک لاکھہ عہ	مار صہ	دو لاکھہ عہ	
۴	بلبہدر वलभद्र	بلبہدروت वलभद्रोत	اچرول अचरोल	لاکھ عہ	معہ	ایک لاکھہ ـــ	
۵	کہنگار خلف खंगार	کہنگاروت खंगारोत	ڈگی تہودری चौंदरी	عہ	للعہ	ے لاکھہ	

کوگاوت — کھومیانی — کہومباوت — شیوبرن پوتہ — ہنیر پوتہ
اور بجائے انکے کوٹھریان مفصلہ ذیل لکھی ہین ؎

نمبر	نام کوٹھری	ہندی مین نام کوٹھری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیردار اول	تعداد جاگیرداران ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنملوت	पूरन म लोत	نمیرہ	नीमेरा	عـــہ ہزار	ایک	عـــہ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلائے	झिलाय	عـــہ	عـــہ	یک لکھ [illegible]	
۴	پرتاپ جی	परताप जी	معدوم					
۵	شیامداس جی	स्यामदास जी	معدوم					

اگنی کل

अग्निकुल

چار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار پریہار چلوک جسے سولنکی کہتے ہین — چوہان روساءاگنی کل کے نہایت قدیمی کتبی پالے حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلائے ہین اسکی تصدیق اسطرح پرہوتی ہے کہ اگنی کل وہی انسا ہین ہین جنہون نے حضرت عیسی المسیح سے دو صدی پیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا — اوسی زمانہ مین پارسناتہ تیئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع ینگی کا پاک کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسوانجم بشکل سانپ اور رہبرائیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ؎

قمری قوم کی مہلک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالبًا اپنا اقتدا
پہر حاصل کرلیا مگر اگنی کل کی پیدائش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا الیشور
کی بودیت یعنی دہریون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہوئے تہے ۔

کوہ آبو جسکا اصلی نام اربدہ ہے پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی
ہوئی تہی ۔ پیروان مذہب بودہ تو اوسکو اپنے اول بودہ مسمی آدناتہہ سے منسوب
کرتے ہین اور برہمن ایشور یا اچلیش مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کند مسمی
برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ
تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودہون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے
پیدا کیا تہا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بہی دکہلایا کرتے ہین ۔

اس پیدائش کا تخمینًا زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند
رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکہتے تہے ۔

پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تہی مگر اگنی کلونمین سب سے
زیادہ طاقت ور تہی اوسکے پینتیس ۳۵ ساکہا ہوئے ہین اور اکثر نے اونمین سے
بڑے ملکون پر راج کیا ہے ۔ قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور نوکوٹی
مارستہل سے بہی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے
نو راجون مین منقسم تہی ۔

اونکی چودہ دار الحکومت حسب تفصیل ذیل تہی ۔

مہیشر ۔ دہار ۔ منڈو ۔ اوجین ۔ چندر بہاگا ۔ چیتوڑ ۔ آبو

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जैन मंडू धार महेश्वर

چندراوتی — موبیدنہ[9] — پرماوتی[10] — آمرکوٹ[11] — بیکہر[12] — لودروہ[13] — پٹن[14]

पट्टन लोद्रवा बेखर अमरकोट परमावती मौ मेदना चंद्रावती

انمین سے بعض کو اونہون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون
کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر
باتجمل کبہی نہین ہوا مگر اونکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال
پاگئی تہی اور پرپہارون سے کہ اگنی کل مین سب سے اخیر اور کمتر ہین بہر صورت فایق
تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے*

مہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دار الریاست ہوئی
بعد ازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگر اور منڈو آباد کی اور اجین
کو بہی کہ بکرم راجا کا دار الحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا اونہین
کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی
سے بہی پیشتر کی ثابت ہو*

راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہو گیا ہے یعنی ایک کتبہ سمبت کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ
کے پرماؤن کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ
پائی جاتی ہے*

پرمارون کی عملداری کی حد نربدا ندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکور الصدر کے زمانہ
مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا — اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوسکو
کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روسا کا کہ اوسکے انتقال پہ خود سر ہوگئے
سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکہتا ہے کہ پرمارون نے از خود ایسا کیا تہا مگر

گہلوتون نے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت ہے کہ رام کا جانشین ایسی سلطنت پر قادر نہو سکا ۔

جب ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نو عالم شخصون کا نام ہستی کے صفحہ سے زائل نہین ہو سکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونہین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ۔

چندر گپت جسکو سکندر کا مخالف سمجہتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ ہے اوسکا رشتہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی دار الریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ۔

بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تورون کے سنہ کو موقوف کر دیا - پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی ایک ہی خود اختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف اسمار مکانات موجود ہین ۔

ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہو گیا پناہ دی اور جسکی دار الریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آ کر بلوچی حاکمون کے مطیع و دست نگر ہو گئے تہے ۔

پرمارون کی پینتیس شاکہا مین سے ذیل معلوم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی

واقع دامن کوہ اراولی کے حکمران رہے ہین ؛

بجولی کا راو کہ راناصاحب میواڑ کے دربار کے سولہ سردارون مین سی ہی دہار کے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معزز قائمقام رہا ہے ؛

پرمارونکی پینتیس ساکہا

मोरी	موری	جسمین چندرگپت اور راجگان چیتوڑ جو گہیلوتون سے پیشتر تہی ہوئے ہین ؛
सोदा	سودا	جسکو سکندر نے سوگدی لکہا ہے روسار دہات و ہست بند سے تہا ؛
सांकला	سانکلہ	روسا رپونگل دمار واڑ ؛
खेर	کہیر	دارالریاست کہیرالو ؛
ऊमरा सूमरा	اومرہ سومرہ	سابقاً جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ؛
बिहिल बिहिल	وہل	جسے بہل بہی کہتے ہین روسار چندراوتی ؛
मे पावत	مئی پاوت	رئیس حال بجولی واقع میواڑ ؛
बलहार	بلہار	دشت شمالی ؛
काबा	کابہ	قدیم زمانہ مین سارشترہ مین مشہور تہے اب سروہی مین ہین ؛
ऊमता	اومتہ	روسار اومت واڑہ واقع مالوہ کہ بارہ پشت سی وہان ہین اب پرمارون کے قبضہ مین سب سے زیادہ

ملک اومت واڑہ کا ہے مگر سنہ ۱۸۱۷ء کی لڑائی کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آنے سے خود اختیار نہین رہی

مالوہ مین چھوٹے گراسیہ دار ہین:

- ریہار रेहार
- ڈھونڈہ ढुंडा
- سرتیہ सरतिया
- ہریار हरिआर

علاوہ انکے دیگر نامعلوم مثل

چانونڈہ चांदा	کہیچر खेजर	سنگرا सुगरा	برکوٹہ बरकोटा
پرنی पूर्न	سامپل साम्पल	بہیبہ भीखा	کلپوسر कलपूसर
کلموہ कलमोह	کوہیلا कोहिला	پیا पया	کہوریہ कहोरया
وہنار धंद	وبیہ देवा	بہر बरहर	جیپرہ जीपरा
پوسرہ पोमरा	دہونتہ धुन्ता	ریکموہ रिकमवा	تیکہ तेका

اکثر ان مین سے مسلمان ہین اور بعض اضلاع دریائے سندھ مین ہین۔

چوہان جنکا اصلی نام چھوہان ہے

चहुमान

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بھرتے ہین مگر چوہان اون سے بہی سبقت لیگئے ہین۔ ہاڑا و کہیچی و دیورا و سونی گرہ ۔ اور دیگر چوبیس شاخون مین سے ہر ایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے بخوبی عیان ہین۔

لفظ چوہان کا مخرج چتربہوجا چتر و بہابہیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون سے کہ برہمنون کی اخیر پیدایش ہین شکست نہ کھائی۔

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل سومیر و کیلاش کے بوجہ بودباش اچلیش کے پہاڑون کا گرو سمجہا جاتا ہے چوہانون کی پیدایش کی مختصر کیفیت لکہنی واجب ہے۔ آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہین اور ایک سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہوجاتا ہے۔

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تہے اور مادہ گاؤ کے شیر اور پہل پہول اور کند یعنی بیج نباتات سے غذا حاصل کرتے تہے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کرکے جگ کو خراب کیا اور دیوتون کا حصہ خراب کردیا۔

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون کے مصالح کے واسطے غار کہدوا لگر دیتون نے طوفان برپا کرکے ہوا کو تاریک کردیا خاک کا بادل بند

کُند کی خون ہڈیان اور گوشت کی بارش ہوئی اور ہر طرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادت
اور ریاضت کچھ کام نہ آئی برہمنون نے پھر مٹیک آگ جلائی اور اگنی کنڈ کے گرد
جمع ہوکر مہادیو سے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک صورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا تجربہ نہ تھا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بنا کر بٹھا دیا اس سبب سے اوس کا
پرتیھار دوار یعنی دربان جو اب پرمہار کہلاتا ہے نام رکھا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا
اور چلو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوک نام رکھا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول
مارنیوالا نامزد ہوا ان سب نے ملکر دیتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پھر بششٹ
نے کنول پر بیٹھکر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اوس نے
منتر ادچارن کیے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیہ مو سرور چشم گندم گون
سینہ خروشان مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پیار تیر ایک ہاتھ
مین اور دوسرے مین کھڑگ لیے چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان
رکھا گیا۔

جب چوہان دیتون کے مقابلہ کیواسطے بھیجا گیا بششٹ نے دعا مانگی کہ میری
آسا یعنی امید پوری ہوکہ اس سے چوہانون کے کل دیبی آساپورنا ہوئے شکتی
دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا
پورنا کہلائی اونکی عرض پر توجہہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی
وہ دیتون پر حملہ آور ہوا اونکے سرغنون کو مارڈالا باقیماندہ سفر در جہنم واصل ہوگئے
انہون نے دیتون کو مارا تھا برہمن خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتھوی راج تھا
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتھوی راج تک اونتالیس پشتین لکھی ہین

प्रतिहारद्वार
चालुक
वशिष्ठ
उच्चारण
चतुरंग
आशापूर्णा
शक्ति देवी
कालिका
चन्द्रक

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدائش بکرماجیت سے صدہا
سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ ٹکشک نسل مین سے
ابتدا ر زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تہے چوہانون کے نامور راجہ اجیپال
نے اجمیر آباد کیا تہا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پر ہے غالباً اجمیر سے
بہی پیشتر موجود تہا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راؤ
کا لقب ملا ہے تا وقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دار الحکومت کرکے اپنا آخری
عظمت و جلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے یہی دو بڑے مقامات تہے ـ
اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے مہمات سے چوہانون کی تاریخ معمور ہے ـ اول تو مانک راے
نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا ـ دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ
دہرم ادہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا
تہا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور حالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تہا اوسکے ہاتھ
سے بڑی ذلت اوٹھائی ـ

غالباً مانک راے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تہا سنہ ہجری کی اول صدی کے
اختتام پر حملہ آور ہوا تہا ـ اور دوسرا حملہ چوتہی صدی کے اخیر مین ہوا تیسرا بیسلدیو
کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت
راجپوت رئیس جمع کئے ـ اس مقابلہ مین اوسے دت پریارہ چوہانون کا مددگار تہا
ـ چونکہ اوسکی وفات سنہ ۹۹۶ عیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ احتمال محمود سے چوتہے
بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تہا ـ اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹھ
کے کتبہ پر ہے ـ

مدرائچہ	سنگرائچہ	بہورائچہ	بلائچہ	تسیرا	چچیرہ
मदरायचा	संगरायचा	मूरायचा	बिलायचा	तसीरा	चचेरा
روسپہ	چندو	نکوسپہ	بہاور	باںکیت	ساچورہ
रोसपा	चंदू	निकुम्भ	भावर	बांकेत	सांचोरा

چالک جنہین سولنکی کہتے ہین

चालुक

اگرچہ اگنی کل کی اس نسل کی تاریخ اوس مدت دراز تک تحقیق نہین ہے جسکی پوارون چوہان کی معلوم ہے - مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت و شہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے - بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹھور قنوج پر قابض ہوے - سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تھے سولنکیون کا گوتراچار یہ ہے -

सूर

مادونی ساکہا	بہاردواج گوتر	گڈہ لوکوٹ یعنی لاہور	نکاس سرسوتی ندی
माद्नी साखा	भारद्वाज गोत्र	लवकोट	सरस्वती नदी
شیام بید	کپلیشر دیو	کرودمنی رکہیشر	تین پرور زنار	کیونج دیوی
श्याम वेद	कपलेश्वर	कर्दममुनि	परवर	कौञ्ज देवी

منی پال پوتر کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا مثل چوہانون کے مادونی

मैपाल पुत्र

ہے تحقیق ہے کہ آٹہوین صدی مین لانگہا اور ٹوگرہ - دو قومین ملتان اور قرب جوار کے ملک مین رہتی تہین - اور جب بہاٹیون نے جنگل مین بود و باش اختیار کی اون کی بڑی مخالف تہین اور یہی لوگ کلیان واقع ساحل ملابار کے راجہ تھے

ला
तो

کہ اس سندہ مین قدیمی عظمت و شوکت اون کی اب تک نمایان ہے ۔ سمت ۹۹۸
مین بہوج راج جو چاوڑہ بنس اخیر تہا معزول ہوا اور مولراج سولنکی بجاے اوسکے قائم ہوا مولراج نے اہلواڑہ
مین اٹہاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈ راے کے عہد حکومت مین محمود غزنوی
اہلواڑہ پر حملہ آور ہوا ۔ اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کیے منجملہ اونکے ایک تعمیر بنام نہاد عروس ہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے ۔ مسلمان مورخون
نے دولت معروضہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکایک یقین نہین آتا مگر
جب اہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریر مین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد مراجعت محمود کے اہلواڑہ مین پہر وہی رونق ہوئی اور سدہ راے
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا ۔ کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بائیس ریاستین اونکے تحت حکومت مین گہیر
مگر اوسکے بیوتون جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کر دیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین متبنے ہوگیا تہا یعنی اوس نے مسند
اہلواڑہ پر بیٹہکر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہوگیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
و عظمت مین تعریف کے لائق ہین ۔

شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
ہوئے اوسکے جانشین بالو مولراج کے ساتہ ۱۲۹۸ء مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولاد مین سے باگہیلہ کا نیا خاندان جیسلیو سے پیدا ہوا تشدد مذہبی

جو نقصان عاید ہوئے تہے اونکا دفعیہ ہونے لگا اور مندر سومنا تہہ نے تباہی سے
نجات پاکر پہر فروغ حاصل کیا اور بالکارایون کی سلطنت نے پہر رونق پکڑی آخرش
جو تہے راجہ گیہل کرن کے زمانہ مین ملک الموت نے بشکل علاوالدین پہر دورہ کیا اور
سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کر دیا گجرات اور سارشٹرہ کی زرخیز سرزمین و آبادان و
مالا مال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ سالارون نے بے باکانہ تاخت و تاراج کیا
مندر آدناتہہ واقع کوہ ستر نجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان
درویش مقرر کیا بودہا کی مورتون کو شکست و ریخت کر دیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ
کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کے کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد
کہودی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پہر بہر دی گئی۔

سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہوگئے اور سو برس تک بلا سرپرست
رہے آخرکار عجیب رحمت الہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے
اگنی کل والے آئے تہے اونکی پہر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پہر تعمیر ہوئے۔
سہارن معروف تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی
نام کو چہپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹہا اوسکے بیٹے احمد نے گرد نواح کے
عالی شان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا۔

اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر بڑکے درخت کیطرح اونکی
کئی شاخین جابجا قایم و مستحکم ہوگئین تہین انہین مٹ ہورترین باگہیلہ ہے کہ باگہراو کے
خلف سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگہیل کہنڈ اوسکے نام
سے مشہور ہوا اور کئی صدی سے سدہ راے کی اولاد اوسپر حکمران ہے۔

علاوہ باندوگڈہ کے باگہیلا نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات مین ہین انمین مشہور ترین پیتاپور اور تہیراد ہین — میواڑ کے دوم درجہ کے سرداروں مین سے ہی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سدہ راے کے خاندان مین ہونیکا دعوی کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہین — اور طبعی موت سے کم مرتے ہین

سولنکیون کی سولہ ساکہا یعنی شاخین ہین

वाघेला	۱ باگہیلا	راجہ بگہیل کہنڈ والی ریاست باندوگڈہ اور روسا پیتاپور و تہیراد وادا ج وغیرہ
वीर पुरा	۲ بیرپورہ	راو لنواڑہ
वेहिला	۳ بہیلا	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راو ماتحت رئیس سلومبر
भूरता	۴ بہورتہ	باروو ٹیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور جنگل مین مشہور غارتگر ہین اور رالدوت کہلاتے ہین
कलाचा	۵ کلاچہ	
लांघा	۶ لانگہہ	ملتان مین مسلمان ہین
तो गारू	۷ توگرو	بہنیر مین مسلمان ہین
विरफ	۸ برکو	ایضاً
सुरकी	۹ سورکی	دکن مین
सिर परव्या	۱۰ سرورپہ	گرنار واقع سوارشترہ مین
रावका	۱۱ راوکہ	ٹوڈہ علاقہ جے پور مین
रनीकिया	۱۲ رانیکیہ	دیسوری علاقہ میواڑ مین

चांदूपद
पीनापुर
थेराद
पीनापुर
मुद्दालस

चाँदभर शाकभर

चानदया	۱۳ تانتیہ	چاند بہر شاکنبہر خونخوار غارتگر ہین سنہ ۱۸ مین مہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو قید کیا سنہ ۱۸۱۷ع مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی
खलमेचा	۱۴ اکیچہ	زمین نہین رکہتے ہین
खाखरा	۱۵ کہاردرہ	اگوت وجاورہ واقع مالوہ مین
कुलमोर	۱۶ کلمور	گجرات مین ہین

परिहार پرتہار جسے پرہہار بہی کہتے ہین प्रतिहार

اگنی کل اس آخرین وکمترین نسل کا حال زیادہ نہین ہے۔ پرہہارون نے راجستان مین کوئی بڑا کام نہین کیا ہے اور وے ہمیشہ دہلی کے تنورون اور اجمیر کے چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امرکہ ناہر راؤ نے خوداختیاری کے واسطے پرتہی راج کا مقابلہ کیا تہا تاریخ مین درج ہونیکے لائق ہے اگرچہ وہ کامیاب نہوا مگر اوسکے نام کے ساتہہ کوہ ارابلی کا ایک کہاٹہ جہان معرکہ ہوا تہا مشہور ہوگیا ہے۔

मंडोर مندور جسکا قدیم نام مندودری تہا پرہہارون کا دارالحکومت اور مارواڑ کا مقدم شہر تہا راٹہوڑون کی حملہ آوری سے بیشتر وہان اونکی حکومت تہی وہ جودہپور سے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین چند جینیون کے مندر ہین اور حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثر پاے جاتے ہین۔

قنوج کے مخروج راٹہوڑون کو پرہہارون کے ملک مین پناہ ملی مگر اونہون نے

اوسکا بدلہ دوبارہ ہی سے کیا یعنی چوندا نامی راٹھوڑ نے اخیر پریہار کو بیدخل کر کے منڈاور کی فصیل پر راٹھورون کا جھنڈا قایم کیا۔

مگر میواڑ کے رئیسون نے پریہارون کی طاقت پیشتر سے ہی کم کر دی تھی یعنی فقط ملک لینے پر قناعت نکر کے رانا کا لقب جو سابقاً صرف اونہین کو حاصل تھا آپ اختیار کر لیا تیرھوین صدی سنہ انگریزی مین چیتوڑ کے راول نے منڈاور فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تھا۔

कोहारी

پریہار راجپوتانہ مین پھیلے ہوئے ہین مگر کوئی خود اختیار ریاست نہین رکھتے موقع اتصال کوہاری سندھ اور چنبل پر ان لوگون کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ نگلہ جات و [illegible] والون کے چوبیس دیہات مین بستے ہین وے برائے نام مہاراجہ سیندھیہ کے تحت حکومت مین تھے وقت اجراے ستر انتظام ٹھگی کے بنظر حفظ امن دیہات ممالک لب دریاے چنبل دیہات مذکور علاقہ انگریزی مین داخل کیے گئے۔

इंदोह / [illegible]

پریہارون کی بارہ قسمین ہین اون مین سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندھیل ہین دونون کے لوگ لونی ندی پر رہتے ہین۔

چورا
चौरा

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ مین بہت مشہور تھی اب برائے نام رہگئی ہے اور وہ بھی صرف بہاٹون کی کتابون مین اوسکی اصل کا کچھہ حال معلوم نہین ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتھک نسل سے ہو ہندوستان مین تو اس قوم کا نام بھی نہین جانتے ہین مثل دیگر اقوام نسل مذکور کے انصوب دریاے سندھ یہہ جزیرہ نما سوراشٹرہ تک محدود ہے

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر بسے ہونگے کیونکہ اونکے اکثر اشخاص کے میواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی میواڑ بلبہی کے مالک تہے رشتہ داری ہوئی ہے۔

चवा बंदर چورا قوم کا دار الحکومت دیو بندر واقع ساحل سار شترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور مندر مع چند دیگر مندرون کے بال ناتہہ یعنی شمس کے نام زد ہوا تہا اس سے سارا سार یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالباً قوم کا نام سارا اور ملک کا نام سار شترہ اسی سے ہوئے ہین۔

آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزائے سرقت بحری جو دیو کے رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دار الریاست کو غرق کر دیا چونکہ یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنی جہازون کی غارت گری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکالدیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ میواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بحر اعظم اور جزیرہ نما سار شترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمت مین دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجائے بلبہی پورہ کے وہ شہر اس نواح کے ملک مین دار الحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے سرگروہ چاتسی نے والی میواڑ کو بہت مدد دی تہی۔

تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سار شترہ پر حملہ کر کے اوسکی دار الحکومت

اہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کو بہی خارج کرکے بجاے اوسکے خاندان سابقہ سے کہ قدامت وحسب ونسب مین مشہور تہا وانشلیم نامی رئیس کو مسند نشین کیا اس نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ بتلاتے ہین اگر دابی اور چورا مرکب ہوکر وانشلیم غلط مشہور ہو گیا ہو تو تعجب نہین ہے یا چورا اسمہ جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ بتلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔

سارشترہ کی سارا یعنی چوراسردارون کی قدیم رشتہ داری سورج بنسیون سے باوصف انقضاے عرصہ زاید از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان رانا سے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین کمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لایق سمجہے جاتے ہین رانا جوان سنگہ کی والدہ کسی چہوٹے سے چوراسردار گجرات کی بیٹی تہی۔ اب اونکا کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایام گذشتہ کی شہرت اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے

ٹاک جسے ٹاکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوے وے علی العموم بنام ٹکشک مشہور ہین اونسے دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین ہین یہ قوم بیشتر ہوئی ہے۔

اگرچہ یہہ بتلانا کہ تکشک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا ساکا دویپ یعنی سرزمین جیٹ کے نامزد ہوے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایک طرح کی قیاس فوائی ہے مگر اونکو ایک دوسرے سے علحدہ سمجہنا بہی مقتضاے عقل نہین ہے۔

ابوالغازی نے لکھا ہے کہ تانک خلف ترک یا ترگیتی وہی تھا جسکو یونانون مین
ترشاک لکھا ہے - اور چینی مورخون کا تکیک جس نے یونان کے بیکٹریہ سلطنت
کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکھا وہی ہے
اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک
کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقًا ذکر ہو چکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کے
کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و
ناک کی اقوام مورے دیرمار وغیرہ کے حالات اونہین پائے ہین - زبان سنسکرت
مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ نسل
تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے
جنگ وجدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہد نامہ خراج گذاری لکہوانا - جو مہابہارت
مین لکہا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے
جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیرو پامسد پر تکشک اور ناک
اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قرین قیاس ہے کہ شاہ سقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل
ناگون کا سرگروہ تہا - جیسلمیر کے بہاٹی رئیسون کی قدیم تاریخ مین لعد سفر دری انکی
زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے ناگون کو بیدخل کیا اور
بجاے اونکے خود قابض ہوئے - اوس زمانہ کا دار الریاست سالباہن پورہ
لکہا ہے اور چونکہ اس واقعہ کی تاریخ یودہشٹر کا شنہ ۳۰ لکہا ہے پس اگر سالباہن
جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تنور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹیون نے
بیدخل کرکے جنوب کی طرف نکال دیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے

नोगरवा
पासपल

सारंग

تکشک یعنی ناگ بنسیون نے بسرورہی شیش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چہہ یا
سات صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتہیک قوم کی توگرہ کے بیٹون نے اسی یا اسوہ
یعنی گہوڑون پر چڑہکر سفر یا سریا پر حملہ کیا۔ آیو پہاتم مین تکشکون کو اخلاف ہاچل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتہیک نسل کے تہے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹہہ عہد پیشتر پارسناتہہ تیئسوین بدہ نے
ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ ستارنیت مین بود و باش کی۔

تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے تکشک موری مدت
سے فرمان روا چیتور تہے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنودین سے جنہون نے چیتور
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجہا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڈہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
حق تجمل سے شامل ہوا ہے۔ چند برائی کے کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرواز لکہا ہے۔
یہہ قدیم نسل تیجی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے خصوصی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہوجانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہوگیا ہے
کہ اونکے چودہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین۔

تغلق اول کے خلف محمد کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپا کر بنام وجیہ الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

ظفرخان کو فیروز نے اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر رکھکر تخت گجرات پر جا بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دارالحکومت انہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کرکے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا تاکون کے تبدیل مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور نہ باوصف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے۔

جٹ

जाट

ہندوستان کی چھتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین جٹ بھی درج ہے گو اوسکو کبھی کسی نے راجپوت نہین لکھا ہے اور نہ کہین راجپوتون کی جاٹون سے رشتہ داری ہے یہہ نام کل ہندوستان مین بڑی وسعت سے پھیلا ہوا ہے گو فی زمانہ صرف زراعت پیشہ ہین اور باشندگان ملک مین اعلیٰ درجہ پر نہین سمجھے جاتے ہین پنجاب مین تو اونکا اب بھی قدیمی نام جٹ رائج ہے اور دریاے گنگ وجمن پر جاٹ کہلاتے ہین اونمین سب سے سفرز بھرت پور کے مہاراجہ صاحب ہین دریاے سندہ اور سارشترہ مین وہی جٹ کہلاتے ہین اور آنصوب دریاے سندہ مین اکثر اقوام ہین جو اصل مین جٹ تھین اب مسلمان ہوگئی ہین۔

جیٹ اعظم کی سلطنت کی عظمت اور نام جسکا دارالحکومت جگزارٹیز تھا زمانہ سائرس سے چودھوین صدی تک جب وے بت پرستون سے مسلمان ہوئے بحال رہے ہین۔

हिरोडोटस

हिग इंस

ہیرودوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تھے اور روح کے غیرفانی ہونے کا
عقیدہ رکھتے تھے اور چینی مصنفوں کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ
ان لوگوں نے بہت قدیم زمانہ میں بدھ کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔
جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا اسکن مغرب دریاے سندہ پایا جاتا ہے اور یادون
مین سے اونکا نکاس دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یا دوسکے کہ وہ زابلستان
سے آئے تھے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوکے
بالیقین ہوتا ہے کہ یوچی لوگ جنھیں جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے

यूचि.यूति

اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے اسطرف دریاے سندہ آنیکا کوئی حال تحریر
نہین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تک شاکے
مقیم ہوئے ہون۔
یہی لکھا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتہک کے
نکلنے کے دعوی مین جیٹ و تکشک شریک ہین۔ پانچوین صدی کے ایک کتبہ
سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کے دونون لقب تھے اور اوسی کی نسبت شمس
پرستی کے سیتہک اوصاف بھی لکھے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بھی لکھا ہے کہ اس
جیٹ رئیس کی والدہ یادو نسل کی تھی اس سے اونکے پہلے راج کل اور یادو نسل
مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔
سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت
دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالے سے ڈی گائینس لکھتا ہے کہ یوچی
یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چھٹی صدی مین قائم ہوئی تھی اور جس رئیس کا

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دارالحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکہا ہے اور شبہ
یہہ سالباہن پور ہے - جہان ٹاک کے نکالنے پہ یادو بہاٹہیون نے لوٹ مار
کی تہی یہہ امر کہ اسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوئے
کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۴۰ء مین وے صاحب اقتدار
ہو گئے تھے -

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے داہیہ اور جوہیہ
راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان ہیرڈ کو
کو اپنا دارالحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہو کر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام
جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس
کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے مشرقی کنارہ پر اور پنجاب
مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود و مظفر ہندوستان کو واقعات
سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا
تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ
کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا
حدود ملتان پہ اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ
رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ
ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور اس غرض
سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پہ چڑہ نہ جاوین کشتی
مین چہہ خار لگوائے اور ہر کشتی مین بارہ صحرا بین رکہہ کر بعض مین آتشی گولے رکہو

کر دیا تب اطمینان سے بیٹھا۔

تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگہ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تہا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تہے اور جہان یادو جب غزنین سے نکالے گئے بجائے تاکون کے مقیم ہوئے۔

جیٹ سوا اب بہی سیتہک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بہارتہہ مین جو چکر یادو کرشن کا تہیا تہا اوس سے سلیح ہے۔

ہون

हून

چہتیس اقوام راج کل مین ہون بہی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی و تباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹہی وبالہ و ماکواہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے چیتوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بہی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہنود کے شامل ہوا تہا۔

قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چمبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام مسروت بارولی پر تہی اور سنا گرجا دری کا شہور مندر ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بہی بہا بہینسر ورہ تک قابض تہا۔

یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گہر تری ساد ئی مین بر ودہ سے

تین کوس اور ایک گاؤن واقع جزیرہ نما ہی مین موجود ہین گو ذلیل ہوکر دیگر اقوام
مین شامل ہو گئے ہین۔

کاٹی
काठी

راجپوتانہ اور سوراشٹرہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان
کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے
کہ اوسی نے ملک کا نام سوراشٹرہ سے کاٹھیاواڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندگان
مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع و اطوار سے اپنی سیتھک
اصل کو قائم رکھا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تھی
جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر
خود چڑھ کر آیا تھا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی۔

اوس زمانہ سے ابتک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین
مذکور ہے کہ بھاٹیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تھا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین
درج ہے کہ دریاے سندھ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وہ آٹھوین صدی
مین اس ملک مین آئے تھے۔

پرتھی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹھور کے
یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تھے۔

کاٹی اب بھی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح و پیشون اور محنت کی معاش
کو ناپسند کرکے غارتگری کو بہتر سمجھتے ہین بجز اسکے کہ گھوڑون پر سوار ہوکر اور
بھالا ہاتھ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پھرین اورکسی

کام مین اونکا دل نہین لگتا۔

کاٹھی بے رحمی مین سب سے فایق ہین مگر ہمہ ران حال بہادری مین بہی ویسے ہی ہین کہ اون سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکہین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی وسنگدلی نمایان ہوتی ہے۔

بالہ

बाला

زمانہ قدیم وحال کے مورخون نے بالا نسل کو راج کل مین لکہا ہے اونکا دعوی ہے کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا باپا نامی ہمارا مورث اعلے رام کے پسر کلان لو کی اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان مونگی پٹم کہلایا قرب وجوار کا ملک فتح کرکے اوسکا بالاکہیتر نام رکہا اس ملک کا دارالحکومت بلبہی پورہ تہا اور خود بلقب بالارا مشہور ہوئے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ امر بعید از قیاس بہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی پرستش کرتے تہے اس سے اونکو سورج بنسی ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے مگر بالا اندر بنس مین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بالک پوتر ہین جو اراضی واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے۔ اب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وے بہارتہ سیہل نامی رئیس کی اولاد مین سے ہین کہ اونہون نے اروڑ کو آباد کیا تہا۔

बाला
बापा
लव

کا بھی بالاؤن مین سے نکلنے کا دعوی کرتے ہین اور اونکا لقب فرمانروایان بلہان شہتا لاہے اور اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے - تیرہوین صدی مین بالاؤن کو میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تہی - اور مشہور رانا ہمیر کی اول خصم یہہ ہوئی کہ اوسنے چیتوڑ کے بالا رئیس کو مارا تہا ڈہاوک کا رئیس حال پالا ہے اور یہہ قوم اب بھی بڑی سمجھی جاتی ہے

झाला جھالا मकवाहाना مکواہانہ

یہہ قوم بھی ملک سارشترہ مین رہتی ہے اور اگرچہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین سے کسی مین بھی شامل نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالبا اصل اونکی شمال سے ہے مگر اسکا کچھہ ثبوت نہین - ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے ہین یہان تو صرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آگئے ہین اور اونکی منظوری کل عیبون کو ڈہانک لیتی ہے -

جب پرتاپ رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبالیا اور جہالا سردار نے اوسکی بڑی وفاداری اور خیرخواہی کی اسکے جلدو سے مین رانا نے اوسکے ساتہہ اپنی دختر کی شادی کردی اور اپنے دست راست پر نشست دی - مگر یہہ امر کہ یہہ عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تہی - نہ بوجہہ چہتیس راجکلون مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگہ جہالا کے ساتہہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تہا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی بمشکل تمام منظور کی تہی اور ظالم سنگہ اور رانا ورت رانی کے خلف مادہو سنگہ کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہمسر تیرہ لوگون سے اعلی ترین رشتہ داری

کرنے کا منصب حاصل ہوا — راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی
سے اسقدر فائق سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگہ عمدہ ترین ریاست کا منتظم
تہا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے کچھواہہ رئیس کی دختر سے اپنے تئین
کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجھا —

اس قوم کے سبب سے سارشترہ ملک کا حصہ عظیم جہالا واڑ کہلاتا ہے اور
اوسمین بانکانیر و ہلود و درنگ درہ مشہور شہر ہین یہہ امر تو غیر تحقیق ہے
کہ جہالا کس وقت سے یہان مقیم ہوئے ہین مگر جب راناؤن نے اول مرتبہ
مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا جہالا اونکے ساتہہ تہے اور پرتہی راج کے مشہور
معرکون مین بھی جہالا کا برابر ذکر آیا ہے جہالا قوم کی شاخین بہت ہین و نیز
مقدم مکوانا نہ ہے —

बांकानेर
हलवद
ध्रंगधर

जेतवा جیتوہ کمری कमरी

یہہ قدیم نسل ہے اور اسکو راجپوت کہتے ہین اگرچہ مثل جہالا کے سارشترہ
سے باہر اسکو بہی کم جانتے ہین مگر اوسی کی طرح اسکے نام سے بہی اوس ملک
کا ایک حصہ جیتواڑہ کہلاتا ہے اس قوم کے رئیس کے قبضہ مین جزیرہ نما کا
مغربی ملک ہے رئیس رانا کہلاتا ہے اور اوسکا مسکن پوربندر ہے —
جیتواڑہ کے بہاٹ کہتے ہین کہ اس نسل کے ایک سو تیئس ۱۲۳ راجہ زمانہ سلف
مین ہوئے ہین اور آٹھوین صدی مین اون مین سے ایک کی شادی دہلی
کے تنور خاندان مین ہوئی تہی - اوس زمانہ مین جیتوہ کا نام کمر تہا اور دار الحکومت
گوملی تہا کہتے ہین کہ بارہوین صدی مین سہل کمر رئیس کو گوملی سے نشان کے

जेतव
पूरबं

حملہ آورون نے نکالا تھا اوسوقت سے کہ نام جاتا رہا اور رجیتوا رکھا گیا یہہ قوم
زنوان روایات سے کہ بشکل بندر ہوا سے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق
مین کہتے ہین کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پونچھیرد یعنی دم دار ہوتے ہین ۔

گوہل
गोहिल

یہہ ممتاز نسل کسیقدر روایت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی
بود و باش جونہ کھیر گدہ مین لونی ندی کے خم واقع میواڑ پر تھی مگر یہہ معلوم نہین
کتنی مدت تک رہی ۔

اونہون نے اس مقام کو اصلی بھیل رئیس سے کھیروہ سے لیا تھا اور بیس پشت
تک قابض رہے ۔ بعد ازان بارہوین صدی مین راٹھوڑون نے اونکو بیدخل
کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے پیرم گڑہ مین قیام کیا وہ مقام بھی
تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹھیری راجہ نے نندن نگر معروف نند ردشہر کی لڑکی
سے شادی کی اور اپنے خسر کی جایداد چھین لی ۔ اس رئیس سے اسوقت سے تبتک
کے رئیس حال نرسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ
مین مقیم ہوئی ۔ اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا
کھنبھی کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ
رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی

سرویہ
सिरविया

सारीसपिया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ مشہور تھی اگرچہ بہاٹون
کی فہرست مین درج ہے مگر اصلا سے نکلی ہے ۔

सलार سلار یا सिलार

اس نسل کا بہی صرف نام رہگیا ہے اور بودہ مذہب کے تجارت پیشہ لوگ اب اس نسل مین سے ہین وہ چوراسی اقوام تجارت پیشہ مین لکہی گئی ہے کہ اون مین سے اکثر کی اصل راجپوتون سے ہے ؛

दाबे دابے

کسی وقت مین یہہ نسل سارشترہ مین مشہور تہی بعض لوگ اسکو یادو کی شاخ بتلاتے ہین اگرچہ اکثر مورخون نے اسکو علیحدہ بہی لکہا ہے اب نہ اونکے پاس ملک ہے اور نہ تعداد مین زیادہ ہین ؛

गौड़ گوڑ

یہہ نسل اگرچہ راجپوتانہ مین کبہی ترقی پر نہوئی مگر بزرگ سمجہی جاتی ہے اس نسل سے قدیم راجہ بنگالہ کی فرمان روا تہے اور اونکے نام سے وہان کا دارالحکومت لکہنوتی گوڑ مشہور ہوا۔
یقین ہوتا ہے کہ جس ملک پر چوہان قابض تہے وہ اون سے پیشتر گوڑون کے قبضہ مین تہا کیونکہ کل واقعات مین دسے اجمیر کے گوڑ لکہے گئے ہین پرتہی راج کے معرکون مین اونکا بطور مشہور سردارون کے ذکر ہے اون مین سے ایک کی ریاست وسط ہند مین تہی سلطنت مغلیہ کی سات صدی مین تو بچ رہی مگر آخر مین جب سرکار انگریزی نے مرہٹون کو فتح کیا تب تباہ ہوئی یعنی ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے گوڑون کو ہلاک کرکے اونکی دارالحکومت شیوپور پر قبضہ کرلیا اب مرہٹون نے گوڑون کی بارہ لاکہہ کی ریاست مین سے صرف پچاس ہزار

روپیہ سالانہ آمدنی کی ریاست چھوٹی سے گوڑون کی پانچ شاخین ہین۔
اونتاہر ستاہالہ تور دوشینہ بودانو

ڈوڈہ
डोडा

اگرچہ اس نسل کا نام کل کرسی ناموں مین ہے مگر اوسکی تاریخ سابقہ بالکل مفقود ہوگئی ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ یہ پتھی راج نے اونکو فتح کرنے مین اپنا بڑا فخر سمجھا تہا۔

گہروال
गहरवाल

راجستان کے راجپوتون کو گہروال نسل کا حال بالکل معلوم نہین ہے اور اگرچہ یہ بہادری اونکو اپنی صحبت کے لایق سمجھتے ہین مگر اون کی اصل مین اعتراض کرکے رشتہ داری کے لایق نہین سمجھتے ہین گہروال نسل کی قدیم ریاست کاشی یعنی بنارس مین تہی اونکا مورث اعلے کہورتاج دیو تہا اوس سے ساتوین پشت مین جسونرائن بندوباسنی پہ بڑا جگ کرکے اپنی اولاد کو بندیلہ کا لقب دیا اس سے گہروالون کا نام بندیلہ ہوگیا اور جس ملک مین اس نسل کی مختلف شاخین بجائے چندیلون کے مسکن گزین ہوئین وہ بندیل کہنڈ کہلاتا ہے اونکے بڑے شہر کالنجر و مہوبی و مہوبہ پہ بہی اونہون نے قبضہ کرلیا تہا۔

چندیلہ
चंदेला

چندیلہ جنکو بعض مورخون نے چہتیس نسلون مین سے لکہا ہے بارہوین صدی مین بہت زبردست اور کل سرزمین واقع درمیان جمنا و نربدا جو اب بندیلون اور باگہیلون کے قبضہ مین ہے اونکے تحت مین تہی۔ اونکی پرتھی راج سے لڑائی

काशी
बुंदेला
चंदेला
बुंदेलखंड
कालिंजर
महोबा
बाघेलो

ہوئی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے چند بیٹے بست
ہوگئے اور گہیر والون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مان بیر کی فتح کی تاریخ سنہ
کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت مین مدہوکر شاہ نے بیتوہ ندی پر اورچہ
آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون
مین اورچہ سرگروہ ہوا اگرا وسکے بانی مدہوکر شاہ نے عالم و مورخ ابو الفضل کو کہ
عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کر کے دوامی رسوائی حاصل کی۔
مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔
زمانہ اکبر سے انتہائے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین
ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دتیہ اور اورچہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری
اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے
کسی نے نہ کین اورچہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا
سوپ کرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت
سیدان جاجئو مین مارا گیا اونکی اولاد نے آبائی بہادری نہین چہوڑی ہے
بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت و جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ ناموری
مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے۔
مادہو جی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کے عورات نے اوسکے جانشین
دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کی
واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری لڑائی ہوجاویگی اوس
شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو پیادہ بہالہ بردار سوار لیکر

یکبارگی حملہ آور ہون پر گرا کہ اونکو تباہ کر دیا اور حفظ عزت و قاعدہ پناہ دہی پر اپنی ہی جان تصدق کرے۔ مجروح شدید ہو جانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد قبول کی اور نہ میدان چھوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کرکے اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہا۔

اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیر وال صرف اونکے اصلی گھرون مین ہے۔

بڑگوجر

बड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سوائے گہیلوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف کلان لو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڑگوجرون کے قبضہ مین ڈہونڈا کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب مین ہے۔ اونکا دار الحکومت تہا راج گڑہ اور الور بہی اونکے قبضہ مین تہے کچہواہون نے بڑگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپشہر لب دریائے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی۔

राजपुर
राजगढ़

अनूपशहर

سنگار

सिंगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہین پائی اونکی صرف ایک ریاست جگہ موہن پور لب دریائے جمن ہے۔

سکروال

सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روساء راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے۔ اگرچہ اونکے نام سے

کنارہ راست دریاے چمبل پر ضلع جادونی سے ملحق ایک ضلع سکروار مشہور ہے اور اوسی طرح مہاراجہ صاحب سیندہیہ کے علاقہ مین داخل ہے سکروال اب صرف زراعت پیشہ رہگئے ہین اور بطور خود یا کسی سرغنہ کے تحت مین رہکر غارتگری بہی کرتے ہین سکروال قوم کا وجہ تسمیہ قصبہ سیکری قریب فتح پور سے ہے کہ وہان کسی زمانہ مین اونکی خود اختیار ریاست تہی

जादुवती
सिकरवार
सीकरी
फतहपुर

بیس
बैस

یہہ قوم چہتیس راج کل مین سے سمجہی جاتی ہے مگر چند کی فہرست مین نہین ہے اور نہ کمارپال چرتر مین اوسکا کچہہ ذکر ہے اس سے سورج بنس کی ایک شاخ معلوم ہوتی ہے اب یہہ لوگ بکثرت ہین اور ایک وسیع ضلع واقع دوآب درمیان گنگا وجمنا کے اون کے نام سے بیسواڑہ کہلاتا ہے۔

कुमारप
बैसवा

داہیہ
दाहिया

یہہ قدیم قوم ہے اور اوسکی بود و باش لب دریاے سندہ جہان اوسکا ستلج سے اتصال ہوا ہے تہی اگرچہ اس قوم کے لوگ چہتیس کلون مین سمجہی جاتی ہین مگر اب اونکا کچہہ پتہ ونشان نہین ہے جیسلمیر کے بہاٹہیون کی تاریخ مین اونکا ذکر ہے اونکے نام اور مقام سکن سے گمان ہوتا ہے کہ وہ وہی لوگ تہے جنکو سکندر نے داہیہ لکہا ہے۔

جوہیہ
जोहिया

یہہ قوم اوسی سرزمین مین رہتی تہی جہان داہیہ تہی اور ہمیشہ اوس سے متفق رہی ہے مگر گاڑہا مین ہوکر ہندوستان کے شمالی جنگل مین پہیلی تہی

जा

जंगलदेश
हरयाना
भटनेर
नागोर

اور قدیم تاریخ مین جنگل دیس یعنی ہریانہ بہٹنیر اور ناگور کے راجا کہلاتے ہین شمل
واہیہ کے یہہ قوم بہی اب معدوم ہے۔

موہل

मोहिल

اس قوم کا صرف اسی قدر حال معلوم ہے کہ ریاست حال بیکانیر قایم ہونی وسقت
ایک بڑے خطہ ملک پر آباد تہی کہ راٹہوڑون نے اونکو تباہ کرکے نکال دیا۔
بالاتفاق اقوام مالن و ملانی و مالیہ سکے کہ اب سب معدوم ہین قوم موہل مالی کی
اولاد مین تہی اور مالی جنکا دارالحکومت ملتان تہا سکندر کی دشمن تہی ملتان
اصل مین موہل تہان تہا۔

मालन
मल्लानी
मालिया
मालि
मोहिलथान

نکومبہ

निकुम्भ

تاریخ مین تو اس قوم کی بہت شہرت ہے مگر اب صرف اسیقدر دریافت ہوتا ہے
کہ گہیلوتون سے پیشتر ماندل گدہ کی مالک تہی۔

मांडलगढ़

راج پالے

राज पालि

اس قوم کا حال جسکو کل مورخون نے راج پالے یا راج پالیکا یا صرف پالا کرکے لکہا ہی
بہت کم دریافت ہوتا ہے مگر البتہ یہہ صحیح ہے کہ سارشترہ مین رہتی تہی۔

राज पालिका
पाला

داہریہ

डाहरया

کرنل ٹاڈ صاحب کے بموجب یہہ نسل چہتیس کلون مین سے ہے جن رئیسون نے مسلمانون
کی حملہ آوری پر چیتوڑ کی مدد کی داہر دیس پتی نامی دیبل کا راجہ تہا تاریخ چیتوڑ
مین اس رئیس کا ذکر اگرچہ مختصر ہے مگر بڑی عزت کے ساتہہ لکہا ہے کیونکہ یہی
داہر ملک سندہ کا کل مالک تہا اور اوسکی دغا سے مارے جانیکا حال ابوالفضل نے

डाहरदेशपति
देवल

مفصل لکہا ہے ۹۹ھ ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اوسپر حملہ کیا
اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر یہہ معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تہا یا
اوسکی قوم کا نام تہا۔

दाहिमा داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی مہمات وسخاوت کو بہاٹ بڑے فخر
سے مشہور کیا کرتے تہے اونکا نام انقضاے مدت سات صدی سیحرف
کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتہی راج چوہان کے زبردست
سردارون مین سے تہا۔

اس خاندان کے تین بہائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تہے اور
جس زمانہ مین کہ انمین سے بڑا بہائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین
نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بہائی پونڈیر
سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تہا اور تیسرا چاونڈ جس لڑائی مین پرتہی راج معہ کل
فوج سواران دریاے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تہا۔

شہاب الدین کے مورخون نے بہی داہمہ چاونڈراے کی شجاعت کی داد دی ہے
اوسکا نام کہانڈے راے لکہا ہے اور یہہ بہی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے
بمشکل جانبر ہوا تہا۔

چوہانون کی سلطنت کے ساتہہ یہہ نسل بہی معدوم ہوگئی پرتہی راج کا اکلوتا
بیٹا رینسی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تہا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا
چند بہاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتہی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت

बयाना
कैमा
पुन्दे
चावं
कम्ब
चावं
खांः
रेः
चं

اسطح پر لگی ہے - وہ ہردوار پہاڑ کی چوٹی پر کہ اوسکے وزن سے شیش ناگ و بلبات بے پایاں کا محل الشکل کیلاش ورقع ہے - واہمہ کے تین پسر اور دو بیٹی دختر تہین خداکرے اس کلجگ مین اوسکا نام ہمیشہ رہے ایک دختر کی سوات کے راجہ سے شادی کی اور دوسری کی چوہان کے ساتھہ اسکے جہیز مین آٹھہ حسین عورتین تربیت لونڈیان سو گھوڑے عراقی نسل کے دو ہاتھی مع ہوبالی ووراکے واسطے ایکسو بچہ ہین پتلیان مگورتھہ ایک ہزار اشرفیان دی ہین - بہاٹ نے اخیر مین لکہا ہے کہ واہمہ نے اپنے خزانہ کو سیم و زر سے خالی کیا اور خلایق کی تحسین و آفرین سے بہرا ہے اور واہی رانی سے ہمیش بہا جواہر ایسی رین سے پیدا ہوا ہے -

فہرست قدیم باشندگان ہندوستان

باگری	میر	کابہ	تینہ
बागड़ी	मेर	काबा	मीना
بہیل	سیرمہہ	تہوری	کہنگار
भील	सोरमह	थोरी	खंगार
گونڈ	جار	جتوار	سارد
गोंड	चार	जनवार	सारद

فہرست اقوام زراعت پیشہ وچوپان

اہیر جنکو اسیر کہتے ہین	گولہ	کورمی جسکو کُلبی بھی کہتے ہین	
अहीर · अभीर	गोला	कुरमी	कुलम्बी

گوجر　　جاٹ

गूजर　　जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی ساکہا نہیں ہیں

جالیہ　　پیشانی　　سوہاگنی　　چاہیرہ

जालया　　पेशानी　　सोहागनी　　चाहिरा

ران　　سیالہ　　بوٹیلہ　　گوتچیر

रान　　सीआला　　बोटीला　　गोतचीर

مالن　　اوہیر　　ہول　　باچک

मालन　　ओहिर　　हुल　　बाचक

باٹر　　کیرچ　　کوتک　　بوسہ　　بیرگوت

बातर　　केरच　　कोतक　　बुसा　　बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سریمی سری مال　　سری مال　　اوسوال　　بہگیروال

श्रीश्री माल　　श्री माल　　ओसवाल　　बघेरवाल

ویشیدو　　پشکروال　　میرتوال　　ہرسورہ

दींदू　　पुशकरवाल　　मेरतवाल　　हरसोरा

شوررروال　　بلی وال　　بہنبو　　کہنڈیل وال

सुरसाल　　पल्लीवाल　　मभ्भू　　खंडेलवाल

دوہلوال　　کیہیاروال　　ڈیساوال　　گوجروال

بلھی وال [۵۲]	ٹیپوڑہ [۵۳]	ٹیلوڑہ [۵۴]	اتنبرگی [۵۵]
बलमीवाल	टीपोड़ा	टीलोड़ा	अतबरगी
لادی ساک [۵۶]	بیدنوڑہ [۵۷]	کھیچو [۵۸]	گسوڑہ [۵۹]
लादी साका	बेदनोरा	खीचू	गसोरा
بہاوہر [۶۰]	جیمو [۶۱]	پدموڑا [۶۲]	میہریہ [۶۳]
बहावोहर	जैमो	पदमोरा	मेहरया
ڈہاکروال [۶۴]	منگوڑہ [۶۵]	گوپل وال [۶۶]	موہروال [۶۷]
डाकर वाल	मंगोरा	गोपलवाल	मोहोरवाल
چیتوڑہ [۶۸]	کاکلیہ [۶۹]	بہاریجہ [۷۰]	اندوڑہ [۷۱]
चीतोरा	काकलया	भारेजा	अंदोरा
ساچوڑہ [۷۲]	بہونگروال [۷۳]	منڈاہلو [۷۴]	برہمنیہ [۷۵]
सांचोरा	भूंगर वाल	मंडाहलू	ब्रह्मनया
باگڑیہ [۷۶]	وندوریہ [۷۷]	بورروال [۷۸]	سوربیہ [۷۹]
बागडया	हिंदोरया	बोर वाल	सोरबिया
اوروال [۸۱]	نفاگ [۸۲]	ناگوڑہ [۸۳]	ایک کم ہے
भोरवाल	नफ़ाग	नागोरा	

ٹوڈ صاحب نے چھتیس راج کلون کو پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کرکے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستون مین حسب شرح ذیل نسلین درج ہین ۔

فہرست اول قدیمی ۳۶ - فہرست دوم چند کیپٹن کے ۲۰ - فہرست سوم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان سنسکرت ۲۰ - فہرست چہارم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان گجراتی ۳۳ - فہرست پنجم کہی کیپٹن ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -
چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلیں حسب تفصیل ذیل ہیں اور دیگر فہرستوں میں سے بھی جنمیں وے لکھی ہیں ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہیں -

نمبر فہرست ہاے

۱ اکشواک	کاکستھ	سوریہ	رویم	۳۲۱۶
इक्ष्वाक	काकुस्थ	सूर्य	रवीय	
۲ اُریہ	اندو	سوم	چندر سہسا	۳۲۱۶
...	इंदु	सोम	चंद्र सहसा	
۳ گرہیلوت	گہیلوت			۵۶
गुहीलोत	गिहिलोत			
۴ یادو	جاریجہ	بہاٹی		۵۳۳۲۱۶
यादु	जारेजा	भाटी		
۵ تنور				۵۶
तंवर				
۶ کشواہا	کچھواہا			۵۶
कुशवाहा	कछवाहा			

۷ پریمار سوری کابہ —— ۵۴۳۲۱۶

परिमार मोरी काबा

۸ چہومان چوہان دیورہ نکومپ —— ۵۴۳۲۱۶

चहूमान चौहान देवरा निकुम्प

۹ چالک سولنکی —— ۵۴۳۲۱۶

चालुक सोलंकी

۱۰ راٹھوڑ —— ۱۶

राठोड़

۱۱ پریہار پرتیہار —— ۵۴۳۲۱۶

परिहार प्रतिहार

۱۲ چوڑا —— ۵۴۱۶

चौरा

۱۳ تاک تکشک ناگبنسی —— ۲،۶

ताक तक्षक नागबंशी

۱۴ جٹ جیٹ جاٹ —— ۴،۶

जिट जीट जाट

۱۵ ہن ہون —— ۳،۱،۲،۶

हन हून

۱۶ کاٹی काटि —— ۴،۶

نمبر	اردو	हिन्दी		صفحہ
۲۷	بڈگوجر	बड़गूजर		۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार		۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवार		۵۶
۳۰	بیش	बैस		۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया		۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया		۵۶
۳۳	موہل	मोहिल		۶
۳۴	نکومپ	निकुम्भ		۵۹۳۲۶
۳۵	راج پالی	राजपालि	راج پالیکا — राजपालिका	۳۲۶
۳۶	داہمہ	दाहिमा		۵۳۶
۳۷	ہول	हूल		۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरया		۵۴۳۶

اسکے علاوہ دیگر فہرستوں مین یہہ نسلین اور لکہی ہین

نمبر	اردو	हिन्दी	صفحہ
۳۹	نورکا	नोरका	۱
۴۰	اسوریہ / سارجہ	असवरया / सारजा	۵۱
۴۱	سپت	सिपत	۱
۴۲	کرچال	किरजाल	۱
۴۳	ہریرہ	हेरेर	۲۱

۴۴	دھن پالی	धनपालि	۳۱
۴۵	اگنی پال	आग्नेपाल	۵۱
۴۶	سکرنکہ	सकरंका	۳
۴۷	کورپال	कुरपाला	۳
۴۸	اوہل	खोहिल	۳
۴۹	پالکہ	पालका	۳
۵۰	سورنسکہ	सुरंश्रीका	۳
۵۱	ہرپال	हरपाल	۳
۵۲	موکر	मोकर	۳
۵۳	کیسر	केसेर	۳
۵۴	بربیٹہ	बरबेटा	۴
۵۵	باوریہ	बावरया	۴
۵۶	مارو	मारू	۴
۵۷	چوراسیہ	चौरासिया	۴
۵۸	کھانت	खान्त	۴
۵۹	کھیرہ	खेरा	۴
۶۰	راولی	रावलो	۴
۶۱	مسانیہ	मसानिया	۴
۶۲	پلانی	पलानी	۴

۶۳	ہالا	हाला		۴
۶۴	باہریہ	बाहरया		۴
۶۵	چاہل	चाहिल		۵
۶۶	مالیہ	मालिया		۵
۶۷	مانت وال	मान्तवाल		۵
۶۸	کال چورک	कालचोरक		۵
۶۹	ابہیر	अभीर	اہیر अहीर	۵
۷۰	موکارہ	मोकारा		۵
۷۱	دابیہ	दाबया		۵
۷۲	دیوت	देवन्त		۵
۷۳	کہرور	खरवर		۵
۷۴	بہاگڑول	भागडोल		۱
۷۵	موت دان	मौत दान		۱
۷۶	موہر	मोहर		۱
۷۷	کگیر	कगेर		۱
۷۸	کرجیو	कर जेव		۱
۷۹	چاولیہ	चावलया		۱
۸۰	پوکارہ	पोकारा		۳۱
۸۱	سالہ	सला		۱

نمبر	نام	नाम	تعداد
۸۲	چندک	चंदक	۲۲
۸۳	چاپوت کٹ	चापोतकट	۲۲
۸۴	سیندو	सिंदू	۲
۸۵	انگہ	अनंगा	۲
۸۶	پاٹک	पाटक	۲
۸۷	دایریہ	दैयोना	۲
۸۸	کرت پال	किरतपाल	۲
۸۹	کوٹ پال	कोटपाल	۲
۹۰	کان	कानि	۲
۹۱	کلچارک / کورچرہ	कलचारक / कुरचरा	۲

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدنامجات کا ذکر

بجز دہولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کو اوس ریاست سے سرکار آنرابل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کا اول تعہد سنہ ۱۷۷۹ء مین ہوا تھا۔ راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات سنہ ۱۸۰۳ء سے شروع ہوئے ہین اوس سے پیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم وتعدی اور نواب امیرخان کی غارتگری سے تنگ وتباہ تھین جب سنہ ۱۸۱۷ء مین بعہد حکومت

لارڈ مارنگٹن صاحب عرف مارکویس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل
ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راو ہلکر کے درمیان لڑائی
ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹونکا
اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن و عافیت قایم کرنیکی غرض سے چند رؤسا ء
راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام
سے رؤسا ء مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ؏

ان عہدنامجات مین شرائط مفصلہ ذیل درج ہین جس ریاست کی عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکھی ہے اوس شرط کے محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	نمبر قلم عہدنامہ جیپور	نمبر قلم عہدنامہ جودہ پور	نمبر قلم عہدنامہ بہرت پور	نمبر قلم عہدنامہ الور	نمبر قلم عہدنامہ دہولپور	نمبر قلم عہدنامہ پرتابگڈہ
۱	درمیان آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث وجانشین جانبین کی دوستی واتفاق مستحکم ہوا ؏	۱	۱	۱	۱	۱	۰
۲	ازانجاکہ ہر دو سرکارون کے درمیان دوستی مستحکم ہوگئی ہے اسواسطے ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ؏	۲	۲	۲	۲	۱	۰
۳	آنریبل کمپنی ممالک مقبوضہ مہاراجہ صاحب مین مداخلت نکریگی اور اونسے خراج کا مطالبہ نکریگی ؏	۳	۳	۳	۳	جو ملک دیا جاتا ہے اوسکا خراج اوسکا مطالبہ نہوگا	۰
۴	جب کبھی کوئی دشمن آنریبل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پچھلے دنون ہندوستان مین حاصل کیا ہے حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے مین اپنی کامل	۴	۴	۴ [illegible]	۴	۶	۰

شرائط مخصوص الریاست

دیولپور۔ قلم ۲۔ اونرایبل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب کی اونکے موروثی مالک کو ہد پہ بطور مالک قابض کرے اور اضلاع منفصلۂ ذیل بلامنہائی و بکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ وتصرف مین رہین۔

گوالیار خاص۔ انتری و دیگر پنج محالات چمک۔ لوان۔ سلباسے وغیرہ۔ امبہ پور۔ سمولی۔ پرہار گڈہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرواری ہے۔ تعلقہ چتور۔ پرگنہ نور مع تعلقات۔ پہوپ۔ تعلقہ امری۔ بلدوہ۔ جگنی۔ و نندری۔ سرائے چولا اٹہون۔ نور آباد۔ اکورا۔ بہادرپور۔ بلوہٹی۔ کرواس۔ حویلی گوہد بہت۔ تعلقہ سکہاری۔ امان۔ اندرکی۔ بہاندری۔ بہودا۔ لیہار وغیرہ تعلقہ ضلع گنج وکاہری۔ گوجرہ۔ کٹولی۔ لاوان کلان۔ پرگنہ میوہ۔ رکوا تعلقہ دیوگدہ۔ لیہار۔ رام پورہ۔ کلیس۔ کٹہوندیا۔ رکت۔ گوپال لوم۔

قلم ۳۔ سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کی ساتھ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکہنؤ یا زرمساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر ہزار روپیہ ماہوار یعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج رانا صاحب کی طرف سے زر مذکور کے ماہوار ادا ہونے مین کوتاہی ہو تو سرکار کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کرکے زر مذکورہ بالا اوسکے اہتمام سے ملک سے وصول کرے قلم ۴۔ مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

قلعہ و شہر پر ہمیشہ سرکار کمپنی کا قبضہ رہیگا اور یہہ بہی سرکار کی مرضی پر منحصر رہیگا کہ اپنی
فوج مہاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کسی جگہ یا کسی قلعہ مین جہان مناسب
سمجہین متعین رکہین اور بجز قلعہ گوہد جس قلعہ و مقام مستحکم واقع ملک مہاراج رانا صاحب
کا مسمار کرنا مناسب سمجہین مسمار کردین پرتاب گڑہہ کے راجہ صاحب کا
عہدنامہ بمضمون درجہ کمتر و مختلف ہے اسواسطے علیحدہ لکہا جاتا ہے قلم اول
راجہ صاحب جسونت راو ہلکر کی اطاعت و سرپرستی سے بالکل منکر ہوتے ہین
دوم راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ جو خراج اب تک جسونت راو ہلکر کو دیتے
ہے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مناسب سمجہین گے سرکار انگریزی کو
دیتے رہین گے سیوم سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجہ صاحب اپنے ملک مین
نہ رہنے دین گے اور اونکو اپنا دشمن سمجہین گے چہارم راجہ صاحب کی ملک
مین ہوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبہ افواج مذکور کی آمد و رفت رہیگی
راجہ صاحب اونکی ہر طرح سے مدد و حفاظت کرینگے پنجم راجہ صاحب کی ریاست
پانچہزار من چاول دو ہزار من دانہ تین ہزار من جوار ٹہاکر گڑہہ پر پہنچا دیگی اوسکی
نصف قیمت واجب ال پہونچنے سے چودہ روز مین اور باقی ماندہ اٹہائیس روز
مین ادا کیجاویگی ششم اس اعتبار سے کہ راجہ صاحب شرائط بالا بہ
بلا تفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کماندنگ افواج انگریزی عہد کرتے ہین
کہ کسی طرح کا مطالبہ زر نقد یا دواب یا غلہ کا راجہ صاحب سے نکرینگے اور نہ اپنے
تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبہ کرنے دینگے ہفتم جسقدر جائزی
رسد کا صاحب کماندنگ فوج انگریزی کا بہیج سکین گے راجہ صاحب اوسکو دار الامن

پہر تا بگڑہ مین سکہ ڈلوا دینگے اور سرکار انگریزی اوسکا خرچ ادا کریگی ہشتم یہہ
عہدنامہ بہت جلد نواب گورنر جنرل صاحب کی خدمت مین تصدیق کیواسطے بہیجا
جاوے گا مگر تا صدور حکم منظوری شرایط مندرجہ پر طرفین سے برابر عمل رہیگا۔
سنہ ۱۸۰۵ع مین لارڈ کورن ولس صاحب بہادر بعہدہ گورنری جنرل کشور ہندوستان
پر ممتاز ہوئے تو ہندوستانی ریاستون سے تعلق برخاست کیا گیا بعض عہدنامے
تو رئیسون کے عدم ایفاے تعہد کی وجہ سے فسخ کئے گئے اور بعض بلا حکم حاکم
باطل و کالعدم متصور ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستین
پنڈارہ غارتگرون کے جور و ستم سے کہ مرہٹون کی طاقت کے زوال سے روز
بروز ترقی پاتے تہے مغلوب ہوگئین بلکہ اونہون نے علاقہ سرکار انگریزی
مین بہی تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور تعیناتی افواج یا کوئی تدبیر اونکے حملون
سے ملک کو محفوظ رکھنے مین کارگر نہوئی تب سرکار کو قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اونکو
نیست و نابود کرنیکے واسطے اتفاق حکومت کا سلسلہ عام قایم کیا جاوے سرکار
انگریزی اور روساے راجپوتانہ کے درمیان اتفاق نہونے کی جو پابندی تہی
مہاراجہ سیندہیہ کے عہدنامہ سنہ ۱۸۰۵ع سے رفع ہوئی اور سرکار کو اختیار رہا
کہ اون سے از سر نو یگانگت پیدا کرے اور اس سے یہہ مطلب تہا کہ غارتگری
کی بداعمالی موقوف کیجاوے اور مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کی طاقت حد معینہ
سرکار انگریزی سے تجاوز نکرے اوسوقت مین یہہ منشا نہ تہا کہ راجپوتانہ کی
ریاستون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کا اختیار حاصل کیا جاوے مگر یہہ
کہ اونکی تدبیرات حکمرانی و تعلقات بیرونی کو سرکار انگریزی کے تحت حکومت مر

لاوین تا کہ سب روسا انکو رسرکار کی تدبیرات مین شریک ہون خراج جو بہار [جگناتھ]
ستیہ سیہ و ہلکر لیتے تھے بدستور وصول ہوتا رہے اور ان ریاستون کی حفاظت
مین جو کچھ خرچ پڑے حسب حیثیت ہر ریاست پر منقسم ہوکر وصول کیا جاوے اسطرح
عہد حکومت مارکوئس آف ہیسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مین
بہ اہتمام سر چارلس تہوفلس مٹکاف صاحب بہادر روسا مفصلہ ذیل سے
عہدنامجات منضبط ہوئے ۔

मार्केस आफ हेस्टिंग्स सर चार्लस थ्योफ़लस मटकाफ

نقشہ نمبر دوم عہدنامجات ۱۸۱۸ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے منجانب سرکار کمپنی عہدنامہ ہوا	نام رئیس جسکے ساتھ عہدنامہ ہوا	نام مختار معتمد وکیل ریاست	مقام انفصال عہدنامہ	تاریخ انفصال	نام مقام تصدیق عہدنامہ	تاریخ تصدیق	کیفیت
اودیپور	سر چارلس تہافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ	مہارانا بہیم سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	ٹہاکر اجیت سنگہ	دہلی	۱۳ جنوری ۱۸۱۸ء	اوچہ	۲۲ جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
جے پور	ایضاً	مہاراجہ سوائی جگت سنگہ صاحب بہادر والی جے پور	ٹہاکر راول بیری سال	ایضاً	۲ اپریل ۱۸۱۸ء	تلسی پور	۱۵ اپریل ۱۸۱۸ء	
جودہپور	ایضاً	مہاراجہ مان سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	مہاراج کنور چہتر سنگہ صاحب بہادر دیوان ... رام ...	ایضاً	۶ جنوری ۱۸۱۸ء	ردپڑ	۱۶ جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
بوندی	کپتان جیمس ٹاڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ	مہاراو راجہ بشن سنگہ صاحب بہادر والی بوندی	بوہرہ تلارام	بوندی	۱۰ فروری ۱۸۱۸ء ۴ ربیع الثانی ۱۲۳۳ھ ماہ سدی ۵ سمت ۱۸۷۴	کانپور	یکم مارچ ۱۸۱۸ء	

جیسلمیر	ایضاً	مہاراجہ دھیراج مہاراول مولراج صاحب والی جیسلمیر	مصر موتی رام	ایضاً	۱۲ دسمبر ۱۸۱۸ء	کلکتہ	۲ جنوری ۱۸۱۹ء	دستخط ڈیوڈ سول جناب جی سٹورٹ صاحب جے آدم سکرٹری
ڈونگرپور	کپتان ڈی الفنسٹن صاحب منجانب میجر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	راجہ یان مہاراول سری جسونت سنگھ صاحب بہادر	۰	ڈونگرپور	۱۱ دسمبر ۱۸۱۸ء ۱۲ صفر ۱۲۳۴ھ	۰	۱۳ فروری ۱۸۱۹ء	سی ٹی میٹکاف صاحب سکرٹری
بانسواڑہ	سر چارلس تھیوفلس میٹکاف صاحب	راے رایان مہاراول سری اوید سنگھ صاحب بہادر	پنڈت رتن چند	دہلی	۱۶ ستمبر ۱۸۱۸ء	کلکتہ	۱۰ اکتوبر ۱۸۱۸ء	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم بکٹ صاحب جے آدم سکرٹری ہر دو پر
	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب میجر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ		۰	بانسواڑہ	۱۵ دسمبر ۱۸۱۸ء ۱۴ صفر ۱۲۳۴ھ پہ بدی ۱۴ سمت ۱۸۷۵	۰	۱۳ فروری ۱۸۱۹ء	
پرتاب گڑھ دیولیہ	کپتان کالفیلڈ صاحب منجانب بریگیڈیر جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ	راجہ ساونت سنگھ صاحب بہادر	رام چند بہادر	نیمچ	۱۵ اکتوبر ۱۸۱۸ء ۱۳ ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ اسوج سدی ۱۴ سمت ۱۸۷۵	کلکتہ	۷ نومبر ۱۸۱۸ء	دستخط ڈیوڈ سول صاحب جی سٹورٹ صاحب سی ایم ایکٹ صاحب جے آدم صاحب سکرٹری

۷	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی پر زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی تنازع ہوگا تو سرکار انگریزی بین ثالثی و تجویز کیواسطے پیش کینگے اس شرط مین ریاستوں کی باہمی تنازعون سے مراد ہے ٭	۵	۵	۵	۳	۶	۳	۳	۵	۵	۰	۷	۷	۷	۰
۸	عندالضرورت ومطالبہ سرکار انگریزی کے مہاراجہ صاحب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کیواسطے فوج بھیجینگے ٭	۸	۷	[illegible]	۶	۹	۵	۵	۶	۶	۰	۱۰	۹	۱۰	۰
۹	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین حسب رواج قدیم اپنے ملک کی تابعین کے حاکم ذی اختیار رہینگے اور سرکار انگریزی اپنے اختیارات فوجداری و دیوانی سے راج مین مداخلت نکریگی	۹	۸	۹	۳	۱۰	۰	۰	۷	۰	۰	۴	۴	۴	۵
۱۰	بشرطیکہ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کرین سرکار سے اونکی بہتری و فائدہ پر لحاظ رہیگا ٭	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	کوئی اور رئیس یا ریاست مہاراجہ صاحب سے خراج کا دعوی نکریگی اگر کرے تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی ٭	۶	۰	۷	۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	ریاست کے کاروبار حسب مرضی و رائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواہش کو ملحوظ رکھیگی ٭	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۵	۵	۰

عہدناجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور — قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ازان تین آٹھوین یعنی فی روپیہ چھ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کسی اور سرکار سے تعلق نرکھینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کریگا اقرار کرتی ہے قلم ۷ مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون نے بطور نا واجب داب لیا ہے اور اونکی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کرسکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مد نظر رکھیگی اور بعد تحقیقات ہر خاص مقام کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی جو ملک اصلاح یا امداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین از سر نو شامل ہو اوسکا خراج بھی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا۔

جے پور — قلم ۶ راج جے پور سے خراج مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا۔ سال اول بوجہ زیرباری معاف۔ سال دوم چار لاکھہ سکہ دہلی۔ سال سوم پانچ لاکھہ۔ سال چہارم چھہ لاکھہ۔ سال پنجم سات لاکھہ۔ سال ششم آٹھہ لاکھہ۔ بعد ازان بعد آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ جب تک آمدنی ریاست چالیس لاکھہ سے بڑھ نجاوے اور جب آمدنی چالیس لاکھہ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھہ لاکھہ کے فی

آمدنی پرفی روپیہ پانچ آنہ براے دوام۔

جودھ پور۔ قلم ۶ خراج جواب تک راج جودھ پور سے مہاراجہ سیندھیہ کو دیاجاتا تھا حسب تفصیل ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہے گا تعہد خراج فیمابین جودھ پور و مہاراجہ سیندھیہ فسخ ہوا۔

قلم ۸ عندالطلب سرکار انگریزی راج جودھ پور سے پندرہ سو سوار سرکار کی نوکری کیواسطے بھیجا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودھ پور بجز اوسکے جو ملک کے اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی۔

بوندی۔ قلم ۳ سرکار انگریزی از خود مہاراو راجہ صاحب اور اونکی اولاد کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیاجاتا تھا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی کو منتقل کردیا ہے معاف کرتی ہے۔ اور سرکار اوس ملک سے بھی جس پر ریاست بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تھا حق ریاست بوندی دست بردار ہوتی ہے۔

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بھمن گنگ۔ پرگنہ لاکھاریہ۔ پرگنہ ومیہ۔ نصف پرگنہ کرور۔ نصف پرگنہ برونذن۔ نصف پرگنہ پاٹن۔ چہارم بوندی وغیرہ

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ جو خراج تا مالگذاری حسب

ٹونک — **قلم ۱** جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میر خان صاحب کے
قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان
رہینگے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے
قلم ۲ بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میر خان
صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے **قلم ۳** نواب میر خان صاحب کسی ملک
مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کرکے اونکی
بیخ کنی اور سزا دہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلا منظوری سرکار
کسی سے عہد و پیمان نکرینگے **قلم ۴** نواب میر خان صاحب اپنا کل توپخانہ
اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے
ضرور ہو سرکار انگریزی کو دے دینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی ۔

دولی — **قلم ۴** جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تھے اور
پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے از خود معاف
کر دیا ہے ۔

بیکانیر — **قلم ۶** ازانجا کہ بعض اشخاص سکنائے علاقہ بیکانیر نے غارتگری
و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور فریقین متعہد کی غریب رعایا پر ظلم کرکے
اونکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ
انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی
ریاست مین رہزن و غارتگرون کو ارتکاب جرایم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ
صاحب خود اسکا انسداد نکرسکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد دیگی

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقد ادا کر سکین تو اپنی ملک کا ایک جزو سرکار کو سپرد کر دینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔

قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹھاکر و دیگر باشندگان علاقہ ریاست کو جنہون نے فساد کر رکھا ہے اور اونکی حکومت اوٹھا دی ہے مطیع کر دیگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرین گے اگر نقد ادا نکر سکین تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا

قلم ۱۰ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بھٹنیر کی سڑکین جو ملک کابل و خراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہو جاوین مہاراجہ صاحب عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا

جیسلمیر۔ قلم ۲ مہاراول مولراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث ہوگی قلم ۳ جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا ہوا ہو سرکار انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی۔

ڈونگرپور۔ قلم ۸ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار یا کسی دیگر سرکار کا خراج جو اب بذمہ ریاست ڈونگرپور ہے بذریعہ اتساط کے جو سرکار انگریزی بنظر گنجایش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے

قلم ۹ مہاراول صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

حقیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے قلم ۱۱ مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل عرب و مکرانہ و سندیون کو موقوف کردینگے اور باشندگان ملک کے سوائے کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکہین گے قلم ۱۲ سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ مہاراول صاحب کے سرکش رشتہ دارون کی مدد نکریگی بلکہ اونکے مطیع کرنے مین مہاراول صاحب کو مدد دیگی قلم ۱۳ اس صلحنامہ کی نوین قلم مین مہاراول صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے بطور رعایت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بروقت ادا نکرسکین تو یہہ بہی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہوکر شہر ڈونگرپور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ — عہدنامہ اول — قلم ۸ مہاراول صاحب اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی کو خراج بقدر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم — قلم ۸ مہاراول صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہارا یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہے بذریعہ اقساط اوسکے موجب گنجائش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے **قلم ۹** مہاراول صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا رہے گا

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور
کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرتے
رہین گے قلم ۱۱ مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین
کہ عرب و مکرانہ وسندی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکہین گے مگر صرف
دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکہین گے قلم ۱۲ مہاراول صاحب اونکے
وارث وجانشینون کے سرکش رشتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد دیگی بلکہ
اونکو مطیع کرنیمین مہاراول صاحب کی دستگیری کریگی قلم ۱۳ مہاراول صاحب
نے نوین قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان
کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہووے سرکار انگریزی اپنی طرف
سے کسیکو مختار مقرر کرکے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چبوترہ و
ناکہ جات متعلقہ سے خراج وصول کرتا رہے۔

پرتاب گڈہ۔ قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج
واجب الطلب مہاراجہ مہاراو ہلکر کہ بقدر ایک لاکھ [illegible] ہے بموجب
تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے۔

سال اول [illegible]	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم
[illegible]	[illegible]

اور راجہ صاحب یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر ادا نہو تو ایک ایجنٹ بجانب سرکار انگریزی

مقرر ہوکر محصول شہر پرتاب گڈہ سے وصول کرلے قلم ۳ راجہ صاحب والی ولایت پرتاب گڈہ اپنے اور اپنے وارثون کی طرف سے عہد کرلیتے ہین کہ بالعوض حفاظت خراج زرنقد جسطرح ابتک مہاراجہ اہار راو ہلکر کو دیا کرتے تھے اپنا سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خراج دو قسطون ششماہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بھی عہد کرتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا مکرانہ کو نہین رکھین گے مگر صرف پچاس سوار اور دوسو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈہ کی فوج رکھین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب وجوار پرتاب گڈہ مین ضرورت پڑے حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی قلم ۵ راجہ صاحب پرتاب گڈہ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین بجہت انتظام اقوام بلیشہ اور امن و عافیت ریاست قایم کرنیکی کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کاربند رہین گے اور کوئی غیر معمول محصول اپنے ملک مین سکہ جات زر و مال تجارت پر نہ لگایا جاویگا قلم ۶ سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈہ کے سرکش متوسلین و رشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرنے مین راجہ صاحب کی مدد کریگی قلم ۷ بہتر ہیں لوگون کی سزا دہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے قلم ۸ سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کرکے رواج ملک کے بموجب واجبی ہوگا کرین گے

تو سرکار انگریزی اوسمین کچہہ مزاحمت نکریگی **قلم ۹** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب پرتاب گڈہہ اپنی رعایا سے اکوئی مطالبہ واجب وصول نہ کر سکین گے تو سرکار اوسکے ایصال مین اونکو مدد دیگی **قلم ۱۰** اگر راجہ صاحب پرتاب گڈہہ کا قرب وجوار کی کسی ریاست یا گروہ فوج کے کسی ٹہاکر پر کوئی واجب دعوی ہوگا تو سرکار انگریزی اوسکو اپنے حکم سے دلاینے اور فیصلہ کرنیکا اقرار کرتی ہے اور اگر درمیان راجہ صاحب اور اون رئیسون کی نا اتفاقی یا نزاع ہوجاوے تو سرکار ثالثی بہی کرے گی **قلم ۱۱** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ معاملات خیرات کی تقسیم مین مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب و باشندگان ملک کے رسومات وعقائد مذہبی موقع پر ملحوظ رہین گے **قلم ۱۲** تیسری قلم مین راجہ صاحب نے سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر کئے جاوین اونکو دیتے رہینگے اور یہہ بہی کہ بر وقت ادا نکر سکین تو سرکار انگریزی کی طرف سے ایک ایجنٹ مقرر ہو کر شہر پرتاب گڈہہ کے محصول سے خراج وصول کر لیا کرے۔

واضح ہو کہ یہان صرف وہی عہدنامجات لکہے گئے ہین جو ایک وقت مین سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ایک ہی تجویز کے بموجب چند رئیسون سے عنقریب باہم مضمون منضبط ہوئے تہے انکے سوا دیگر عہدنامجات جو دیگر رئیسون سے ونیز انہین رئیسون سے اوقات مختلفہ مین بحسب ضرورت وقت قرار پائے ہین ہر ریاست کی تاریخ مین موقع مناسب پر درج ہونگے۔ صرف ایک سند جو بعد فساد ۱۸۵۷ع بہ لحاظ خیرخواہی راجپوتانہ کے کل روسا کو باقرار منظوری ورثا متبنی

بحالت نہونے اولاد صلبی کے ویہ اعلان مداومت اونکی ریاستون کی عطا ہوا
ہے اس قسم کی اور ہے جو کل راجپوتانہ مین مشترک متصور ہو کر یہان لکہی جاوے
اسواسطے لکہی جاتی ہے ۔

سند

جناب فیض مآب ملکہ معظمہ فرمانروائے انگلستان و ہندوستان کا یہہ منشا
ہے کہ ہندوستان کے روسا و امرا کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت
کرتے ہین براے دوام مستقل کیجاوین اور اونکے خاندان کی مسندنشینی
و اعزاز و مراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشا کے مین آپکا اطمینان
کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپکی ریاست کا کوئی اور
رئیس جو ہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو مسندنشینی
کے واسطے متبنی کریگے تو سرکار اوسکو منظور و قبول کریگی اور آپ اطمینان
رکہین کہ جب تک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرایط عہدنامجات
پر جنمین اوس خاندان کے فرایض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم
و وفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند

اس مضمون کی سندین اودے پور - جے پور - جودہ پور - بہرت پور - الور -
بیکانیر - جیسلمیر - بوندی - سروہی - قرولی - پرتابگڈہ - ڈونگرپور - بانسواڑہ
کشن گڈہ - دہولپور - کوٹہ - جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نوابصاحب
ٹونک کی سند مین اسوجہ سے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت و مسندنشینی کو

منظور و قبول کرنا لکھا ہے۔

عہدنامجات سپردگی مجرمان

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ء مین روسا متفصلہ ذیل سے درباب گرفتاری و سپردگی مجرمان مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کرکے دوسرے علاقہ مین مخفی و پناہ پذیر ہوں عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہوکر دوسرے علاقہ مین سپرد ہوسکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ معطوفہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پولیس بلا وارنٹ گرفتار کرسکتے ہین اور جنکی تجویز سزا اپنگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے۔

سیواڑ یعنی ۱ اودے پور۔ ۲ جے پور۔ ۳ جودہ پور۔ ۴ کوٹہ۔ ۵ جہالاواڑ۔ ۶ کشنگڈہ۔ ۷ قرولی۔ ۸ ٹونک۔ ۹ الور۔ ۱۰ بھرت پور۔ ۱۱ دھولپور۔ ۱۲ بیکانیر۔ ۱۳ سروہی۔ ۱۴ پرتابگڈہ۔ ۱۵ ڈونگرپور۔ ۱۶ بانسواڑہ۔

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر و میرواڑہ نصیرآباد کے جہان مثل دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام باختیارات عدالت دیوانی ہین و نیز چھاونی آبو و انادرہ کے کہ وہان صلحے مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکھتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے۔ کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر عدالت کے اختیارات کل حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہ و نگرانی و اہلکار کارکن کی لیاقت و دیانت پر منحصر ہوتے ہین۔ اس وجہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کما حقہ کوشش نہ کی کیونکہ اسکا احکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضائے انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اوسیطرح علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا۔ اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہو کر دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعاعلیہ مسکن گزین ہو وہان ہی اوس پر نالش کیجائے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا وسی علاقہ مین اوسکا اجرا کیا جاوے۔

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز ضلع انگریزی اجمیر

ومیرواڑہ ونصیرآباد وچہاونی آبو وانادرہ ونیز علاقہ ٹلانی کی کہ وہان صاحب
ایجنٹ جودہپور کو مجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے
راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو
اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا رعلاقہ ریاست مذکور مین اختیارات
فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرف سے عدالتین
مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر عمدہ تر ہے۔

ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام
جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس
کی منصف مزاجی وتوجہ ونگرانی واہلکاران کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی
ہین اور اس وجہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی
کارگزاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔

بعض رئیسون سے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بھی محدود
ہین یعنی سزاے سنگین پہانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی
باضابطہ درخواست نکرین تو بھی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ واجنٹ گورنر جنرل سے
بطور خانگی استصواب راے کر لیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص
جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہو سکے۔

باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاؤکشی وغیرہ
چند جرائم مخصوص المذہب وموقع وہی جرائم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ
انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودختر کشی وغیرہ جو کسی زمانہ

مین بالکل جرم نہ تہے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجہا جاتا تہا اب جرایم سنگین ہیں کرادن برکنیان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور بہ ثبوت غفلت و چشم پوشی ریاست کے سرکار انگریزی رئیس یا والیان ریاست سے سخت بازپرس اور مواخذہ کرتی ہے۔

جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ مین جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعی اندرون حدود اسٹیشن و سڑک ریل کی تحقیقات و تجویز اوسی ریاست کے صاحب پولیٹکل کرتے ہین جسکے علاقہ مین وقوع واردات ہوا اور ایسے مقدمات مین صاحب موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہین۔ اور جب سے سانبہر کا نصف پور و جودہپور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بہی ایک عدالت باہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے۔

صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر نسبت مقدمات باہمی رعایا و دو ریاستون و نیز ایسے مقدمات کی جنمین ایک فریق انگریزی رعیت ہو مجسٹریٹ کے اختیار ہین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچ کلا مین ہوتا ہے جسکے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

راجپوتانہ مین پنچ کلا کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے جو

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل ہوتے ہین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر دوسر ترجیح ہین۔

دوم چار اور پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جےپور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک مین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بھی کبھی کبھی بنظر سہولت دایر ہوجاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔

جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین کار شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے لفٹننٹ صاحب اور [illegible] ہین یعنی سزاے سنگین پہانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی باضابطہ درخواست نکرین تو بھی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل بھی بطور خانگی استصواب راے کرلیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہوسکے۔

باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاؤکشی وغیرہ چند جرایم مخصوص المذہب دستور وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی و بردہ فروشی و دختر کشی وغیرہ جوکسی زمانہ

پیدا ہوگئی ہے اور یہی ہی بڑے اس کا باعث ہے کرنل بروک صاحب بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ قواعد جاری کیا تھا کہ او سپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۵۹ع مین کرنل پیلی صاحب نے تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند قاعدے تجویز کیے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ عدالت بہت سہل ہوگیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے دستورالعمل مرتب کرنیکی تجویز درپیش ہے پھر سنہ ۱۸۶۸ع مین مسٹر لیال صاحب تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات مذکور مقرر ہوئے تھے اوس وقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی تیاری سے آمدرفت زیادہ ہوکر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ رجواڑا اور ریاستون و [illegible] ہر محکمہ جات وہ [illegible] تحت ایجنسی راجپوتانہ مجسٹریٹ کے اختیار مین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچکلا مین ہوتا ہے جنکے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

راجپوتانہ مین پنچکلا کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے

اسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل ممبر ہین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔

دوم چار ادنی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جےپور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہرایک مین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہرایک کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین۔

پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بھی کبھی کبھی بنظر سہولت دایر ہوجاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔

جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان وفایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین کلار شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرپنچ ہوکر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔

اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بھی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام مذکور پر لازم آتی ہے۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکھا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے علاقہ مین مسافرین و تاجرین کی جان و مال کی حفاظت کی خواہش وضرورت

پیدا ہوگئی ہے اور بہت ہی بڑے اس کا باعث ہے کرنل بردک صاحب بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ قواعد جاری کیا تھا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۶۲ع مین کرنل بیلی صاحب نے تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند قاعدے تجویز کیے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ عدالت بہت سہل ہوگیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے دستور العمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پھر سنہ ۱۸۷۵ع مین مسٹر لیال صاحب تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات جبکہ مقرر ہوئے تھے اوسوقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی تیاری سے آمدورفت زیادہ ہوکر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ کی اعلی و ادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ اور تحت گورنمنٹ بمبئی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات و توجی و مال مسروقہ و مفروقہ کے جمع ہوا کرتے ہین اونمین مجرمون کی سزادہی کی کچھہ تجویز نہین ہوتی ہے یہ امر ازبس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجاے فائدہ کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے

محکمہ استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۳ع کے شروع مین محکمہ استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہوکر اوسکی خدمتین پولیس سے متعلق ہوگئین

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گئی اسواسطے
راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹہگی و ڈکیتی کے بہی اسسٹنٹ
مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان و مخبران مقرر ہوا۔
صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے سنہ ۱۸۶۵ء مین تیرہ ۱۳ اشتہاری
ڈاکو اور سنہ ۱۸۶۶ء مین تئیس ڈاکو گرفتار کرکے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مین سپرد کئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیا رہ دائم الحبس
سات محدود میعادون کیواسطے قیدا ور چار قید بالعوض ضمانت سزایاب
ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔
کرنل ایڈن صاحب نے لکہا تہا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکہتے ہوئے یہ کارروائی
زیادہ نہین ہے بلکہ اسی کے خوف سے اور رہزن لوگون کو ضبط مین رکہنے سے
مالوہ و وسط ہند و دکن مین جہان وے وارداتین کرتے تہے بہت امن
ہو گیا ہے سنہ ۱۸۶۸ء مین کرنل بیلی صاحب نے لکہا کہ مین سررشتہ استیصال ٹہگی
و ڈکیتی پر بہی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجہکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجاے
اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بہی نظر نہین آئی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ
مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ
سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان کے

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ
مین بھیجے جاتے ہین۔

ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور
جودھپور اور بہرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ
انگریزی کے بعض جیلخانون سے بھی بہتر متصور ہو سکتے ہین اور بیکانیر
قرولی دھولپور وکوٹہ مین انکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے
کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی
زیادہ نہین ہے اور بغور دیکھنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر
آتے ہین۔ مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے
حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کر دیا۔ مگر البتہ ریاستون
کے محبسون مین قیدیون کی خبر گیری اچھی طرح ہوتی ہے اور کھانا اور کپڑہ
ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون
کا حال بہت کم معلوم تھا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تھی اب
تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس
ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیر معمولی بیماری یا حفظان
صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی
اطلاع ہوکر بندوبست کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر مور صاحب لکھتے ہین کہ بڑی خوشی
کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق
ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گردنواح مین ہیضہ پھیلا اور دوبارہ

قیدیون کو بھی ہوا اگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور نہو نے پایا جن مجلسون مین ایسا ہوا۔ اجمیر۔ کوٹہ۔ الور۔ جے پور۔ اور اودے پور کے ہین۔

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی ائین

کرنل بیلی صاحب ۲۳ جلائی ۱۸۸۶ع

بجارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب یہہ جرایم صریح کی پرہین سابق مین اون پرچشم پوشی ہوتی تھی مجرم بلاسزا دہی چھوڑ دو جاتے تھے۔ یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تھے اب ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبھی سہو ہو سکین اور تاوقتیکہ مجرم گرفتار ہو کر سزا نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہوگا کہ سزا سے اعمال ضرور ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہوگا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر نقصان ہے کچھہ فائدہ نہین۔ اور رئیسون کو یقین ہوگا کہ سرکار انگریزی بغیر سزا دہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا۔

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ وغارتگر کے ساتھہ پیش آنے کے طریقہ مین بھی اصلاح دیگئی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بد ذات قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر شرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اسوجہہ سے کہ بارحم وکمال انتظام اور شایستہ سرکار اعلےٰ کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

پہونچانا ہے گرفتاری و سپردگی مجرمان مفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا۔

مسٹر لیال صاحب بہادر ۱۸۶۵ء

سالگذشتہ مین دربارہ تقرر ضوابط و اختیارات نسبت ہندوستانی و انگریزی رعایا انگریزی جو علاقہ غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون کے تعاقب و سپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی ہوتی ہے۔

سنہ ۱۸۵۱ء مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل بیجے نیر و پٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ منضبط ہوا تھا اوسکی تعمیل نہین ہوئی۔ مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاوائی کی ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے۔ اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈہ کو اوس علاقہ کے اختیارات خاص دئے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہو کر فیصلہ کیا کرین جو قاعدہ سنہ ۱۸۵۱ء مین مقرر ہوا تھا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین ہے اور اگرچہ اس قدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر و بہاولپور کے درمیان بھی ایسا ہی معاملہ پیش ہو رہا ہے۔

اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بھی

مجرمون کو سچ جانچنمین بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ مستعد عملہ پولیس
پہونچنے کا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب
یہی حال تہا۔ مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے
ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجاے فوجداری عدالتون کے معاوضہ
دلانے کی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ
مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر تدبیرون
کے ممکن التعمیل ہوجانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی۔
جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی کماحقہ کیفیت تحقیق نہین ہوسکتی کیونکہ
اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف
ہین سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات جاتے ہین
اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی
اشیار کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال
ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہوجاتے ہین اور
صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہین ہوسکتے ہین پنچایتون میں
آتے ہین۔ تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہوگیا ہے۔ اور غارتگری
ڈاک کی جو چند واردا تین ہوتی ہین جنوب مغرب مین ریاستون کی حدود
کے الحاق پر وقوع مین آئے ہین اور مقصود اونکا بجاے حصول مال کے
وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب سے شایستہ طریقہ حکمرانی کو
نقصان پہونچاتا ہے۔

میواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر میئون نے بڑا فساد کر رکھا تھا اور ایک دفعہ یہہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تھا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار غیر ممکن تھا بلکہ انگریز افسر کے اہتمام سے بھی بلا امداد فوج گنجینٹ عہدہ برائی دشوار تھی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی رائے اسی پر متفق ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو بر سر مقابلہ لانا نچاہیے۔

سٹر لیال صاحب ۱۸۶۵ء

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری و جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالبًا یہہ ہے کہ رئیسون کے باہم کسیطرح کی نااتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و شورہ پشت ٹھاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کہاڑوسلاقہ دار کوٹا کا ہے اور میئون کو آباد کرکے بدپیشون سے باز رکھنے کیواسطے مارواڑ الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب و میجر والٹر صاحب و میجر کیڈل صاحب کی توجہہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ موکھیہ اور باوریون کا جنکو طرف اوس ملک مین جہان کئی رئیسون کے علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔

مگر مختلف ریاستون کی وارداتون کا مسلسل حال اور صحیح شکل دریافت ہونے

آسان نہین ہے - البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہی کہ سڑکون پر بہ نسبت پیشتر کی مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن مین ہین اور دفتر محکمہ جات پنچوکلار سے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر و سروہی کی رپورٹون مین خودکشتی و خود و فن ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون کو لوٹانا چاہا تہا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب لکہتے ہین کہ علاقہ سروہی کے بہیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسند نشینی کی رسمیات مین بہیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہو گئے -

جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بہی اون اضلاع مین پولیس کا اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر جہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی پر کہ پنجاب اور سکہون کی ریاستون سے ملحق ہے ہر طرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچہہ کے رن واقع مغرب سے نیچ واقع مشرق تک پر خم و پیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور پہاڑی بن مین واقع ہے اوسکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری طرف ماہی کانٹہ ریوا کانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بہیلون کی آبادی ہے جس ریاست کے برائے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے - ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

کرنا بالفعل راجپوتانہ مین ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ تعینات
حکومت صاحبان انگریز انصرام اسکام کو بہ آسانی کر سکتی ہے مگر ۳۸ء سے ایک مستعد
صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڑھ مین متعین ہین اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے
پنچایتین جمع ہوا کرتی ہین اس سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقہ مروجہ
حال سے بھی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بندوبست ہونیکی امید ہوسکتی ہے
دریافت ہوا ہے کہ فساد و غارتگری باہم بھیلون مین بہت ہوتی ہے اور سبب انکا زیادہ
زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعون پر پیدا ہوجاتے
ہین۔ اوسی ویران سرحد پر امسال کپتان ہیٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام
کے درمیان بہت مقدمات فیصل کئے ہین تاہم ریاستون کی اندرونی سرحد پر
بہت نزاع و فساد و کشت و خون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستون مین فوجداری
و دیوانی کی عدالتین ہین مگر اصلی اختیارات کم و بیش صرف براے نام ہین شاید
راج جے پور مین آرایش بیرونی سے شہرت سب سے اعلے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت مین باقاعدہ عدالت و پولیس بھی ہین۔
صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبھر۔ صاحبان مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔
سانبھر کی عدالت مین کچھہ کام نہین ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکھتے ہین کہ
میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکار آمد ہین اور صاحبان مجسٹریٹ
ریل نے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہین بہت
کام کیا ہے اور تین سنگین مقدمات ریل گاڑیون کو روکنے و لوٹنے کے اقدام کے
ہین کہ ایک مرتبہ اس جرم نے بہت رواج پایا تھا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

ہین ریل کی پولیس نے بہت ترقی پائی ہے اور اوسکے اختیارات وضوابط و تعلقات
سررشتہ ریل سے بطرز مناسب مقرر ہو گئے ہین اس پولیس کی افسری کا عہدہ بہت
بڑا ہے کیونکہ اوسکو انگریزی و ہندوستانی کئی سررشتون اور کئی ریاستون سے
کام پڑتا ہے میجر لا صاحب نے اپنی کارگذاری سے ثابت کیا ہے کہ وے ہر طرح
اس عہدہ کے لایق ہین *

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹیں متعین رہتی ہین اور ان مین ۲۷۵۰ مسلح آدمی ہین اور ان مین سے ۹۶۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام		توپخانہ		ہندوستانی بہادر سوار	پیادگان		کیفیت
		توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت مئو	نصیر آباد	۶	۱۲۰	۱۲۹	۷۹۴	۶۹۱	یہ بمبئی حاطہ کی فوج مین سے
	اجمیر	۰	۰	۰	۴۸	۰	
	دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۷۱۵	دوم رسالہ سواران بنگالہ
	ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۹۹۳	دیولی و ایرن پورہ فوج
	کھیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	یہ میواڑہ بھیل کورپس
	کوٹرہ	۰	۰	۰	۰	۱۲۵	
		۶	۱۲۰	۹۲۶	۹۶۲	۲۸۱۲	

دیولی کی فوج کی عمدہ قواعددانی و خوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیر آباد کے بریگیڈیر صاحب اکثر کرچکے ہین سنہ ۱۸۵۷ء مین کوٹہ کی کنٹنجنٹ باغی ہوگئے تب صاحب ایجنٹ

گورنر جنرل بہادر سے بینہ وغیرہ اقوام باشندگان دیولی سے کہ از بس وحشی منش وجرائم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سر سلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تھے فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر اونکے بیمار ہو جانے سے لفٹنٹ کرنل ہیکلڈ ونلڈ صاحب کمانڈنٹ حال نے بہرتی کی اس بہرتی کا لوگون کو مشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے احوال سابقہ کی کچھہ تفتیش نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بحدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلا تامل بہرتی کی گئی۔ اگست ۱۸۵۷ء مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجھکر ایک رات مین ۲۰۵ - آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا کہ اونکو سرکاری بندوقین سپرد کرنا مناسب نہ سمجہا اور ابتداء مین وہ تلوار ڈہال ولیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ بینہ اور اونکی ہمجنس قومین بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تند مزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا گیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید نہ کیگئی لیکن جسپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلا تامل سزا تازیانہ دیگئی مگر سزا اوہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا۔ مثلاً چچا بہتیجے فوج مین نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر غلامی کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاویگا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کر کے اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۵۸ء مین یہہ فوج سب طرح تیار ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چمبل کر کے بہاری توپون کو پہاڑی کہاٹ پر چڑہانا ضرور ہوا۔ میئون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

مزدور بہی تعینات ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتہہ کام کرنے مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست منظور ہوئی اور اونہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کر دیا کہ علی الصباح افسران فوج کو دیکہکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس ایکر رقبہ کا ایک تالاب کہودا اس سے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسی ہی کام کرتے رہین تو اونکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور اونکی ہوشیاری و مستعدی بہی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ کے اجرت بہی ملنی چاہیے کہ ایسی تعمیرات سے چہاونی اور گرد نواح کے ملک کو فایدہ پہونچتا ہے چہاونی ایرن پورہ مین بہرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی مین بہی کم ملتے ہین۔

میواڑ بہیل کورپس جسکی چہاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام کہیرواڑہ ہے سنہ ۱۸۴۱ع مین بہیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے بہرتی ہوئے تہے غدر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیرخواہ رہی اسکا تعجب بہی نہین ہے کیونکہ بہیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچہہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے ملازمین اور رشتہ دارون کے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند ہوتے جاتے ہین اگرچہ پیشتین کی ہمدردی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیے مگر یہہ امر استقلال کے ساتہہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور بخوبی قواعددان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گیئن افواج راجپوتانہ کے نقشہ مین
پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے درج نہین ہوئی سبب یہہ ہے کہ وہ
بنظر فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے سنہ ۱۸۷۶ء مین
۱۴۳- آدمی تہے ڈیسہ کے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس
تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے
اور جب ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوترکر نوکری مین مصروف ہوجاویگی -
سنہ ۱۸۷۷ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار
کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آوے گا - میواڑ بہیل کورپس نے کہیرواڑہ
مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی
تیار کی ہے سابقاً یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین
ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سر پر متعین رہتی ہے دیولی کے سوارون
کی جمعیتین جابجا نوکریون پر تعینات ہین ایرن پورہ کی فوج نے سروہی و مارواڑ
کی سرحد پر بہت تندہی و جانفشانی سے کام دیا ہے -
سنہ ۱۸۷۸ء مین میواڑ بہیل کورپس نے بہت اچہی نوکری کی رجمنٹ کا جزو اعظم نوکری
پر متعین رہنے سے اوسکا سالانہ ملاحظہ بہی نہین ہوا ہے - دیولی کی فوج اور
میرواڑہ کی پلٹن کو صاحب برگیڈیر جنرل کمانڈنگ نصیر آباد نے ملاحظہ کرکے بہت
اچہا لکہا حسب تجویز جنرل فیر صاحب گورنمنٹ کی خدمت مین درخواست کی گئی کہ یہہ
دونون فوج موسم سرما مین کچہہ عرصہ تک نصیر آباد مین رہکر سرکاری نمبر فوج کے
ساتہہ قواعد سیکہا کرین -

वक्त तशरीफ आवरी شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے سیرواڑہ کی پلٹن آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین افسران فوج نے دیکہکر بیان کیا کہ قواعد دانی اور آراستگی مین ہر طرح بہتری ہندوستانی رجمٹون کے برابر ہے۔ نواب ویسرا صاحب بہادر کشور ہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی اردلی

कप्तान गोर्डन लोच

دیہراہی مین بہت نوکری کی کپتان گوردون لوچ صاحب دوم کمانڈنٹ کے انتقال سے اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے۔

جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجہا گیا تہا وہ بخوبی حاصل ہوگئی ہے۔ اور اونکا اسی ویسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید و کارآمد ہے۔

ساتوین فصل

شقہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر و میرواڑہ اور بہرتپور و الور کی ریاستون کے راجپوتانہ کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ شقہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج مثل آگرہ و دہلی و بنارس کے کالجون کے ہے جو بہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن

डैरेक्टर आफ पबलिक इन्स्ट्रकशन

ممالک مغربی و شمالی کے ہے اور الور و بہرتپور مین ہائی اسکول ہین اون مین انگریزی و فارسی و سنسکرت ہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع و ریاستہائے مذکور مین مدرسہ جات دیہاتی و قصباتی بعینہ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی و شمالی مین ہین اور اونکا انتظام و نگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ ہوتا ہے۔

شہر جے پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت
وہندی اعلےٰ درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔
وہان کے اکثر طالب علمون نے یونی ورسٹی کلکتہ کا امتحان دیا ہے اور علوم او رفنون
کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلۂ تربیت وتعلیم جیسا چاہیے جاری نہین
ہوا ہے گو چند دیگر شہر وقصبات مین بہی اچہے اچہے مدرسہ جات ہین۔
دیگر ریاستون کی دارالریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی
اور کہین کسیقدر رئیس کے شوق وتوجہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس جب انتظام
ریاست باہتمام حکام انگریزی رہا ہے مقرر ہوئے ہین اور اونمین بحسب التفات رئیس اور
لیاقت مدرسون کی کم وبیش علم کی ترقی ہوتی ہے مگر قصبات و دیہات کے مدرسہ جات
اور سررشتہ تعلیم بہ اہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا اکثر
شہرون اور قصبون مین باشندون کیطرف سے اونکے لڑکون کی تعلیم کے واسطے
دیسی مکتب اور چٹسال بہت مقرر ہین مگر کل راجپوتانہ مین ابتک تعلیم کا طریقہ بہت ابتدائی
اور ناشایستہ ہے اسکے کئی سبب ہین اول تو ملک راجپوتانہ قدیم رسم کا بہت پابند ہے
اور اکثر رئیس جدید تدبیرون پر عمل نکرنیمین اپنا فخر سمجہتے ہین کل راجپوتون کا اعتقاد ہے
کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور سردار لوگ اوسمین اپنی کسرشان سمجہتے
ہین اور جن لوگون کو رئیسون کی جہل سے فائدہ ہے وے اوسمین اشتغال کرتے
ہین بعض ریاستون مین لاپروائی ومفلسی سے تعلیم نہین ہوتی ہے بعض مین بخل سے
اور رعایا بہی اس سبب سے کہ تربیت یافتہ اور تجارت اور علم کے ممالک سے علیحدہ ہین
اپنے بچون کی تعلیم مین کوشش نہین کرتے پس راجپوتانہ مین جو کسی قدر تعلیم ہے تو وہ صرف

برہمن اور جینیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑہاتے ہین اور
مقصود اونکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون
مین مطلق ہی نہین ہے اور جینی لوگ صرف ہندی پڑہنا لکہنا اور حساب سکہاتے ہین
اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور بقال صرف حساب اور
چٹھی لکہنا پڑہنا -

یہہ مکتب اکثر کشادہ چبوترون پر بلا فرش ہوتے ہین سفید تختی پر کوئلے کی سیاہی سے
یا اوپر ریتا پہیلا کر لکڑی کی قلم سے لکہتے ہین - دولتمند ساہوکار مکان پر پڑہاتے ہین
مگر چٹھی لکہنے پڑہنے اور حساب سیکہنے کے سوائے اور کچہہ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون
کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ ان شہرون سے مدت دراز بعد آتے
ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ
ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہوسکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون
کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون
مین بود و باش اختیار کرکے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین -

ریاستون کے مدرسہ جات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج
ہوگا -

لارنس سکول آبو

کرنل سرہینری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے ۱۸۵۴ء
مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو
اور وے بخوبی آب و ہوا سے محفوظ رہکر ہوشیار اور محنت شعار و تندرست جیسا کہ ہوجاوین

लारेंस स्कूल

[illegible]
[illegible]

वली

کوہ آبو پر ایک مدرسہ مقرر کیا تھا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تھا مگر اب بند ہو گیا ہے اوس وقت سے گورنمنٹ بہی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہین اس مدرسہ کا اہتمام کرتے ہی مکان مدرسہ کا باوصف اضافہ و مرمت کے ۱۸۶۸-۶۹ع مین کافی نہ تہا مگر اوسکی اضافہ کی تجویز در پیش تہی اسی سبب سے ۱۸۶۷-۶۸ع مین سولہ طالبعلمون کی درخواست داخلہ نامنظور ہوئی - فی طالب علم ۱۲ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس اور کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکہتے ہوئے یہہ نرخ زیادہ نہین ہے -

وقت تقرر مدرسہ سے ۱۸۶۸-۶۹ع تک ۲۷۶ طالب علم داخل ہوئے تہے - اور سنین مندرجہ ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تہے -

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
۱۸۵۵ع	۱۴	۶	۲۰
۱۸۵۶ع	۱۹	۲۶	۴۵
۱۸۶۷-۶۸ع	۳۷	۲۷	۶۴

میو کالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے ۱۸۶۸-۶۹ع کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولیٹکل ایجنسی بہرتپور سے لکہی تہی بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری و لیاقت شعاری مہاراجہ صاحب بہادر روالی بہرتپور کے تحریر کیا تہا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچھہ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی ہے اوس سے کئی درجہ اعلے تربیت نہ کیجاوے ہم روساء ملک کے صاحبزادون کے دلونپر

ذہانت وعادتوں کی گے خیالات وعقاید کو منقوش نہیں کر سکتے ہیں۔

حکام با اختیار وقت ان صاحبزادون کو بد طریقون اور نازیبا تر غیبون سے باز رکھتے ہین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تاوقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نہ رکھا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن ہے اس وجہہ سے کہ اونکے گرد عنفوان روز پیدایش سے خوشامدی اور خودغرض لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہوسکتی ہے کہ عرصہ دراز کی نابالغی مین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع ہوسکے۔

میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون کے ساتھہ اس غرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کہین درجہ بہتر تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی ریاستون کو برائے دوام مستقل رکہنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا پیشتر سے سمجھہ لینا کچھہ دشوار نہین ہے۔

البتہ جس طریقہ سے کہ امراء ہندوستان کو اعلےٰ درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری رائے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔

جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان تو ہمکو صرف اوسکی تعلیم و تربیت کی

ضرورت سے بتاکید و تقاضا رتمام آگاہ کرنا پڑتا ہے - مگر جہان مثل ہرٹ پورٹ کے گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا اینجارا دون کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکرکے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل دین -

مگر اس تدبیر کے عملدرآمد مین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین - یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلبا اور اونکے ہمراہیون کی بود و باش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلےٰ درجہ کی کامل تربیت یافتہ صاحبان انگریز کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے کیڑے نہون بلکہ ریاضت بیرونی اور سیر و شکار کے مشتاق و مشاق ہون اور اونکے تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون - طالبعلمون بلکہ اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے جانے مین بسر ہوا کرین -

اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے - البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری راے مین غیر ممکن نہین ہے - اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس اوس اعلےٰ درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روزافزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو ہماری صفائی نیت کا یقین ہووے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو سلطنت انگلستان کے امرا لیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچاوین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

صرف اس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کر سکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس رتبہ کو پہونچ سکین جسمین وے اپنی رعایا کی حمایت و بہبودی و فارغ البالی کو فروغ دین اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون۔

میجر والٹر صاحب کی اس راے کو حکام بالا نے بتوجہ ملاحظہ کر کے پسند کیا اور جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ کے مقرر کرنیکی تجویز فرمائی۔ رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسراے صاحب اور شوق تحصیل علم و تکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھ اکتیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالبعلمون کی بود و باش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا۔

لارڈ میو

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی ۱۸۷۳ء تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا۔ جب کرنل ریلس صاحب انجنیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ و تخمینہ مکان کالج کی بہی تجویز درپیش ہوئی۔

شروع ۱۸۷۵ء میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوے اور اونہون نے عملہ و مصارف کا بندوبست کر کے بتاریخ ۲۱۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کار تعلیم شروع کر دیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل ۱۸۷۶ء کو کالج مین ۲۳ طالبعلم ہوگئے مہاراؤ راجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ نوشتخواندگی نے کالج کی نیکنامی بڑہائی مہاراجہ صاحبان جے پور و جودہپور نے کالج کے اجراء مین بہت

सेंटजान प्रिंसपल

سرودہی خصوص والی جودہ پورنے اپنے بہائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بخت سنگہ صاحب والی جہالراپاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذی رتبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑ نے ادخال مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سردارون کے نام لکہکر بہیجے ہین۔

آٹہوین فصل

سڑک ریل

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر و نصیر آباد تک تیار و جاری ہوگئی۔

دوسرے سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہوکر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہول پور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے۔

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلوے یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہوگی۔

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹر س گلوہر صاحب کمپنی کو ہوکر تیاری کا کام جاری ہوگیا ہے۔ اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز درپیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکہا جاتا ہے۔

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور

بمقدار کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بھی چھوٹی ہین۔
اس سے سرکار مین لاکھون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے
کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی
ہین اور بار دینمین وسعت بھی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہو جاتا ہے اور مسافر
و مال وغیرہ جسقدر آتے ہین بآسایش و آسانی پہونچ جاتے ہین۔

راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کار و بار شتہ کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر و نصیر آباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے۔
دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے
ضلع دہلی کہلاتا ہے۔

راجپوتانہ مین سڑک اعظم بھرت پور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی سرحد مین
اور شاخ دہلی سٹیشن اجرکا واقع راج الور سے چند میل شمال مین داخل ہوئے ہین۔

ہر دو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع آگرہ

آگرہ سے بھرت پور	۳۳ میل	۱۰ اکتوبر [illegible]
بھرت پور سے دوسہ	۴۷ میل	۲۰ اپریل [illegible]
دوسہ سے جے پور	۳۶ میل	۱۲ اکتوبر [illegible]
جے پور سے سانبھر	۳۰ میل	۱ مارچ [illegible]
سانبھر سے اجمیر	۴۸ میل	۱ اگست [illegible]
اجمیر سے نصیر آباد	۱۴ میل	۱۲ فروری [illegible]
	۲۰۱ میل	

ضلع دہلی

دہلی سے الور	۹۶ میل	۱۴ ستمبر [illegible]
الور سے باندی کوئی	۲۶ میل	۷ دسمبر [illegible]
	۱۲۲	

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین جب ریل کی آمد رفت جاری ہوگئی سٹیشنون اور سڑکون کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہوکر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء تک صاحب نے سڑک ریل کے علاقہ مین علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ بھی کام انجام دیا مگر بعد ازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹریٹی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہوگئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہین۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی اسٹیشن آٹھ آنہ ودوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑھ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع آگرہ

نمبر	اردو	हिन्दी	نمبر	اردو	हिन्दी
۱	آگرہ	आगरा	۸	کھیڑلی	खेडली
۲	بچپوری	विचपुरी	۹	بوالی	विवाई
۳	اچھنیرہ	अछनेरा	۱۰	منڈاور	मंडावर
۴	اکرن	इकरन	۱۱	باندی کوئی سٹیشن اتصال	वादी कुई
۵	بھرت پور	भरतपुर	۱۲	ارنو	अरनू
۶	ہیلک	हेलक	۱۳	دوسہ	दौसा
۷	ندبئی	नदवई	۱۴	جٹواڑہ	जटवाड़ा

بسی ۱۵ बसई
کانوتہ ۱۶ कानौता
سانگانیر ۱۷ सांगानेर
جےپور ۱۸ जैपुर
ڈہانکیہ ۱۹ ढेहर
اسلپور ۲۰ असलपुर
پھلیرہ ۲۱ फुलेरा
پھلیرہ
سانبھر ۲۱ सांभर
پھلیرہ

نرانیہ ۲۲ नरायना
سالی ۲۳ साखी
تلونیہ ۲۴ तिलोनिया
کشن گڈہ ۲۵ किशनगढ़
نندپور ۲۶ नंदपुर
اجمیر ۲۷ अजमेर
نصیرآباد ۲۸ नसीराबाद

ضلع دہلی

دہلی ۱ दिल्ली
پالم ۲ पालम
گڑگانوہ ۳ गुड़गांवा
گڈہی ہرسرو ۴ गढ़ीहरसरु
جاٹولی ۵ जाटोली
خلیل پور ۶ खलीलपुर
ریواڑی ۷ रेवाड़ी
باول ۸ बावल

اجیروکا ۹ अजेरका
کھیرتھل ۱۰ खेरथल
ہرساڑہ ۱۱ हरसाड़ा
الور ۱۲ अलवर
مالاکھیڑہ ۱۳ मालाखेड़ा
راجگڈہ ۱۴ राजगढ़
بسوہ ۱۵ बसवा
باندی کوی سٹیشن اتصال ۱۶ बांदीकुई

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دار الحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے - اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا کہ بتاریخ ۱۷ - جنوری ۱۸۳۲ء ہوا تہا - دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۱۲ - اکتوبر ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے - صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تہے اور مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی مارواڑ نے حیلتا شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تہا اور ان پر سرکار کا عتاب ہوا تہا -

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکہا جاتا ہے -

دربار لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲ - اکتوبر ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلی القاب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا و سمین مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور و مہاراجہ صاحبان والی جودہ پور و بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ و نوابصاحب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہ پورہ شامل ہوئے -

بہرتپور و جے پور مین رونق بخش ہوکر اور جہیل سانبہر کا ملاحظہ فرما کر نواب صاحب ممدوح نے ۲۰ - اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گہا ٹیشن تک سب رؤساء عظیم الشان نے استقبال کیا اور شہر مین ہوکر کوٹہی ریزیڈنسی تک ساتہہ گئے ۲۱ - تاریخ رؤساء موصوف نے

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز خیمہ گورنری مین
کہ اگرہ سے طلب کیا گیا تھا دربار عام ہوا۔ نواب ویسرا ے صاحب بہادر نے رؤسا
موجودین سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے
قدیم حقوق وفوائد وممالک محفوظ و مامون ہین اوسیطرح آپکو بھی لازم ہے کہ اپنی رعایا
و ماتحتون کے حقوق وفوائد کو ملحوظ و محفوظ رکہین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی
عافیت و بہبودی مین ساعی ہون۔ بعدازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی
تقرر مدرسے کہ اخلاق امرا و رؤسا کی تربیت کے لائق ہو اور اوسکے ذریعہ سے
اونکو اپنے فرائض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور اخیر
مین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فائدہ رؤسا کے واسطے اور اپنی غرض سے
بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان و انگلستان کے درمیان رابطہ اتحاد
مستحکم تر ہوتا جاتا ہے پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے
لازم ہے کہ بمقتضاء ترقی زمانہ کی تحصیل علم و تہذیب اخلاق مین ترقی کرین۔
اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودہپور
کی تکرار سے کہ اونہون نے مہارانا صاحب اودے پور سے فروتر بیٹھنے مین انکار
کیا کسیقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے
حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردہ مغایرت بہت
اوٹھ گیا ہے۔

سیوم کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقات کی اور بعد ازان
بہادر نصیر آباد کی ۵ نومبر کو اجمیر سے مراجعت فرمائی۔

مین بہت بیل مر گئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہو گئے اور آمدرفت مین قریب مین جیسے صرف ہوئے دربارمین عنقریب اونہین ریاستون کے رئیس شریک ہوئے تہے جنکے اس دربارمین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی بوندی کل رئیسون کے بزرگ تہے - مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس دربارمین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے -

اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا مگر گورنر جنرل صاحب سے بہی تکلفات کے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا - پس اگر نواب صاحب موصوف اجتماع کلی مین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے - مخاطب ہونا چاہتے تو ہرگز نہین ہوسکتا مجبوراً اسکی کچہہ تدبیر نکلی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا -

اس مرتبہ نواب ویسرائے صاحب اول ہی بہرتپور کے شایستہ و آراستہ راج مین جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جےپور ہوئے جہان مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسرائے گورنر جنرل صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور انکے نام سے میو اسپتال نامزد ہوا -

بازار و کوچون کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع و خوشنما جیلخانہ عمدہ کالج و دربار

ٹھاکران وزنانہ ومدرسے اون اوس ترقی وتہذیب کے ثبوت مین جو لارڈ ولیم بنٹنگ
صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تھین اور مہاراجہ رام سنگھ صاحب کی سخاوت و
دریادلی کے مجسم دفتر ہین۔

کشن گڈہ کی چھوٹی سی ریاست مین بھی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند
نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کراوین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار
انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیری ضلع اجمیر کی نقل کرکے
مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فائدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی
مین اضافہ ہوا۔ اور اونکو دیکھکر علاقہ جے پور کے ٹھاکران کو بھی ویسے ہی تالاب
بنوانے کی رغبت ہوئی۔

مگر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدل یہہ ہوا ہے
کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تھا اپنے رئیسون کو بہت
زبردست سمجھتے تھے حکام انگریزی اونکے ساتھہ اخلاق ومہربانی سے پیش آتی تھی
اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجھتے تھے کسی حاکم کی تعظیم وتکریم
نہوتی تھی اور نہ کسی کو چوری وغارتگری سے امن تھا حتی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت
کے واسطے سپاہ رکھنی پڑتی تھی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو
اوسکے ساتھہ مذاق وگستاخی کیا کرتے تھے مفسدہ ۱۸۵۷ء تک کم وبیش سب جگہہ
یہی کیفیت تھی۔

غدر مین سرکار کی طاقت واستقلال کا امتحان ہوجانے سے کل راجپوتانہ کو اونکا یقین
آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اور کسیکو تکلیف وازیت نہ پہنچی

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف و رعایت کسیکو تکلیف و اذیت پہونچانا گوارا نہیں کرتے ہیں لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنی دیکر روساء راجپوتانہ کو سرکار کا خیرخواہ مطلق کردیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کبھی فوجون کی چھاونی سفر کرنے سے بھی نہو تا رئیس اور اونکی رعایا کل خیرخواہ سرکار ہین - ایک انگریز تن تنہا کل ملک مین پھر سکتا ہے ہر جگہہ اوسکی خاطر و تعظیم ہوگی - انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہر صورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل راجپوتانہ مین صرف چند مدارس تھے اب بکثرت ہین کہ انگریزی و دیسی زبانین پڑھائی جاتی ہین - اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا تھا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان جسقدر قربت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بھی دوسرے پر ظاہر ہون گے مگر خوبیون کی قدردانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے -

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والا تبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر ۱۸۶۹ء مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان مین رونق بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جے پور و بھرت پور و الور و دھولپور

کلکتہ تشریف لیجا کر استقبال مین شریک ہوئے تھے۔ بعد ازان اثنا رسیر ہندوستان
مین جناب ممدوح المناقب نے بھرت پور و ٹونک و الور کی سیر کی۔ ٹونک کے عمدہ محلون
کے ملاحظہ اور الور کے جنگلون مین شکار کرنے سے اونکی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی
اور دونون رئیسون نے اعلے درجہ کی تواضع و مہمانداری کی۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

۱۲ نومبر ۱۸۷۵ء کو جناب معلے القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بمقام
بمبئی قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو افتخار بخشا اوسوقت مہارانا صاحب بہادر
والی میواڑ و دیگر روسا ہندوستان سے کہ تعداد مین سو کے قریب تھے شریک استقبال
ہوئے تھے اور روز کلان کے قریب کلکتہ مین رونق افروز ہوئے تب مہاراجہ صاحبان
جے پور و جودہ پور وقت ورود و نیز وقت حصول تمغائے ستارہ ہند موجود تھے۔
جنوری ۱۸۷۶ء مین راجپوتانہ کے دیگر رئیس کہ آگرہ سے قریب تھے وہان کے استقبال
مین شامل ہوئے بعد ازان شہزادہ صاحب بہادر بھرت پور و جے پور مین تشریف فرما ہوئے
جیپور مین مہاراجہ صاحب نے دو روز تک دعوت و مہمانداری کی۔ شہزادہ صاحب
اور رئیسون کی ملاقاتون مین جو ادب و تعظیم اور دلی خیرخواہی منجانب روسا رہی اوس
سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے ناممکن السہو ہے۔

گیارہوین فصل

جلسہ اعلان خطاب سلطانت قیصر ہند

باجلاس جناب معلے القاب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان روائے انگلستان وہندوستان نے خطاب مستطاب قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روسا وامرا ہندوستان و اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے عنقریب کل رئیس شامل ہوئے تھے منجملہ اون کے روسا مفصلہ ذیل کو خطاب ولقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند — مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔

ستارہ ہند درجہ اول — مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی بہرتپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔

راجہ — ٹہاکر راد ہو سنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ صاحب پیسانگن علاقہ اجمیر۔

راو بہادر — راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ بابت سنگہ صاحب ٹہاکر پوکرن

رائے بہادر — ٹہاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنجسردار راج الور۔ پنڈت روپ نارائن صاحب پنجسردار راج الور۔

راو صاحب — ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب مسعودہ۔ ٹہاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ ٹہاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹہاکر راد ہو سنگہ صاحب کہروہ ٹہاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

راو — بہارمل راوت برار میرواڑہ۔ امرا راوت کگرہ میرواڑہ۔

رائے — بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر۔ سیٹھ چاندمل صاحب آنریری مجسٹریٹ اجمیر۔
کوٹھیاری چکمن لال صاحب حاکم مال و خزانہ میواڑ۔ مہتا پنالال صاحب نائب وزیر میواڑ۔
سیٹھ سمیرمل صاحب آنریری مجسٹریٹ اجمیر۔

سردار بہادر — رائے منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

ٹھاکر راوت — ٹھاکر بھیرا دیوار پرگنہ میرواڑہ۔

خان بہادر — سید اولاد حسین صاحب ساکن بہرسر علاقہ بھرت پور اسسٹنٹ کمشنر ممالک وسط ہند۔ میر حفیظ علی صاحب متولی درگاہ خواجہ صاحب اجمیر۔ میر نظام علی صاحب آنریری مجسٹریٹ۔

خان — بدھن خان ساکن ہتون علاقہ اجمیر میرواڑہ۔

شیخ المشائخ — دیوان غیاث الدین سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اجمیر

مہاراجہ صاحب قرولی نے بوجہ قلت آمدنی و زیرباری ریاست جلسہ میں شریک ہونے سے عذر کیا تھا سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیرباری پر لحاظ فرماکر جو روپیہ رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط میں سرکار سے قرض لیا تھا اوسکا سود کہ قریب بیالیس پچاس ہزار روپیہ کے تھا معاف کر دیا۔

سلامی

سابقاً ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تھی اور ریاست کے

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گئی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و خوش اطوار اور سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گئی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۶ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے –

اودے پور		جے پور	
مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر	راج اودے پور	مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	راج جیپور
لہ عـــ	لہ عـــ	لہ عـــ	ہہ عـــ

جودہ پور		بہرت پور
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	راج جودہپور	
لہ عـــ	ہہ عـــ	ہہ عـــ

کشن گڈہ		ٹونک	
مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر	راج کشنگڈہ	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	ریاست ٹونک
ہہ عـــ	صہ عـــ	ہہ عـــ	لہ

بیکانیر	بوندی	قرولی	کوٹہ
ہہ عـــ	ہہ عـــ	ہہ عـــ	ہہ عـــ

الور	دہولپور	جیسلمیر	جہالاوار
صہ عـــ	صہ عـــ	صہ عـــ	صہ عـــ

سروہی	بانسواڑہ	ڈونگرپور	پرتاب گڈہ
صہ عـــ	لہ عـــ	صہ عـــ	صہ عـــ

بارہوین فصل

سررشتہ حفظان صحت

راجپوتانہ مین ۱۸۶۵-۶۶ء سے ۱۸۷۵-۷۶ء تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کئی درجہ زیادہ ہوگیا ہے یہہ ڈاکٹر مور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابین ہین کہ اون سے ہزارہا خلق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات ۱۸۶۵-۶۶ء و ۱۸۷۵-۷۶ء

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۱۸۶۵-۶۶ء	تعداد شفاخانجات ۱۸۷۵-۷۶ء	بیشی	کمی
بھرت پور	۱۰	۱۳	۴	۰
جے پور و کھیتری	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۳	۳	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
کرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۳	۵	۲	۰
کوٹہ	۲	۲	۰	۰
جھالاواڑ	۲	۱	۰	۱

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۶۵-۶۶	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۶۶-۶۷	بیشی	کمی
ٹونک	۱	۲	۱	۰
دیولی	۱	۱	۰	۰
پرتاپگڑھ	۰	۱	۱	۰
سیکر	۰	۱	۱	۰
سروہی	۰	۲	۲	۰
اندرگڑھ	۰	۱	۱	۰
دھولپور	۰	۴	۴	۰
بانسواڑہ	۰	۱	۱	۰
بیکانیر	۰	۲	۲	۰
آبو	۰	۱	۱	۰
انادرہ	۰	۱	۱	۰
کھیرواڑہ	۰	۱	۱	۰
سانبھر	۰	۱	۱	۰
شاہ پورہ	۰	۱	۱	۰
ششتر تیتما	۰	۱	۱	۰
	۲۶	۶۳	۳۸	۱

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچھی طرح کرتے ہین گرد نواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب لکھتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشہ جات بروقت پہونچتے
رہتے ہین اور سنہ [illegible]ع مین اکتالیس اسپتالون کا خود مین نے ملاحظہ کیا ہے -
وکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدہ عوام ہے کہ سنہ [illegible] مین
صرف [illegible] کے خرچ سے بچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا گیا ہے سپرنٹنڈنٹ
جنرل صاحب بہادر لکھتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق
کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن
تہا تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یاد رکہنا چاہیے کہ راجپوتانہ مین وکسینیشن
کا علیحدہ شعبہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے -
الور بہرتپور جےپور جودہپور کی ریاستون مین وکسینیشن سب سے زیادہ ہے
اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڑہ ڈونگرپور و جیسلمیر کے جنمین کوئی وکسینیٹر نہین رکہا
جاتا اور دوسری ریاستون مین بہی وکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے -

تیرہوین فصل

تار برقی

سنہ [illegible]ع مین آگرہ سے [illegible] تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تہا مگر بوجہ عدم بہرتی
عملہ انجنیرنگ کام جاری نہو سکا فروری سنہ [illegible]ع مین آگرہ سے بہرتپور تک تیار ہوا
اور جون مین بہرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے نیمچ تک
ختم ہوگیا -
تار اگرچہ بہت مضبوط ہین ایک میل مین [illegible] نصب کئے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

آگرہ سے مئو تک مع شاخ اجمیر و نصیر آباد کے کل ۲۸۶ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا
ہے۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک اونہین لٹھون پہ دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ
اسکا کام جنوری سنہ ۱۸۶۷ء مین شروع ہوا اور تھوڑے عرصہ مین تیار ہو گیا مگر شاخ اجمیر
و نصیر آباد پر صرف ایک تار رکھا گیا۔

اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تھے۔ بھرت پور فروری
سنہ ۱۸۶۴ء۔ جے پور اپریل سنہ ۱۸۶۴ء۔ اجمیر جون سنہ ۱۸۶۴ء۔ ایرن پورہ نومبر سنہ ۱۸۶۴ء
بیاور دسمبر سنہ ۱۸۶۴ء۔ نصیر آباد اپریل سنہ ۱۸۶۵ء۔

اگست سنہ ۱۸۶۵ء مین بیاور کا دفتر اور مارچ سنہ ۱۸۶۶ء مین بھرت پور کا اس سبب سے
کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہوئی بند ہو گئی اور اسیطرح جولائی سنہ ۱۸۶۵ء مین ایرن پورہ
کا دفتر بند ہو گیا تھا مگر فروری سنہ ۱۸۶۶ء مین پھر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء
مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان ملے پالی مین لیجانیکی
تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ڈیسہ سے
۱۳۰ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ڈیسہ سے ۸۹ میل ہے قریب
وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا ۱۸۶۹ء
مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کوہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے
ہین ایک دفتر کھولا جاوے اور اگرچہ یہہ بھی لکھا گیا کہ آبو سے صرف چھہ میل کے فاصلہ
پر ہو کر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پھر جب کثرت کاروبار ضرورت
بخوبی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بھرت پور مین
دفتر تار برقی از سر نو اس شرط پر مقرر ہوا کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

خرچ ریل سے ادا ہوتا ہے۔

اول بجز اس دورہ کے کل دفتر واقع علاقہ انگریزی کرایہ کے مکانون مین مقرر ہوئے تھے اگست سنہ ۱۸۷۶ء مین اجمیر مین سرکار دولتمدار کے خرچ سے مکان تیار ہوا اور اکتوبر مین بمقام جے پور بصرف لعل راجپوتانہ کے لائن پر ہندوستان و یورپ کا تار بھی لگا ہوا ہے اور اوسکے ذریعہ سے کلکتہ و یورپ سے لگا ہے اسواسطے اوس پر بڑی خبرین جایا کرتی ہین۔

اس شعبہ مین سنہ ۱۸۸۱ء مین حسب تفصیل ذیل عملہ تھا۔

دوم اسسٹنٹ	سیوم اسسٹنٹ	چہارم اسسٹنٹ	دوم سب انسپکٹر
یکا	یکہ	یکہ	

دوم چٹھیگران اسٹر	سگنلر	شتر سوار	چپراسی	بہشتی	مہتر
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مگر اوس وقت سے بوجہ زیادہ ہونے کے دفترون کے عملہ بھی زیادہ ہوگیا ہے ایک لائن تار کی جے پور سے ٹونک کوٹہ جہالراپاٹن ہوکر نیمچ واقع وسط ہند مین شامل کیجاوے تو بہتر ہے کیونکہ ٹونک و جہالراپاٹن و کوٹہ مین تجارت بہت ہے یقین ہے کہ آمدنی بھی زیادہ ہوگی اور باشندگان ملک کو بہت فائدہ پہونچیگا۔

چودہوین فصل

راجپوتانہ کے خود اختیار رئیسون اور اونکے ماتحت امرا و سرداران کے تعلقات

راجپوتانہ کی نسبت حکام کی رائے

رائے کرنل ٹاڈ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل صاحب [illegible] سنہ ۱۸۹۸-۹۹ء

مثل دیگر ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی رئیسان اور راؤنکے ماتحت سردارن کے روابط باہمی روز بروز دشوارتر اور زیادہ پیچیدار ہوتے جاتے ہین اور عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے مداخلت کرنی ضرور ہوگی -

بیرونی دشمنون کے یکایک حملہ آور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور باہم رضامند رہا کرتا تہا رفع ہوگیا اور بہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقاً سردار اپنے آقا سے بوجہہ ظلم وتعدی ناراض ہوکر دوسرے رئیس کی اطاعت کرلیتے تہے اب نہین کرسکتے - الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب ومطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پر قایم نہین رہ سکتا تہا مگر اب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہو جس سختی وزبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگر اب کرین راج سے بیدخل ہوجاوین اور راون مین سے کسی نے بجاے آلات مجادلہ ومحاربہ کے کہ سابقاً مغلوب ومطیع کرنیکے ذریعے تہے باقاعدہ وباضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین وہی کام دے سکین مقرر نہین کی ہین -

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر شخص رعایا کے حقوق پر ایسا لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور راؤنکے رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہوجاوے رعایا انگریزی کی آزادی کا نمونہ ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی وخود اختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال مین نہین لاتے ہین

پس اون تنازع و تکرار کے دفعیہ کے واسطے جو درمیان رؤسا اور رعایا اونکے حکمرانون کے پیدا ہو جاوین سرکار انگریزی کو طیار رہنا چاہیئے۔

سرکار انگریزی راجپوتانہ مین اٹھارہ ریاستون کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب لاوہ کی جاگیر اونیسوین اونمین شامل ہوئی ہے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ان رئیسون کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ ثلث پر بالکل نہین ہے جسقدر رؤسا زیر حمایت سرکار انگریزی خود اختیار ہین اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستون مین خود اختیاری بلکہ خود سری کرتے ہین ایسے سردار کم ہین جو اپنی سرحد ریاست کی سررشتہ مال یا پلیس کے اہلکار کو اپنے علاقہ مین ہوکر حیثیت مسافرانہ کے سوائے اور کسیطرح گذرنے دین یا عندالطلب ریاست کیفیت حالات نقشہ جات وغیرہ بہیجین یا دیوانی و فوجداری مین رئیس کے حکم کی تعمیل کرین پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رعایا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک درجہ مفقود ہے۔

اس خود اختیاری کو سردار نہایت بد طور سے استعمال کرتے ہین اکثر اونمین سے غارتگرون کو اپنی پناہ مین رکہتے ہین اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہین ہر طرح کے ظلم و تعدی سے تجارت مین زوال آگیا ہے اور کاشتکار اور غریب آدمی مبتلا مصیبت ہین۔

اس خراب حالت پر بھی بعض رئیس ایسے ہین کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہین مگر سردارون کے خلاف و رزی کے سبب اپنے ارادہ کا اجرا نہین کر سکتے۔

راجپوتانہ کی پہلی سی افسری و ماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی و شائستگی کے
مقابلہ مین جاری نہین رہ سکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل
کرکے روسا کی حکومت اور سردارون کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے
ابتک خود رئیسون اور سردارون اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہین ہے

راے کرنل ہیچلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل صاحب رپورٹ سنہ ۱۸۷۰-۷۱ع

سردارون اور ٹہاکرون کے تعلقات اونکی سرپرست ریاستون سے اور اونکا بدمعاشون
کو پناہ دینا اور سرحدون پر وارداتین کرنا اس ملک کے دقیق معاملات مین سے ہے
اول تو ایک سیواڑ کے ٹہاکر کا معاملہ میرے روبرو پیش ہوا کہ اوس نے نزاع سرحدی
پیدا کیا اور راج سے اہلکار اوسکے فیصلہ کیواسطے متعین ہوا تو اوسکے ساتھ سرکشی
کی سیواڑ کے دربار نے صاف بیان کیا کہ اوسکی سزا دہی ہمارے اختیار سے باہر
ہے اسپر مین نے تاکید کی تو میری تاکید سے سردار مطیع ہوگیا اسیطرح ریاست
کشن گڈہ کے ایک زبردست سردار نے اپنے رئیس کی ویسی ہی عدول حکمی کی جیسے
کبہی چند پشتون پہلے اوسکے بزرگون نے کی تہی تیس برس پیشتر اوس نے ایکبار مرتبہ
ایسی ہی گستاخی کی تہی اور سرکار انگریزی نے مداخلت کی تہی مگر کوئی خاص نتیجہ حاصل
نہوا تہا اس سے ٹہاکر کا اسمرتبہ زیادہ حوصلہ ہوگیا تہا چہہ مہینے کی مہلت اور ہر طرح
سے موقع دیا گیا کہ رئیس کی اطاعت کرے مگر وہ شرارت سے باز نہ آیا آخر کار آگرہ
سے توپخانہ منگایا گیا اور اوسکی سرکوبی کا بندوبست کامل کیا گیا بہت حیلہ حوالہ
و توقف و تساہل سے ٹہاکر نے جسطرح کہا گیا رئیس کی اطاعت کی اس نظر سے کل

ملک مین ایکبار کی عبرت ہوگئی اور میواڑ و مارواڑ کے سردارون نے اپنے اپنے رئیسون کی اطاعت اختیار کی۔

رائے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ سنہ ۱۸۷۵ - ۷۶ ع

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ تعلقات باہمی روسار اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پر ہین۔

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

پیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین سررشتہ تعمیرات مفید عام چار قسمتون پر منقسم ہین منجملہ اونکے دو قسمتین سرکاری یعنی متعلق بہ سررشتہ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین اور دو قسمتین دیسی بصرف روسار ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی ہوتا ہے۔

سرکاری قسمتین:

اول قسمت نصیرآباد مین۔ نصیرآباد۔ اجمیر۔ نیمچ۔ دیولی۔ ایرن پورہ کی چھاونیان ہین۔

دوم قسمت سو نصیرآباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد دہلا منڈے کشن گڈہ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر و برگکاڑہ کوہ اراولی تک ہے۔

دیسی قسمتین:

سیوم قسمت — جےپور

چہارم قسمت — میواڑہ

سیوم اور چہارم قسمتون مین بالکل ریاستون کا خرچ ہے - انگریزی خزانہ سے کچھہ خرچ نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین یکم دسمبر ۱۸۶۹ء سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور اوسمین علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینیر مقرر ہوکر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری سررشتہ تعمیرات ہوئے سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و مرمت کا ہے اسواسطے اول اونکا حال لکھا جاتا ہے -

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین - سڑک آگرہ و احمد آباد - سڑک مئو و اجمیر - متفرق سڑکین درمیان نیماہیڑہ و اودے پور - سڑک نصیر آباد و چھاونی دیولی - دامن کوہ آبو سے کوہ آبو کی کشن کے دامن تک -

سڑک آگرہ و احمد آباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے کہ ایک کنارہ سے شروع ہوکر کل ملک کا تقاطع کرتی ہوئی دوسرے کنارہ پر نکل گئی ہے بنظر راحت اسکو حصون مین منقسم سمجھنا چاہیئے اول آگرہ سے اجمیر تک دوم اجمیر سے احمد آباد تک -

سڑک آگرہ و اجمیر

یہہ سڑک ضلع آگرہ و راج بھرت پور و جے پور و کشن گڈھ و ضلع اجمیر مین حسب شرح ذیل واقع ہے

ضلع آگرہ	راج بھرت پور	راج جیپور	راج کشن گڈھ	ضلع اجمیر
۲۱ میل	۴۵ میل	۱۲۲ میل	۱۶ میل	۱۳ میل
		مشرقی ۱۱ / مغربی ۲۲ / مشرقی مغربی ۵۴		

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پل اور موریان تعمیر ہوگئی ہین اور جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر پل نہین بنائے گئے ہین اسوجہ سے کہ جس زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تھی تجویز تیاری سڑک ریل بھی درپیش تھی اسواسطے غیر ضروری خرچ متصور ہوکر موقوف رہی۔

راج جے پور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین سے بحساب بیس روپیہ فیصدی ایک لاکھ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ ملا ہے۔

سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جے پور و کشن گڈہ تک بہمہ جہت درست ہے اور بہرتپور و جے پور سے جسقدر راہ اونکے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے آگرہ و نصیر آباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہوگئی ہے اس سڑک پر آمد و رفت بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آئندہ کو بہرت پور و جے پور کا اس سڑک کی مرمت مین بہت کم خرچ ہوگا۔

جے پور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڈہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی مرمت بھی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڈہ کا راج بوجہ قلت آمدنی تیاری سڑک کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر واحمد آباد

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک مع پل و موریون کے بہمہ جہت بنا دی ہوگئی ہے اور ہمیشہ اوسکی مرمت ہوتی ہے۔ اوس مقام پر جہان بر کے گہاٹہ مین ہوکر

مارواڑ کے میدان میں داخل ہوتی ہے۔ مرمت و استحکام کی بہت ضرورت پڑی
کہ بصرف کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے۔
علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تھی اور خرچ راج جودہپور
سے لیا جاتا تھا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت وقت ہوتی تھی اسواسطے کسیقدر
تیار ہونے کے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار
ہوگئی ہے اور نالون پہ پل و موریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہوگئے ہین
انتہائے سرحد جودہپور سے یہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل
ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہوگئی ہے اور ندی نالون
پر فرش تعمیر ہوئے ہین۔
سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تھا کہ اوسکو بھی پختہ
تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا
اب اگرہ و آبو کے درمیان مین صرف ۴۲ میل خام سڑک ہے۔
آبو سے مدار تک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہوگئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہوگی
کیونکہ جب سے پھاوتی نیمچ اور سڑک درمیان نیمچ و مئو انسر نو وسط ہند مین داخل
ہوئے ہین ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہوگئی ہے۔
کوہ آبو سے مغرب مین ۲۸ میل پر راج سروہی و راجپوتانہ کی انتہائے سرحد ہے وہان
سے احمد آباد تک کی سڑک کیواسطے گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ شاید
ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے سڑک کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری
غیر ضروری سمجھی جاوے۔

سڑک مئو و اجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہوکر مئو کو جاتی ہے ۱۲۱ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹائی اور پلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہوگئی ہے اور شکست و ریخت کی متواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسّی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل تو خراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہےگی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ نملا صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہوجاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنادیئے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے بھی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۲۰ میل کا حصہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہوگئی ہے۔ اکزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکہتے ہین کہ اس سڑک پر آمدرفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیرآباد کو اس پر سے مال و مسافر بہت جاتے ہین۔ شکر کی درآمد ہے اور روئی کی برآمد۔ جس زمانہ مین اجمیر و نیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تھی اور اس راستہ پر رہزن و قزاق بکثرت تھے تب بھی مال تجارت اور فوج کی آمدرفت کے واسطے بھی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تہا۔ اب کہ ٹھگیتی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک بھی کسیقدر تیار ہوگئی ہے اور طرفین سے ریل کی سڑکین بہی چلی آتی ہین تا وقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمدرفت

روز بروز زیادہ ہوگی۔
اجمیر ونیمچ کے درمیان ۱۴۸ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۱۱۸ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔
نیمچ سے مئو کیطرف ۱۰۷ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ و نواب صاحب جاورہ و مہاراجہ صاحب ہلکر مین گذرہی ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چہوٹے نالون پر پل بہی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین۔ سنہ ۱۸۶۳ع مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنسی اجمیر بانہ مین سپرد ہوگئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچہہ روپیہ وصول ہوکر نہین آیا پہر سنہ ۱۸۷۷ع مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہوگئی۔

شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمدرفت جاری ہوجانیکی غرض سے قصبہ نیماہیڑہ واقع سڑک اجمیر و مئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۱۳۰ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ تو کہدائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ باقی ۲۴ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونے کے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخرکار صرف خام تیار کی گئی کہ یکم اپریل سنہ ۱۸۷۶ع کو بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ اب اودے پور سے نیمچ و نصیرآباد کو بہت اچہی سڑک ہے نومبر سنہ ۱۸۷۵ع لارڈ نارتہہ برک صاحب بہادر گورنر جنرل بسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تہے۔

اودے پور سے مغرب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ ارابلی مین ہو کر ہے ہی ایک
گذرگاہ ہے گہاٹ دیسوری سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دہار پر تھا۔
۱۸۷۵ء مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجھکر سڑک جدید
تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور
مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہو گی۔ اول شخص جس نے انگریزی گاڑی
مین سوار ہو کر کوہ ارابلی کا عبور کیا۔ لارڈ نورتھہ بروک صاحب ہین۔

سڑک نصیرآباد و چھاونی دیولی

نصیرآباد اور دیولی کی فوج کی چھاونیون کے درمیان یہہ سڑک عرصہ سے تیار ہوتی
تھی کہ ۱۸۶۶ء مین کٹائی کنکر اور تعمیر پلون سے یہہ جہت تیار ہو گئی صرف بناس ندی
پر پل تیار نہوا تھا جسکا اوسکے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تھی کہ آخر کار منظوری
گورنمنٹ ۱۸۷۱ء پیپون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چھاونیون کے درمیان آمدورفت
بخوبی جاری ہو گئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے۔

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ روکی کشن

دامن کوہ آبو سے کوہ روکی کشن کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی
کی پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کر کے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے
کہ آبو اور پالن پور کے درمیان آمدورفت جاری ہو اور بعد ازان مغربی راجپوتانہ
کی ریل کی سڑک پر آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

पहलनपुर

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہیں ہے - مگر جب سرحد سرہی تک تیار ہو جاویگی اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کراوے گی تو آمد رفت سامان کمسریٹ و دیگر کاروبار آبو اور احمدآباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا - سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ سڑکون کا محتاج نہین ہے - بوندی - ٹونک - کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون مین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی وافیون بافراط پیدا ہوتی ہین خاص شہرون کے سواے ایک میل بھی سڑک نہین ہے - مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہو کر خواہ براہ ریاست بوندی ہو کر کوٹہ و جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہیے کہ علاوہ دیگر شہر و قصبون کے خاص ان شہرون مین تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک تک پانچ میل بھی تیار نہین کر سکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ اوسپر خشک موسمون مین گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرا دیا ہے کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب موقع

کہا گیا ہے اور چونکہ ریاست جہالاواڑ فی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے اور ریاست مین تیاری سڑک مین کچھ دشواری ہوگی۔ مکندرہ کا گھاٹ کہ کرنل مونسن صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے سڑک مابین کوٹہ و جہالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہو گیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز درپیش ہے۔ فروری سنہ ۱۸۶۹ء مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر جے پور سے جہالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدگی زمین اور عدم موجودگی سڑک دیکھکر نہایت حیرت و افسوس ہوا۔ جہالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر جنوب مغرب مین آگرا اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگرہ تک کوئی سڑک نہین ہے۔ صاحب ممدوح لکہتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر امید ہے کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تا وقتیکہ کوئی مستقل ذریعہ آمد و رفت یعنی سڑک ریل تیار ہو ایک نمونہ بہت بڑھا دے گی۔

मुकंद्रा मोनसन

आगर इंदौर

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سوا سررشتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین

اول مکانات متعلقہ فوج۔

دوم مکانات سرکاری و مفید عام۔

سوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند و تالاب ہین۔

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین تعمیر آبادی نصیر آباد و دیولی ایرن پورہ اور اجمیر کی چھاونیون کے مکانات داخل ہین

کہ اونکی تعمیر و مرمت مین سنہ ۱۸۶۴-۶۵ء مین دو لکھ روپیہ سالانہ ,, سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین دو لاکھ سالانہ ,, سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین ایک لکھ روپیہ سالانہ ,, خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزار ہا روپیہ خرچ ہوتا ہے -

مکانات سرکاری و مفید عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین اجمیر و نصیر آباد کے پروٹسٹنٹ و رومن کیتھولک گرجا جے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان دفتر رزیڈنسی آبو دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بھناے و کیکڑی و گویلہ و منگلیاواس و کھیکل و تحصیل لوڈگڈہ و حصہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تارا گڈہ ڈاک بنگلہ جات جادون گوندیرہ ستندپورہ و سوجیت ہین -

مقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو ابتک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تھے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تھے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کر رہے ہین - اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا مین سے اجمیر و جے پور و اودے پور و بھرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہو گئے ہین جودہ پور الور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاوار کا شروع ہوا ہے ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے -

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ اونمین سے زمانہ حال

میں بندرتالاب ہائے مفصلہ ذیل کی تعمیر و مرمت ہوئی ہے جسونت پورہ —
جواجہ — ہیراکلاں — شام جیکا — چیلہ کلاں — بلی پچوری — کالیاواس — کبرپرہ
ٹھیکرانہ — دیوتن — بکیرالی — بلاد — دھولہ — رام سر — ہمیلان — آمنیر — جالیہ
وغیرہ —

سولہویں فصل

जसवंतपुरा
जवाजा
हीरकलां
शामजीका
चीलाकलां
बलीपिचोरी
कालियावास
कबरपुरा
ठेकराना
देवतन
भदेवाली
बलाद
घोला
रामसर
हुनेलां
अमनेर
गालवा
और

راجپوتانہ کی ریاستوں کا مجمل نقشہ

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپیں: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل میں	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج ۱۸۷۵-۷۶ع: توپیں: قلعہ	فوج: توپیں: میدان	فوج: سوار	فوج: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۱	ایجنسی میواڑ	میواڑ یعنی اودے پور	مہارانا صاحب	مہارانا سجن سنگھ صاحب بہادر	۱۸	۲۱	۱۹	۱۱۶۱۴	۱۱۶۱۴۰۰	۲۴۶۱۰۰۰	۴۰	۱۰	۱۰۰۰	۴۲۰۰	درمیان اودے پور و نیمچ و درمیان نصیر آباد و نیمچ	گیہوں، جو، نخود، موٹھ، باجرہ، جوار، نیشکر و افیون
۲		ڈونگرپور	مہاراول صاحب	مہاراول اودے سنگھ صاحب بہادر	۲۸	۰	۱۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	۱۲۶۰۰۰	۲	۲	۵۰	۳۰۰	۰	گیہوں، جو، نخود وغیرہ غلہ
۳		بانسواڑہ	مہاراول صاحب	مہاراول لچھمن سنگھ صاحب بہادر	۳۸	۰	۱۱	۱۵۰۰	۱۵۰۰۰۰	۱۲۶۰۰۰	۲	۳	۶۵	۳۰۰	۰	ایضاً
۴		پرتاب گڑھ	مہاراوت صاحب	مہاراوت اودے سنگھ صاحب بہادر	۳۰	۰	۱۵	۱۴۶۰	۱۴۵۰۰۰	۲۵۰۰۰۰	۴	۳	۵۰	۳۰۰	درمیان بانسواڑہ و پرتاب گڑھ	غلہ بشرح ایضاً و نیشکر و افیون

نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی تعداد: ذاتی رئیس حال	سلامی کی تعداد: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل	تخمیناً آبادی	تخمیناً آمدنی ریاست	فوج ۱۸۶۶ء: توپیں: قلعہ	فوج ۱۸۶۶ء: توپیں: میدان	فوج ۱۸۶۶ء: سوار	فوج ۱۸۶۶ء: پیادہ	بڑی سڑکیں	پیداوار ملک
۵	ایجنسی جے پور	جے پور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ رام سنگھ صاحب بہادر	۳۴	۲۱	۱۷	۱۵۲۵۰	۱۹۰۰۰۰۰	۴۴۰۰۰۰۰	۲۰۰	۴۰	۱۴۵۰	۹۸۰۰	دہلی آگرہ و اجمیر و ریواڑی ٹیپور و ٹونک	جو گیہوں چنا باجرہ تمباکو جوار روئی نمک تل
۶		کشن گڑھ	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ پرتھی سنگھ صاحب بہادر	۲۸	۱۷	۱۵	۶۲۴	۱۰۰۰۰۰	۲۲۵۰۰۰۰	۱۴	۳	۵۰	۲۰۰۰	آگرہ و اجمیر	بشرح ایضاً
۷	ایجنسی مارواڑ	مارواڑ جودھپور	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر	۴۱	۱۹	۱۷	۳۵۶۷۲	۱۷۸۳۶۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	۲۰۰	۳۰	۱۴۰۰	۴۵۰۰	ڈیسہ و اجمیر و جودھپور و پالی و ناگور	گیہوں جو جوار باجرہ سرسوں تل مونگ نمک
۸		جیسلمیر	مہارادل صاحب	مہارادل بیری سال صاحب بہادر	۲۸	۰	۱۵	۱۲۲۵۲	۶۷۴۰۰	۱۰۲۰۰۰	۱۲	۳	۵۰	۹۵۰	۰	باجرہ و گہی

باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

یہہ ضلع کہ طول مین ابتدا ار کہیڑہ جتا متعلقہ و دیر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سے
موضع بہانچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور نہایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ
ساور مین واقع ہے علاقہ کہرودہ ملحقہ پیسانگن تک ۷۶ میل ہے درمیان خطوط عرض
بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳
درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۲ دقیقہ کے واقع ہے ۔ اوسکا رقبہ سابقہ پیمایش
سے جو ہمارٹین صاحب کے گزیٹیر مین درج ہے ۲۶۸۳ مربع میل ہے اور پنڈت
مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمایش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل
لکہا ہے ۔

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول
تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرار داران بہنار
و مسودہ و کہرودہ و پیسانگن اور تحصیل نیانگر اور ٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہین
دوسرا اوس سے چہوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات
استمرار داران ساور و جونیان بہی واقع ہین ۔ ان دونون حصون کے درمیان
مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین ۔ ماورا اسکے یہان علاقجات
کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ و جے پور و جودہ پور و

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور اسی طرح علاقہ انگریزی
کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین۔
مگر اس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جے پور اور مشرق و شمال مین راج کشنگڑہ
اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ کہتے ہین اور جنوب اور جنوب مشرقی
سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہین۔
جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور کہین کہین متفرق پست
پہاڑیان بہی ہین۔
جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ ملحق کوہ اراولی سے یا
اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتہر انکا زیادہ تر سنگ خارا کی
اور مخروطی شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین۔
انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات مقدار
اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۷۸	دو لاکھ [illegible] روپیہ ۱۱ آنہ ۹ پائی
بیاور	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
ٹوڈگڑہ	۸۸	۳۴۹	[illegible]
	۷۵۸	۲۷۵۵	[illegible] روپیہ ۱۱ آنہ ۹ پائی

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے محکمہ پولیس سترہ ۱۷ سٹیشنون پر متعین ہے

ان میں بموجب تفصیل نو سٹیشن اول درجہ کے اور آٹھ دوم درجہ کے ہیں۔

ضلع اجمیر کی پولیس کے سٹیشن

اول درجہ

دوم درجہ

اجمیر نصیرآباد مانگلیاواس گیگل پوشکر سری نگر

پیسانگن بہنائے بیاور گریلہ مسوودہ کیکڑی

ساور جساکھیڑہ ٹوڈگڑہ جواجہ دویر

اس ضلع میں مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہیں۔

اجمیر نصیرآباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور جساکھیڑہ دویر ٹوڈگڑہ سری نگر رامسر گریلہ بہنائے مانگلیاواس جواجہ مسوودہ

پہاڑ

اس ضلع میں صرف علاقجات استمرارداران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ ورامسر وغیرہ ہیں کہ جنوب مشرق میں ہیں البتہ میدان ہیں ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہیں ملک میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہیں اور جسمیں بیاور اور ٹوڈگڑہ کی تحصیلیں داخل ہیں ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڑہ کی زمین بالکل پہاڑی ہیں یہہ پہاڑ کوہ اراولی کے وہ اجزا ہیں جو کو ہلیر اور اجمیر کے درمیان کی سلسلوں سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت میں واقع ہیں اونکا طول قریب نوے میل اور عرض چھہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال میں کہیں مسلسل اور کہیں متفرق دہلی تک چلے گئے ہیں تحصیل ٹوڈگڑہ

गंगवाना

मेर

تمام سطح کوہی ہے لیکن متصل دآدولہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخین ہوئی ہیں
ایک مشرقی جو بیلیاواس ساروٹ جہاک شیام گڈہ متعلقہ تحصیل بیاور
اور دیہات علاقہ کہروہ اور مواضعات راجگڈہ راجوسی سری نگر متعلقہ تحصیل
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشنگڈہ مین داخل ہوجاتی ہے دوسری مغربی شاخ
جو موضع کالیہ وناسے ودہولیہ وچانگ علاقہ بیاور اور چند دیہات علاقہ مارواڑ
اور موضع بہانوتہ واجمیر وکہرکہڑی وہاتہی کہیڑہ وناگ پہاڑ وناگروالی دہاتہیاور
وبیاپچہ متعلقہ تحصیل اجمیر ہوتی ہوئی شمال کیطرف نکل گئی ہے ان شاخون کے درمیان
مین میدان ہین اونپر متفرق پہاڑیان ہین ان میدانون کی اوسط بلندی سمندر
کے سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیان جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ
بلند ہین اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہین چکلہ پشکر مین ایک بلند سلسلہ موضع نلدی
کنولائی تک کابرہ پہاڑ کے نام سے مشہور ہے کہ دس میل لنبا چلا گیا ہے اور
آخر کار عام سلسلہ مین ملگیا ہے اس نواح مین سب سے بلند چوٹیان یہہ ہین۔
ٹوڈگڈہ مین برجال کا پہاڑ۔ گورم دانتہ۔ مانگت وانتہ امیر کی دہانچی۔ اور نیا نگر
چانگ ہتون کی بلند چوٹیان ہین اور ناگ پہاڑ جسکے دامن پر شہر اجمیر ہے۔ اور
اوسکے اوپر تاراگڈہ کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑون مین سب سے بلند ہے۔ اسکی
بلندی سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے۔
ان پہاڑون مین میوہ دار درخت کوئی نہین ہے البتہ دہو وسالر وڈاس وتہور
کے درخت اور گہاس بکثرت ہوتے ہین پانی کے خودرو چشمے صرف چہوٹے چہوٹے
پیپلی رشید پورہ ویاکہریاواس وبہرکو دہوکران وناگ پہاڑ مین ہین ہوا اکثر

زیادہ جاتی ہے اور خشک ہوتی ہے۔

ان پہاڑون مین شیشہ تانبے لوہے اور طوطیا کی بہت کانین ہین۔ اجمیر مین شیشہ کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچہہ فائدہ نہین ہوا کانین بند ہوگئین اور سیرواڑہ مین کبہی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے کی کانین جاری ہین ہر دو اجناس بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شوریت سجی کی قسم کی ہے اسی سبب سے کہاری ندی کا پانی شور ہے

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ بشکل عریض دیوارون کے ہین اور اون مین سے بیرونی ملک مین جانے کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین اونکو گہاٹہ کہتے ہین یہہ گہاٹے عموماً دشوار گذار اور خطرناک ہین اور ان مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کرکے مال تجارت پر چوکیداری لگائی گئی تہی چنانچہ ابہی تک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت ہوتی ہے۔ تفصیل گہاٹون کی۔

تحصیل بیاور مین۔ پاکہریاواس کا۔ سعودہ کو۔ شیوپورہ کا۔ میواڑکو۔ برکاماروارکو
تحصیل ٹوڈگڈہ مین۔ بہیل بیڑہ کا۔ کابہ چرپالا۔ ڈیولا تان۔ ٹوڈیہ۔ چھچہ۔ کیروٹ کی نال۔ پیپلی۔ گوڑہ بیرم کا۔ اڈنیا پاڑیکا۔ ڈوبیر کی نال انہین سے اکثر ارواڑکی جانب ہین۔

قلعات

डिकसन

मीलपरा
गावाचुरैला
देवलातान
गोड़या
गेगी
कैरोटकीनाल
पीपली
गुड्डाबेरम
मोड़ापाड़का
दुवेरकीनाल

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر انمین سے پہاڑ و شہر واقع ہین اسواسطے پہاڑون کے ساتھہ کہنا مناسب سمجہا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین ـ

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت
١	بیاور	ساروٹ सारोट	بعرور نسو سال ٹہاکر جیت سنگہ والی بدنور سے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے ـ
٢	ایضاً	ہتون हतून	بعرور پانسو سال دودا خان مینس نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے بدا خان کے قبضہ مین ہے ـ
٣	ایضاً	بوروہ बोरवा	بعرور ٤٥ سال مہارانا بہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا ـ
٤	ایضاً	جہاگ जाग	٤٥ سال ہوئے جب دیلوی سنگہ سعودہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے ـ
٥	ٹوڈگڈہ	کوٹ کرانا कोटकिराना	مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقاً اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے ـ
٦	ایضاً	بگڑی बगड़ी	بعرورہ ٦ سال مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی جودہپور نے بنوایا تہا
٧	ایضاً	برار ~~बरार~~	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا ـ
٨	ایضاً	اکہہ جیت گڈہ अखजीतगढ़	ایضاً ـ

बदना

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود و باش کیواسطے تیار کرائے تہے مگر کے باشندون مین سے بجز ہتون خان کے کسی نے قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون کے لیئے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔

ندیان اور نالے

کہاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی سرحد پر قریب ۳۰ میل بہکر مشرقی سرحد پر علاقہ جے پور مین بناس ندی سے شامل ہوئی ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے دیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے خصوص گرمی مین اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے سجی آمیز ہے پانی کہاری ہے۔ اور یہی ندی کا وجہہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی کا فائدہ ہے۔

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو اوّل تالاب بیسلہ سے اور بعد ازان آناساگر سے گذر کر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔

سرستی موضع لوآن علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب سے گذر کر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر لونی نام ہوگیا ہے۔

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

खारी

बीसला
आनासागर

सरस्वती

یعنی نمکین ہوتا ہے - یہہ ندی کل علاقہ مارواڑ کو طے کر کے اور کچھہ کے رن مین گر کر سمندر مین شامل ہوجاتی ہے -

واپی راجگڈہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور مین جاکر بناس مین شامل ہوجاتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے پھاگن تک پانی جاری رہتا ہے اور اسمین علاقہ بھنائی کی ندی نالون کا پانی شامل ہوتا ہے -

بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلی ہے موسم بارش مین نہایت طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم مین پانی بہتا ہے اس ندی مین کشتی چلتی ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہونے پر کشتی سے بھی عبور نہین ہوتا ہے اس ندی کے ریتہ مین لکڑی خرپوزہ بہت پیدا ہوتا ہے -

بلاڈ والی ندی موضع بوروہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور بیاور کی ندی مین شامل ہوکر مارواڑ کو جاتی ہے صرف موسم برسات مین جاری ہوتی ہے اس ندی سے بہت تالابون مین پانی بھرتا ہے -

باتا والی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے تالاب کابرہ کے نالہ کا پانی موضع روہیڑہ کے تالاب مین گذر کر اس ندی مین شامل ہوجاتا ہے انکے سوائے نالہ ہاے - بلائی کھیڑہ - سانگرواس - چانگ - لولوا - شیام گڑہ بیلیاواس - روڈباڑہ - سمیل - ڈیلہ - کھیڑہ دوہ - اڈا نالہ - روڈکاٹہ - اور ہین

تالاب

ضلع اجمیر مین صدہا تالاب ہین کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق نے پہاڑون کے درمیان جہان کسی قدر زمین قابل زراعت دیکھی وہین تالاب بنوادیا اس طرح

ہزار بیگہ زمین کہ غیر مزروعہ تھی سیراب و مزروعہ ہوگئی اور ملک زرخیز ہو گیا اونکو
بعد بھی حکام نے بہت تالاب بنوائے ہین تین قدیم تالاب شہر اجمیر کے گرد بہت بڑے ہین
اول آنا ساگر- دوم بیسلا- سیوم پشکر- اس ضلع مین کوئی قدرتی جھیل نہین ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے ابتک اس ضلع مین تیار ہوئی ہین یہ ہین
اجمیر سے پشکر ۷ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہان کو آمد و رفت
بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے
گاڑی بہلی تو مطلق نہین جا سکتی تھی مگر گھوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بھی بہت
مشکل سے پہونچ سکتے تھے مسٹر میکناٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر
رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ مین شگاف دلوا کر راستہ کرا دیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک
پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بگیان باسایش آتی جاتی ہین اس پہاڑ کی شکستگی کی
تاریخ اکثر منشی اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین دیکھی ع ہمت حاکم
عادل کہ کوہ شکست ؎ مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۶۹۰ آتے ہین شاید
مصرع اس طرح پر ہو- ہمت حاکم دوران کہ کوہ شکست ؎ کہ اسمین سنہ ۴۲ء نکلتے
ہین اور وہی زمانہ سنہ عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی میکناٹن صاحب بہادر
کا تھا- اجمیر سے نیا نگر کو ۲۳ میل پختہ ہے نیا نگر سے ٹوڈ گڑہ اور مسعودہ و میواڑ کو خام
سڑکین ہین نیا نگر سے مارواڑ کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے- اجمیر سے نصیر آباد
کی چھاونی تک ۱۴ میل- نصیر آباد سے مانگلیاواس واقع سڑک اجمیر و نیا نگر تک ۱۲ میل

نصیرآباد سے نیچ کو ۲۰ میل نصیرآباد سے چہاونی دیولی کو ۵۵ میل اجمیر سی جے پور کی جانب ۱۳۰ میل۔

شہر وقصبات

اجمیر یہہ قدیم ومشہور شہر پہاڑ کے گہاٹہ یا کہ حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد شرقی ۴۲-۷۴ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہر طرف پہاڑ ہین انمین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمت مین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ وخوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بہی اچہے ہین شہر کی فصیل سے باہر تاراگڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کہنڈرات ہین مگر اب بہی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ اندرسین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچہہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کرکے مسجد بنائی۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نرہا اور یہہ سب کام دو ڈہائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑہ مشہور ہے زمان بعد اوسکے مین اور اور اسلامی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ وخراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے

اس شہر میں دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو
بہت متبرک سمجھتے ہیں بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہیں خواجہ صاحب
خراسان میں چشت کے رہنے والے تھے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل
میں سید تھے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلاحیت کا ہونا مشہور ہے ۔ سنہ ۱۱۴۳ع میں
ہندوستان میں آئے اور اول آناساگر کی گھاٹی میں دولت باغ کے قریب
قیام رکھا ۔ ازان بعد اندر کوٹ کے قریب جہان اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی یہ ہنگام
اوسی وقت میں تھا اور اوسکے روبرو ہے چوہانون کے خاندان سے سلطنت
جاتی رہی اور اسلامی بادشاہت نے ہندوستان میں مستقل خونفشانی شروع
کی ۔ خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر
میں مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تھی ماہ رجب میں وفات
پائی لیکن روز وفات معلوم نہین ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا
کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد میں
درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت
میں اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئی اور شاہجہان نے سنگ سفید کی ۔
جامع مسجد بنوائی ۔
اکبر شاہ کو ابتدا میں نہایت اعتقاد تھا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ
زیارت کو آیا اور جب سنہ ۹۷۵ھ میں چیتوڑ فتح کیا اٹھارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے
اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ
چوبدار باورچی وغیرہ درگاہ میں نیاز کیا کہ اونکی اولاد میں سے ابتک اپنی اپنی خدمات پر

متعین ہین نقارہ کلان جو صبح و شام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چیتوڑ سے فتح کر کے درگاہ مین چڑہایا تھا۔

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور ۱۸۶۳ء سے ایک کمیٹی جسمین حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبد اللطیف و مدار بخش ممبر ہین مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچھا نہین بیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے صرف دو من بجو کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی و خیرو مستحقان کو مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق زیارت کو آتے ہین ہزار ہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم ہو گئی ہے۔

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین ہلدار ساکن گوالیار نے اونکی مرمت کرائی۔ ایک مین اسی من اور دوسری مین اٹھائیس من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجاے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے ہین۔ دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ کی بابت پچیس پچیس اور چہوٹی دیگ پر ساڑہے بارہ بارہ روپیہ درگاہ مین جمع ہو کر دیوان صاحب سجادہ نشین و متولی و خادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متصل ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین - دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین
ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور
ہے درگاہ مین اون کا تحفظ مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ غایت ہے -

اجمیر مین ایک محل اکبر شاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ اکبر درگاہ
مین اکبری مسجد بنوائی تھی اور اکبری بازار بسایا تھا اور دوسری مرتبہ ۱۵۷۰ء مین
شہر پناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا - مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی
عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران و کچہری عدالت مستعمل رہا اور
اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکھا گیا اسواسطے
اب میگزین کہلاتا ہے - اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری
عدالت اور تریری مجسٹریٹان کی مستحکم و سنگین مکانات ہین -

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے
قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آناساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات
سفید پتھر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ
رکھا گیا کہ اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار
ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالتگاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر
علیحدہ تعمیر ہو کر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے -

تارا گڈہ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلہ پیر دستگیر مشہور ہے اصل
مین یہہ قلعہ کے برج کا مورچہ تھا - روایت ہے کہ فقیر سوتہڑا نامی کوئی شخص اکبر
کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تھا اور اپنے ساتھ

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تہا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت
کرایا کرتا تہا - اور آخری وقت مین وصیت کر گیا کہ اس اینٹ کو بہی میری قبر مین
دفن کر دینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تہا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو
اوسی برج مین دفن کر دیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۶۱ع مین دولت راو
نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کر دی
تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہوئے اور مکان
جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور ہوا -
جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے بیشتر اندر کوٹ آباد تہا اوسوقت کی بڑی بڑی
باوڑیان اندر کوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے بیشتر یہہ باوڑیان
اکثر مٹی سے بہر گئی تہین کسی نے اون پہ توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے
وقت مین صاف کرائی گئین - اب سات باوڑیان بہت اچہی موجود ہین اور شاید
دبی ہوئی اور بہی ہون اونکے نام یہہ ہین -
فیتح بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناگت بائی - آنبا بائی -
تارا گڈہ مین میرانصاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے
رسالدار تہے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد ازان راجپوتون نے شبخون
مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ
مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہو جاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت
ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سیندہیہ کی
عملداری مین تیار ہوئے بخصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

کی جاگیر مین تین گانو ہین دو منابیہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سنید ہبہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین ـ

انگریزی عملداری آنیکے بعد بعہد ڈکسن صاحب ڈگی اوسری دروازہ و سورج کنڈ دارو ونڈگی
و ڈگی دہلی دروازہ و شفاخانہ اجمیر تیار ہوئے ہین ـ

اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکہا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور
ہے وہ نہین ہے جو ابتدا مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اپنے
راج دہانی یعنی دار الحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل اودہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جنون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
جاتا تہا رات کیوقت مسمار ہو جاتا غرض اوسے چہوڑ کر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب
تارا گڑہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نور چشمہ مین شہر آباد کیا ـ چونکہ راجہ
کے خاندان کے آتما پوراد یبی معروف تارا تہی اوس لئے قلعہ کا نام تارا گڑہ رکہا
اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے آخر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین ـ
اوسکے خاندان مین بیسلدیو نامی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جسنے دہلی پر فتح پائی
اور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہے
بشکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

تھا اب اکثر مقامات سے شکست ہوگیا ہے۔
اوسکے بعد غالبًا گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی نے
شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چھہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر
تالاب بنوایا اور اوسکا نام آنا ساگر رکھا موسم بارش مین آنا ساگر کا پانی چھہ میل کے
حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہر جاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے
زمانہ مین اس تالاب کی خبرگیری بہت کم ہوئی تا بعد یکہ شاہجہان نے اوسپر عالیشان
عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور
فائدہ ہوتا کچھہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور
کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہہ ہوئی تو اول ۱۸۴۱ع مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی
اوسطرف پہیر کر آنا ساگر مین ڈالا گیا اوسوقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہوگئی اور
اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچھہ نہین
ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کرکے لاکھون روپیہ کو
خرچ سے پرفضا اور دلکش مقام کردیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین
اسکرن والہ گہاٹ۔ گہاٹی والہ گہاٹ۔ ڈوڈون والہ گہاٹ۔ خزانچی والہ گہاٹ۔
لوگرہ والہ گہاٹ۔ لوہیہ والہ گہاٹ۔ باغ راجہ شاہپورہ۔ باغ نواب صاحب ٹونک۔
باغ راستہ لوراج۔ باغ تاگ بہت۔ باغ دلالان۔ باغ بنسی لال۔ باغ نواب
عبداللہ خان و منشی حاجی محمد خان۔ کیوڑے کی کنجی۔ پہول چند کی کوٹہی۔ اوسوالون کا
باغ۔ لوڈون کا باغ۔ مستان والہ باغ۔ کالا باغ۔ باغ میر عبداللطیف۔ باغ
چلہ بی بی۔ کلو بیگ کا باغ۔

سنہ ۱۰۰۸ء مین جب محمود غزنوی چوتہی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تہا اجمیر کے راجہ نے لاہور - اوجین - گوالیار - کالنجر - قنوج - اور دہلی کے راجگان سے اتفاق کرکے اوسکا مقابلہ کیا تہا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کہائی سنہ ۱۱۹۱ء مین جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتہوی راج تہا وہ فوج کثیر لیکر تہانیسر مین برسر مقابلہ ہوا اور بہت کشت و خون کے ساتہ اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہوکر بمشکل جانبر ہوا مگر اوس نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پہر حملہ کیا اور پرتہوی راج نے پہر مقام ترورٔی قریب تہانیسر مقابلہ کیا بہت کشت و خون ہوا آخرکار ہندؤن کی شکست ہوئی اور راجہ قید ہوکر مارا گیا یہی آخری راجہ تہا جسکے ساتہ ہندوستان سے ہندو کی حکومت جاتی رہی مسلمانون نے بڑہکر اجمیر پر قبضہ کیا باشندگان مین سے اکثر قتل کیے اور اکثر غلام بنائے اور اسطرح تباہ کرکے بہ تقرر خراج گران ملک راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا - مشہور ہے کہ پرتہوی راج کو شہاب الدین پکڑ لیگیا تہا لیکن تہوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی غمخوار اور غمگسار تہا بادشاہ کو راجہ کی تیراندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکہین بند کرکے آواز پر تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتہوی راج کو جیلخانہ سے طلب کرکے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگاوے اوسوقت کبیشر نے ہندی شعر مین راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے ارنیکا ہے راجہ نے سلطان سے پوچہا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بمجرد سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پہر اپنے آپکو

कालिंजर

पृथ्वीराज

थानेसर

तराइ

ہلاک کیا تاکہ دشمن بے عزتی اور اذیت سے نہ ماریں۔

جےچند

اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جےچند کے بلند نیز سے گرگئے اور جےچند کا برادرزادہ سیاجی وہان سے مفرور ہوکر مارودیس مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹھوڑون کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بہی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔

सियाजी मारू

تہوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے سنہ ۵۹۱ہ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا سنہ ۵۹۲ہ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتھ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا بنام درگاہ میرانصاحب تاراگڈہ مین ہے سنہ ۵۹۳ہ ہجری مین قطب الدین ایبک نے پہر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ سنہ ۶۱۵ہ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد نامی ایک شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاوالدین خلجی کے عہد مین سنہ ۷۰۰ہ ہجری مین شاہین بیگ اجمیر کا حاکم تہا بعد ازان رانا کہمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر مانڈو وگڈہ کے رئیس محمود خلجی نے سنہ ۸۵۹ہ ہجری مین پہر چہوڑالی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازآن اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا اور غیاث الدین کیطرف سے سنہ ۸۷۳ہ ہجری مین ملوخان حاکم رہا وسکے نام سے اجمیر مین ملوسرا ابتک مشہور ہے۔ جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹھور راجہ مالدیو نے سنہ ۹۴۲ہ ہجری مین اجمیر پر قبضہ کرلیا تاوقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندستان مین قایم ومستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک ملک کے انتظام کی کچہہ صورت نہ بندہی تہی۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خودبخود انتظام ہوتا گیا۔ سنہ ۹۶۳ہ مین بلاجنگ وجدل

खम्भ माडु

मह

मा

اور کسی کے مقابلہ آرائی کے اجمیر پر بہی اوسکا قبضہ ہوگیا اور ہر طرح کا عمدہ انتظام
ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تہا اور آئین اکبری کے بموجب میواڑ مارواڑ جے پور
وہاڑوتی اوسمین داخل تہے اور وہان کے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتی تہے
بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تہا الا اونکے خراج مین مجرا کرتا تہا اکبر نے
دور اندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پر
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ بات
کام آئی لیکن فرمان روایان میواڑ نے یہہ دوامی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نہ کی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹہے اور چتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹہایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت مین ضعف
پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہپور کو محمد شاہ کی طرف سے اجمیر کی صوبہ داری مع الحاق
عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہپور سے متعلق رہی ابتدا مین براے نام
مطابعت شاہ دہلی کرتے تہے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خودمختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابہی سنگہ اور اوسکے
چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سندہیہ
کو مقام اوجین سے اپنی امداد کے لیے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مرگیا اور بجے سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہوگیا تہا رام سنگہ اور سندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے دو حصہ تک طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان اتفاق
ہوا اجمیر کے راجپوت تعلقہ دارون مین سے کہروہ اور مسودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
کی طرف ہوگئے تہے۔ اور دیر گہنا تہہ سنگہ ٹہاکر دیولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر ٹانٹوٹی وغیرہ

जैसाणा

बांदेली

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگہ کے شامل ہوئے - چونکہ رام سنگہ نے
جیاجی راو سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپاجی کیطرف سے
पियाजी
پنڈت گوبند راؤ اور رام سنگہ کی طرف سے رام کرن پنچولی یعنی کایتہ اجمیر مین
تعینات ہوئے - آپاجی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگہ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ
नागोर
برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راؤ نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین
اوسکا رعب غالب ہوگیا یہانتک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دارون نے باوجودیکہ
بعض مہاراجہ بجے سنگہ کیطرف تہے سرکاری حاصل ادا کیا سمت ۱۸۱۲ مین بجے سنگہ
کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگہ کو ہراس پیدا ہوا اور بمجبوری مہاراجہ بجے سنگہ
اور رام سنگہ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا اب مہاراجہ
بجے سنگہ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ و بہنائی رام سنگہ کو دیئے اور باقی علاقہ اجمیر مع
تعلقہ داران خود بہامین جنکوجی و دتوجی برادران آپاجی کو سپرد کئے سمت ۱۸۱۲ تک
जनकूजी
दत्तूजी
رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبیدار
تہے لیکن سمت ۱۸۱۵ مین جب رام سنگہ از بس ضعیف ہوکر جے پور کو چلا گیا گوبند راؤ نے
کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکہہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکال دیا اور خود تمام ملک
پر قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگہ نے باستحقاق وراثت رام سنگہ کے علاقہ کا دعوی
کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ
مسعودہ و بہنائی سے اپنا دخل اوٹہا کر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹانٹولی مین بٹہادیا
گوبند راو کا یہ فعل کمال دانائی اور دوراندیشی کا تہا - اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگہ
کا دخل سمت ۱۸۲۴ تک برابر رہا سمت ۱۸۱۱ مین بہاآو پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درانی
+13

سے شکست کھائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بھی بدنظمی پیدا ہوئی تب مہاراجہ
بجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر کرکے
روانہ کیا گوبند راؤ اوس زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل نہ دیا
تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیون کی فوج آئی اور جوتشی جودہ پور کو مفرور ہوا
سمت ۱۸۲۶ مین سنتوجی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوس نے ایک باغ بیرون دروازہ
بنام تہاور جشتی چمن بنواکر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتوپورہ اوسکے
متصل آباد کیا تہا مگر بالاراؤ انگلیہ نے بجلیاں لگا و مورچال شہر کے مسمار کر دیا سمت ۱۸۴۴
مین مہاراجگان جودہ پور و جے پور نے بالاتفاق بمقام تونگ مقابلہ کرکے مادہوراو
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہ پور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۶ تک اجمیر مین قبض و دخل رکہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہوراو سیندہیہ نے ایک فوج شایستہ جمع کرکے بمقام پاٹن
مہاراجگان جے پور و جودہ پور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوادادا بخشی مرہٹون
گجرات سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہوگیا بخشی مذکور نے
اجمیر مین تاراج کیا اور چہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج نے لاچار
ہوکر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلا مزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین شیواجی نانا صوبہ دار
ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوس نے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگر دکیطرف
توجہ کرکے علاقہ بہادرین چند تہانجات مقرر کیے شیام گڈہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو قلعہ دار پچہلی برسون مین مہاراجہ جودہ پور سے ملگئے تہے اونکو چشم نمائی کی جتہ بخشید

شاہ پورہ والے سے تین لاکہہ روپیہ اور ساور والے سے اڑتالیس ہزار روپیہ اور
دیگر تعلقہ داران سے سالانہ محصول لیا اور دیہات استمرار داران کے کل قلعات
کو منہدم کردیا اور علاقہ بہنائی سے موضع راناکوٹ کو علیحدہ کرکے خالصہ مین شامل
کیا تارا گڈہ مین جہالرا بنوایا اور بازار جدید احداث کرایا سمت ۱۸۵۴ مین —
بسونت راو بہاو خلف سیواجی نانا نے اوسکے بہان راجہ بہنائی کو رہا کیا اور جملہ
علاقہ داران کی مالگذاری از سر نو بہ تخفیف و رعایت تجویز کرکے دوامی جمع بطور
استمرار مقرر کردی رام بہاو تحصیلدار کو بھی بہنائی والون نے چہوڑ دیا مگر راناکوٹ
بدستور خالصہ مین رہا - زان بعد مسن صاحب ازطرف لوئی صاحب ولوئی صاحب
ازطرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمت ۱۸۶۰ مین بالاراو انگلیہ
اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالاپورہ گانو
اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کہدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ سال بالاراو
صوبہ دار رہا - بعد ازان ہیرخان اور تانتیہ سیندہیہ اور بابوراو سیندہیہ یکے
بعد دیگرے سمت ۱۸۷۲ تک صوبہ دار رہے اور سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ء مین
اجمیر مین انگریزی جہنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست لکہی
جاتی ہے -

रानाकोट

विश्वपत सवमाऊ

लिमखव लोई मेरन

बालापुरा

हीरेखां तान्तया बापूराव

نمبر	نام سلطنت	ابتدا سنہ عیسوی کا	انتہا سنہ عیسوی کا	تعداد مدت
۱	چوہان	سنہ ۱۶۷ء	سنہ ۱۱۹۳ء	۱۰۲۶
۲	پٹھان شاہان دہلی	سنہ ۱۱۹۳ء	سنہ ۱۴۴۳ء	۲۵۰
۳	شاہان مانڈو گڑھ مالوہ	سنہ ۱۴۴۲ء	سنہ ۱۵۳۱ء	۸۹
۴	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۵۳۲ء	سنہ ۱۵۴۹ء	۱۷
۵	سلطنت تیموریہ دہلی	سنہ ۱۵۵۰ء	سنہ ۱۷۱۹ء	۱۶۹
۶	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۲۰ء	سنہ ۱۷۵۵ء	۳۵
۷	مہاراجگان سیندھیہ	سنہ ۱۷۵۶ء	سنہ ۱۷۸۶ء	۳۰
۸	مہاراجگان مارواڑ	سنہ ۱۷۸۷ء	سنہ ۱۷۹۰ء	۳
۹	مہاراجگان سیندھیہ	سنہ ۱۷۹۱ء	سنہ ۱۸۱۸ء	۲۷
۱۰	[illegible] اقتدار انگریزی	سنہ ۱۸۱۸ء	سنہ ۱۸۷۴ء	۵۶

شہر اجمیر کو آباد ہوئے ۱۷۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر سمجھا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تحت حکومت کرنے کیواسطے اجمیر کا لینا مقدم سمجھتے رہے ہین اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسون نے بھی علی العموم اپنا حاکم و سرپرست اوسیکو سمجھا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط راجپوتانہ مین واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریائے جمنا سے عبور کیا اونہین خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہہ سے بھی کہ اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تہا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت کی جانشینی حاصل ہوئی واجب ہوا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا مین شامل کیا جاوے

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہوکر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی نے اونکا
حکمنامہ بایار انخلاء اجمیر بنام باپوراو سیندہیہ صوبہ دار لکہا اور ایک دستہ فوج تحت
جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر رزیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن صاحب بہادر
اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹- جون ۱۸۱۸ء کو اجمیر مین داخل ہوکر بیدار کے پہاڑ کے نیچے
خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوسنے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی
سے در پردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بندوبست ہوا ہنوز
نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپوراو نے انجام سوچکر شہر خالی کر دیا اور مع عیال
واطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کر لیا فوج کے قیام کے
واسطے مابین بیراؤ ناندلا میدان تجویز ہوکر ۲- نومبر ۱۸۱۸ء کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ
صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا-

ابتدا مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوتے رہاتہے اور اونکی
تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل
ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ وار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص
اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہاں علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنٹ
تہے اور ہر دو اضلاع صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے- ۱۸۴۲ء مین
ہر دو اضلاع شامل ہوکر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل ضلع
کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین
مقرر ہوئے ۱۸۴۶ء مین طامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع
کی ترقی و آبادی کو دیکہکر اور کرنل ڈکسن صاحب سے از بس خوش ہوکر اونکو ہر دو ضلع کا

نمبر	نام حاکم	ابتدا	لغایت	تعداد مدت	کیفیت
۱۰	کرنل ڈکسن صاحب	۱۷ فروری ۱۸۴۲ء	جولائی ۱۸۵۷ء	۱۵ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے انکی تعریف اور کار گذاری لکھنے کو ایک دفتر چاہیے۔
۱۱	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بطور عارضی کام کیا۔				
۱۲	لائڈ صاحب	•	•	•	
۱۳	کپتان بروک صاحب	•	•	•	
۱۴	ڈیوڈسن صاحب	•	•	•	
۱۵	میجر رپٹن صاحب	•	•	•	

فہرست دربار ہا جو اجمیر میں منعقد ہوئے ہیں

اوّل۔ بتاریخ ۳۔ جنوری سنہ ۱۸۲۳ء باجلاس جنرل اکٹرلونی صاحب نصیر الدولہ۔

دوم۔ بتاریخ ۱۶۔ نومبر سنہ ۱۸۲۶ء باجلاس سر تھیوفلس میٹکاف صاحب۔

سیوم۔ بتاریخ ۱۷۔ جنوری سنہ ۱۸۳۲ء باجلاس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند۔

چہارم۔ بتاریخ ۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ء باجلاس مسٹر طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔

پنجم۔ سنہ ۱۸۷۰ء باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند۔

ششم۔ بتاریخ ۵۔ نومبر سنہ [illegible]ء باجلاس کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر۔

ہفتم۔ بتاریخ ۲۱۔ جون سنہ [illegible]ء باجلاس کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

بشتم - بتاریخ ۲۰ - مارچ ۱۸۷۸ع باجلاس مسٹر لیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر -

فی زمانہ ۱۸۷۱ع سے مسٹر ولزلی سانڈرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی و رعایا پروری و عدل گستری حد وپایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہے اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتا ہے صاحب ممدوح کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اور مفوض ہے -

انسپکٹری جنرل پولیس - ڈائرکٹری سرشتہ تعلیم -

اختیارات سشن جج مقدمات وقوعی ریل علاقہ ریاستون کے -

محکمہ جنگل وغیرہ -

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے -

تعلقہ داران کا استمرار دار ہونے سے عزت دوامی حاصل کرنا -

انتظام قرضہ رئیسان وجاگیر داران -

علاقہ جات استمرار داران کا قایم وبرقرار رہنا -

بیر اور جالیہ اور راجوسی اور بلاڈ کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا -

اجمیر مین ہر پنج اسکول جاری ہونا -

بہومیون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا -

۹ ضلع اجمیر کی ترمیم بند وبست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔
۱۰ عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔
۱۱ دفتر ضلع پچاس سالہ کا ازسرنو ترتیب پانا۔
۱۲ راجگڈہ کے مفقود الخبر خاندان کو ازسرنو ریاست وجاگیر عطا ہوکر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔
۱۳ تمام سڑکون اور خصوص پشکر کے دشوار گزار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔
۱۴ ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔
۱۵ نمبرداران کو حقوق پچوترہ اور دستار عطا کرنا۔
شہر اجمیر بمبی سے مئو ونیمچ ہوکر ۶۷۰ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔
پشکر یا پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پر کہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گرد نواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہر طرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر ومکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برمہا کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکہا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ مین نے صرف یہی ایک مقام دیکہا ہے اور یہہ بہی عجیب ہے کہ اوسکے تنکہر پر مثل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے۔ اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹہ نے

पुष्कर
पोहकर
गोकल

کے سیند ہیہ کا وزیر تہا - باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور رمز دوری بہی لیکن صفت ڈیڑہ لاکہہ روپیہ خرچ کرکے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینوں یعنی گہاٹوں سے اوتر کر جاتی ہین اور پورنماشی اشنان کیواسطے پر بہہ کا دن ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجہی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا ہوا ہے ناگ ورس کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ اسمین آتا ہے اور فاضل پانی لونی وسرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین ہوتا - اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے -

اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے -

راج گہاٹ مشہور مان مندر مہاراجہ مان سنگہہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت سنگہہ کی رانی نے بصرف دو لاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا -

پنچ پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اوسپر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنچ پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے -

کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہما نے یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے یہہ گہاٹ دولت راو سیندہیہ کا بنایا ہوا ہے -

شیو گہاٹ پر گوبندیشر مہادیو کا مندر ہے -

पर्बी

पांडोर

राजघाट

पंचपीरघाट

कोटेश्वर

[illegible]

۶ اندر گھاٹ پر اندر کی مورت ہے بخشی سندر لال کا یتھ جے پور والے نے بنوایا تھا
۷ چندر گھاٹ پر چندرمان کا مندر ہے شیام لال کایتھ جے پور کے بخشی نے بنوایا تھا
۸ بنسی گھاٹ اجمیر کے بنسی لال کایتھ نے بنوایا تھا۔
اہلیہ بائی خاندان ہلکر کے کنج ۔
۹ گنیش جی کا مندر ۔
۱۰ رگھناتھ جی کا مندر ۔
۱۱ مرلی منوہر جی کا مندر ۔
۱۲ نرسنگ جی کا مندر واقع نرسنگ گھاٹ ۔
۱۳ بسرام گھاٹ مع مندر مہادیو تعمیر کردہ ہندو راو مرہٹہ ۔
۱۴ گھاٹ راجہ بہاور ۔
۱۵ بدری گھاٹ ۔
۱۶ رگھناتھ گھاٹ ۔
۱۷ رام گھاٹ ۔
۱۸ گھاٹ رائے مکند کایتھ ساکن نارنول ۔
۱۹ رام گھاٹ مع مندر رامیشر ۔
۲۰ گھاٹ ناظر سالگرام جودھ پور ۔
۲۱ کنو گھاٹ و کنج مہاراجہ صاحب بھرت پور ۔
۲۲ جگ گھاٹ ۔
۲۳ چھینک گھاٹ ۔

گہاٹ گوردہیکا۔
ہاتہون کا گہاٹ مہاراجہ صاحب بوندی کا بنوایا ہوا۔
برہمہ گہاٹ۔
ساوتری گہاٹ تعمیر کردہ ٹہاکر کالاقہ جودہپور۔
گہاٹ پرسرام۔
سیت رشی کا گہاٹ مع مندر کرنی ماتا۔
سروپ گہاٹ۔
بلب گہاٹ۔
گہاٹ راجہ جودہپور۔
انکے علاوہ چہوٹے چہوٹے گہاٹ اور مندر بہت ہین۔
قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان
مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین
یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد شرقی
۷۴ — ۴۰ پر واقع ہے۔

نصیرآباد کی چہاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر
جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے
جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتداء عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب
بہادر نصیرالدولہ بنائے گئے تہے اسواسطے اسکا نام نصیرآباد رکہا گیا ہے۔
یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

بہت مفید ہے کہ آب وہوا کی رو سے یہہ چہاونی کل ہندوستان مین سب سے
بہتر سمجھی جاتی ہے البتہ گرمی زیادہ ہوتی ہے یعنی جولائی مین ۹۱ درجہ سے ۱۰۲
درجہ تک پہونچ جاتی ہے اور سال تمام کی اوسط گرمی ۷۶ درجہ ہے۔ چہاونی بہت
وسیع و فراخ ہے اور بازار باقاعدہ سیدہا عمودوار متقاطع تالاب اور کوئے
بہت ہین مگر پانی شور ہے میوہ دار درخت بالکل نہین ہوتا ہے مگر ترکاریان
بافراط ہین عمارتی لکڑی بہت گران و نایاب ہے اور دریاو تجارتی شہرون
سے دور ہونے کے سبب سے انگریزی چیزین گران ملتی ہین۔
جیکومنٹ صاحب نے ۱۸۳۲ع مین دیکہا تب وہان تین پیادون کی رجمنٹین اور
دو سوارون کی رجمنٹین اور دو توپخانہ اور سپرس و مائنرس بقدر تناسبہ
اور ساٹہہ انگریز تہے ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ اس مجمع سے زیادہ صاحب علم
اور مہمان نواز صحبت مجہکو ہندوستان مین کبہی نہین ملی ہے یہہ چہاونی راجپوتانہ
کے فیلڈ فورس یعنی میدانی فوج کا ہیڈکوارٹرس یعنی مسکن مقدم ہے۔
سطح سمندر سے ۱۴۴۶ فیٹ بلند دہلی سے ۲۴۳ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے
۲۲۲ میل مغرب مین ساگر سے ۲۵۰ میل شمال مغرب مین نیمچ سے ۱۴۴ میل شمال مین کلکتہ
سے ۱۰۵۱ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ
۵۰ دقیقہ پر واقع ہے۔
نیانگر یہہ قصبہ علاقہ میرواڑہ مین نصیرآباد اور بیاور کے راستہ پر نصیرآباد
سے ۳۱ میل جنوب مغرب مین عرض بلد ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد ۷۴ درجہ ۵ دقیقہ
پر واقع ہے پختہ شہر پناہ اور بازار کشادہ اور باقاعدہ ہین اور تجارت بہت ہے

اس قصبہ کو کرنل ڈکسن صاحب کمشنر اجمیر نے آباد کیا تھا۔

بیاور علاقہ میرواڑہ مین چہاونی نصیرآباد سے ۳۰ میل جنوب مغرب مین ایک وسیع گہاٹے کے اندر واقع ہے وہان میرون کی ایک ہزار جوانون کی پلٹن رہتی ہے عمدہ عمارتون مین جیلخانہ ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲۶ دقیقہ۔

بہنائی یا بنائی بہنای کا قلعہ اور قصبہ نصیرآباد سے بوندی کے راستہ پر نصیرآباد سے ۲۰ میل جنوب مین اور بوندی سے ۷۰ میل شمال مغرب مین واقع ہیں۔ یہہ قلعہ بلند کہڑے غار دار پہاڑ کی چوٹی پہ بہت خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ یہان ایک راجہ راٹہوڑ خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور سے ہے مگر بتحت حکومت سرکار انگریزی ہے کہ حال مفصل وسکا ضلع کے رئیسون کی تفصیل مین لکہا جاوے گا۔ ہیر صاحب نے لکہا ہے کہ قصبہ بہت بڑا ہے اوسمین دو عمدہ مندر ہین پرگنہ مین ۹۳ دیہات ہین اور ۲۷۳۴۰ کی آبادی ہے۔ عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ۔

مسعودہ یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے ۲۰۵۹۹ باشندون کی پرگنہ مین آبادی ہے شہر اجمیر سے ۳۰ میل جنوب مین واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۳۵ دقیقہ۔

کیکڑی یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ہے قصبہ مین ۲۰۲۵ کی آبادی ہے بازار کشادہ اور شہر پناہ ہے اجمیر سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین اجمیر و بوندی کی سڑک پر واقع ہے عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۲۰ دقیقہ

سری نگر راستہ اجمیر و ٹونک پر اجمیر سے ۱۰ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۲ دقیقہ۔

فہرست روساء ضلع اجمیر

راجہ دیوی سنگہ صاحب خلف چتر سنگہ صاحب راجپوت گوڑ جاگیردار راجگڈہ و کوٹہاج۔

شیخ المشایخ دیوان غیاث الدین علیخان صاحب خلف دیوان سراج الدین علیخان صاحب سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اس علاقہ کے اہل اسلام مین انکی عزت و بزرگی اول درجہ پر ہے اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر رکہتے ہین۔

نواب عبد الکریم خان صاحب خلف عنایت اللہ خان صاحب پٹہان عہد بادشاہی سے معزز ہین اور اب چہہ گانو کی جاگیر رکہتے ہین۔

راجہ بلونت سنگہ صاحب و راجہ بختاور سنگہ صاحب مہاراجہ کشن گڈہ کے خاندان مین ہین ان کے بزرگ روپ نگر کے رئیس تہے مگر وہ تو ریاست کشنگڈہ مین شامل ہوگیا مرہٹون کے وقت سے گنگوانہ و آنترہ و مکرہ کے جاگیر دار ہین۔

میر عنایت اللہ شاہ خواجہ مودود چشتی کی اولاد مین ہین اور سجادہ نشین ہین محمد شاہ کے وقت مین جاگیر ملی تہی کہ اب تک ہے اور سیوم درجہ کے آونریری مجسٹریٹ ہین۔

میر نظام علی صاحب کا خاندان اصل مین متوطن کشنگڈہ تہا رشتہ داری خاندان نواب عبد الکریم خانصاحب کی وجہہ سے جاگیر حاصل ہوئی اور بود و باش

اجمیر کی اختیار کی۔

ٹھاکر گلاب سنگھ راجپوت گوڑ راجگان راجگڑھ کے خاندان سے ہین اور موضع بانگلیا وار کے باشندہ اور رارجن پورہ کے جاگیر دار ہین۔

شالگرام صاحب جوتشی قدیم باشندہ جودھپور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر بانگلیا وار پائی تھی تب سے یہان رہتے ہین۔

کشن گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیر دار ہین۔

رائے سیٹھہ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودھپور سے راٹھوڑ راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کر لینے سے سیٹھہ کہلاتے ہین بہت معزز و دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر مین بہت مفصل لکھا ہے۔

رائے سیٹھہ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹھہ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین

قاضی امیر الدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت معزز ہین۔

میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیردار ہین۔

نواب عبد اللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹھان اصل باشندہ نواح کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خانصاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتھ کابل کی لڑائی مین بڑی رفاقت کی تھی اور اونکے ساتھ اس ملک مین آکر منشی گیری

راجپوتانہ بہت رہتے تھے اخیر مین راج جو دہیور کے دیوان ہوکر نوابی کا خطاب پایا اور
۱۰- نومبر ۱۸۵۹ء کو لشکر کے میلہ مین کسی دشمن کے ہاتہہ سے قتل ہوئے انکے سوا
سید عبد الوہاب صاحب -
میر امام علی صاحب معروف میر جی -
سیٹہہ سوبہاگ مل صاحب -
سیٹہہ فتح مل صاحب -
سیٹہہ موہن لال صاحب -
ٹہاکر ہرناتہہ سنگہ صاحب -
مہتہ رتن سنگہ صاحب -
سیٹہہ رام چندر صاحب -
سیٹہہ صاحب چند صاحب -
اس ضلع کے معزز رئیس و جاگیر دار اور بعض اون مین سے آنریری مجسٹریٹ ہین

مگرہ میرواڑہ کی تاریخ

مگرہ میرواڑہ وہ ملک ہے جسمین اب بیاور و ٹوڈگڈہ کی تحصیلین ہین مگرہ اور میرواڑہ
دونون لفظ پہاڑ کے معنی رکہتے ہین یعنی مگرہ تو خود بمعنی پہاڑ ہے اور میر و سنسکرت
مین پہاڑ کو کہتے ہین اس وجہہ سے اس پہاڑی سرزمین کے باشندے میر کہلاتے
ہین اور اون کی بود و باش کا ملک میرواڑہ نام سے مشہور ہے - پرتہی راج
سے پیشتر اس ملک مین متفرق اقوام کے لوگ آباد تہے اون مین گوجر بکثرت تہے -

चीथा
लावल

پرتہی راج کی اولاد مین بیشتر حورت کے شکست سے جودہ اور رلاکہن دو شخص پیدا ہوئے تہے
جب پرتہی راج کی سلطنت ختم ہو کر اہل اسلام کے متواتر حملون اور کشت و خون سے
ہندوستان مین امن برباد ہو رہا اور رلاکہن کی اولاد نے اس دشوار گذار کوہستان
کو اپنا جاے پناہ قرار دیا اور جسقدر زیادہ ہوتی گئی ملک مین پہیلتی گئی اور چونکہ اجمیر
کے خاندان سے تہی باشندگان کو محکوم اور مطیع کرتی رہی کہ آخر کار تمام ملک پر
متسلط ہوئی۔ سلطنت مغلیہ کا بہی اس ملک مین انتظام نہوا کیونکہ حکومت شاہی کی
کوئی نشانی پائی نہین جاتی اوس زمانہ کی نہ کوئی عمارت ہے نہ کسی کے پاس عطیہ شاہی
جاگیر ہے مثل قانون گویان وغیرہ کوئی قدیم عہدہ دار ہے مگر ہان ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب
کسی طرف سے کسی فوج نے حملہ کیا اوسوقت اطاعت کر لی اور پہر متمرد ہو گئے اور
ملک ویران تہا کسی بادشاہ کو بہی اوسکے لینے اور خرچ کثیر اوسکے انتظام کے لئے گوارا
کرنے کی خواہش نہوئی اور یہہ لوگ اکثر گہاٹون سے نکلکر اور گرد نواح کے ملک
مین لوٹ مار کرکے ان پہاڑون مین پوشیدہ گذران کرتے رہے۔
اسیطرح جب مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری اجمیر مین ہوئی تب
بہی مگرہ محکوم و خراج گذار نہوا صرف اسقدر ہوا کہ جب جہانتک راج میواڑ کی فوج
نے دخل کیا اور وہین موجود رہی تب تک اونکا مقبوضہ ملک سمجہا گیا اور جب تک راج
مارواڑ کی فوج جہان رہی تب تک وہان اونکی عملداری متصور ہوئی۔ جب فوج
واپس گئی خود مختار ہو گئے اسیطرح جب راجگان راجگڈہ نے توجہ کی شام گڈہ وغیرہ
دیہات تحصیل بیاور اونکے تحت مین رہی مگر چونکہ اونہون نے شیام گڈہ مین مستحکم
قلعہ بنایا مہاراجگان مارواڑ و میواڑ کی نسبت اونکا حاکمانہ تسلط زیادہ رہا مگر جب

گوڑکر دور ہوئے وہ لوگ پہر خود سر ہو گئے - اونکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹہاکر
نے جو قریب ٹہا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ گوڑون پر ٹہاکر مسعودہ کا ابتک قبضہ
ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تھے -

جب ۱۸۱۸ء مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ولڈر صاحب نے مگرہ کے معزز
اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی وتشفی دی اور امن و امان رکہنے کی فہمایش
کی مگر وہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب و مناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین
اسلئے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پر حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور بالگوبند

बरसाव

جمعدار دلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعہ دار مقرر کیا علی ہذا برار مین قلعہ تعمیر

बरार

کرکے تہانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسیوجہہ سے ٹوڈگڈہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہاراجگان
میواڑ و مارواڑ کے یہان کبہی کبہی عملداری ہوئی تہی اونہون نے اس ملک کے اجزا
اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلا تامل وخلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا اسواسطے
چند دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تین
علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون
نے پہر سرکشی کی میرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تہا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل
تہا بغیر ایک زبردست سرکار مثل سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تہا ریاستون
سے اونکا کچہہ انتظام نہو سکا آخر کار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چہاونی
نصیر آباد سے مویشی گہیر لیگیا اور گرد نواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی
تب سرکار کو اونکے قرار واقعی انتظام پر توجہہ ہوئی - سنہ ۱۸۲۱ء مین تین طرف سے مگرہ
مین فوج داخل ہوئی - ایک مسعودہ کی طرف سے - دوسری کہروہ کی طرف سے - تیسری

ٹوڈگڈہ سے ۔ چونکہ مسودہ کا ٹھاکر بھی اونکی زیادتی سے عاجز تھا اوس نے سرکار کی مدد کی ۔ جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج کے مقابلہ کی تاب کہان تھی فوراً اطاعت پذیر ہو گئے ۔ ایک دفعہ پھر بھی سرکار نے رؤسا ء مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجھتے ہین تو انتظام کامل کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تھی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کر کے انتظام سے سبکدوش ہو گئے ۔

اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تھے مگر مجبور ہو کر انہون نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو ٹھہ و دیوایر جنکے دیہات کی تفصیل آیندہ لکھی جاویگی دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کیے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے ۔

دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانگ و کوٹ کرانہ آٹھہ سال کیواسطے مفوض ہوئے ۔

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمعیت مستعد رکھکر وہان کی کل وارداتون کے جوابدہ ہو سکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکھنے کی پیش خواہش ہے اور وہ ارادہ اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا بندوبست جاری کرنا منظور ہے اسلیے حسب ایما مسٹر ویلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بھرتی ہوتی ہے اوسکے

مصارف کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ادا کرتے رہینگے اور دیہات چانگ دچیتا ڑ خالصہ مارواڑ جنمین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین ہوئی تھی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹھاکر متعین ہوئے تھے میعاد مذکورہ بالا کیواسطے سپرد کیے جاوینگے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو اوسمین زر مندرجہ بالا محسوب ہو۔ اختتام میعاد پر ادائے زر مذکور موقوف کیا جاوے گا اور دیہات واپس لیے جاوینگے مورخہ ۴۔ رجب ۱۲۳۹ ہجری۔

دستخط بیاس صورت رام۔ جواب بانجانب صاحب پولٹیکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ مگر مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہوگی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پھر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کر دیے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵۔ مارچ ۱۸۲۴ء مطابق پھاگن شدی ۵ سنہ ۱۸۸۰

دستخط صاحب پولٹیکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کہروہ کے ٹھاکرون نے بعض دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالہ کیے۔

سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور مین پوربیون کی پلٹن متعین ہو کر مختصر چہاونی ڈالی گئی و ٹوڈگڈہ و سارو ٹ و بیاور مین تحصیلین اور جابجا تہانجات مقرر کیے گئے۔ ابھی چھہ مہینے نہین گذرے تھے کہ جھاک مین تہانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع لوروا مین جو سرکاری چپراسی تعینات تہا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تہانہ کے کسی سپاہی کی

بدچلنی سے تھی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پھر تو تمام گروہ مین فساد ہوگیا مگر جلد ہی چند
مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہوگیا بھوپ جی ہتون کا خان کہ مفسدون کا سرگروہ
تھا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا الکھا خان گرفتار ہوکر دایم الحبس کیا گیا۔ پیشتر فوج کی چھاونی
تو دھانک کے نیچے تھی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش بلندی سے نقصان
پہونچاوین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہہ چھاونی مقرر کی
اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی اوسپر میر لوگ باشندگان ملک بھرتی ہونے
لگے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہوگئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر و ڈاکو
تھے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہوگئے اور اونکے ساتھہ کل ملک کے لوگ
محنت پیشہ اور صلح شعار ہوگئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کرکے
زراعت و تجارت و نوکری اختیار کرلی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و
توجہہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین بھی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب
اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین۔

اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب
نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہوکر سنہ ۱۸۳۳ء مین عہدنامہ ذیل
از سر نو منضبط کیا۔

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ علاقہ میواڑ

اقرار نامہ فیما بین لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب
انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاشیر سنگھ پردہان و شیام ناتھہ پردہت وراسے

جیونجی لال وکلا سرکار اودے پور در باب جاری رہنے قبضہ سرکار انگریزی کے راج
اودے پور کے اوس حصہ پر جو ملک مگرہ و میرواڑہ مین داخل ہے بمیعاد آٹھہ سال
آیندہ ابتدا از ۳۱ - مئی ۱۸۳۲ء لغایت ۳۱ - مئی ۱۸۴۱ء بتاریخ ۷ - مارچ ۱۸۳۳ء بمقام
بیاور مین بمنظوری جانبین منضبط ہوا۔

اوّل - مگرہ میرواڑہ کے حصہ متعلقہ راج اودے پور کے دیہات مین سرشتہ
انتظام جو جاری ہے میعاد آٹھہ برس آیندہ مذکورہ بالا تک بدستور جاری رہیگا
دوم - جوکہ اس بندوبست مین سرکار انگریزی کا خرچ کثیر ہوتا ہے اور راج اودے پور
کو اوس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اسواسطے یہہ امر مشروط و مقرر ہوا کہ علاوہ پندرہ
ہزار روپیہ کی جو واسطے مصارف چھاونی بیاور کے واسطے سال بسال ادا
ہوتے رہے ہین دربار اودے پور سرکار انگریزی کو پانچہزار روپیہ سالانہ اور
دیتا رہیگا یعنی کل بیس ہزار روپیہ ادا ہوتے رہین گے اخراجات تحصیل مالگذاری
آٹھہ سال آیندہ بھی اسمین داخل ہونگے ۔

سیوم - دو متصدی ہمیشہ میجر ہال صاحب کے ساتھہ رہین اور رپورٹ
تحصیل دیہات اودے پور واقع میرواڑہ کی پرتال کیا کرینگے اور متصدیان
مذکور تحصیل دیہات مذکور کا حساب سرکار انگریزی کے حساب کے مقابلہ و مطابقت
سے تیار کیا کرینگے ۔

چہارم - اس اقرارنامہ کی ایک نقل بعد حصول منظوری امیر عظام نواب
گورنر جنرل صاحب کے دربار اودے پور کو دیجاویگی ۔

علی ہذا القیاس بعد انقضاء میعاد سابقہ پھر راج جودہ پور سے عہدنامہ ذیل منعقد ہوا ۔

عہدنامہ سرکار جودہپور بابت دیہات میرواڑہ جو کیا گیا

ازانجا کہ دربار نے بہ نظر تعمیل منشاء سرکار انگریزی اور صلاح و ایماء اونکے قایم مقام مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن و امان محفوظ رکہنے کیواسطے جدید بہرتی ہوئی تہی سابقاً مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا تہا اور چانگ و چیتاڑ وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جنمین فوج انگریزی سزا دہی کے واسطے متعین ہوئی تہی اور راوسکی مدد کیواسطے راج کے تہانہ بہیجے گئے تہے میعاد آٹہہ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کئے گئے تہے اور یہہ شرط تہی کہ اس سرکار کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ و پڑتال کے واسطے رہنے کی اجازت ہوا اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات منہا ہوا کرے اور انقضاء میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہو جاوین۔

ازانجا کہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پہاگن بدی ۱ سمت ۱۸۸۵ مطابق ۳ رجب ۱۲۸۵ کو ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الوس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نو برس آیندہ تک بدستور ادا کرتے رہین گے اور نو برس تک چانگ چیتاڑ وغیرہ دیہات شرائط سابق پر پہاگن بدی ۱ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۵ رجب ۱۲۸۸ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے۔

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

خواہش سے دربار یہہ بہی عہد کرتا ہے کہ سرکار موصوف کی خواہش کے بموجب کاتک شدی ۲ سمت ۱۹۵۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری سے انتہائے میعاد دیہات مذکورہ بالا تک بموجب شرائط متعلقہ چانک وچیتاڑ دیگر دیہات سرکار انگریزی کو سپرد کئے جاوینگے - میعاد مذکور کے انقضاء پر مطالبہ سالانہ ویٹہ دیہات سابق وحال مقبوضہ سرکار انگریزی کا مخلد رآمد موقوف ہوگا اور کل دیہات دربار کو واپس ہونگے - مورخہ کاتک شدی ۲ سمت ۱۹۵۲ مطابق ۲۹ - جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری و

۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ ع -

راتریہ - مادہدہ - راٹل - دہاٹل - بہگورہ - کروارہ - چرچی کا کدہ

جواب منجانب لفٹنٹ ٹرویلین صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

جو دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ بہتری انتظام ملک میرواڑہ کیواسطے بمیعاد آٹھہ سال اس شرط پر سرکار انگریزی کو مفوض ہوئے تھے کہ اونکی آمدنی مطالبہ تعدادی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے منہا ہوتی رہے اب وہ میعاد منقضی ہوئی اور میرواڑہ ثانی نو برس آیندہ کیواسطے ازسرنو مرتب ہوکر سات گانو دیگر اوسی میعاد کیواسطے اونہیں شرائط پر کاتک شدی ۲ سمت ۱۹۶۲ سے سرکار کو مفوض ہوئے ان سات دیہات کی میعاد بہی چانک وچیتاڑ وغیرہ دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ کے ساتھہ ختم ہوگی ان دیہات کی جمع کا حساب بہی اوسیطرح دیا جائیگا جیسے دیگر دیہات کا - اور تاریخ مذکورہ سے نو برس منقضی ہونے پر دیہات مفوضہ سابق وحال اہالیان راج جودہپور کو واپس دیئے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا - مورخہ کاتک بدی ۲ سمت ۱۹۶۲ مطابق

۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۲۳ء - دستخط ایچ ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
بعد ازان دربار میواڑ نے سنہ ۱۸۲۴ء مین تا خوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار
انگریزی کے تحت مین رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودہ پور نے سات دیہات
شمولہ میرواڑا واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجھے بزیر
تحت انتظام انگریزی رکھنا منظور کیا۔

سنہ ۱۸۳۵ء مین اسباب مین سعی کی گئی کہ جودہ پور اور میواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ
ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی مین شامل کیے جاوین مہارانا صاحب نے اپنے دیہات
کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ جو مہارانہ صاحب
سیندھیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدئے تھے اور
اونکی واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب قلمی عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے خیال
رکھتے تھے اقرار مین سے دیجاوین۔ مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی پوچ اور ظالم
تھی کہ دیگر ملک اونکے تحت مین چھوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودہپور
سے بھی کوئی امر قطعی طے نہوا۔ اس غیر معین حالت مین میواڑ و مارواڑ کے دیہات
واقع میرواڑہ انتظام انگریزی مین چلے آتے ہین اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ و میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹاڈگڑہ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۷۸	۲۳	۲۰۱	[illegible]

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ سرکار انگریزی تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڑھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
دربار میواڑ	۳۷ ½	۶۱	۹۸ ½	[illegible]
دربار مارواڑ	۲۰	۴	۲۴	[illegible]
ٹھاکر مسودہ	۲ ⅚	۰	۲ ⅚	[illegible]
ٹھاکر کہروہ	۱ ⅚	۰	۱ ⅚	[illegible]
میزان	۲۴۱	۸۸	۳۲۹	[illegible]

ان دیہات کی دوسری تفصیل

سرکار انگریزی	دربار میواڑ	دربار مارواڑ حصہ سالم	ٹھاکر مسودہ	ٹھاکر کہروہ
۲۰۱ ⅚	۹۸ ½	۲۴	۲ ⅚	۱ ⅚
سالم ۱۹۲، نصف ۱۶	سالم ۹۴، نصف ۴		نصف ۲، ایک ثلث ⅓ ۱	نصف ۲ ۱، چہارم ½
تین چہارم ۲، ایک ثلث ½ ۱				ایک ثلث ⅓ ۱

اس میں سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور اودے پور کا ۳۰۵ مربع میل اور جودھ پور ۶۷ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران مسودہ و کہروہ ۷۲۶ مربع میل ہے۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور ہے دو سو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

جے سنگہ صاحب رئیس جےپور نے بہی باصلاح صوبہ دار اجمیر اس ملک پر چڑہائی کرکے
موضع چانگ اور بہاگ جو بڑے نامور مقام ہیں فتح کرلئے تہے۔ لیکن تہوڑے عرصہ
کے بعد جب مہاراجہ صاحب کی فوج چلی گئی تہانہ دار کو نکالدیا اسیطرح نواب میر خان صاحب
نے ایک دفعہ یورش کی تہی کہ ناکامیاب واپس گئے تہے۔ تیسرے جب راجہ اودے بہان
ٹہاکر بہناکہ کو رام بہاؤ صوبہ دار اجمیر نے گرفتار کیا تہا شیام گڑہ والون نے
مع چند سوار اجمیر مین آکر کسی موقع سے رام بہاؤ کو پکڑ لیا اور اپنے وطن مین
لیجاکر بمقام بہاگ قید کردیا۔ اور جب اودے بہان رہا ہوگیا تب رہائی دی لیکن
رام بہاؤ اس گستاخی کو نہ بہولا۔ ۱۸۱۲ء مین اوس نے فوج کشی کرکے شیام گڑہ
خوب تاراج کیا اور ایسا قتل عام کیا کہ اوسکی یادگار مین ابتک شیام گڑہ مین پختہ
چبوترے بکثرت موجود ہین لیکن جب تہوڑے عرصہ مین شیام گڑہ والون کی
کمک جہاگ لولہ وغیرہ دیہات سے پہونچی تو رام بہاؤ کو انجام کار واپس آنا پڑا۔
اگرچہ اس ملک کا مشرقی حصہ متعلق میواڑ اور مغربی متعلق مارواڑ متصور ہوتا رہا ہے
مگر ٹہاکران تال و کسانی و بدنور و دیوگڑہ و بگڑی علاقہ مارواڑ کے گرد کے چارون
طرف محیط تہے اور اپنے ملحقہ دیہات سے بطور نشان سرداری دس پانچ روپیہ
سال یا خرگوش یا بکرہ یا راس نرگاؤ بشرح مختلف لیا کرتے تہے مگر ٹہاکران مذکور یہان
کے بعض سرکش و معزز لوگون کو بہی بطور دعوت کچھہ نقد و جنس دیتے تہے۔

اس ملک مین متعدد قومین آباد ہین ۔ چوہان ابنون کی کثرت ہے اونکے فرقہ جات
چیتا ۔ برڑ ۔ پاراوت ۔ میر کاٹہات ۔ میرات گوڑات ۔ ہین ۔

دراصل اس قوم کا مورث اعلے پرتہی راج چوہان راجہ اجمیر تہا اوس نے [illegible] قوم کی

ایک عورت خانہ انداز کی تہی اوسکے بطن سے جودہ اور لاکہن دو پسر پیدا ہوئے
لاکہن کی اولاد تو سروہی کی جانب پہیل گئی اور جودہ کی اولاد نے اس مگرہ کو اپنا
قیام گاہ بنایا مشہور ہے کہ جودہ چانگ مین رہا کرتا تہا اوسکے دو پسر ہوئے ایک
جسکو چیتا کہتے ہین اور دوسرا نیب جسکو بڑ کہتے ہین چیتا کی اولاد نے چانگ کے علاقہ
مین شیام گڑہ - جہاگ - ہتون - بوردہ - کوکڑا بلی - کوٹ - کرانہ - دیہات آباد
کئے - بادشاہ کے عہد مین چیتا کی اولاد مین گورا اور ہرراج دو بہائی تہے انکو
مارواڑ کے راجہ سے ملک چہین لینے کا خوف تہا - اسواسطے دربار شاہی کے کسی
امیر کے ذریعہ سے مذہب اسلام قبول کر کے فرمان شاہی مشعر عطائے مگرہ و سیر اوار
حاصل کیا اور دربار شاہی سے قانونگو و قاضی متعین کرائے اور بذریعہ صوبہ دار
اجمیر اس ملک پر قبضہ پایا مگر گورا نے اپنا مذہب بدستور رکہا اور مذہب اسلام جو
اختیار کیا تہا ترک کر دیا چنانچہ اوسکی اولاد ابتک اپنے ہی مذہب مین ہے اور
ہرراج مسلمان ہو گیا اوس نے اپنی اولاد مین ختنہ وغیرہ کا رواج جاری کیا
ہرراج کا نام کاٹہا مشہور ہوا اسکی وجہہ یہہ بیان کرتے ہین کہ جب دہلی مین حصول
ملک کے واسطے گیا تہا بادشاہ کی خدمت مین اوسکی پاسبانی کی نوکری تہی اتفاقیہ
بارش بکثرت ہوئی جہان اوسکا پہرہ تہا پانی پرنالہ کا زور سے گرتا تہا اور ہرراج
بدستور نوکری پر عین بارش مین حاضر رہا بادشاہ نے اوسکو ایسی سخت حالت مین
نوکری پر مستعد دیکہہ کر مگرہ کی زبان مین فرمایا کہ بہت کاٹہا یعنی سخت آدمی ہے
سمجہنا چاہیے کہ سمی میرا ہرراج کاٹہا اور گورا دونون کا دادا تہا اوسکے نام پر دونون
کی اولاد میرات مشہور ہے مگر اس خصوصیت سے کہ ہرراج کاٹہا کی اولاد میرات

کاٹہات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا مورث ہندو تہا مگر اوسکی
اولاد مدت دراز تک کوہستان مین وحشیانہ بود و باش رکہکر اپنا مذہب بہول گئے
اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کہانے پینے سے حلال و حرام کا کچھہ تمیز نہ رہا گوڑا
و ہر راج مسلمان ہوکر اپنے ملک مین آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا انکے
نزدیک یکسان تہا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری مین شامل رہے اور بچی
ہر راج کی اولاد نے صرف احرا اور رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کہانا پینا شادی
بیاہ وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ مین البتہ اہل اسلام کی آمد و رفت و صحبت سے
مسلمانی طریقہ ان لوگون مین جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین
گویا یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹہات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان ہین —

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱	مکانات مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	[illegible]	[illegible]
		متعلقہ عہدہ داران درگاہ	[illegible]	[illegible]
		متولیان درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
۲	ایضاً	درگاہ میران صاحب	[illegible]	[illegible]
۳	ایضاً	چلیہ پیر دستگیر	یک	[illegible]
۴	ایضاً	چہتری اسرجی راو	[illegible]	[illegible]
۵	ایضاً	ستہذ رسرجی ناتہہ دوارہ	یک	[illegible]

بادشاہون کی حاضر باشی و نوکری کیا کرتے تہے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب جودہپور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھ مدت بعد نوکری کی ضرورت متصور نہوکر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری وقتاً فوقتاً لگایا گیا چنانچہ مہاراجہ بجے سنگہ صاحب نے [illegible] مین ٹہاکر دیولیہ سے ۱۰۰۰ سال مالگذاری کا لینا مقرر کرکے سند لکہدی تہی۔

جب سمت ۱۸۴۶ مطابق ۱۷۸۹ء مین اجمیر مین مرہٹون کی عملداری ہوئی تو اونہون نے حسب رئیسون سے کہ اونکے حقوق بنام نہاد زمینداری و تعلقداری دفتروان مین لکہی جاتی تہی مالگذاری لینی شروع کی۔

سمت ۱۸۶۶ مطابق ۱۸۰۹ء مین گمان راو صوبہ دار اجمیر نے ایک رقم فوج خرچ کے نام سے ہر استمراردار پر لگادی مگر یہہ نہین ظاہر ہوتا کہ اصل جمع یا فوج خرچ کی تشخیص بہیا یا علاقہ وار کسی حساب سے ہوئی ہو۔

عملداری انگریزی آئی تب جمع و فوج خرچ مقررہ سابقہ مین نو روپیہ فیصدی کی کمی ہوکر باقی روپیہ سکہ انگریزی قایم ہوا کہ ۱۸۴۲ء مین فوج خرچ کی رقم جملہ ۔۔ سال معاف ہوگئے اور اصلی جمع بدستور جاری رہی کہ اب تک وصول ہوتی ہے اب ان استمراردارانکی تعداد دیہات و رقبہ و مالگذاری و کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے

تعداد استمراردارن	نام قوم	تعداد دیہات	رقبہ بیگہون میں	تعداد کل آمدنی	تعداد مالگذاری
۱	گوڑ	یکہا	۳۷۵۰	[illegible]	[illegible] ۱۶ پائی
۵۸	راٹہوڑ	[illegible]	۷۱۹۸۸۹	[illegible]	[illegible] ۹ پائی
۲	سیسودیہ	[illegible]	۶۶۰۴	[illegible]	[illegible]
۳	چوہان مینہ	[illegible]	۱۸۵۴۰	[illegible]	[illegible] ۱۶ پائی
۱	چارن	یک	۸۰۰	[illegible]	[illegible]
		[illegible]	۸۱۹۵۲۲	[illegible]	[illegible] ۹ پائی

آغاز عملداری سے یہہ لوگ بلفظ استمراردار مشہور ہین اور یہہ امر واجبی تہا کیونکہ حکام مرہٹہ کی اخیر عملداری مین اونکی جمع مستقل مقرر ہو چکی تہی اونکو استمراردار قبول کیا جاتا - مگر ویلڈر صاحب کی تحقیقات مین اونکے عام استحقاق استمرار داری کو قبول نہین کیا گیا صرف راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور استمرار دار رکہے گئے تہے اور باقی لوگون کی نسبت تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار کہلاوین اور بعد دس سال کے نصف آمدنی پر بندوبست ہوا کرے - پہر سنہ ۱۸۴۳ع مین راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور کی نسبت جو تجویز سابق مین ہوئی تہی غلطی پر مبنی قرار پاکر اونکی استمرار بہی صرف تاحیات رکہی گئی - چنانچہ ٹہاکر راج سنگہ صاحب ساور والہ کا انتقال ہوا تو تشخیص جدید عمل مین آئی - مگر راجہ نورتن سنگہ صاحب بہنائی والہ کے انتقال پر کچہہ بازپرس نہوئی - اور اسیطرح دیگر ٹہاکران کی نسبت کچہہ تجویز نہوئی - اب تہوڑا عرصہ گذرا کہ کرنل ڈکسن صاحب ڈپٹی کمشنر کے وقت مین اتفاقیہ کاغذات سابقہ کے دیکہنے سے کئی غلطیان ظاہر ہوئین اور بہت بحث و تحقیقات کے بعد سرکار نے براہ فیاضی و

رؤسا پدروری سب کو بلکقلم استمرار دار مقرر کردیا - اور بتاریخ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۳ع بمقام اجمیر مسٹر لیال صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کرکے سبکو سندین عطا کین - اوس سند کی نقل یہہ ہے -

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہانیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کرکے چہوڑ دیا اور جو جمع اب ہے اوسکو براے دوام پختہ کردیا ہے - بنا برآن یہہ سند آپ کو واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد بجانب آقا نعمت آپ کے اور آپکے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہونے کی غرض سے یہہ رعایت کی گئی ہے -

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکہے ہوئے استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی بجانب آقا نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفاے کامل مین کسیطرح کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچہہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوین قطعی ہوگا -

دوسری شرط آپکے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکہے ہین اونکی

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال ادا کرنی پڑیگی اور اس جمع کا روپیہ اون قسطون کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کاریز جو سرکار کی لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا اور اوس سے آپ کے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آب پاشی جو سرکار جب حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجہ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپ کے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپکو فوراً اطلاع دینی پڑیگی اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ ادا کرنا پڑیگا مگر یہہ حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپکو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سواے ضلع کی بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جسکے پیچھے آپ متبنی و مسند نشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران مفصلہ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپکو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست مناسب کرنا پڑیگا اور جو اوس معاش کی نسبت کچھہ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا کسی اور با اختیار افسر کے جو اوسکے ضلع کا انتظام کرتا ہو۔ حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین ۔ دادا دادی ما باپ بیوہ بھائی بہن حقیقی یا متبنی بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان ۔

ساتوین شرط جو اسطرح وارث متبنی ہوکر مسند نشین ہوگا اوسکو مسند نشینی سے پیشتر قواعد مفصلہ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

الف جب مسند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا دادا کی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب مسند نشین ہونیوالا بھائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمرار دار کے حقیقی بھائی کے بیٹے پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاوے گا **ب** جب چچا مسند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سواے اس صورت کے جب مسند نشین ہونیوالا جو تبنی ہوا حقیقی بھتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطون مین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہوگا **ے** جب ایک سال کے اندر دوسری مسند نشینی ہو پہلی مسند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بھی کچھہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک مسند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری مسند نشینی ہو تو جسقدر جزو نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجھے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہو گی۔

آٹھوین شرط استمرار دار موجودہ کو سواے اوس مروج الوقت قانون کے جو سرکاری کامون کے لیے زمین کی بابت جاری ہوا اختیار نہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کر دے اور نہ یہہ اختیار ہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹھیکہ دے یا رہن کر دے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کر دے یا قرضہ مین پھنسا دے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بحچ

ایک لیا ... لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب کسی قانون ثبت کے لیجاوے ضمانت مین دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپ کو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہ رکھنی پڑے گی اور اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کرنے کیواسطے حتی الامکان تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارھوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان مین حسب منشا حکم سرکار مدد دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت ملک کے لئے دل و جان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے تو حتی المقدور اپنے اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹۔ مارچ [illegible]ء حسب الحکم جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر۔ ہمارے دستخط اور مہر سے یہ سند دیگئی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو رونیہ سر وید صاحب کی کتاب مین درج ہے اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست بے تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم تربیع ادا ہوگا۔

خریف یکم جنوری [illegible] ربیع ۵ جولائی [illegible]

راٹھوڑ

ان استمرارداران مین زیادہ ترخاندان جودہ پور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑنسل کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راج کلون کے ذیل مین لکھی گئی ہے اور باقیماندہ راج جودہ پور کے حال مین لکھی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سے جو بعرصہ چار سو سال قنوج سے آکر مارواڑ مین اقامت پذیر ہوا تھا مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب فرمان رواے حال ملک مارواڑ تک اکتیس پشت گذری ہین اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک کشنگڈہ کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمرار دار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکہتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ کے ذمہ وار ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے۔

اوّل مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین چونڈا جی تہے اونکے خلف بیرم جے کی اولاد مین ناگری کے بہومیان ہین۔

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تہے اونکے خلف اکہے راج کی اولاد مین کہوڈان اور بوبانی کے بہومیان ہین۔

سوم چودہوین پشت مین جودہا جی ہوئے اونکے خلف دودا جی وغیرہ بیرم جے کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین۔

برسنگ جی ۔ چاندراجی ۔ جگمال جی ۔ ایسٹر جی ۔ جیمل جی

नादसी ۱-نادسی

रीछ्मालया नागोला ۲-ریچھ مالیان ۱-ناگولا کیسری سنگہ

बगराय गोयला ۳-بگرائی ۲-گویلہ استمراردار الطلبی

सलारी कनईखुर्द ۴-سلاری ۳-کنی خورد بھنائی भिनाय

केवानया पेरोली ۵-کیانیہ ۴-پیرولی استمراردار

ایشرداس ۱-سرانہ भिराना

استمراردار الطلبی ۲-سورکہنڈ सूरखंड

देवलया دیولیہ ۳-شولیان शोलया

استمراردار

फरोड़ ۱-اروڑ

शोकली ۲-شوکلی

शोकला ۳-شوکلہ

रघुनाथपुरा ۴-رگھناتھ پورہ

गुडाकलां ۵-گوڑہ کلان

پنجم انیسوین پشت مین اودے سنگہ ہوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان منفصلہ ذیل ہین —

اولاد جسونت سنگہ استمراردار میواڑیہ — سکت سنگہ

मेवाड़िया — ان سنگہ بھومیان اکری — پرتاب سنگہ بھومیان جالی

کرن سنگہ

जारखी

استمرار دار تعظیمی

کہروہ खरवा

استمرار دار

۱- بہوانی کہیڑہ भवानी खेड़ा

۲- ناسون नासून

۳- دیوگڈہ देवगढ़

- بہگوان سنگہ
  - استمرار دار تعظیمی عن گوبندگڈہ गोविंदगढ़
    - نانڈ رام نیرڑہانی नांद रामनेरहानी
    - رام پورہ ناند रामपुरा नांद
  - بہوسیان
- مادہو سنگہ
  - بہوجہار سنگہ
    - استمرار دار تعظیمی
      - ۱- پیسانگن पिसांगन
      - ۲- پارڑہ पाड़ा
    - استمرار دار
      - ۱- خواص سرسڑی खवास सरसड़ी
      - ۲- پیران ہیڑہ पिरानहेड़ा
      - ۳- میودہ خورد मेवदा खुर्द
      - ۴- گوڈہ गुढा
      - ۵- سدارا सिदारा
      - ۶- گل گانو गुलगांव
  - کرن سنگہ
    - استمرار دار تعظیمی - جہرون महरूं
    - استمرار دار - لسواریہ लसवारिया
      - نیمود नीमोद
      - سانگریا सांगरया
      - کاویڑہ कावेड़ा

استمرارداران موجودہ حال کے بزرگون سے اکبرشاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ
مین کوئی نہ تہا ہر ایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین
مگر سبکی روایتین اکبرشاہ کے وقت سے بعد کی ہین کہروہ والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر
شکت سنگہ ہمارے مورث اعلے نے اکبرشاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے
کشتی سے اتفاقیہ گر پڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی اوسکے
جلدوے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ [illegible] مین صرف
اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راو شکت سنگہ کو بوجہہ مدمعاش نسلاً بعد نسلاً
عطا ہوا۔

ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہوگئے تہے اور لوٹ مار
رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا
کر جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلا شرط
[illegible]ع مین بہوپت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی ۔ راجہ صاحب بہنائی نے
لکہا ہے کہ اس علاقہ مین مادلیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبرشاہ نے ہمارے مورث
کرم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل
کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔

ٹہاکر صاحب گوبندگڈہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبنداس ۲۵ سوارون سے
نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانو جاگیر مین ملا تہا۔

ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ٹاڈلی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا
اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ایک [illegible] ۔ گوپی ناتہہ ولد کسنا تہہ

تیرہ گرام سین راٹہور کو جاگیر مین عطا ہوا جسکا باپ بیجاپور مین کام آیا تہا یہہ فرمان خاص
بادشاہ کا مہری محررہ ۲۵ شہ ہے۔

ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ استمرارداران کے بزرگون کو ابتدا
مین یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زر نقد
بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے۔

سیسودیہ

مہارانا صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل
کی بہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے۔ اس ضلع مین استمراردار
ساور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے۔ اس خاندان کے
سوائے اس ضلع کے استمراردارون مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے۔

सावर

سابقاً راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال
سے تعلق اونکا راجپوتانہ کی ایجنسی سے ہو گیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون
کی ریاست رہگئی ہے۔

مہارانا اودے سنگ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگ اور شکت سنگ
دو بیٹے تہے پرتاب سنگ کی اولاد تو فرمان روائے ملک میواڑ ہین اور رئیس ساور
ٹہاکران پرتاپ پورہ ٹانکاواس۔ چونسلہ۔ جانتہلی۔ پیلاج۔ بشوندنی۔
دیوکہیڑی۔ شکت سنگ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین۔

ا۔ شکت سنگ

۲۔ بہان سنگ

प्रतापपुरा
टांकावास
चांवला
जानथल
पपुलाज
बिसून्दनी
देवखेड़ी

۳- گوگلداس

۴- سندرداس .... عجب سنگه .... دیو گہڑی

۵- پرتاب سنگه .... جے سنگه .... رام سنگه

.... پیلاج .... بسوندنی

۶- راج سنگه .... چھتر سنگه .... چان بہلی

۷- اندر سنگه .... بہادر سنگه .... چونسله

۸- سکت سنگه

۹- بہوپ سنگه

۱۰- اجیت سنگه

۱۱- جسونت سنگه .... زورادر سنگه .... ٹانکاداس

۱۲- سندرداس .... شب داس .... پرتاب پوره

۱۳- مادہو سنگه .... ساور

رئیس ساور کا مورث اعلے گوکلداس شاہزاده شاہجہان کا ملازم تہا ایکدفعہ جہانگیر اور شاہ جہان کے باہم بمقام بنارس لڑائی ہوئی اوس معرکہ مین گوکلداس کے ۸۰ زخم لگے اور اوس نے بہادری اور نمک حلالی ثابت کی شہزادہ سے صلح کے بعد اوس جہان شاہی کے جلوسے مین سنہ ۱۶۲۵ مین ساور مع پرگنات کیکڑی وغیرہ عطا کئے گو دیگر پرگنات قبضہ سے جاتے رہے فقط ساور ابتک ہے سابقاً نوکری کرتے تہے مرہٹون کے عہد سے جمع مقرر ہو گئی ہے۔

گوڑ

یہہ خاندان اس ملک کا باشندہ قدیم نہین ہے سنہ ۱۱۸۰ء کے قریب اونکا مورث بچہراج گوڑ بنگالہ سے پرتہی راج کے وقت مین دوارکا کے درشن کے لیے اجمیر آیا تہا اتفاقاً اونہین ایام مین دریا سنگہ حاکم ناگر چسنر پورہ پرتہی راج باغی ہوگیا تہا اسواسطے پرتہی راج نے اوسکی گرفتاری کیواسطے بچہراج سے استدعا کی چنانچہ بچہراج کامیاب ہوا اور بظہور اس شجاعت کے پرتہی راج نے اوسکو اپنا داماد بنایا۔ گوڑون کی حکومت اوس زمانہ مین کچہاون سرواڑ جونیان کیکڑی وغیرہ علاقجات مین بہت پہیل گئی تہی۔ ہمایون کے وقت مین راجہ گوپال داس کا ہفت ہزاری منصب تہا جہانگیر اور شاہجہان کے دربار مین راجہ بیٹہل داس کی بہت عزت تہی چنانچہ اوس اپنے پوتہ راج سنگہ کے نام پر راجگڑہ بسایا ہے پہر انقلاب زمانہ سے ایسے ضعیف ہوئے کہ راٹہوڑون نے کل ملک پر قبضہ کرلیا۔ آخرکار ریاست شیوپورہ کی مدد سے مکرر راجگڑہ پر دخل ہوا مرہٹون کی سخت گیری سے گوڑ مفلس ہوگئے تہے یہانتک کہ سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے بشرط نذرانہ راجگڑہ کا پرگنہ واپس کیا تو مفلسی سے نذرانہ کا بندوبست نہوسکا تب گوہاج کے سوا سب خالصہ مین شامل کیا گیا اوس وقت سے اس قدیم ریاست کی حالت روز بروز ابتر ہوتی گئی۔ اخیر مین حسب سفارش مسٹر لاٹوس صاحب مہتمم بندوبست و سانڈرس صاحب کمشنر گورنمنٹ ہند سے سنہ ۱۸۷۴ء مین قبضہ راجگڑہ راجہ دیوی سنگہ کو براے دوام جاگیر مین ملا بتاریخ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۸۷۴ء خلعت و سند عطاے راجگڑہ جلسہ عام مین دیے گئے۔

कुचामन
सरवाड़
निरख
कोवान
लाम्बूरा

چوہان بنس

اس قوم کی پیدایش و پہیلاؤ کا حال بگرو سیرواڑہ کے حالات مین لکہا گیا ہے اور

دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹ ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض خفیف لگان پر ملے تہے اور دے اجمیر مین بہی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدا مین کچہہ محصول نہین لگایا بدستور نوکری لیتے رہے مگر دوا ڈارہ مرہٹون کی عملداری مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا گیا عملداری سرکار انگریزی کے آغاز مین عام تعلقہ دارون مین شمار ہوکر استمرار دار قرار دیئے گئے۔

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے نزہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹری نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پر بہی مالگذاری مقرر ہوئی اوسیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمرار دار رکہا۔

استمرار دارون کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے۔

اوّل باعتبار نقشہ نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلاتعظیمی مع اپنے کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صف یعنی درجہ مقرر کئے گئے اوّل صف مین تعظیمی استمرار دار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلاتعظیم۔ اور سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے۔ دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مد نظر رہے ہین۔ تیسرے ازروے نقشہ معاملت گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمرار دار کے ساتہہ چند چہوٹے استمرار دار لگے ہین

کہ اونکی چہوٹی ریاستین اونکی بڑی ریاستون کے ساتہہ شمار مین آتی ہین اور اونہی کے ساتہہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - باینہمہ کہ علی العموم یہہ عنوان مراتب مطابق و متفق ہین بعض مین اختلاف بہی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملت گذاری مین دوسرے رئیس کے ذیل مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین خود تعظیمی ہونے کی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان کسی ایک رئیس سے قربت رکہتا ہے اور معاملت گذاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح ہوتی جاویگی -

بہنائی باڈن واڑہ ٹاوڑی

اس خاندان کا مورث اعلے چندرسین ہے جو والد یو مہاراجہ مارواڑ کا چہوٹا بیٹا تہا عوام مین مشہور ہے کہ چندرسین بڑا بیٹا تہا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا وہ چہوٹا تہا مگر کرنل ٹوڈصاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے - چندرسین دعویدار ریاست ہوا تہا اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تہی اسواسطے چندرسین جودہپور سے نکالا گیا اور نابرگ مقام سیوا نہ رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین بہنائی کم آباد جنگل تہا اور رادلیا نامی بہیل وہان خودمختار تہا اکثر غارتگری کرتا تہا اتفاقیہ کرم سین نبیرہ چندرسین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور رادلیا بہیل نے اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بہیلون کو نشہ مین مخمور کردیا اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب رادلیا کو ہلاک کیا اور بہنائی پر خود قابض ہوگیا بعض روایت کرتے ہین کہ رادلیا نے شاہی خزانہ لوٹا تہا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

متعین ہو کر اوسے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا۔ علاقہ بہنائی پور اسیہ مشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبرشاہ مین پرگنہ بہنائی لکہا ہے مگر استمراریا جاگیر کا کچہہ ذکر نہین ہے۔

کہتے ہین کہ اسی راجہ چندر سین کی ہمشیرہ اکبر شاہ کو بیاہی تہی کہ جودہ بائی کرکے مشہور تہی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے۔ مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اور دیگر کی رضامندی سے ہوئی تہی چندر سین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹہا اور اوسکے ہاتہہ مین مورچہل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت دوہہ مین کہا کہ تو راجپوت ہے تجہکو تلوار ہلانی چاہیے نہ کہ مورچہل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتھی پرسے کود کر علیحدہ ہوگیا اودے سنگہ مہاراجہ مارواڑ کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بہائی بٹون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چہوٹے بیٹون گرجہر سنگہ۔ بلدہر سنگہ۔ موہن سنگہ کو واجبی گراس نکلا کہ وہر سنگہ کی اولاد پیتا تولائی کے استمرار دار ہے اور بلدہر سنگہ و موہن سنگہ کی اولاد ڈبریلہ۔ ڈہنگاریہ۔ سانپڑودہ۔ ورنیگوٹا مین بہوم سے گذارہ کرتی ہے۔

پہر سنہ ۱۵۹۶ء مین شیام سنگہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے ۸۴ دیہات مین سے ۳۸۔ اکہے راج کو ملے اور ۴۶۔ اودے بہان کو جو بالوٹی یعنی مسند نشین ہوا تہا۔ اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار دار اور اوسکے بہائی بیٹے ہین۔

اودے بہان کے تین لڑکے کیسری سنگہ سورجل نرسنگداس ہین سے کیسری سنگہ مسند نشین ہوا۔ اور سورجمل کو بانڈواڑہ اور نرسنگداس کو ٹانوٹی معاش مین ملی۔ نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنی ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر سبب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجمل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا اور نرسنگداس کو معاش ملی۔

بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور بہتی سنگہ بڑے جگت سنگہ مسند نشین ہوا اور بہتی سنگہ کو شولیان معاش مین ملا۔

بعدازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سورکہنڈہ ملا مگر اب سورکہنڈہ پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سورکہنڈ استمرارون مین داخل نہین ہے۔

بخت سنگہ کے بعد دلیل سنگہ مسند نشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ معاش مین ملا۔

اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمراردار بہنائی مع راؤ کیسری سنگہ صاحب برادر خورد بالاجمال قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راؤ کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کیکری مقرر ہوکر وہان رہتے ہین اور انصرام کام کرتے ہین اس خاندان مین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۲۶ گانو ہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمراردار نمبر اول ہین اونکے ساتہہ دو صف مین جگجیون سنگہ استمراردار شولیان۔ مجول سنگہ استمراردار ساتولائی۔

چہارم بہوج ہیڈا استمرار دار راج کوٹہڑی اور سیوم صف مین راؤ کیسری سنگہ صاحب

برادر راجہ صاحب چندر سنگہ ٹہاکر سرانہ ہین —

باندن واڑہ تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس ریاست کا اول استمرار دار ٹہاکر سورجمل

تہا کیسری سنگہ بڑا بہائی جو مسند نشین بہنائی تہا سورجمل و نرسنگہ اس چہوٹے بہائیون

کو کم معاش دیتا تہا نرسنگ واس نے تو بوجہ تبنی ہونیکے منظور کر لی مگر سورجمل ناراض

ہوکر دہلی چلا گیا وہان اورنگ زیب بادشاہ تہا ایک مہم مین سورجمل سے کار نمایان ظہور

مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑہے تین ہزاری منصب سات پارچہ کا خلعت اور

ہاتہی مرحمت ہوا اور بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا دیا اور اوسکے سوا رام سر

و سری نگر کا علاقہ بہی جاگیر مین عنایت ہوا سنہ ۱۶۶۷ء مین سورجمل نے باندنواڑہ میں

دار الریاست بنائی تہوڑے عرصہ بعد مہاراجہ اجیت سنگہ صاحب والی جودہ پور اجمیر

مین آئے تو باندنواڑہ سے ٹہاکر پیشوائی کو نہین گیا مہاراجہ صاحب سخت ناراض

ہوئے اس خفگی مین رام سر و سری نگر کا علاقہ ضبط کر لیا باندنواڑہ اگرچہ بحال رکہا

مگر لوٹ لیا اور قلعہ شکست کر دیا سورجمل کے چار بیٹے ہوئے ۱ امر سنگہ باڑوہی —

۲ فتح سنگہ ٹہاکر باڈلہ — ۳ صورتان سنگہ ٹہاکر جاولہ — ۴ اندر سنگہ ٹہاکر کلیان پورہ —

امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے ۱ بہادر سنگہ باڑوہی — ۲ مان سنگہ ٹہاکر جوتایان —

بہادر سنگہ کی دو اولاد ۱ اکہے سنگہ باڑوہی — ۲ بہیرون سنگہ ٹہاکر امرگڈہ —

اکہے سنگہ کے بعد کوئی علیحدہ نہین ہوا ٹہاکر رنجیت سنگہ استمرار دار باندنواڑہ بلا شرکت

غیرے قابض ہے کوئی شریک نہین ہے بلکہ خود بہی کلیان پورہ سے متبنی ہو کر مسند

نشین ہوا ہے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے

ہین اوسکی مالگذاری مین امرگڈہ کی جمع شامل ہے وہ امرگڈہ سے باستثنا سالانہ لیتا ہے باندنواڑہ مین ۱۱ گانو ہین اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راؤجی کا عطا ہوا ہے ۔

راؤ رنجیت سنگہ صاحب استمرار دار باندنواڑہ خود تعظیمی استمرار دار نمبر ۸ پر ہے ۔
اوسکے ساتھہ دوصف مین کرن سنگہ (۲۸) بہیم سنگہ (۲۹) چندن سنگہ (۳۰) بہوپال سنگہ (۱۲)
باڈلہ جوتایان جاودہ کہنیان پور

اور سیوم مین ہمت سنگہ (۳۱)
امرگڈہ

ٹاٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون مین باڈری بانگی گونگرا مین مل گئی باقی تین گانو پر بہوپت سنگہ ٹہاکر حال ٹاٹولی قابض ہے ۔
اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ جاگیر یعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی ہے سبب یہہ کہ ٹاٹولی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین ۔
ٹاٹولی کا ٹہاکر خود ٹاٹولی مین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیرگڈہ مین رہتا ہے مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے ۔
ٹاٹولی کا ٹہاکر بہوپت سنگہ خود تعظیمی استمرار دار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتھہ بہوانی سنگہ ٹہاکر باڈری دوم صف مین بہ نمبر ۳۹ ہے ۔

بہادر سنگہ کو موضع جو تسا اگر اس مین جلا بعد از ان اجیت سنگہ کی اولاد مین زور اور سنگہ
کو موضع ٹانکا داس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شیو داس کو موضع پڑایا
پور رہ دیا گیا۔ باقی گانو سب ٹہاکر کو ملے جیسا اب مادہو سنگہ قابض ہے مگر ان مین سے
دو گانو چارون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکہے ہین بجز
ٹہاکر ہیلاج کے کہ وہ مارے سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی
بیٹا کچہہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹہاکر مادہو سنگہ مبلغ سالتمام مین داخل
کرتا ہے بہائی بیٹے مادہو سنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹہاکر کے قبضہ مین ۱۲ گانو ہین
سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹہاکر سندر داس تاحیات خود استمرار دار قبول کیا
گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ڈکسن صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے ازسر نو
تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹہاکر مادہو سنگہ
کی حیات تک منظور ہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہو سنگہ استمرار دار
ساور دوم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹہاکر ہیلاج دوسری صف
مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹہاکر بسوندنی چہتر سنگہ ٹہاکر
جو لسلے۔ ہر ناتہہ سنگہ ٹہاکر ٹانکا داس۔ دہونکل سنگہ ٹہاکر دیو کہیڑی۔
کرن سنگہ ٹہاکر جیا نہر تہلی ہین۔

کیفیت ریاست

ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
ساور خاص	[illegible]	۶۱۴۴۳	[illegible]	[illegible]	
دیوکہیڑی - بسوندی - چاندتھلی چولسلہ - ٹانکاواس - بہانڈاور رگھوداں چارن - مہرون خورد مہتاب سنگہ پیپلاج رام سنگہ	[illegible]	۱۵۱۶۱	[illegible]	[illegible]	۲۶۲
میزان	[illegible]	۷۶۶۰۴	[illegible]	[illegible]	۷۴۷۸

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا
سنہ ۱۵۵۶ع مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا
اوسی اثناء مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا
بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے
چیتوڑ کے راناکی مدد بہم پہونچاکر بمقام ہرناڑہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین
جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہنونت سنگہ پالوی
پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین شیر اور

سورج کی لڑائی ہوئی اور سورج نے شیر کو مغلوب کر کے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین سورج کی منصور ہو کر موضع باگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا۔ ہنونت سنگھ کی چوتھی پشت مین عجیب سنگھ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

موہن سنگھ پاٹوی - کیسری سنگھ ستہانہ مین - بخت سنگھ کیسرپورہ مین - جسکرن سکرانی مین - گردہرداس جامولا مین - موہن سنگھ کے تین بیٹے ہوئے سلطان سنگھ پاٹوی - شیر سنگھ شیرگڈہ مین - بیری سال کیلو مین سلطان سنگھ سے تیسری پشت مین شیام سنگھ کے دو بیٹے ہوئے اول رتن سنگھ پاٹوی - دوم شرت سنگھ جسکو نرواڑہ گراس مین ملا رتن سنگھ کے بہی دو پسر ہوئے ایک بہیرون سنگھ پاٹوی - دوسرا دیو سنگھ جسکو جے سنگھ پورہ گراس مین ملا - اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بہوپال سنگھ تہا مگر وہ شیرگڈہ مین بجے سنگھ کا متبنی ہوا - بہیرون سنگھ کی اولاد مین صرف ٹہاکر بہادر سنگھ صاحب بلاشرکت غیرے مسعودہ کے استمراردار ہین اسطرح ہنونت سنگھ کی اولاد مین اول مقدم ریاست مسعودہ اور چہوٹی ریاستین ستہانہ - کیسرپورہ - سکرانی - جامولا - شیرگڈہ کیلو - نرواڑہ جے سنگھ پورہ کی ہوئین اور پہر ان چہوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے لانبہ اور نگر - کیسرپورہ سے اکروٹل - اور رالاواس - اور شیرگڈہ سے فتحگڈہ - اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین -

مسعودہ کے ٹہاکر صاحب کو آنریری مجسٹریٹی درجہ سوم کے اختیارات اپنی علاقہ مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تہا - اور ٹہاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے ہمصاحب ... الگذاری

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ و نگر کے سوائے کل دیہات مقبوضہ
اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے سسعودہ مین ۲۸ گانو ہین ٹہاکر صاحب کو جلسہ قیصری
دہلی مین راو کا خطاب ملا ہے۔

راو بہادر سنگہ صاحب استمراردار سسعودہ تیسری نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ذیل
مین دوسری صف مین ٹہاکر شادول سنگہ ستہانہ۔ ٹہاکر اودے سنگہ
سکرانی۔ ٹہاکر چتر سنگہ لانبہ۔ ٹہاکر دہیرت سنگہ نگر۔ اور تیسری صف مین ٹہاکر
دولت سنگہ جاسولا۔ ٹہاکر بہوپت سنگہ اکرول۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ کیاد۔ ٹہاکر زورآور سنگہ
شیرگڈہ۔ ٹہاکر بہیم سنگہ فتح گڈہ۔ ٹہاکر فتح سنگہ کیسرپورہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ جے سنگہ پورہ
ٹہاکر میگہہ سنگہ لالیاواس ہین۔

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
سسعودہ خاص	[illegible]	۹۸۷۷۳	[illegible]	[illegible]	
دیگر ریاستہائے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible]	
میزان	[illegible]	۱۴۸۰۵۴	یکلکہہ [illegible]	[illegible]	

مجمل حال جونیان مہرون وپیسانگن

انکا مورث اعلےٰ مادہو سنگہ مہاراجہ ادری سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اوسکو علاقہ تسوانہ سوجت و جیتارن تین لاکہہ کا پٹہ دار مشہور کرتے ہین معلوم نہین رہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا - مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیسانگن مین آیا تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر فتح پائی اور پیسانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڑہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کر لئے اور ۱۷۱۱ع مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کر دئے بشن سنگہ کو جونیان - کرن سنگہ کو مہرون جہوجہار سنگہ کو پیسانگن - مشہور ہے کہ پیسانگن وار الریاست جہوجہار سنگہ چہوٹے بیٹے کو اس خدمت کے عوض دی تہی کہ جہوجہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کے خون کا انتقام گوڑ یا خان شیام گڑہ والہ سے لیا تہا -

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے - اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو لردیج - اور دہیرت سنگہ کو دیولیہ خورد و دو گانو ملے - راج سنگہ سے دوسری پشت مین تخت سنگہ پاٹوی ہوا - اور دلیل سنگہ کو کالہیرہ بوگرا اور درجن سنگہ کو منڈہ راس مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

دستور رہا بعد ازان موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی
کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچہہ باقی نرہیگا اسواسطے
اب صرف حوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے -
کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈز
ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے - ریاست جونیان سے [illegible] سالانہ
خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر سنڈہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر
مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے -
جونیان سے متعلق ایک واقعہ تاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ
کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس سے سنوہر پورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر
ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی
کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے - جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ
کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے -
جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین مہتاب سنگہ کا ایرہ بوگلہ
مان سنگہ کروتج - دیو سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور رام سنگہ ٹہاکر سنڈہ
تیسری صف مین -

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
جونیان	[illegible]	۳۴۴۷۵	[illegible]	[illegible]	
تخت کی جاگیرین	[illegible]	۱۵۹۸۵	[illegible]	[illegible]	
میران	[illegible]	۵۰۴۶۰	[illegible]	[illegible]	

جھرون

ٹہاکر کرن سنگہ اول ٹہاکر جہرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ اولاد پیدا ہوئی - اول سے اجیت سنگہ کہ جہرون کا ٹہاکر ہوا - بخت سنگہ جسکو تسوارہ ملا بہادر سنگہ کو بیمور ملا - دوسری سے بجے سنگہ جسے سانگڑیہ ملا - ظالم سنگہ جسنے کارنڑہ پایا - یہہ تقسیم ۱۸۲۵ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر پہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نااتفاقی ہوئی کیونکہ جہرون خاص بڑا علاقہ ہے ۱۸۶۱ء مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کارنڑہ والے نے جہرون کے ٹہاکر جگت سنگہ اور بہارتہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے جہرون پر قبضہ کرلیا -

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کر چکا تہا اس سے ٹہاکر جہرون کا کچہہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار وپیادگان لیکر کارنڑہ سے جہرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسے نہ مارنے کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہاکر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے کوہ بہارتہہ سنگہ کو قلعہ سے گرادیا کہ وہ اسطرح مرگیا اوٹکو ٹہاکر کی ٹہکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کردیا اور خود جہرون کا ٹہاکر ہوگیا گو اس ظلم پر کسی راٹہور نے دست اندازی نکی مگر شاہپورہ کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے جہرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی خائف ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈولہ لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد کرالیا

اور جہرون سے مکالکر کا ویڑہ برجدیا اور جہرون مین راجہ نے بہار تہہ سنگہ کی ٹہکرانی کا قبضہ کرادیا سنہ ۱۸۱۲ء تک وہ قابض رہی سنہ ۱۸۴۳ء مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پسر الیشری سنگہ کو متبنٰی لیا مگر سنہ ۱۸۶۵ء مین جواہر سنگہ لاولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی کالو سنگہ سند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے - یہہ علاقہ کسی زمانہ مین جہر یعنی گوجرون کے قبضہ مین تہا اس سبب سے جہرون کہلاتا ہے -

جہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر تعظیمی استمراردار ہے اور اوسکے ساتہہ دوسری صف مین - درجن سال کا ویڑہ - کشن سنگہ تسواریہ - دہونکل سنگہ سانگریہ - موڈو سنگہ نیمود -

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
جہرون	[illegible]	۲۲۵۸۵	[illegible]	[illegible]	
استمرارداران تحت	[illegible]	۱۴۱۲۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ار۳ پائی	
میزان	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ار۳ پائی	

پیسانگن

جہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوئے - فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ پیسانگن وخواص سنگڑسی وپران بیڑہ ملی - اور شیام سنگہ کو پاڑہ میوزہ خورد گوڈہ اور دیوی سنگہ کو سدارہ اور رگل گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے - ناہو سنگہ پاٹوی -

اور کلیان سنگہ خواص سرڑہی دیپان ہیڑہ کا ٹہاکر ہوا سنہ ۱۸۵۸ع مین دکہنیون کی عملداری تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہر چند تنگ طلبی ہوئی مگر ادا نہو سکا تب انجام کار پران ہیڑہ اور سرڑہی صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن چڑہے ناتہو سنگہ ٹہاکر پیسانگن ریاست جاول مین بیاہا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ لگی بہن تہی اس ذریعہ سے ناتہو سنگہ نے پران ہیڑہ اور سرڑہی حاصل کر لیے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر پیسانگن کے قبضہ مین رہے - بعد ازان کلیان سنگہ نے ؎ روپیہ سرکار سندیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا -

जावद

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور سادول سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ نے اونکو قید کر دیا کوئے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت ظالمانہ تہی تمام برادری نے جمع ہوکر اونکو قید سے رہا کر دیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات پائی اور مان سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و سادول سنگہ کو کچہہ معاش نہ دی آخر کار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرڑہی بتقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ کو دے دیا -

سنہ ۱۸۱۶ع تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان مادہو راو سندیہ صوبہ دار اجمیر نے استمرارداران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کرکے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کر دیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر چہڑایا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کرکے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا تیمر لیس گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ موضع خواص

باگ سنگھ کے پاس گروی رکہکر گلاب سنگھ نے رہائی پائی کہ اسطرح سرسٹری اور خواص
دونون باگ سنگھ کے قبضہ مین آئے ہین مگر جہان سنگھ نبیرۂ باگ سنگھ کا بیان ہے
کہ گلاب سنگھ نے کہ خواص مرہٹون کے پاس گرو رکہا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی
جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکھی کہ روپیہ دیکر گانو لے لو
گلاب سنگھ نے منظور نکیا باگ سنگھ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرالیا کہ اب
جہان سنگھ قابض ہے اور ۱۲ر۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔
اب پیپاگن کا راجہ پرتاب سنگھ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف
وارڈس ہوتا ہے ریاست مین گیارہ گانو ہین اور ۱۴ر۲ پائی کی مالگذاری ہے۔ اس
خاندان مین قدیم سے ٹھکرائی کا خطاب تہا مان سنگھ نے ابتدا ءعملداری انگریزی
مین راج مارواڑ مین زر کثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی
سے بہی راجہ لکہوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہپور کو قبول نکیا آخر کار
۱۸۵۵ء مین دربار ہوکر استمرار واران کو سندین عطا ہوئین تب ٹھاکر پیپاگن کو خطاب
راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین ازسرنو تصدیق ہوا شیام سنگھ
کو پاڑہ سیودہ نوردا اور گودہ وراثت مین پیپاگن سے ملی تہی اور تین گانو اوس نے
اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کیے یعنی موضع چہاپریہ و موضع ایکل سنگہ تو
خود شیام سنگھ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کر کے لیلیئے اور موضع نولکہا اوسکے بعد
سمال سنگھ نے ماناوت راجپوتون سے چہین کر لیا شکت سنگھ تک شیام سنگھ کی اولاد
مین کوئی شریک نہوا شکت سنگھ کے تین پسر ہوئے۔ شیر سنگھ مسند نشین ہوا اوس نے
اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگھ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگھ کو گوڑہ گراس

میں نکالدیا۔ شیر سنگھ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سان سنگھ نے
اپنے چھوٹے بھائی اندر سنگھ کو شامل رکھا بعد ازان سان سنگھ کا بڑا بیٹا سمیر سنگھ مسند نشین
ہوا اور چھوٹا بیر لیسال میودہ خورد کا ٹھاکر ہوا اوسکے بعد سمیر سنگھ کی اولاد میں کسی بھائی بیٹے
کو کوئی گانو نملا۔

دیبی سنگھ کو تقسیم میں سدارا اور رگل گانو پیسانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے
اون میں سے رن سنگھ پاڑی نے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا جو
اس خاندان میں دو تعظیمی ایک راجہ پرتاب سنگھ پیسانگن نمبر ۲ اور دوسرا ٹہاکر سجان سنگھ
استمرار دار پاڑہ نمبر ۱ راجہ پیسانگن کے ساتھہ دوسری صف میں رگھناتھہ سنگھ
پران پیڑہ۔ چینپال سنگھ خواص۔ ارجن سنگھ گلگانو۔ سیٹھہ سنگھ سوارہ ہیں۔
اور ٹہاکر پاڑہ کے ساتھہ دوسری صف میں۔ جواہر سنگھ گوڑہ۔ ناتھو سنگھ میودہ خورد

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگزاری	کیفیت
پیسانگن	[illegible]	۳۲۰۹۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۲ پائی	
پران پیڑہ سرسٹری خواص گلگانو سدارہ	[illegible]	۸۴۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۱ر۱۰ پائی	۴۶۸۶
پاڑہ	[illegible]	۱۶۹۵۸	[illegible]	[illegible] ۲ر۵ پائی	
گوڑہ میودہ خورد	[illegible]	۵۵۲۷	[illegible]	[illegible] ۲ر۶ پائی	
بیراں	[illegible]	۸۲۰۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۴ر۱۱ پائی	

دیولیہ و بڑلی و دیوگانو

اس خاندان کا مورث اعلےٰ اکھے راج تہا جسکو بروی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۸۴ کے ۲۸ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکھے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا کے ۲۲ گانو لئے تہے اور ہر سنگ داس مورث ٹاڈلی کو تین گانو اپنے پاس سے دے دیے تہے - اکھے راج کے پانچ بیٹے ہوئے اونمین الیشر داس پاٹوی ہوا - دیو داس کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جٹرانا - ناہر سنگہ کو موضع ناندسی اور رگوڈ ملا - اور رگہ سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگہ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے - اول اودیت سنگہ پاٹوی دوسری سامنت سنگہ ٹہاکر گوڑہ کلان ہوئے - بعد ازان رگہناتہہ سنگہ ولد اودیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاٹوی بیرسال ٹہاکر سنگولہ - چہیتر سال ٹہاکر رگہناتہہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر سرکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلاشراکت غیرے قابض ہین دیو داس مورث اعلےٰ خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاٹوی - دوسرے جس سال ٹہاکر گوبلہ - سیوے سنگہ ٹہاکر کنی خورد - ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر کو بیرولی ملی تہی مگر ادائے مالگذاری نہو سکی تو ۱۲۱ ء مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہوگیا اب ہرناتہہ سنگہ کی اولاد بیرولی مین رہتی ہے مگر کچہہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاٹوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

دولی سنگہ کی اولاد مین ٹہاکر مادہو سنگہ بڑلی پر تن تنہا قابض ہے۔
دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلے ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے نانڈسی و گوڑہ
گراس مین ملی تہی بعد ازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوجر راجپوتون کو
موضع دیوگانو سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کر لیا اور اسیطرح سیسودیون سے بگہیڑہ
گانو لیا سنہ ۱۸۵۵ء مین جب ناہر سنگہ کا گوجرون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین
جوتیان کا ٹہاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا
کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تا بحدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربہ شمشیر کرتا رہا
اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کر لیا تو کشن سنگہ کے خون کے
عوض اوس علاقہ کے چار گانو جوتیان کے ٹہاکر کو دیئے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ
مین رکہے۔

ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔
دیوکرن جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت سنگہ کو نانڈسی۔ اندر سنگہ
کو سکاری۔ ہاتہی سنگہ۔ تیج سنگہ۔ ارجن سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔
اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود
گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو ریچہہ مالیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع
بگرائی مین کچہہ زمین اور ارجن کو کیانیہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب
رام سنگہ ٹہاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راوہری سنگہ
صاحب دیولیہ۔ مادہو سنگہ ٹہاکر بڑلی۔ رام سنگہ ٹہاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۲ اور ۱۱ پر
تعظیمی ہین ٹہاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین۔ دیبی سنگہ گڈہ۔ پرتاپ سنگہ گیرو

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی
مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچہہ ثبوت نہین
ہے - اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری
مین درج ہے - یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ
ہے دوسرا قلیل قریب بہساگن ہے - اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل
رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچہہ نہین دیا جاتا
چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی و اکہری علاقہ
اجمیر مین آباد ہین -
شکت سنگہ سے آٹہوین پشت مین سورج مل کے چہوٹے بیٹے چہتر سنگہ کو موضع دیوگڈہ
بطور گزارہ ملا - اور دولہ سنگہ کے چہوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاپ سنگہ
کے چہوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بہوانی کہیڑہ - باقی ریاست پر مادہو سنگہ پسر جسونت سنگہ
بلا شرکت غیرے قابض ہے - بہوانی کہیڑہ ناسون و دیوگڈہ کے ٹہاکر کہروہ کے
ٹہاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کہروہ کا ٹہاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادہو سنگہ
صاحب نمبر ۲ پر خود تنظیمی ہین او سکے ساتہہ مین اور کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

نام ریاست	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
کہروہ	[illegible]	۵۰۹۰۱	[illegible]	[illegible]	
بہلانی کہیرو ناسون دیوگڑہ	[illegible]	۴۴۶۰	[illegible]		
میزان	[illegible]	۵۵۳۶۱	[illegible]	[illegible]	

گوبند گڑہ

اکبر شاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ مورد عنایات شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبند داس۔ کاہن جی۔ سلطان جی۔ بلرام جی۔ اچلداس جی۔ گوپالداس جی

ان مین سے اچل داس لاولد رہا۔ کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبند داس نے پیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڑہ آباد کیا اور قلعہ بنایا۔ اس ریاست مین چار گانو ہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے۔ اور سمرتہہ پورہ سمرتہہ سنگہ نے امرت پورہ قدیم گانو ہے ریاست گوبندگڑہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا۔

ٹہاکر لچہمن سنگہ استمرار دار گوبندگڑہ ۱۲۰ نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتہہ تیسری صف مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ۲۰ نمبر ہے۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگزاری	کیفیت
گوبندگڑھ	یک	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱۲/	
جسونت پورہ	یک	۰	[illegible]	۰	
میزان	دو	۱۰۳۶۲	[illegible]	[illegible] ۱۲/	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈسنگ کی اولاد باگسوری مین استمراردار ہے باگسوری کا ابتدائی حال سعودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈسنگ کی اولاد مین مان سنگ شیودان سنگ براداران حقیقی ہوئے اور باگسوری لوبانیہ گراس مین ملا پھر بھوپ سنگ گمان سنگ جان سنگ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد منوڑیہ مین رہے تھے اور امر سنگ پرتاب سنگ کی اولاد باگسوری مین والا کہاتی ہے۔

ٹھاکر ناہر سنگ استمراردار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آئندہ اس ریاست مین تعظیمی ہونگے اونکے ساتھ دوسری صف مین رگھناتھ سنگ دلپت سنگ ٹھاکران لوبانیہ ۲۴ نمبر پر ہین۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
باگسوری	یک	۱۰۵۰۸	لعـــہ	الـــعہ ۱۴ر۹ پائی	
بوبانیہ	یک	۲۶۱۹	سعہ صا	سماـــعہ	
میزان	دو	۱۵۱۲۷	عـــہ صا	اعـــہ ۱۴ر۹ پائی	

میواڑہ

اس خاندان کا مورث اعلے جیت سنگھ مہاراجہ اودے سنگھ والی میواڑ کا خاطب تاڑا راجہ کا سب سے چھوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگھ نے ۱۶۵۱ء مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین پالوسی ہونیکا دستور ہے بہائیون کو کسیقدر جاگیر بطور جوالعینی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین وہ زمین بہوم متصور ہو کر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد منہائی اس بہوم کے ٹہاکر جو گید اس کل گانو پر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے — مگر خود دوم صف کے ۳۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے میواڑہ صرف ایک گانو ہے رقبہ اوسکا ۲۱۱۵۔ آمدنی دو ہزار کی ہے اوسمین سے اماعہ ۱۵ر۳ پائی مالگذاری ادا کرتا ہے —

ریچھ مالیان

ریچھ مالیان قریب پیپانگن کے خاندان کا مورث اعلے کلیان داس تہا اوسکے قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب چہتر سنگھ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

ساتھہ نہین ہے مگر خود دوسری صف مین ۴۵ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
ریچھہ مالیان صرف ایک گانوہے اوسکا رقبہ ۱۲۳۹ بیگھہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے ۱۴۲ روپیہ مالگذاری ادا کرتا ہے۔

سیٹھن

اول اس گانوپر ٹھاکر سور سنگہ قابض ہوا تھا اور اوسی نے اس گانوکو پہر آباد کیا
تھا اب اس گانوپر ٹھاکر رشن سنگہہ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر
دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۴۷ بیگہ
رقبہ اور الہ ... آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ ... روپیہ مالگذاری
سرکار داخل ہوتی ہے۔

کرٹیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگہ چاندا جی کا چھوٹا بیٹا تہا اس گانو مین سابق کرٹیل
گوٹ کے گوجر آباد تھے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگہ قصبہ پلونڈا علاقہ
ماروار کا باشندہ تہا سارودول سنگہ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر
تہوار کی رسوم مین مشغول تھے اون پر حملہ کرکے کرٹیل کو چھین لیا کشن سنگہ کے
تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگہ کرٹیل مین رہا اور اوروں کی اولاد
کنولائی وکاٹیر مین بھی ہوئی ۔ سمان سنگہ و پہول سنگہ کے پاس اس گانو
مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین وہ بطور پاٹوی
عزت دار سمجھے جاتے ہین اونکے اور بہائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین بوسیدہ
ہین سمان سنگہ پہول سنگہ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

۸۴۴۷ بیگہہ کا رقبہ ... کی آمدنی اور ... مالگذاری ہے۔

منوہر پورہ

اس گانو مین ٹہاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمراردار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین ہے مگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۲۷۵۰ بیگہہ آمدنی ... اور مبلغ ... مالگذاری ہے۔

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمراردار چوہان مینہ ہین حال اونکا پیشتر لکہا گیا ہے اون مین سے شمشیر خان سرگروہ دوسری صف مین ۸۴ نمبر پر کرسی نشین ہے۔

کیفیت

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
راجوسی	یک	۱۰۶۴۵	[illegible]	[illegible] ۲ ار	
دیہات متعلقہ	سہ	۷۸۷۵	[illegible]	[illegible] ۱۵ ار ۶ پائی	
میزان	[illegible]	۱۸۵۲۰	[illegible]	[illegible] ار ۶ پائی	

کوٹڑی Kotdi

اس گانو کا استمراردار چیتر بہوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگہہ لا ... روپیہ کی

آمدنی ہے باعث رہ بابت مالگذاری ہے۔

علاقہ جات علاوہ استمرار

گنگوانہ اس علاقہ مین جاگیر دار ہے کہ استمرار یا بھوم نہین رکہتا اس خاندان کے مورث اعلےٰ رائے سنگہ کے پانچ بیٹے ہوئے۔ منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کہرکڑی جو ساٹہہ ہزار روپیہ کا علاقہ تہا ملی۔ اور ساونت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست بحصہ مساوی تقسیم کرلی۔ ساونت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث مہاراجہ صاحب کشن گڑہ کا تہا کشن گڑہ مین رہا۔ ساونت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تہی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تبنیت سے انکار کرکے روپ نگر پر قبضہ کرلیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہ پور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ بہاگر کیطرف متوجہ ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوادیا اور بیر سنگہ کو باستثنا موضع لاوا کہ کے جو اوسکی ماکے پاس تہا اپنے علاقہ سے بیدخل کیا۔ بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا۔ مادہوجی سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو گنگوانہ وغیرہ چہہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چہہ کے سراند مگری آرڑکہ تین گانو پر دخل پایا اور صورت سنگہ گنگوانہ ادنطرہ مگرہ تین گانو پر قابض رہا۔ پہر امیر سنگہ نے جے پور مین جاکر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کرلیے۔

صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے۔ بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لاوا ملا۔ اور ارجن سنگہ و شیر سنگہ کو گنگوانہ ادنطرہ و مگرہ ملا جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

रूपनगर

جسونت سنگہ رلاوتہ والہ کی گود بیٹہا تہا۔ مگر پہر جب اوسکے ورجن سال پیدا ہوا تب اپنے بیٹے کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجمیر مین اپنا حصہ لینے آیا مگر بعد پنچایت اوسکا دعویٰ خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے۔

بسیہر جس زمانہ مین پرگنہ رامسر تعلقہ اجمیر مرہٹون کیطرف سے بطور اجارہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے پاس تہا بسیہر کی جاگیرداران نے ایک چاہ مع بارانی اراضی کے پیمایش حال سے ۱۱ ارسگہہ ہے بنظر حفاظت دیہی راجہ کے تعلق بطور بہوم کے کر دیا تہا کہ حفاظت گانو کی راج کی طرف سے ہوا کرتی تہی جب انگریزی عملداری اس ملک مین آئی وہ زمین بدستور راج کشنگڈہ کے قبضہ مین رہی چنانچہ اجتک اوس پر راج کشنگڈہ کا قبضہ ہے گانو کی حفاظت کے واسطے چند آدمی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی طرف سے رہا کرتے ہین۔

سداپور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے بہائی بیٹون مین سے ہمت سنگہ راجہ سداپور مین بہوم رکہتا ہے۔ اس خاندان کو یہہ بہوم اوس زمانہ مین حاصل ہوئی تہی جب اجمیر کشنگڈہ کے ٹہیکہ مین تہا یہہ بہوم پاٹوی کو ملتی ہے چاندسنگہ کی اولاد فتح گڈہ رہتی ہے اور ظالم سنگہ ریوت سنگہ جو برادر حقیقی ہمت سنگہ کے ہین اونکا تعلق نہین ہے چند آدمی ہمت سنگہ کے سداپور مین رہتے ہین اور حفاظت دیہی کرتے ہین۔

موضع چاندولائی بیری سال راجہ فتح گڈہ کا اس گانو مین بہوم ہے جب شرح سداپور کے اوسکو بہوم حاصل ہوئی ہے اصلی ریاست فتح گڈہ مین سے یہہ بہوم ہمیشہ پاٹوی کو ملتی رہی ہے بہیم سنگہ کی اولاد کچولیان علاقہ کشن گڈہ مین جاگیردار ہے۔

جودہ پور کی فوج متعینہ قلعہ سے بطلع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کر دیا اور
سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۲۳۵۳ فیٹ
بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ –

جھیل اودے ساگر وغیرہ چھوٹے تالاب اور جھیلون اور کانکرولی کے تالاب
کے سوائے کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین **ڈھیبر** کا جھیل ہے
کہ بحساب کرو سعت سب سے بڑا یعنی طول مین نو میل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی
ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ماہی ندی مین جاتا ہے
اودے پور سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے –

دریائین میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سومکری
و کہاری ندیان ہین چنانچہ اونکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکہا گیا ہے

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دار الریاست **اودے پور**
ہے کہ ایک گہاٹہ مین پشت پہاڑ پر کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک
تالاب ہے ہرطرف سے پہاڑون سے گہرا ہوا ہے واقع ہے۔ یہہ گہاٹہ تیس میل
طول مین اور دس میل عرض مین ہے۔ شہر کے قریب تالاب ہے اوس سے چھوٹا
مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چھہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے اور چھوٹے
چھوٹے جھیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ
کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکہنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا
مگر قریب سے دیکہا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہرونکی وضع اور طرز عمارت اچھی نہین

ہین - ہمارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑ کی دہار کے
اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کہڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جہیل و گہاٹ و شہر
کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ سے جسکا طول ۳۴۴ فیٹ
اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی
سے اوپر ۳ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف
سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور اوس پر سوڑہیان اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر
مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ء مین شہر مین پچاس ہزار گہر
مین سے تیس ۳۰ ہزار رہ گئے رہے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر و ریاست
دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیساکہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا
اودے سنگہ نے ۱۵۶۸ء مین آباد کیا تہا شہر اور اوسکا تالاب اوسی
کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے
چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال
مین زوال پاگیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا
پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ و شہر بہت دور سے نظر آتے ہین -
شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیرس و بیرج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی
پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین
سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند
دیوار و برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ و عمدہ تعمیر کا اوس مین

موسرچے بہت اچھے بنے ہوئے ہین - تیسرے کرشن کے دو بڑے بڑے مندر ہین - ان مندرون کے قریب دو تالاب مکسر پتہر کے پارچون کے بنے ہوئے ہین ہر ایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے - چوتھے پہاڑ کی چوٹی پر ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کہڑا ہے - مکانات کا نقشہ بہت اچھا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین - پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ نامور کیرتت کہمبہ ہے کہ را نا کہمبو نے جو ۱۴۱۸ع سے ۱۴۶۸ع تک حکمران رہا مالوہ و گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تہا - یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون سمتون مین سے ہر ایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور اخیر منزل پر چہتری ہے کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات او منقوش ہین -

कीरत खम्ब
राना कम्भू

پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین مینار ہے کہ سنہ ۸۹۶ع مین تعمیر ہوئی تہی ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب ہیبر صاحب نے سخت گرمی کے موسم مین دیکہا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تہا اونمین سے ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے - جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ ایک چہوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑہائی بہت سہل ہے -

سنہ ۱۳۰۳ع مین علاؤالدین پٹہان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کی تہی مگر رئیس سابق کے بہتیجے کو بشرط اداے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی والیس

کردی - سنہ ۱۵۳۳ع مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا - سنہ ۱۵۶۷ع مین اکبر شاہ نے حملہ کر کے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہوگئے اپنی عورت بچون کو قتل کر کے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کر کے مر رہے - مگر پھر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی سنہ ۱۶۷۶ع مین افواج اورنگ زیب نے پھر چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پھر راجپوتون کے قبضہ مین آئی اجمیر سے ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ -

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین -

کیفیت	طول بلد مشرقی	عرض بلد شمالی	نام شہر
اتنا راستہ پہنچ دو دیہ پہنچ سی ۱۰ میل شمال و مغرب مین ایک گہاٹی کے بیچ کے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار اچہے	۵۸ - ۷۴	۱۵ - ۲۵	[illegible]

	نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
अम्बाभवान	اسابہوانی	۲۴	۲۲	۷۴	۵۱	اودے پور سے ۱۱۶ میل جنوب مغرب مین
अमली	املی	۲۵	۲۰	۷۴	۲۰	اودے پور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
बागोर	باگور	۲۵	۲۰	۷۴	۳۰	اودے پور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین
बिजोली	بجولی	۲۵	۶	۷۵	۲۰	اودے پور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین
डाबला	ڈابلہ	۲۵	۴۱	۷۴	۴۹	اودے پور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین
देवगढ़	دیوگڈھ	۲۵	۴۴	۷۳	۵۸	اودے پور سے ۶۲ میل شمال مین
दोलत	دولت گڈھ	۲۵	۳۷	۷۴	۲۵	نصیر آباد سے ۵۷ میل جنوب مغرب مین
कांकरो	کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر ہے ۴۷ میل شمال مغرب مین واقع ہے۔
कपास	کپاسن	۲۴	۵۳	۷۴	۲۵	اودے پور سے ۴۵ میل شمال مشرق مین
लावा	لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راستہ نیچ وجودہ پور پر ۱۰۷ میل جودہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی
मांड	مانڈل گڈھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودے پور سے ۹۲ میل شمال مشرق مین
मंड	منڈل	۲۵	۲۳	۷۴	۳۷	اودے پور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ناتھدوارہ	۲۴	۵۴	۷۳	۵۱	اودے پور سے ۲۱ میل شمال میں	नाथद्वारा
پلانہ	۲۴	۴۸	۷۳	۵۵	اودے پور سے ۱۵ میل شمال میں	पिलाना
رائے پور	۲۵	۲۶	۷۴	۹	اودے پور سے ۶۱ میل شمال میں	रायपुर
راج گڈھ	۲۵	۲۹	۷۵	۱۱	بناس ندی کے کنارہ پر ۷۲ میل جنوب میں اجمیر سے	राजगढ़
راج نگر	۲۵	۴	۷۴	۲	اودے پور سے ۳۹ میل شمال میں	राजनगर
راشمی	۲۵	۲	۷۴	۲۷	اودے پور سے ۵۲ میل شمال مشرق میں	राशमी
ساہدیوی	۲۴	۲۱	۷۴	۳۴	اودے پور سے ۶۲ میل جنوب بامشرق میں	साह्देवी
سانگانیر	۲۵	۲۲	۷۴	۴۴	نیمچ سے ۷۲ میل شمال میں فصیل اور باغ ہے	सांगानेर
ساوہ	۲۴	۴۵	۷۴	۲۹	اودے پور سے ۵۵ میل شمال و مشرق میں	सावा
شاہ پور	۲۵	۳۷	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۴ میل شمال مشرق میں	साहपुरा
سنگولی	۲۵	۰	۷۵	۰	اودے پور سے ۱۰۰ میل مشرق میں	सिंगोली
سلومر	۲۴	۷	۷۴	۹	نیمچ سے ۹۲ میل جنوب و مغرب میں بازار و فصیل ہے نیز ایک مندر بھی	सलूम्बर

تاریخ قدیم

واقعات راجستان کا نامور مصنف لکھتا ہے کہ باستثنا جیسلمیر راجپوتون مین صرف اودے پور کا ہی خاندان ہے کہ آٹھہ سو برس کی غیر عملداری کے بعد اوسی سرزمین پر حکمران ہے جو اوس زمانہ سے پیشتر اونکو بذریعہ فتح حاصل ہوئی تھی رانا صاحب کے پاس اب بھی قریب وہی ملک ہے جو محمود غزنوی کے عبور دریاے سندہ کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے سے پیشتر اونکے بزرگونکے قبضہ مین تھا۔ ان انکے سواے دیگر خاندان جو راجستان کے شمال مغرب مین حکمران ہین یا قدیم خاندانوں کے بقیہ جات ہین کہ اپنے اپنے مقامات قدیم سے مخروج ہوکر یہان مسکن گزین ہوئے ہین یا بالکل نئے ہین کہ اپنی قوت بازو سے ریاستین پیدا کی ہین۔ رل صاحب مورخ نے لکھا ہے کہ اودے پور کے رئیسون نے اگرچہ مسلمانونکی اطاعت اختیار کی تھی مگر اپنے پہاڑون کی پناہ سے بالکل مغلوب کبھی نہین ہوئے کل راجپوتون مین اودے پور کا شاہی خاندان مشہور ترین ہے اونکا فخر ہے کہ دہلی کے شاہی خاندان سے کبھی رشتہ داری نکی۔

اور رینل صاحب نے لکھا ہے کہ اودے پور کا رئیس ہمیشہ راجپوت رئیسون کا گرو سمجھا گیا ہے جو لوگ اوسکے کسیطرح فرمان بردار نہین ہین وہ بھی بہ پابندی رسوم قدیم تعظیم وتکریم کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون کو اقتدار کلی حاصل تھا اور شاید اوسکے عہد مین راجپوتانہ ایکہی سلطنت ہوا ہو الغرض قدامت اور شاہانہ بہادری سے اس خاندان کی عزت مین بہت اضافہ ہوا ہے کہ اوسکی بزرگی کو سب تسلیم کرتے ہین۔ اگرچہ ہم قبول نہین کرسکتے کہ میواڑ

کے رئیس ایرانی نوشیروان کی اولاد مین ہین اور نشل سرطامس رو صاحب بھی اس بات پر اعتبار ہے کہ وے سکندر کے مخالف پورس سے نکلے ہین لیکن ہماری راے ہین اودے پور والے ایرانیون سے زیادہ قدیم ہین اور یہی امر اونکے بزرگون کی عظمت کیواسطے دلیل کافی ہے۔

اگرچہ راجپوتون کی روایت کے بموجب اودے پور کے رئیسون کا خاندان اودہ کے راجگان نسل شمسی سے ہے یعنی اونکو خلف رام چندر کی اولاد مین ہونیکا دعوی ہے کہ لو نے اودہ سے پنجاب کو نقل وطن کرکے لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین آباد کیا تہا مگر انقضاء مدت سے اس خاندان کا مفصل صحیح حال غیر تحقیق رہگیا ہے نہایت معتبر روایتون سے پیدا ہے کہ اس ریاست کا حاکم سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی مین دغا سے مارا گیا تہا صرف اوسکی رانی جو وہان موجود نہ تہی قتل عام سے بچی اوسکو حمل تہا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کو رانی نے کسی برہمنی کو دیکر ہدایت کی کہ برہمن ظاہر کرکے پرورش کرے اور خود ستی ہو گئی یہہ لڑکا اودے پور کے رئیسون کا مورث اعلے اور باپورا اول نام تہا بھیلون مین بطور بھیل کے پرورش پاکر مشہور جسمی صفت دلاور ہوا درندون اور پرندون کے شکار کیا کرتا تہا اور ان مہمات مین اپنی کل ہمجنسون کا سرگروہ تہا ایک روز کوئی بڑا کام کیا تہا سب ساتھ کے لڑکون نے کہا کہ تجھکو راجہ کرینگے ایک نے اپنی اونگلی چیر کر خون سے اوسکی پیشانی پر راج تلک کر دیا سب لڑکے اپنی قوم کے سردار کے پاس آئے اوس نے بھی منظور کر لیا۔

چنانچہ ابتک رسم چلی آتی ہے کہ جب نیا رانا مسند نشین ہوتا ہے بھیل آکر اپنے خون سے راج تلک کرتا ہے اور یہہ بھی لوگ صحت کہتے ہین کہ چالیس برس پیشتر تک جب

کبہی اودے پور کا رئیس ماہی ندی کا عبور کرکے جاتا تو اوس قوم کی ایک آدمی کو جو چوہان راجپوت اور بہیل عورت سے پیدا ہوئی ہے قربان کرتے تہے یعنی سر کاٹ کر جسم ندی مین ڈال دیتے تہے۔

باپو راول نے جوان ہوکر اور بہی حوصلہ بڑہایا اور بڑی شہرت حاصل کی مالوہ کے شاہی خاندان مین شادی کی اور جنگلی لوگون کو جنہون نے اوسکے خاندان کی ریاست چہین لی تہی نکالدیا ۷۲۸ھ مین چیتوڑ کو فتح کرکے اور اپنا دار الحکومت بناکر راجپوتانہ مین عملداری کی آخرکار سو برس کی عمر پاکر انتقال کیا۔ اور ایک تاریخ سے یہہ بہی دریافت ہوا کہ ضعیف العمری مین وہ ترک دنیا کرکے خراسان کو چلا گیا تہا وہان پہر شادی کی اور بکثرت اولاد ہوئی الغرض باپو راول اور سمرسی کے درمیان کہ اس نسل مین تیئسوان ۲۳ راجہ ہوا ہے پانسو برس کا تفاوت تہا۔

سمرسی جو بارہوین صدی مین ہوا ہے بڑا جنگ آور تہا اوس زمانہ کے شاعرون نے اوسکے یہہ اوصاف لکہے ہین کہ بہادر و متحمل اور بہاگنے مین سپر مند و ور اندیش کر و دانا مشورہ مین فصیح ہمیشہ خدا پرست اپنے سردارون کا محبوب اور چوہان خراج گذارون کا مخدوم تہا۔

سنہ ۱۱۹۱ھ مین تاتاری فوج بہ تحت حکومت شہاب الدین معروف محمد غوری ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تب سمرسی نے اپنے سالے پرتہی راج فرمان روائے دہلی کی مدد پر جاکر اون سے بمقام تہانیسر مقابلہ کیا اور شکست فاش دیکر ہندوستان سے نکالدیا مگر دو برس بعد شہاب الدین سنہ ۱۱۹۳ھ

مین پہر فوج متفق کر کے حملہ آور ہوا اور سمرسی پہر اوسکے مقابلہ کیواسطے پرتھیراج
کے ساتھہ گیا اون کی فوج گگر ندی کے کنارہ تک بہ امید فتح بڑہے گئی تہانیسر کے
قریب پہر لڑائی ہوئی - تین روز کے سخت محاربہ و خونریزی کے بعد شہاب الدین
کو فتح نصیب ہوئی ہنود کی سلطنت کو زوال آیا اور سمرسی مع اپنے نہایت بہادر
اور جنگ آور سرداروں کے مارا گیا -

सामंत

سمرسی کے بعد اوسکا بیٹا کرن اور اوسکے بہی انتقال پر سمرسی کے بہائی
کا بیٹا راہپ مسند نشین ہوئے راہپ نے اودے پور کے رئیسوں کا لقب
راول سے راوت قرار دیا -

करण

राहप

راہپ سے لاکسی تک پچاس برس کے عرصہ مین چیتوڑ مین نو رئیس مسند نشین
ہوئے ان نو مین سے چھہ لڑائی مین مارے گئے یہہ کل زمانہ غدر و مفسدہ کا
ہوا ہے مگر سلطنت دہلی کے کل شورش و فساد مین اودے پور نے اپنی خود
اختیاری کو ہاتہہ سے نہ چہوڑا -

लाखमसी

رانا لاکسی سنہ ۱۲۷۵ء مین اپنے باپ کی مسند پر بیٹہا تہا اسی کے زمانہ مین اول
چیتوڑ کو مسلمانون کی حملہ آوری کا تجربہ ہوا لاکسی اوسوقت تک صغیر سن تہا
مگر اوسکے چچا بہیمسی مختار راج نے علاءالدین خلجی شاہ دہلی کو شکست دیکر
نکال دیا - سنہ ۱۲۰۳ء مین پہر حملہ آور ہوا رانا نے بجز ایک لڑکے کے جسکو نسل قائم رکہنے
کی غرض سے علیحدہ کر دیا تہا اپنے سب لڑکون کو ساتھہ لیکر دشمن سے مقابلہ
کیا اور دشمن کی فوج مین بہت کشت و خون کر کے خود مع بیٹون کے مر گیا
فتحمندون نے چیتوڑ کو فتح کیا -

भीमसी

اوسکے بعد رانا ہمیر میواڑ کا مالک اور محبت وطن کے جوش سے اوسکا بڑا حامی
اور محافظ ہوا رانا ہمیر نے علاؤالدین کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جالور کے مالدیو
نامی راجپوت رئیس کو چیتوڑ سپرد کرکے دہلی کو چلا گیا چند سال بعد ١٣١٦ء مین
رانا ہمیر نے اپنے بزرگون کی دار الحکومت کو پہر لے لیا اور جب علاؤالدین کا
وارث محمود پہر چیتوڑ لینے کے ارادہ سے آیا تو اوسکو شکست دیکر قید کر لیا۔
اور جب تک اوس نے اجمیر رنتھمبور ناگور اور سوائے شیوپور اضلاع
مقبوضہ سابقہ خالی نکر دئے اور سو ہاتہی اور لاکہہ روپیہ پیش کش نکیا رہا
نکیا۔

قدیم خاندانون مین سے اور تو معدوم ہو گئے تہے مگر جے پور مارواڑ بوندی
وگوالیار کے رئیسون نے مع فوجون کے اطاعت کر کے اوسکی شجاعت کو خوب نامور
کیا اسکے عہد مین راجپوتانہ کو پہر ویسا ہی فروغ ہو گیا جیسا تاتاریون کے حملہ سے
پیشتر تہا۔

ہمیر کا انتظام بہی بہت نرم اور رحیمانہ تہا کہ اوسکے زمانہ مین رعایا بہت خوشحال
رہی عمر طبعی کو پہونچکر اور ایسا نام جسکو میواڑ مین ابتک دانشور اور شجاع سمجھکر
تعظیم کرتے ہین حاصل کر کے اور بیٹے کو بہت وسیع اور آراستہ سلطنت دیکر
رانا ہمیر نے ١٣٦٥ء مین انتقال کیا کیتسی رانا اوسکا بیٹا بہی ویسا ہی نامور ہوا
اوس نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے کتنے ہی فتوحات حاصل کر کے اپنے ملک
مین اضافہ کیا اور شاہنشاہ ہمایون تغلق پر بہی بکرول کے مقام فتح پائی۔
بدنصیبی سے اوسکے سردارون مین سے رئیس بنا وہ نے جسکی دختر سے اوسکی

हमीर
जालोर
मालदेव
अजमेर
रणथम्भ
नागोर
सवाई
केतसि
बकरो
बना

شادی ہونیوالی تہی اوسکو ہلاک کیا۔

اوسکے بعد لاکہا رانا خوش لیاقت اور جنگ آور و قدردان فنون ۱۳۷۳ع مین نشین ہوا اس نے بہی ملک بڑہایا اور حدود کو مستحکم کیا اور جاورہ مین چاندی کی کانین تلاش کر کے اونکو جاری کیا وہ بہی محمد شاہ لودہی دہلی کے بادشاہ پر نصرت مند رہا مگر اوسکی فوج کو گیا سے نکالنے مین مارا گیا قدردانی فنون اور خیرخواہی وطن مین وہ ابتک نیکنام ہے لاکہا رانا کی وفات پر مسند موکل جی نابالغ کو ملی اور اوسکا بہائی چونڈا جو دعوی ریاست سے خود دست بردار ہوا تہا اوسکے حقوق کا محافظ رہا سن بلوغ کو پہونچکر اوس نے بہی اپنے خاندان کے کل عمدہ اوصاف ظاہر کئے اور میدان جنگ مین بہت نام حاصل کیا۔ مگر کسی نادانستہ خطا پر اوسکے باپ کی کنیزک زاد بہائی نے مار ڈالا۔

لाखा

गया

मोकलजी

चौंदा

چونڈا کی مسند سے دست بردار ہونیکی عجیب کیفیت لکہی ہے کہ لاکہا رانا پیر ضعیف ہو گیا تہا اور اوسکے بیٹے پوتے راج کے مناسب کامون پر مامور تہے رنمل والی مارواڑ کے ہان سے اوسکی دختر کی نسبت چونڈا ولیعہد میواڑ کے ساتہہ کرنے کے واسطے نارجیل آیا جسوقت لانے والے پہونچے چونڈا کہین گیا تہا۔ عمر رسیدہ راجہ نے جو اپنے امیرون کے درمیان کرسی نشین تہا مہمانون کو خاطرداری سے بٹہا کر کہا کہ چونڈا ابہی آنیوالا ہے آوے گا تب وہی اس نارجیل کو لیگا اور موچہون کو تاب دیکر یہہ بہی کہا کہ یہہ کہلونا تم مجہہ سے سفید ریش کو تو کچہہ دو گے ہی نہین۔ اس مذاق کی لوگون نے تعریف کی اور راوس نے کئی مرتبہ کہا چونڈا نے خوش طبعی کو قاعدہ سے فائق سمجہے جانے پر خفا ہو کر جس چیز کو اوسکے والد نے

रणमल

ہنسی مین اپنی طرف منسوب کیا تہا لینے سے انکار کیا- چونکہ اوسکی والپسی مین رنمل کا ہتک تہا اسواسطے ضعیف رانا نے اپنے لڑکے کی سینہ زوری سے تنگ آکر خود لینا قبول کیا مگر اس شرط سے کہ اگر اس شادی سے میرے لڑکا پیدا ہو تو چوندا دعوی مسند نشینی سے دست بردار ہوکر اوسکا اول راجپوت یعنی فرمان بردار سردار رہے چنانچہ چوندا نے اپنے باپ کی خواہش کے موافق قسم کہائی اور بڑی وفاداری سے اوسپر عمل کیا مگر اس ترک دعوی سے بڑا شر پیدا ہوا بڑی اولاد کے استحقاق مسند نشینی تلف ہونے اور اونکے زبردست جاگیرداروں مین شمار کیے جانے سے ریاست اسقدر خراب اور تباہ ہوئی جیسے مغل اور مرہٹون کی فوج کشی سے ہوئی-

سنہ ۱۴۱۹ء مین موکل جی کی جگہہ کہمبورانا ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین کہ روے زمین کے عقلمند بادشاہون مین سے تہا ہمیر کیسی ہمت اور جوانمردی لاکہا کی سی ذی ہنری اور قدردانی اور دونون کی ذہانت اوسمین جمع تہی- اور دونون سے زیادہ خوش نصیب تہا- الغرض وہ ہند و جنگ آورون مین سب سے فائق تہا- سنہ ۱۴۴۰ء مین اوس نے مالوہ اور گجرات کے بادشاہون کی متفق فوج کو شکست دیکر شاہ مالوہ کو قید کرلیا اور نہ فقط عوضانہ لیکر بلکہ عطیات دیکر آزاد کیا- بعدہ اوس نے بادشاہ دہلی کو شکست دی اور اپنے ملک مین بتیس ۳۲ قلعات تعمیر کرکے گہاٹون کو تعمیرات سے مستحکم کیا اوسکو علم کا شوق تہا اور خود شاعر تہا اوس نے نہایت حسین رانی سے شادی کی تہی اس سے عیان ہے کہ وہ عورات کے حسن سے بہی ناواقف نہ تہا-

کہمبورانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کرکے سنہ ۱۴۶۹ع مین اپنے بیٹے کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تہی۔

یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اوَدا اور لقب ہتیا یا تہا مسندنشین تو ہوا مگر تہوڑے دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا اور راکہ کی ہتک کی اوسکے بہائی رائے مل نے نکالدیا کہ دہلی کو مفرور ہوکر وہان بجلی سے مارا گیا۔

سنہ ۱۴۷۳ع مین رائے مل مسندنشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے بہتیجے کے شریک ہوا تہا دیرپا لڑائی مین شکست دی پہر بہتیجون کو معاف کرکے کہ اوسکے مطیع و فرمان بردار ہوگئے اور مالوہ کے مسلمان بادشاہ کے مقابل بہی ایسا ہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نااتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی سرحد مین خلل واقع ہوگیا اون سے معرکون کا حال مفصل از بس دلچسپ اور عبرت انگیز ہے مدت تک خوشی سے راج کرکے سنہ ۱۵۰۹ع مین رانا رائے مل نے انتقال کیا اور اوسکا بیٹا سانگا رانا مسندنشین ہوا۔

[illegible] مین میواڑ اوسی اعلے ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے [illegible] بہی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو [illegible] مین اوسکے ساتہہ تہا عیان ہوتا ہے کہ اسّی ہزار سوار۔ سات [illegible] اعلے درجہ کے۔ نوراو۔ ایکسو چار سردار بلقب راول و راوت۔ پانچسو جنگی ہاتہی اوسکے ساتہہ رہتے تہے۔ ہ وسا دربار مار واڑ و آمیر اوسکے مطیع تہے اور گوالیار۔ اجمیر۔ سیکری۔ رائسین۔ کالپی۔ چندیری۔ بوندی سا گرون

ऊदा हत्यारा
रायमल
१४७३
रायमल
सांगा
अजमेर

براہم پورہ - آلو کے راؤ خراج گذار و جاگیردار ہوکر اوسکی نوکری کرتے تہے -
سانگا رانا بڑا حاکم ہوا ہے اوس نے اول اپنے خاندان کی باہمی نزاع کو رفع
کیا اور پہر دہلی و مالوہ کے مسلمان بادشاہون کے مقابلہ کے واسطے فوج آراستہ
کی - اٹہارہ دیر پا لڑائیون مین اونکو شکست دی اون مین سے دو مین بمقام
بکرول و گہاٹولی خود ابراہیم لودہی اوسکے مقابلہ پر تہا -
مگر جب بابر شاہ حملہ آور ہوا تب یہ شبہہ ہوا کہ ہندوستان کی سلطنت مسلمانون کو
حاصل ہوگی یا بدستور ہندو کے قبضہ مین رہیگی - ابراہیم کو شکست دیکر اور دہلی
جاگیر گڈہ پر قبضہ کر کے اوس نے چیتوڑ کا قصد کیا بتاریخ ۱۱- فروری ۱۵۲۷ع بمقام
جیسے مقام خانوہ علاقہ راج بہرت پور قریب فتح پور سیکری دونون فوجین برسر محاربہ
ہوئین تاتاریون کے ہراول دستہ پر سخت حملہ ہونے سے مسلمانون کے ہوش
باختہ ہوگئے باوجودیکہ اونکی کل فوج کمک پر پہونچ گئی تہی جسطرح بامید فتح بڑہی
جاتی تہی بخلاف اوسکے پس پا ہوکر مورچہ باندہنے لگی اسوقت مین اگر رانا دبائے
چلاجاتا تو غالب ہے کہ اوسکو ہی فتح ہوتی مگر اس جزوی فتح کے بعد وہ اپنے
لشکر کو واپس آیا اور بابر کو مقیم ہوکر استحکام فوج اور لڑائی کی عمدہ تدبیرات
کی فرصت ملی -
قریب پندرہ روز تک بابر اپنے لشکر مین گہرا ہوا بیٹہا رہا - گناہون سے توبہ کر کے
مدد الٰہی چاہی - شراب خواری ترک کی طلائی و نقرئی پیالون کو توڑ کر محتاجون کو تقسیم
کردیا - خود بابر نے لکہا ہے کہ جو شخص اول توبہ کرنے اور ڈاڑہی نہ کاٹنے کا عہد
کرنے مین میرا شریک ہوا اساس تہا اوسی شب کو امیر درباری وسپاہی و لشکری

لوگون مین سے تین سو آدمیون نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھہ تھی وہ سب زمین پر ڈالدی اور جو شراب بابا دوست لایا تھا اوسکو نمک ڈالکر سرکہ کردیا۔

ہندو بھی اپنی طرف سے مستعد تھے انجام کار ۱۶ - مارچ ۱۵۲۷ع کو انہیر لڑائی ہوئی بابر نے مع کل فوج کے نکلکر مقام بیانہ سے ہندؤن پر حملہ کیا کئی گھنٹون تک بڑی خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہ تہا فوج ہنود کا ہراول سلہدی رئیس رائسین باغی ہوکر دشمن سے ملگیا اور خود رانا کو مع عمدہ ترین سردارون کے فرار کرنا پڑا میواڑ کے کوہستان کو بھاگا مگر دلمین مصمم ارادہ تہا کہ فتح کیے بغیر چیتوڑ مین قدم نہ رکھونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالباً ارادہ کو پورا کرتا مگر جس سال مین شکست ہوئی اوسی سال مین قضا نے بھی آگھیرا بمقام بسوہ واقع سرحد میواڑ شاید کسی کے زہر کھلانے سے انتقال کیا - ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین قائمقام بلکہ ہندوستان مین نہایت مشہور فرمانروا تہا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکہی جاوے تو بیجا نہین ہے - مہانگا رانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تہا اور مثل اوسکے کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکہین تہین - انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو پر جنگ آوری کی علامت تہی - ایک آنکھ تو بھائی سے لڑنمین جاتی رہی تہی ایک بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ مین کہو بیٹہا تہا - ایک لڑائی مین ٹانگ ٹوٹکر لنگڑا ہوگیا تہا - اور تلوار و بہالے سے اوسکے جسم پر اسی زخم تہے دلیرانہ جہم کرنے مین مشہور تہا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک محمود تہا

सलहदी

रायसेन

बसवा

اور مشہور ناممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی سپہ سالار برسر مقابلہ تہا اسکی بڑی ناموری ہوئی سجا نوہ مین جسکو اوس نے میواڑ کے شمالی مغربی حد قرار دیا تہا ایک محل تعمیر کیا تہا اگر کوئی اوسکا وارث بہی ویسا ہی دور اندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت کرنا غیر ممکن ہوجاتا۔

سانگا رانا کے بعد ۱۵۳۰ء مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسند نشین ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تہا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکہ سے دیکہکر اطمینان کرلیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم و کاست چہوڑکر بابر بہاگ گیا تہا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولہن کو لے گیا تہا مارا گیا۔

۱۵۳۵ء مین اوسکے بعد اوسکا بہائی بکرماجیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریف تہا مگر کچہہ لیاقت نہ تہی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی اور پہر چیتوڑ کے قلعہ مین گہیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب عہدہ برائی غیر ممکن معلوم ہوئی ۱۳۰۰ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر نے چیتوڑ کو فتح و قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ چہوڑ گیا بکرماجیت نے پہر قبضہ کرلیا مگر اس سے اوسکو کچہہ عبرت نہوئی۔ سرداروں کے ساتہہ سختی سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے کنیزک زاد بہائی بان بیر کو بجاے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف

اوس وقت تک تہا جب تک سانگا رانا کا بیٹا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا اپنا
استحقاق حاصل کرنے کے لائق ہوا۔ اسکا اودے سنگ نام تہا۔
وہ ۱۵۴۱ء میں مسند نشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تہا
کہ گویا اطاعت کرنیکے واسطے ہی پیدا ہوا تہا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگوں
کے قابو میں رہتے ہیں ۱۵۶۸ء میں اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاصرہ
کے بعد اوسکی دارالریاست کو فتح کیا۔
اس لڑائی میں تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار
مارے گئے رانیان اور دیگر عورات جلکر مر گئیں اسوقت میں عورتوں نے
بہی مردوں کیطرح زور آزمائی اور شمشیر زنی کی تہی اودے سنگ گرد
کے پہاڑ کو راج پیپلہ کے جنگل میں بہاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پہر
چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مر گیا۔
اوسکا بیٹا پرتاب رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر
اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہو گئے تہے تاہم اوسکے دادا
کے عمدہ اوصاف تہے کسی طرح کا خوف و خطر نکرکے اور تہوڑے سواروں میں سے جسقدر
بہم پہونچے جمع کرکے کوہستان میں قیام کیا اور حملہ آوروں سے [illegible] تک [illegible]
لینے کے واسطے ملک کو آراستہ کیا مگر [illegible] راجپوتانہ سے علیحدہ ہو گیا [illegible]
اور [illegible] مغلوں سے رشتہ داری کرنے میں انکار کیا اور [illegible]
اوس وقت میں گیا تہا جب اوسکو [illegible] کی مطلق امید نہ تہی اور جو [illegible]
[illegible] صرف رشتہ داری کرنے کے [illegible] میں [illegible]

جمع کے چار اضلاع حاصل کر چکا تھا۔ مگر ممکن نہ تھا کہ نیکی کا اجر نہ ملے۔
اگرچہ ہلدی گھاٹ کے میدان پر ۱۵۷۶ء میں اکبر کے خلف و وارث نے شکست
فاش کھا کر اور چند دیگر معرکوں میں تباہی اوٹھا کر اوس نے مع اپنے قبایل
اور متوسلوں کے میواڑ کو چھوڑ دیا اور دریاے سندھ پر جا کر ریاست جدید
بنالی اور امید نہ رہی تھی کہ اس جلاوطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی لاثانی
وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنے کا ذریعہ ہاتھہ آیا اوس نے
بدل کر پیچھے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر عہد سے ۱۵۸۶ء میں بجز چیتوڑ و اجمیر
و مانڈل گڑھ کل میواڑ لے لیا اور بیباکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
میں شہرت حاصل کر کے ۱۵۹۷ء میں اوس نے انتقال کیا۔

اوسکا بڑا بیٹا امر رانا اودے پور کی مسند پر بیٹھا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی
کے مقابلہ میں جنگ آوری کو ہیچ سمجھتا تھا تاہم اوس نے بڑے کام کیے ۱۶۰۸ء
میں اوس نے دیو پر فوج شاہی کو شکست دی۔ جہانگیر نے بطور انتقام امرا
کے چچا سگرا کو کہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کارآمد نہیں ہوا سگرا
کسی سردار کو رضامند نہ کر سکا اور آٹھہ برس تک تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بیدار
ہوا اور اوس نے وارث جائز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتھہ میواڑ کے اسی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزادہی کیواسطے فوج کثیر متعین
کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تھا کہا منور کے گھاٹے میں فوج پھنس
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لایق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس
سے بھی جو امید بادشاہ کو تھی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابلہ

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان تہا پہر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے بہر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بہائی بیٹونکو جمع کیا مگر کچہہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتح مند رہے مگر استقلال کم ہوگئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تہا جب دیکہا کہ شہر گہر گئے اور ملک برباد ہوگیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے اسطرح لکہا ہے۔ ۲۶ - تاریخ روز یکشنبہ کو اکسی مہینے سنہ ۱۰۲۳ھ کے رانا کمال ادب و تعظیم سے دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گہر مین تہا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا ہاتہی اور نو گہوڑے بطور خراج پیشکش کئے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑکر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا سر اوٹہاکر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتہی گہوڑہ اور تلوار کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریادلی کے ساتہہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے فتح ہوا تہا واپس کردیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امرا نے اگرچہ بظاہر اطاعت کرلی مگر اس ذلت سے اوسکا دل شکستہ ہوگیا تہوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودیپور سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے پہر نہ نکلا۔

سنہ ۱۶۲۱ء مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پر بیٹھا جب خورم یعنی شاہجہان نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسے اودیپور مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتھہ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تھی احسان کرنا جہانگیر کو بھی ناگوار نہوا مدت تک خوشی سے راج کرکے وہ سنہ ۱۶۲۸ء مین مرگیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگہ مسند نشین ہوا یہہ رئیس بعمر بارہ سال دربار شاہی مین حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چھبیس برس تک بہت امن سے راج کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ۱۶۵۴ء مین راج سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تہا اور جس نے اس راناکے پاس یہہ پیغام بہیجکر۔ کیا ہنس کوے کے ساتھہ باندہا جاوے۔ یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف چاہی تہی مارواڑ سے اوڑالایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکو واسطے سپاہ بہیجی تہی اوسکو قتل کرکے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے بہی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ۱۶۷۷ء کے قریب اوس پُر شر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگ زیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھکر بھیجا
کہ ذیل مین درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگہ بنام شاہنشاہ اورنگ زیب

بعد حمد ایزد ذوالجلال اور شکریہ کرم و فضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ یہ خیر طلب خدمت
حضور اعلےٰ سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے
انجام دہی مین ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش
اسمین ہے کہ شاہان و امراء و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان
ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی فراغت
و بہبودی مین ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل
کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہین ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات
سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کرکے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ
ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔
مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تکمیل
و انجام دہی مین زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عائد ہوئی
اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح رائے
حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس
تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور
ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تھی خواہ کوئی عیسائی ہو یا موسائی

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو وجود واجب مادہ سے منکر ہین یا اوس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجھتے ہین اون کی سب پر یکسان توجہہ و مہربانی تہی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تہا۔ जगतगुरु

حضرت محمد نورالدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بہی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس تک ظل حفاظت و حمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکہا۔ رفیقون کے ساتہ ہمیشہ وفاداری اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کرکے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بہی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پُر خیر و فیاض عادات تہین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح و نصرت پیش رو ہوئین اور اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی و مصیبت بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا آپکی رعایا پامال ہوگئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہوگیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑہتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون کے گہر کو افلاس نے جا گہیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہوگا سپاہ نالان ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بہر غم و غضب سے سر پیٹے ہین

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت
و شان کو کیونکر قایم رکھہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور
ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو مذہبی لوگون سے تعصب کر کے
برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے
اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکر کے بیگناہ و بیکس
خداپرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوتر آئے اگر حضور کا کچھہ بھی
اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک و مذہبی کہتے ہین تو وے آپکو بتاوینگی
کرینگے کہ خداوند تعالےٰ رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور
مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو
کرتا ہے آپ کے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور
بت خانون مین بھی جہان گھنٹے بلائے جاتے ہین مطمع عبادت وہی ہے
غیر لوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالےٰ کی مرضی سے
خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو مٹا دین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور
ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالےٰ کے مختلف کامون پر اعتراض
و نکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر
خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہو جاوے گا - علاوہ بران
یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی
نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کر دیا ہے تو بمقتضائے انصاف لازم ہے

रामसिंह

کہ اول رام سنگہ سے جو ہنود مین مقدم سمجہا جاتا ہے مطالبہ کیا جاوے اور بعد ازان اس خیر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکہ میرے مقابلہ مین آپکو کم مشکلات واقع ہونگی ورنہ مورد مگس کو اذیت پہونچانا علو ہمتی اور دریا دلی سے بعید ہے تعجب ہے کہ وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان و عزت کے قواعد کی ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط

اوس نے اپنے اخلاف اور امراے سلطنت کو طلب کر کے اودے پور پر حملہ کیا مگر راج سنگہ بہی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نہ تہا اول تو ایک مرتبہ فرار کر کے فوج شاہی کو پہاڑون مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا کہ بیدم ہو گیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بہگا دیا اور ممالک مقبوضہ شاہی مین جاکر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کر لی اور اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہو گیا کہ اب ہمارا کچہہ نقصان نہین ہوتا ہے ۱۶۸۱ع مین وفات پائی۔

जैसिंह

جے سنگہ اوسکا بیٹا راجا ہوا اوس نے حسب تذکرہ بالا اورنگ زیب سے محصول جزیہ نہ لگانیکا اقرار کرا کے صلح کر لی تہی۔ ابتدا مین چست و چالاک تہا مگر بعد عیاش اور آرام طلب ہو گیا اوسکے کل زمانہ مین نزاع خانگی ہوتی رہی ۱۷۰۰ع مین وہ مر گیا اوسکا بیٹا امراجا اوس سے مخالف تہا مسند نشین ہوا۔

अमरा

امرا و وم نے سولہ برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فساد مین شریک ہوا چونکہ اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہو گئے تہے سیوا اڑ مارواڑ و جے پور مین مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے باہم اتفاق ہوا۔

مگر نحوست زمانہ سے اس اتفاق میں ایسی شرایط قرار پائین کہ اونکے سبب باہمی فساد برپا ہوا اور اس فساد میں تخیر ریاست کی مردلینی پڑی اور تخیرون نے اونکی باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجھکر اپنا فایدہ اوٹھایا اودے پور کا جو نقصان ہوا خود آشکارا ہوجاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی ۱۷۱۱ء سے پیچھے وقوع مین آیا امرا دوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگ رانا ہوا اور ۱۷۳۴ء تک حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تھے پھر شامل ہوگئے — یہہ رانا مرتبی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا مستقل مزاج تھا مال کے انتظام مین بہت اچھا سمجھتا تھا اور بہاری داس پنچولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تھا اسی کے عہد مین ۱۷۱۱ء سے ۱۷۳۴ء تک مغلیہ سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودہ حیدرآباد کے صوبہ دار خود سر ہوگئے مرہٹون کا اقتدار بڑہا —

اوسکے بیٹے رانا جگت سنگ دوم نے راجپوتون کے اتفاق و حدیت کو جو رانا امرا کے زمانہ مین ہوا تھا ازسرنو سبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے مسلمان بادشاہون سے رشتہ داری کرلی تھی اون سے اودے پور کی رشتہ داری ترک ہوگئی تھی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تھا اور شاہان دہلی کے خلاف جب اتفاق و تعہد کرتے اودے پور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا اونکو مشروط ہوا کرتا تھا اور یہہ بھی مشروط ہوتا تھا کہ اودے پور کی لڑکیون سے جو اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بھی فایق متصور ہوکر مسند نشین ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی — اور مرہٹون نے اوس مین اپنا

संग्रामसिंह

بیجل [illegible]

जगतसिंह

مطالب حاصل کیا۔
اسکے علاوہ جگت سنگھ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لایق نہ تہا اوسکے
زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران
ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست
ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہوگئے تہے نادر شاہ کی معاودت
کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اونکو چوتھ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی
اور اونہون نے ماتحت سمجھکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ
سنہ ۱۷۳۶ء مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہد نامہ ہوا اوسکے بموجب
ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔
مہاراجہ سوائی جے سنگھ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا
سنگرام سنگھ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور بعد رزان
حال بمراد منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگھ کی شادی راوت سلومبر
کی دختر کے ساتھہ کی کہ سلومبر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے
زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے سنہ ۱۷۴۳ء مین مہاراجہ
سوائی جے سنگھ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگھ مسند نشین
ہوا مگر مادہو سنگھ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت
کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگھ نے
سیندہیہ سے استعانت چاہی سنہ ۱۷۴۷ء مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہہ سازش
راوت سلومبر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور بابت

باجیراو

سلوم

بیا تھلی الشری سنگہ کی چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکر کو طلب کیا اور بالعوض ایک جز واس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح مرہٹون کی دست اندازی نے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی اقیون نے رفع نزاع کرکے مادہو سنگہ کو جے پور کا راج اور ہلکر کو چونسٹھہ لاکہہ روپیہ دلوائے مگر راجپوتون مین ایسی نااتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخرکار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور جب ۱۷۵۱ع مین میواڑ مطیع شورش و فساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔

परतापसिंह

रانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے کل زمانہ مین مرہٹے اودے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم جنکوجی اخیر مین رگہناتہہ راو ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔

मवाजी

जनकूजी

रघुनाथराव

राजसिंह

۱۷۵۴ع مین رانا راج سنگہ دوم مسندنشین ہوا اسکے سات برس کے عہد مین مرہٹون کے حملون اور ادائے فوج خرچ کی زیرباری سے ریاست ایسی مفلس اور زیربار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی۔

अरसी

۱۷۶۱ع مین راج سنگہ کا چچا رانا اڑسی حکمران ہوا یہہ ایسا تند مزاج تہا اور سرداروں کے ساتہہ ایسی سختی اور بے دردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین ۔ ادہر سردارون نے

سرکشی کرکے رتن سنگہ خلف راج سنگہ سے کہ اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا
رفاقت کرکے دعوی ریاست کرادیا۔ اور دہر سیندہیہ و ہلکر اور مہاراجہ جودہپور
نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجہہ کر خوب فائدہ اوٹہایا۔
فریقین متنازعہ نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگہ کا حامی ہوا
سخت محاربہ بین جو اوجین کے قریب ہوا تہا رانا کو شکست ہوئی سیندہیہ
نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے کہ اگر دیوان امرچند بیروہ کوشش
اور وفاداری نکرتا تو فتح بہی کرلیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے
ستر لاکہہ روپیہ لیناکرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگہ کی حمایت چہوڑدی
جب عہدنامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے کہ جو چاہونگا وہی ہوگا
بیس لاکہہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہدنامہ پہاڑ ڈالا سیندہیہ
نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر از سر نو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا کہ زر
قرار یافتہ بین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کا
سیندہیہ نے ساڑہے تریسٹہہ لاکہہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس
لاکہہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاود۔ جیرن۔ نیمچ۔
موررون۔ رہن کئے کہ ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین۔ سنہ ۱۷۷۱ع بین ہلکر
نے راناسے نیما ہیڑہ لیا اور موررون بہی اوسی کے ہاتہہ آیا۔ اور ضلع گوڈواڑ
کہ اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تہا ہمیشہ کے واسطے
گیا گزرا ہوا۔
الغرض اپنے دس برس کے عہد مین رانا ارسی نے کہ اگرچہ دیوان امرچند

بردہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تہا زرکثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ اضلاع کہو دئے اور انجام کار تند خوئی و ظلم کی پاداش مین خود بہی قاتلون کے بہالے سے نہ بچا یعنی ۱۵۳۶ء مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین قتل کر ڈالا۔

हमीर

رانا ہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بہی ایسا ہی بد نصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی کمال کو پہونچی کل سرزمین مطلع خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور و شر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیر امرچند کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بہی جاتے رہے امرچند کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات اوسکی تجہیز و تکفین کے واسطے زر نقد بہی میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک قایم ہے

बेगू

چونکہ رانا ہمیر صرف چہہ برس گدی پر رہا اوسکی عنفوان کل عہد مین ریاست کا انتظام اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا بیگو کے سردار نے راج سے بغاوت کر کے چند پرگنات پر قبضہ کر لیا تہا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ پا چکی تہی اوس پر مطلق خیال نہ کر کے سردار بیگو کی سرکوبی کیواسطے سیندہیہ سے مدد چاہی۔ سیندہیہ نے مفسد سردارون سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکہہ روپیہ وصول کر لیا اور راج مین سے پرگنات رتن گڈہ۔ کہیڑی۔ سنگولی۔ پر خود قبضہ کر لیا اور ارنیہ۔ جوشمہ۔ بیچور۔ نندیتی۔ بلکر کو دیدئے اوسوقت

مرہٹون نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکھ روپیہ نقد اور اٹھائیس لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک لیا تھا۔

۱۷۷۸ء مین ہمیر کا بھائی بہیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکھے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکھے تھے وقت سندنشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی فتنہ و فساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تھے بیشک اس انقلاب مین کبھی اوسکی تقدیر یاور بھی ہو جاتی تھی مگر بہت کم اور ۱۸۰۳ء بعد جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ ولزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو مغلوب کیا امید ہوئی تھی کہ اودے پور کے حق مین کچھہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنوالس صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین بدستور سیندہیہ ہلکر امیر خان اور پنڈارون کے مطیع تاخت و تاراج رہین۔ اخیر مین مہارانا اودے پور سرگروہ راجگان ہنود کے افلاس و بیکسی کی یہہ نوبت پہونچی کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تھا تب وقت الوقتی ہوتی تھی اس ذلت پر خود اوسی کے سردار و جاگیردار طعن و تشنیع کرتے تھے اون مین سے جو زیادہ زبردست تھے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بہیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور تھی راجہ بہیم سنگہ والی جودہپور اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے ساتھہ اوسکی نسبت بھی ہو گئی مگر ۱۸۰۴ء مین راجہ بہیم سنگہ مر گیا اور بجائے اوس کے مان سنگہ جودہ پور کا راجہ ہوا مثل ریاست کے اوس نے کشن کنور کے

ازدواج مین بھی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگھ نامی ایک شخص نے کہ سابق
مین راجہ بھیم سنگھ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور وجودہ پور کی
ریاستون مین نزاع پیدا ہو۔ راجہ جگت سنگھ والی جیپور کے عشق باز مزاج
کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بھی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست
کی۔ اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے
تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگھ والی
جے پور اور راجہ مان سنگھ والی جودہ پور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیر خان
غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلا یا تہا اور والی جودہ پور نے طمع دیکر
اپنی طرف کر لیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تھی کہ اوس نے اور
اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغا بازی کے ساتھ قتل اور قتل کے ساتھ
غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے
دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیر خان کے
مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہو جاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو
مار دیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ۔

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی ما راجگان اٹھلواڑہ کی چورہ قوم سے تہی
عمدہ حسب ونسب اور لاثانی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ
ہوا تہا اون اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگز
بے محل نہین ہے

ونجاپانڈ و خونخوار پٹھان اودےپور کو گیا وہان مکار اجیت سنگہ اوسکا شریک
ہوا پٹھان بظاہر غریب اور چال چلن کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر
مگر اقتدار و حکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند
تہا اگر حیلہ اصول مطالب نہ کہا جاوے تو بہی حرص و طمع کی انتہائی تدبیرون
مین جنپر وہ اپنی ذات خاص کے سواے ہر ایک شے کو قربان کر سکتا تہا مانع
تہا۔ جب اوس نے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا تو کشن کنور مان سنگہ کی رانی
ہو یا مرکر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہو گیا کہ اگر بائی کو
راٹہوڑ رئیس کے ساتھہ نہ بیاہا جاوے تو پٹھان کے طیش و عتاب سے ذلت
اوٹہانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت و تاراج کرے گی۔
یہہ ٹہیری کہ کشن کنور مر جاوے۔

مہاراجہ دولت سنگہ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودےپور
کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہوکر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو
اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک
پڑے۔ بعد ازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت
شدید سے آگاہ کرکے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے
اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور خنجر لیکر گیا مگر جس وقت پیاری
کشن کنور بچگانہ ناز و انداز سے اوسکے سامنے آئی اوسکی دریاے غیرت
نے جوش کہایا دل دہڑکنے لگا ہاتہہ پانو بہول گئے خنجر گر گیا نادم و ذلیل ہوکر
باہر چلا آیا۔

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صداے آہ و نالہ بلند کرکے محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبہی بیرحم حیوان صفت ہلاکون کو گالی دیتی تہی کبہی بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز و التجا کرتی تہی مگر تقدیر سے چارہ نہتہا اوسکا مرنا لابد ہوا۔

اس کام سے مردون کو حمیت و غیرت و سنگدلی اور فولاد کی سختی معذور ہوچکی تہی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالے سے لیا گیا شاطر قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب و استقلال سے تسلیم کرکے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت و اقبال کی دعا دی جب ماں نے اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت و ملامت کرکے کوسنا شروع کیا تو اوس نے اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔

اماں تم میری منحوس و غم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجہے مرنیکا خوف کیون ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنے کیواسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے آتی ہین کہ جلد پہر رحلت کرین اسی پر اپنے باپ کی بدل شکر گذار ہون کہ اوس نے اتنے برسون تک مجہے زندہ رہنے دیا۔

تا وقتیکہ شربت جگر خراش نے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گہر کیا ایسی ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو بہی توڑا کیا اور پہر ڈالدیا۔ اسپر بہی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان ختم نہوا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حسن دلفریب اور بیخوف ہمت سے بانی نسل یعنی باپو رواں کی جان بچائی تھی کشن کنور کو وراثت مین ملی تھی مگر کمینہ تشنہ خون پٹھان اور راجیت سنگہ کو اوسکے بیحس وحرکت دیکھے بغیر صبر کہان تھا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے اونکو اور بہی جوش ہوا افیون کسومہ کی ایک گہونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت کرکے پی گیی - وحشی سنگدلون کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سے غافل ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہین ہوتا -

کمبخت ماہی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کہانا پینا چھوڑ دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی -

خود خونخوار خان نے بہی جب بانی ظلم و ذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے اس لعن کے ساتہہ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی پر جیتی کو بوجہون مرتے تھے - مگر ابہی تو اپنے ہمسر سردار و مخالف کے تشنعون کی اس سے بہی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تھے - سنگرام سنگہ سلکتاوت کہ ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تہا اس حادثہ سے چار روز بعد دربار مین آیا عالی دماغی اور بکمال تہوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تھا اور نہ اپنے آقا کی خفگی کا - وہ بلا اطلاع حضور مین آیا اور دیکہا کہ کمینہ مکار اجیت سنگہ بیٹھا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا - ارے بدمعاش منحوس شیطان تو نے سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزار ہا سال سے بے آلایش و بدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبہی دہل

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سزا دیتا سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
پاداش میں کوئی سزا کافی نہیں اور کسی پرائچت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہیں
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپو راول کی نسل منقطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے بہت آثار دکھلائے ہیں - رانا نے دونوں ہاتھوں
سے اپنا منہ ڈھک لیا تب وہ اجیت سنگ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پر تو نے ہم سبکو منہ
دکھانیکو جگہ نہ رکھی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام و نشان مٹ
جاوے اتنی جلدی کیوں کی کیا پٹھان نے شہر پر حملہ کردیا تھا یا وہ زنانہ
میں گھسا جاتا تھا اور اگر ایسا ہی ہوا تھا تو کیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت
ہوکر نہیں مرسکتے تھے اونھوں نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تھا
کیا ایسے ہی کاموں سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی جوانمردی
سے بادشاہوں کا مقابلہ کیا تھا چتوڑ کی شاکوں کو بھول گئے مگر افسوس ہے
میں کس سے بات کرتا ہوں تو راجپوت نہیں ہے اگر ہوتا اس کی عزت میں خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مار کر اور دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرتے اور مرتے
مارتے تو بھی صبر آتا باپو راول کا بیج تو بھگوان بچا لیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹھان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
کیا ہوتا کیا وہ تمکو بھول کر بچاتا خوف نے تمہارے ہوش و حواس کھو دئے
ورنہ تم اپنے گھر کا خون نہ کرتے اگر امن کیواسطے فریب و بدکاری سے تمکو پیر
دیتا تو بچالے کس کنور کے اور کسیکو ہی مار دیا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

والی ہے —
جس شخص نے اپنے آقا، اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب
دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی
بچا تو وہ لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہو مگر اوسکے
بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے
بیاہی گئین مگر آئندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی بہا رانا کو ایک دفعہ
سوائے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ ہی تہی کیونکہ با وصف جوانی
اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگہیلی رانی سے لڑکا پیدا
ہوا - جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو
تیسرا امر سنگہ ہوتا —
اجیت سنگہ پر بہی سراپ مجزنی اثر پذیر ہوا - ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی (स्राप)
عورت اور دو لڑکے مر گئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتہہ
پر رام رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی - بس یہی کافی
ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے
خون کا داغ اوسکی روح سے گنگا جل بہی نہ دہو سکے - جنگ پنڈارہ کے اخیر (पिंडारा)
تک رانا صاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی
جب اوس مہم پہ انگریزی فوج میواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر
بیچراغ پڑے ہین راناصاحب کا اختیار بالکل موقوف ہو گیا ہے افسری و ماتحتی
کے کل روابط فسخ ہو گئے اور راج معرض زوال مین ہے —

تاریخ زمانہ حال

سنہ ۱۸۱۸ع مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۱ عہدناموجات مندرجہ باب اول سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمایت مین لیا سردارون کو جمع کرکے جو ملک اونہون نے دبالیا تہا از سرنو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے حقوق پر لحاظ رکہنے کا راناصاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی قرار کیا کہ راج اودے پور کے جو ممالک غیر رئیسون نے چہین لئے ہین اونکے واپس دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاوے گی مہاراناصاحب نے سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات مین خط و کتابت نہ کرنے اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج ادا کرنیکا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودے پور کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب امیر خان کو عطا ہوکر واپس نہ دلایا گیا۔ سنہ ۱۸۵۷ع کے مفسدہ مین کپتان شور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرنے دیا مگر جب امن ہوگیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوا دیا اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جب سے سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارونمین

नीमाहेडा

नवाबमीरखां

शोरसाहब

کے درمیان کہ اس ریاست کے سرداروں کے برابر کسی اور ریاست مین اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین - ان سردارون مین سے اکثر پہلے راناصاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف چونڈا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور ان مین سب سے زبردست سلومبر کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سرپنچی کا دعوی رکھتا ہے اور جب ۱۸۱۸ء مین فیما بین سرکار انگریزی وراج اودے پور عہد نامہ ہوا تب راوت کے اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تھی کہ منظور نہین ہوئی - دوسرے درجہ پر سکتاوت ہین - جب سرکار انگریزی سے عہد ہوا تہہ سب سردار مہارانا صاحب سے بالکل خود اختیار اور علیحدہ ہو رہے تھے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار کلی تھا - مہارانا صاحب اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا -

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ۴ - مئی ۱۸۱۸ء

۱ کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار نے دوسرے سے چھین لئے ہین واپس دلائے جاوینگے -

۲ رکھوالہ بھوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی -

۳ دان بسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہوجاوے گا -

۴ کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری ہونے نہ دیگا اور نہ باوریہ - کھیا تھوری وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور سوائے اونکے

جو ایمانداری کا پیشہ کرین کسیکو بہینے نہ دینگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ
مقامات پر سکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا
کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر ارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

बनजारे व्यापारियों

دیسی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے
اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف ہونے دینگے جو کوئی
اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔

بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے
چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پہر اپنے
گہر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دس روز پیشتر سال تمام مین ایک
دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیس روز بعد سواے اون سردارون کے
جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گہرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت پر جب
اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

पटायत

کل پٹائت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب
جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار
کے ساتہہ یا شامل رہکر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور

पट्टा

جاگیردار جو اونہین کے دیے ہوے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض
ہین اونکی نوکری کرینگے۔

کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد و زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہہ قاعدہ
مقرر ہوا۔

जगजीतसिंह

جو کچھ اجیت سنگہ نے لکہدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور کرین گے جو کوئی شرائط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا اور اوسکو رئیس سزا دے تو اسمین دربار کا کچھ قصور نہو گا جو کوئی منحرف ہوا وسکو اکلنگ جی اور سری دربار کی دُہائی ہے۔

इकलिंग

श्रीदरबार

دستخط مہارانا صاحب دستخط کرنل ٹوڈ صاحب دستخط ۳۳ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سرداروں نے منظور کیا تہا کہ جو زمین پچاس برس کے اندر چہین کر یا اَور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کر دین گے اور اپنی آمدنی کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادون کے حساب سے سال تمام مین ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہین گے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر ملک ۱۷۶۶ء کے بعد اودے پور سے جاتا رہا ہے از سرِ نو شامل کیا جاوے مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدر آمد ہوا تہوڑے دِنون بعد نوکری کے سوائے مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول کرنا شروع کیا سردارون نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے

छटोंद

حیلتاً لیا جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے ۱۸۲۷ء مین دوسرا قولنامہ مرتب ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور اوسکے عوض نصف نوکری سے معاف رہین یعنی سال تمام مین بحساب فی ہزار روپیہ ایک سوار اور دو پیادون سے تین مہینے تک نوکری کیا کرین سرکار نے

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق
و منظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت نہ کی —

قول نامہ
कौलनामा

कापसाहब

جو کپتان کوپ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ نے درمیان مہارانا صاحب ادیپور
اور اون کے سرداروں کے منضبط کراکے اپریل ۱۸۵۴ع مین منظوری
کے واسطے بہیجا —

भीमसिंह

قولنامہ فیما بین مہارانا بہیم سنگہ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ
جو ۱۸۱۸ع مین قرار پایا تہا اور سرکار انگریزی سے منظور ہو گیا تہا حقوق متعلقہ
اور فریقین کے فرائض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے مین بخیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے
مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سواے دیگر شرائط ذیل بالاتفاق مقرر کرکے
سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہین —

छटांद

خالص پیداوار کے چہٹے حصہ کے بموجب چہٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی
قسطون سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہین گی اس مطالبہ کے سواے جرمانہ وغیرہ
اور کچہہ نہ لیا جاوے گا —

ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیے
اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سالتمام مین تین مہینے تک نوکری بعد
انقضاے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہو جاویگی —
پردیسی بیوپاریون کو جو اس ملک مین ہو کر گذرین اونکو چاہیے کہ جس گانو
مین ٹہہرین وہان کے سردار اور راہلیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکی حفاظت

ہین رہین کہ اون کے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت کے ذمہ وار ہون گے۔ مگر جو لوگ بلا اطلاع گانو سے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی حفاظت کے ذمہ وار نہونگے۔

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی۔

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے۔ | कामदार पटेल

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے۔

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی۔

کل بھوم جو سمت ۱۸۷۲ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی۔

دھونس روزینہ دستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہری والوں سے جاری نہونگی بلکہ عندالضرورت دیوان کے حکم سے جاری ہونگے۔ | धोंस रोज़ीना

سُندنا مقدار معینہ پر رہیگا مگر قاتلون کے واسطے ہرگز نہ ہوگا۔

اس پر سنہ ۱۸۳۹ء تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی کے تصدیق کیا۔

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگرون کے گروہ جو راناصاحب کے ممالک مین مقیم تھے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد کو پہونچ گئی تھی کہ کرنل لوطہ صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ مین رعایا و ملک فارغ البال ہوگیے اور ملک کی آمدنی بھی دو چند ہوگئی یعنی

سنہ ۱۸۱۹ء مین للعہ لاکہہ للنہ ہتی سنہ ۱۸۲۱ء مین ننھے لاکہہ ہتہ
ہوگئی نظم و نسق امور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکہا کر کرنل ٹوڈ صاحب
نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا
مگر اون سے اچہی طرح کام نہو سکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی
آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر لاکہہ روپیہ
چڑہ گیا۔ پہر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیر نگرانی رکہا گیا اور کسی قدر
اصلاح بہی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ
بہادر کئے بغیر کار برآری نہوئی۔
باقیات خراج و خراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کیے گئے اور
مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کرکے جمع و
خرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی
یہہ بے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی
امور ریاست چو دست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور
سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسقدر
کم ہوگئی جسقدر سنہ ۱۸۱۸ء مین تہی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا
درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین
ہر طرح غدر ہوگیا۔
سنہ ۱۸۴۱ء مین انگریزی فوج سے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرقت پیشہ

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودے پور کے راجگان کا بے مغلوب کیا
اور بنظر حفظ امن و ترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکہنا مناسب
متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور
سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز
پسند نہ تہی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس
کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کردئے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منعقد
نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تہی اسواسطے
بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تہے پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ کے سوائے اور کچہہ مطالبہ نہوا سنہ ۱۸۲۳ء مین اس بندوبست کی میعاد
ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکور
کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹہہ برس کیواسطے پہر بخوشی تمام انتظام
انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجاے پندرہ ہزار روپیہ
کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کیئے سنہ ۱۸۴۳ء مین مہارانا صاحب نے
اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تاخوشی سرکار
انگریزی رہنے کا اقرار کیا سنہ ۱۸۴۷ء مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ
کے ذریعہ سے اس علاقہ کو براے دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جائے
مگر مہارانا صاحب نے اوسکے عوض مین اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ
کے والپسی کا دعوی کیا اور راوان کی حکومت ایسی پوچ و ظالمانہ تہی کہ انکو
اضلاع مذکور کا دینا مناسب معلوم نہوا اسواسطے کچہہ طے نہوا اور دیہات

میواڑ کے ساتہہ میرواڑہ بہی اسی صورت سے بدستور انگریزی انتظام مین رہے
کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔

मेवाड़
मेरवाड़ा

۱۸۲۸ع مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ
مسند نشین ہوا نخوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق
ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے
زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسند نشینی سے تہوڑے
عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی
خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غایت کو
پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے
تعہد کا ایفا نکرینگے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان
جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ ۱۸۳۸ع مین یہہ
ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مر گئے۔

भीमसिंह
जवानसिंह

कोर्टआफड
इरेक्टर्स

باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنی ہوکر مسند نشین ہوا اوسکو
مہارانا ہوتے ہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساڑہے ستر ہزار
روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا
مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تندخو تہے سرداران راج اونسے
سے بہت تنگ و ناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے
راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر نامنظور
ہوئی ۱۸۴۲ع مین قبل اسکے کہ رئیس متقدم کے زمانہ کی زیرباری رفع ہو

बागोर
सरदारसिंह

اونکا بھی انتقال ہو گیا۔
اودے پور سے جنوب و جنوب مغرب کے کوہستانی اضلاع مین بہ تحت راجپوت سرداران بھیل و گراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار بڑے نامور اودیپور کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکھتے ہین کہ اوسمین مہارانا صاحب کا کچھ اختیار نہین ہے دیہات قرب وجوار سے خراج اور راستون پر مال تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت و امنیت کے جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور حالک مقبوضہ مین راج سے اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اوہنون نے مفسدہ کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکھنے کے واسطے انگریزی فوج کے رکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن و عافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح سنہ ۱۸۳۹ع مین اس ملک مین بھیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکھنے کی درخواست کی۔ سنہ ۱۸۴۱ع مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے فوج بھرتی ہوئی اوس مین راج اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور کیا مگر ملک مین مہارانا صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بھرتی ہونے سے بھیلون کی سرکشی و فساد کا انسداد ہو گیا مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ کھیرواڑہ اور

भील गिरासिया

गिरासिये

भीलों

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بہیلون پر ظلم کرتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرتے ہین سرداران راج سے سنہ ۱۸۲۷ء مین جو قولنامہ ہوا تہا مثل قولنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے عدم تعمیل مین پڑا رہا راج اودے پور کی ظالمانہ تدبیرون نے سردارون سے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار لوگ شرایط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے اسواسطے سنہ ۱۸۴۵ء مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج دستخطی

میجر روبنسن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ

مورخہ یکم فروری سنہ ۱۸۴۵ء

از آنجا کہ میتی بیساکھ بدی ۱۲ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۴ مئی سنہ ۱۸۱۸ء کو واسطے فوائد فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و سرداران راج منضبط ہوا تہا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرایط پر عمل نکرکے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوب صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرایط آجاویں اور دیگر شرایط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل کیجاوین مرتب کیا جاوے اور دسہرہ پر سردار جمع ہون تب ہر ایک سردار کو بتصریح و تفصیل سناکر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

ہوون اور شرایط مندرجہ بہ لحاظ کاربل رہنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹکل ایجنٹ صاحب سے دستخط و گواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تہا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط ہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ و تبادلہ شرائط قولنامہ
مذکور کو منظور و قبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ سمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری ۱۸۴۰ء سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کئے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرائط مندرجہ ذیل کہ
مفید جانبین ہین زیادہ ہوئین ۔

اول قولنامہ مین لکہا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی و تشدد نکریگا اور ڈنڈ
و براڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کئے جاوینگے مگر اونہون
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
ازسرنو آباد ہو اور اون کے پٹے کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی
ہو ۔

۲ سرداروں کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہے گا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودے پور مین نہین
ٹہیرایا جاوے گا کیونکہ ٹہیرانے سے اونکو خرچ و تکلیف زیادہ ہوتی ہے
دربار کو اختیار ہے کہ کسی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل از قضا

اوس میعاد کے کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجائے اوسکے طلب کرنیکا
اختیار نہیں ہے سرداروں کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیوں کی کامل تعداد رکھیں
اگر کم آدمی رکھیں گے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی۔

ملک میواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چھہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنوں کے
حملوں سے بابت خراج کے سرکار انگریزی میں دیا جاتا ہے اسمیں جاگیرداروں
سے کچھہ نہیں لیا جاتا ہے اداے خراج جیسا مذکور ہوا ملک کو بیرونی حملوں سے
محفوظ رکھنے کیواسطے ہے اور سرداروں کی فوج دشمنوں کے مقابلہ کیواسطے
بالکل بیکار ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سرداروں کا بڑا فائدہ ہے
ایام سلف میں مرہٹوں کو چوتھہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تھی اور
اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تھی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجیں جو
سردار لاتے ہیں تعداد معینہ سے نصف ہیں اور نوکری کے قابل نہیں۔
اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ دستک دیہات سرداران پر
جاری کرنی ہوتی ہیں اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح
دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ
بھی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج
دیا کریں مگر یہہ بھی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر
کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنے کی استعداد نہیں ہے اس
واسطے دربار نے مناسب سمجھا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی
سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سرداروں سے کچھہ مطالبہ نہو مگر سرداروں

کے ذمہ جسقدر فوج رکہنا بموجب لیکہہ یعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے
نصف رکہا کرین اور بعوض معافی نصف کے چہٹوند زر نقد یعنی فی روپیہ دو آنہ
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سرداروں کو یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خراج مین داخل ہے کیونکہ سوای
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سرداروں کی کل فوج مقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹوند کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹوند مین
منہائی کیجاویگی۔
مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نہ کرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلوائینگے۔
چونکہ اکثر سردار ادا سے چہٹوند مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبور
دربار کو سوار اور پیادوں کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سرداروں کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچھ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سرداروں کے کامداروں کو طلب کرکے
باتفاق دیوان راج چہٹوند کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ و دستک بہیجنے کی

ضرورت نہ ہے گی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دس روز بعد تک بھی حاضر نہ ہو گا تو اوسکی اراضی و دیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے اور پھر واگذاشت نہ کیجاوینگے داخلہ چہوند کی قسطین مثل سدی ۱۵ اور چیت سدی ۱۵ مقرر کی گئی ہین۔ دستخط - راوبخت سنگہ بیدلہ والہ - راوت پدم سنگہ سلومر والہ - راوت ناہر سنگہ دیوگڑہ والہ - راوت سالم سنگہ - مہاراج ہمیر سنگہ - راوت امیر سنگہ - راوت ایشری سنگہ - راوت ڈولہ سنگہ -

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب اونکے حقیقی چھوٹے بھائی کہ متبنےٰ ہوئے تھے مسندنشین ہوئے - راج کی بربادی کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمتمین ارسال ہوئی تھین - جون سنہ ۱۸۴۱ع مین یہہ درخواست منظور ہوکر خراج جو سنہ ۱۸۲۶ع مین بقدر تین لاکھہ روپیہ سکہ اودے پور مقرر ہوا تھا آیندہ کے واسطے دو لاکھہ روپیہ سالانہ سکہ انگریزی مقرر ہوا -

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہد مین خراج گذار سرداروں سے برابر نزاع و فساد ہوتا رہا سنہ ۱۸۴۰ع مین جو قولنامہ ہوا تھا اوسکا بھی کچھہ عملدرآمد نہ ہوا مہارانا صاحب کو شکایت تھی کہ سردار خدمت مقبول نہین کرتے تھے اور سردار کہتے تھے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو قرق ہین اور بےسبب و بے بنیاد حیلوں سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواسطے

۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پہر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی راج اودیپور و سرداران
میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ شدی ۱
سمت ۱۹۰۱ مطابق ۲۰ فروری ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دس قلمون کا درمیان مہارانا بہیم سنگہ
صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تہا بعد ازان بزمانہ کپتان کوپ
صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخرکار تیسرا کرنل روبنسن
صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگہ صاحب اور سردارون کے درمیان
بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سردارون نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا
اسواسطے مہارانا صاحب نے قولناجات سابقہ پر لحاظ واجب کرکے اور باتفاق
سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کرکے یہہ قولنامہ بوساطت وموجودگی
کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہرسال دسہرہ سے دس روز
پیشتر سردارون کا عام مجمع ہوا کریگا اور نئی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار
جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹہیرنے کا حکم دے گا
اور دیگر سردارون کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سناکر گہر کو جانے کی
رخصت دیگا۔ سردارون کی فوج نوکری کرنے مین کچہہ عذر نکرے گی۔
اگر وقت معینہ پر حاضر نہون یا غافل یا شمار مین کم ہون تو جس سردار کیطرف سے

ہون گے۔ اوس سے بجائے فوج کے زر نقد طلب کیا جائیگا۔

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار جہوٹو بحساب
فی روپیہ دو آنہ ساڑہے سات پائی سجادہ سینہ پر بموجب شرائط قولنامہ ہٰذا
سکے ادا کیا کرین گے۔ سرداروں کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین
چوری وغارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چور و
غارتگرون بار و ٹہیرون اور ڈکیتون کو اپنے علاقہ مین پناہ نہین بلکہ جو
مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کرکے مع مال مسروقہ کے جو اونکے
پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ اوسے پور و جہوڑ و جودہپور جس ریاست
کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین۔

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے
تنازع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین
چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر
کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات
و فیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی۔

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہیگا
اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہاراجہ جوان سنگہ صاحب
کے بخوشی و دلجمعی جہوٹو ندا ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے۔
سردارون سے غفلت یا شرائط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب
دربار ہون گے۔ دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار۔ راوت ناہر سنگہ

راوت پرتھی سنگھ مہاراج شیر سنگھ راوت دولہ سنگھ۔

سنہ ۱۸۵۵ء مین مہارانا صاحب نے سلومبر اور دیوگڈہ کے راولون کی پاستون مین سے اجزاء اعظم ضبط کر لیئے مگر ان رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکالکر دیہات منضبطہ پر بہ زبردستی پھر اپنا قبضہ کر لیا مہارانا صاحب اور سردارون نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات کامل کی گئی آخرکار کرنل سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ بسند ذیل مرتب کرایا۔

महाराज
रावत
सलूम्बर
देवगढ

करनल हेनरी
लारन्स साहब

قول نامہ

چونتیس برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سردارون مین نا اتفاقی چلی آتی ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم و زیادتی کے نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف براہ عافیت ملک و خوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات مختلف پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قولنامجات مرتب ہوئے مگر ہر ایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سردارون نے صرف زمین چھین لینے کی شکایت کی تھی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے ثابت ہوا کہ اونہون نے سردارون کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چھینی بلکہ چھینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بھی آباد کر دیئے۔ جسطرح مہارانا صاحب ان کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بھی شک نہین ہے کہ سردارون

عدول حکمی بلکہ بغاوت کرتے ہین۔

یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہوجاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کرے گی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولناموں پر مبنی ہے مشتہر ہوکر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہوکر مستوجب سزا ہوگا منازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ و بعد ازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کرے گا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق و آخرین سمجھا جاوے گا۔

मेवाड़

قلم اول چہٹوند بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر و جون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑے گا اور سال تمام تک ادا نہوگی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاوے گی۔

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چہٹوند لگایا جاوے گا مگر پہر اوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا۔

سلوم کا سردار چہٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ ادائے چہٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجائے دو سوار

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بہیجتے ہین ایک سوار اور دو پیادہ نوکری ہین اور بہیجا کرینگے ۔
اگر اسکے سواے نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور فی پیادہ چہہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری ہین نہ پہونچنے پر سردارون سے بہی اسی حساب سے لیا جاوے گا کل سردار مع اپنی جمعیت کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب کی خدمت ہین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت ہین اونکی نوکری اور تعیناتی تقسیم ہوا کرے گی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے ۔
جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چہٹوند اور نوکری علیحدہ علیحدہ دینگے ۔

قلم دوم قید یعنی رسم تلوار بندہین کی بابت سردارون سے اصل آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاوے گا جس سردار سے رسم تلوار بندہین لیجاوے گی وہ اوس سال کی چہٹوند کے مطالبہ سے بری رہیگا ۔
امیٹ ۔ گوگوندا ۔ کانہور ۔ مانیرہ کے سردار اور کل گسناوت اس رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے کہ تعداد نذرانہ مہاراجہ صاحب کی مرضی پر منحصر ہو سالانہ اونکی اصل آمدنی پر بحساب فی صدی آٹھ روپیہ مقرر کیا گیا ہے ۔

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و غارتگری کے جو بزمہ سرداران ثابت ہوئی ہین ادا کی ہین یا آیندہ ادا کرین سردارون سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیا گیا ہے اوسکا سود بحساب فی صدی چہہ روپیہ سالانہ اور جو آیندہ دیا جاوے اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاوے گا۔

قلم چہارم سردارون کو لازم ہے کہ سارق - ٹھگ - تھوری - باوریہ - سوگھیہ - اور بارو ٹھیون کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و مغروقہ سے متمتع ہوتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چورون کو پناہ دیتے ہین مثل چورون کے مجرم قرار دئے جاوینگے اونکو باتفاق رائے صاحب پولیٹکل ایجنٹ قید و جرمانہ کی سزا دیجاوے گی کل سوداگران و بنجارہ و مسافرون کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سردارون کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونہون نے پہونچتے ہی اطلاع کردی ہے اور حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری ہوجانے پر سردار جوابدہ سمجھے جاوینگے ہر قسم کے مجرم گرفتار کرکے مہارانا صاحب کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع کردین صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ داری کی بابت تصفیہ کرینگے۔

کل مقدمات چوری ہین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ سے حقیقات کرائی جاویگی۔

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں نے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھ روپیہ اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ لگایا جاوے گا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی صاحب پولیٹکل ایجنٹ قسطیں مقرر کرینگے۔

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے

۱۔ مہارانا صاحب کی مسند نشینی اور شادی پر اور اونکے ولیعہد کی شادی پر اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچ سو روپیہ نقد اور ایک یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج مین لیا جاوے گا۔

۲۔ جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈھائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا بھیم سنگھ صاحب کے راج مین لیے جاوین گے۔

۳۔ جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاوے گا۔

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداران مین جو کچھ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈھائی آنہ لیا جاوے گا۔

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

اوس سے زیادہ اپنی رعایاسے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب سزا و جرمانہ ہوئے ہین مگر مہاراناصاحب نے حسب صلاح پولیٹکل ایجنٹ بجز سرداران سلومبر و دیوگڑہ کل دیگر سرداروں کی سزادہی سے درگذر کی ہے ان دونون سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چہین لیا اور راج کی فوج کو نکالدیا اس قصور مین ہر ایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیا جاوے مہارانا صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

قلم دسوین اراضی بہوم گہر جاگیر و دیہات وقطعات اراضی مرہونہ بموجب اسناد و دستاویزات واوُدک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنپر مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان ٹوڈ صاحب وکوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط ہونگی اور اونکے حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹکل ایجنٹ بشرط مناسب بامداد چار یا چہہ سرداران کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرین گے بہومیان یعنی زمیندار جو مہارانا صاحب کیطرف سے ہین جیسا کہ اب تک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری وٹہگی کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہونگے۔

قلم گیارہوین دان بسوہ یعنی محصول آمد رفت مال تجارت لاگت یعنی محصول گہر لاگہہ یعنی ہیزم وکاہ شتران ریباری وخانہ شماری سب سرکاری رہین گے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب وکوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل
کیتے رہین گے۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ سے جو
مطالبہ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد ازآن لگایا گیا ہے وہ موقوف
ہوگا وان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور براڑ یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت
مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور
جاری اور واجب التعمیل رہین گے۔

लागत
बिराड़

قلم تیرہوین جیلخانہ۔ ڈاکن۔ بہوپا یعنی ڈاکنون کے مخبر بہاٹ
چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام
بمنظوری مہارانا صاحب جاری کئے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ
اطاعت کرین۔ قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے۔
ایک آنہ روز سے کم اور آٹھہ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو
نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو۔

डाकन
मारण
डाकनां
मारू
चारणों
त्याग

قلم چودہوین مہارانا صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سرداران
راج مین سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی چھہ کس نیک رویہ و با علم
مقرر کئے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور
ساتون باتفاق رائے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور
طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و
دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ

منظور کرینگے۔

قلم پندرھوین مقدمات سنگین وغیرہ جو کسی خاص وجہ سے آجتک جاری ہین
یا آئندہ ہون فیصل ہوا کرین۔ مقدمات خفیف وغیرہ مقدمات درمیانی رعایا و [illegible]
سردارون کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سردارون کو ایک
مہینے تک کی قید کا بھی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد و بیرحمی نکرین۔
سردارون کی تجویز کا مرافعہ دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی ہدایت مین۔

قلم سولھوین سزا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون ڈکیتی
و ٹھگی کا جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا۔

قلم سترھوین بہاگجریا یعنی صاحب سورونی کپتان ٹوڈ صاحب کے
کے وقت مین ناجایز تہا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجھا گیا ہے مگر
مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور چار پانچ خیرخواہ سردارون کی صلاح کے بموجب
کاربند ہون گے۔

قلم اٹھارھوین مندرون اور مذہبی جماعتون اور سردارون
کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور آن یعنی دوہائی واجب التعمیل
متصور ہوگی۔

قلم انیسوین ڈاکہ زنی جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی
شخص ماخوذ نہو سکیگا ورزہرخورانی و فعل شنیعہ وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

راج سے دست اندازی ہوگی۔

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کرسکتے ہین اور راؤ مین بھی جرمانہ کرنیکے وجوہات درج ہونے چاہیئن اور جرمانہ کی مقدار بھی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور یہی قاعدہ سردار بھی مستعمل رکھین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیا کرین اور انجنسی کے دفتر مین اوسکی شرح و مقدار لکھا دیا کرین دہونس و دستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے وقت مین کرتے تھے۔

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال و آیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہوگا دونون فریق خرچ ادا کرین گے۔ مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کردیا ہوگا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بھی ہوگی۔

قلم بائیسوین سردارون کو جایز ہوگا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنیٰ لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بھی معززا ور خیرخواہ مصاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف راے ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہوگا۔

قلم تئیسوین اراضی ہبہ دیہات اکلنگ جی و ناتھ دوارہ و بنجولی بہار پداس اور جو ایسے کے قابضون کو جاری رہینگی اور کل ہانگ یعنی محاصل مروجہ مثل سوم

عدالت جسکا حق ہے اوسکو ملے اور پھوٹوئی کے ساتھہ وصول نکیا جاوے۔

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اودے پور مین ہین جب آباد ہون اور مرمت وغیرہ سے اچھی طرح رہین بلا اصلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ ضبط نکئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون مین پچولہ تالاب کا پانی بلا قیمت لگتا ہے۔

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت نکرینگے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہو کمی کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دینے پر کچھہ سود نہ لینگے اور ہر چہار مہینے مین فوج کی تنخواہ تقسیم کر دیا کرینگے۔ اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی دوکان جاری نکرینگے۔

قلم چھبیسوین پہلے قولناموں مین سرداروں کو باہم متفق ہونیکی ممانعت تھی اس پر اب کچھہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچھہ ضرورت نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچھہ رنج ہو فوراً اپنی دادرسی حاصل کر سکتا ہے پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج کے خلاف کیا جاوے شامل ہونگے اونکو سردار اپنا دشمن سمجھینگے۔

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار کچہری مین رہیگا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوینگے مگر صرف معتبر آدمی مقرر کئے جاوینگے اونکی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کے ہوگی

قلم اٹھائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

سرداروں کے جہاں اونکی خوشی ہو ویسے کابیف رہیں اون سے کوئی مزاحمت نکر سکے گا۔
مگر اس قولنامہ پر صرف مہارانا صاحب اور چار سرداران مفصلہ ذیل۔
مہتا شیر سنگہ ۔ راو دیوگڑہ ۔ راو بیہسرورگڑہ ۔ راو کانور کے دستخط ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرایط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو منسوخ و کالعدم کردیا مگر جن سرداروں نے دستخط کئے تھے اونکی حفاظت کی سرکار کفیل ہوگئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہتا شیر سنگہ کی جاگیر جو مہارانا صاحب نے ۱۸۵۸ع میں ضبط کرلی تھی واپس دلائی گئی۔
بتاریخ ۱۶- نومبر ۱۸۶۱ع مہارانا سروپ سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکے بھتیجے مہارانا شمبہو سنگہ صاحب بعمر چودہ سال بجائے اونکے بتبنی و مسند نشین ہوئے اونکی نابالغی کی وجہہ سے اول انتظام ریاست باہتمام پنچایت سرداران راج زیر نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرایا گیا مگر سرداران پنچایت سے جلد سرکشی و بدچلنی ظہور میں آئی کہ ظلم و تشدد بلا بازپرس ہونے لگا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی میں خلل واقع ہوا اور مہارانا صاحب کو لوگوں نے اوباشی پر آمادہ کیا آخر کار ارادہ آیا کہ یا تو ازسر نو دوسری پنچایت مقرر کیجاوے یا کسی ایک شخص کو منتظم کار ریاست کیا جاوے ۔ چونکہ ایسا ایک سردار جسکو نظم و نسق ریاست سپرد کیا جاوے کوئی میسر نہ آیا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ تین سرداروں کی پنچایت جسمیں ایک سرپنچ اور دو پنچ ہوں مقرر کیجاوے جس سردار کو سرپنچ مقرر کیا گیا اوس نے اختیار مطلق بلا شراکت غیرے چاہا اس سے یہہ تجویز

ہونیکا آمد ہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ دو پنچون کے اتفاق سے خود انتظام ریاست کرین اور صغیر سن مہارانا صاحب کو انصرام کار کیوقت اپنے شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنے کی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام سے ریاست کی آمدنی مال مین بڑی ترقی ہوئی اور ہر طرح ریاست کو فروغ ہوا اور پنچ کو شکر گذاری ہوئی —

دیوگڈھ کے سردار نے سنہ ۱۸۵۰ء مین بعہد مہارانا سروپ سنگھ صاحب اپنے دیہات منضبط مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کر لیا تھا اور سنہ ۱۸۵۵ء مین وقت انضباط تولنامہ اوس پر اس جرم مین پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا بعد ازان نزاع بدستور جاری رہا تاوقتیکہ سنہ ۱۸۶۲ء مین بزمانہ صغیر سنی مہارانا شمبھو سنگھ صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج بذریعہ سوال و جواب تحریری رفع نزاع کرکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ حاصل کی —

مراسلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ
بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مورخہ ۲۰ - فروری سنہ ۱۸۶۳ء

مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کی مسندنشینی پر اہلکاران و ٹھاکران دربار کو تنازعات مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پاکر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر متوجہ ہونے کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب اودے پور اور سردار دیوگڈھ کے تصفیہ تنازعات کیا اوسکے مفصل حالات سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہان سب لوگ

اسپر رضامند ہین یقین ہے کہ آپ کو بہی پسند ہوگا۔

سوال و جواب

نمبر	سوال سردار دیوگڑہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
١	حسب قاعدہ مسترہ ادا اخراج ونوکری کیا کرون ۲۴ سوار اور ۴۰ پیادہ سال تمام مین تین مہینے نوکری کرین اور مت ۰۰ روپیہ خراج کو دیئے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری حسب حساب سے اور سب کرتے ہین کیا کرے۔	فیصلہ قطعی منحصر ہو آیندہ رہ کرادا ے خراج حسب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبہی مسند نشینی کا نذرانہ نہین دیا ہے میری والد کے انتقال پر مین نابالغ تہا جہارانا صاحب مرحوم نے دیا بہائی کو دہمکا اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکہوالیا اومین سے پچیس ہزار روپیہ دیئے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ ناہر سنگہ وارث با استحقاق نہ تہا اسواسطے اوس نے ریاست لینے کیواسطے راج کو ڈیڑہ لاکہہ روپیہ دیا تہا سو یہہ نظیر کارآمد نہین ہوسکتی اس خاندان سے نذرانہ مسند نشینی نہین لیا جاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاتا	پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسند نشینی سے معاف رہے۔
۳	جہارانا صاحب مرحوم نے مجہہ سے رام سنگہ وزیر مخروج کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹہارہ ہزار روپیہ	چونکہ رام سنگہ کی جایداد ضبط ہو گئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیا جاوے

نمبر	سوال سرداروںگڈہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
	وصول کیا بعد ازان رام سنگہ کی جاگیر ضبط کرکے اوسکو دیس سے نکال دیا مین اپنا روپیہ اوس سے وصول نکر سکا۔	روپیہ واپس ہونا چاہیے۔	
۴	جہارانا صاحب مرحوم نے میرے چند دیہات ضبط کرلیے تھے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر [illegible] چاہتا ہوں۔	معہ خزانہ راج میں جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہے باقی اوسوقت کے مختارون نے خرچ کردیا۔	یہ ضبطی منظوری جناب [illegible] سے ہوئی تہی اسواسطے مصارف کا معاوضہ نہین ملسکتا ہے مگر جو وصول ہوا واپس کیا جاوے۔
۵	بہگوان پورہ کا خراج بہ تعداد [illegible] واپس ہو۔	چھپن روپیہ مین راج گرشتہ وار شریک ہین اسواسطے دعوی صحیح ہے	روپیہ دیا جاوے۔
۶	موضع تنکہ وکہاکرالہ کا خراج بقدر [illegible] واپس ہو۔	منظور ہے۔	روپیہ دیا جاوے۔
۷	اردیپور کا چودہری بعوض مطالبہ سواری جہاراجی کے اونٹ لیگیا تہا مع بچون کے جو اون سے پیدا ہوئی ہون واپس کیے جاوین۔	مطالبہ ناواجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیے جاوین	اونٹ مع بچون کے واپس ہون۔

चौधरी

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۸	خراج وقت معینہ پر ادا ہوا ہے اسواسطے حسب ہدایت جنرل لارنس صاحب سود واپس ہونا چاہیئے ۔	ساہوکاروں کو قسط بروقت وصول ہوتی رہی ہے سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے ۔	راو نے خراج بروقت ادا کیا تھا اگر ہمارا اتفاق نہیں لیا اسواسطے سود [illegible] نہیں ہے
۹	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہوں ۔	حساب خراج کا بارسے ۱۹ باقی ہے ۔	روپیہ وصول کرکے رسید اور فارغخطی دی گئی ۔
۱۰	ہر مرتبہ کی مسند نشینی پر ایک گانو ملا کرتا ہے ۔	جہاں نذرانہ مسند نشینی نہیں آتا اونکو گانو نہیں دیا جاتا ہے	گانو نہ دیا جاوے

العبد رنجیت سنگھ سردار دیوگڈھ
देवगढ़

العبد کیسری سنگھ وزیر راج

العبد بخت سنگھ بیدلہ والا
बेदला

العبد لال سنگھ سردار گوگوندہ
गोगोंदा

العبد ناہر سنگھ سردار بھینسروڑ گڑھ
भैंसरोर गढ़

العبد ہمیر سنگھ سردار بھینڈر
भींडर

العبد مہتا شیر سنگھ
महता शेरसिंह

العبد شیام سنگھ پروہت
श्यामसिंह परोहित

مراسلہ کرنل ڈیورنڈ صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہندوستان
صیغہ ممالک غیر بجزیہت لفٹنٹ جنرل لارنس صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

آپ کے مراسلہ ۴ - ماہ گذشتہ متضمن تصفیہ دعوی دربار اودے پور بنام ٹھاکر دیوگڑہ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل میجر ٹیلر صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ -

اطلاع کے واسطے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس بہیجا جاوے - ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

ڈونگر میو کے سردار سنہ ۱۸۳۵ء سے پیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار کے لوگون پر تاخت وتاراج کیا کرتے تہے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان سیندہیہ وہلکر ومہارانا صاحب میواڑ بسروری افسران انگریزی مجرمون کی سرکوبی کیواسطے متعین ہوے کچہہ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہوگیا اجیت سنگہ اور اوس کے وہبائی نکالدیئے گئے سنہ ۱۸۴۲ء مین دربار میواڑ نے سفارش کرکے گورنمنٹ ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پہر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ نے اول تیج سنگہ کو متبنی لیکر اپنا وارث قرار دیا پہر سیجے پور کے کہان سنگہ کو لیا اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پر وہ وارث ریاست ہوا اور مدت تک قابض رہا سنہ ۱۸۵۹ء مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہان سنگہ کو نکلوا دیا اور تہوڑے دنون بعد تیج سنگہ پہر مخرج ہوکر پنچ سرداران راج کے پاس اگر مستغیث ہوا پنچایت نے اوسکو مستحق سمجہا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

سنے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر مدت تک اوسکا عملدرآمد نہوا ۱۸۶۱ع میں پنچ سرداران
کو تاکید ہوئی آخرکار بہت توقف و تساہل سے ۱۸۶۲ع میں دربار سے تیج سنگھ
کو مسند نشین کیا مگر بیجے پور کے رئیس کہمان سنگھ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور
نکالدیا مثل کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگھ کے باب میں صاحب پولٹکل
ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکھا بجز ایک جواب اکتوبر ۱۸۶۵ع کے جسمین لکھا ہے کہ
اس مقدمہ میں باصلاح سرداران میواڑ فیصلہ ہونا چاہیئے کچھہ تعمیل نہوئی ظاہراً خود
تیج سنگھ بہی مایوس ہوگیا ہے کہ کچھہ کوشش و پیروی نہیں کرتا —

میواڑ کے سرداروں میں کوٹھاریہ کا سردار سرکشی میں سب سے فائق ہے کہ نومبر
۱۸۶۵ع میں اوس نے اپنے علاقہ کے گانو موضع نیموتہ میں صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور علانیہ مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر آؤنگے
تو تمکو قتل کرڈالونگا اس حالت میں اوسکا ایک گانو ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال
کی حیات میں واگذاشت نہوگا —

راؤ کوٹھاریہ کی دوسری شرارت یہہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگھ سابق وزیر
راج کو کہ چیتوڑگڑھ کا حاکم بہی تہا پناہ دی مہتا شیر سنگھ پرگنہ کی جمع وصول کرکے
اور راج میں ایک کوڑی داخل نکرکے راؤ کوٹھاریہ کے پاس چلا گیا اب بہی ڈیڑہ
لاکھہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے - راؤ کوٹھاریہ سے بضبطی جایداد وصول کرنیکی
تجویز کی گئی تو وہ بہاگ کر سلومبر کے علاقہ میں چلا گیا کہ وہاں موجود ہے یہہ سردار
اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہیں کرتے اور ہمیشہ
مستعد مقابلہ رہتے ہیں — اس سردار پر اجیت سنگھ باروٹہیہ کی پناہ دہی کی علت

مین بہی سرکار کا عتاب ہے اور اسکے روجوہ دیہات ضبط ہین اور چارسو پچاس روپیہ کی دہونس جاری ہے ―

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۵ع سن بلوغ کو پہونچنے پر مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو نظم و نسق امور ریاست کا اختیار دیاگیا اور اوسکے ساتہہ تیس لاکہہ روپیہ جو خزانہ مفوض ہوا اوسکے مشیرون نے اونکو خودکام کرنے سے منع کیا مگر کرنل نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی مخالفت پر مطلق خیال نکیا اورکام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے ٹہاکر گوکل چند تو اپنے علاقہ مانڈل گڑہ کو چلا گیا پنڈت لچہمن راو راج کا کارکن اور ٹہاکر ظالم سنگہ بیدلی والا مہارانا صاحب کے اول مشیر رہے ―

سنہ ۱۸۶۶ع مین راوت کیسری سنگہ والی سلومر مرگیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم دربار وخلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہوگیا دربار کی خواہش یہہ تہی کہ راوت بلا پسر کو جو وارث جایز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ قابض ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکہکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل نے تو فوج کے حکام کو لکہدیا تہا کہ سرکش سردار کی سزادہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بہیجنا نامنظور کرکے دربار اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین ہے کہ راج اور دیگر کو مدد دیکر اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دستاندازی

धौल

हनगोकुलचंद

मांडलगढ़

दिलछमन राव

बेदली

सलूम्बर

जोधसिंह

राव भेद्दर

سے پیشتر سرداروں کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجہہ کر اکہین کہ سلومر کی مسند نشینی کی
بابت کل سردار متفق الراے ہین یا نہین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دولاکہہ
روپیہ راج مین داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راو بہوپال سنگہ کی نسبت یہہ
تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسند نشینی سمجہا جاوے اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء
مین مہارانا صاحب سلومر جاکر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ
کو لے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو اوٹہا دیا تہا اس سے
چونڈاوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہو گئے تہے اور اوسکے عہد مین
بڑی خرابی رہی تہی مگر بہوپال سنگہ بہدیسر والہ پہر بہی سلومر کا دعوی کرتا رہا
کچہہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجہکو سلومبر نہ ملیگا
تو مین فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع چاونڈیہ سے متبنی لیا گیا
ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنی نہین ہو سکتا اوسکا
کچہہ استحقاق نہین شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنی ہونا جایز ہے اور میواڑ
کے ٹہاکر بیوہ کے متبنی لینے کو جایز سمجہتے ہین پس اوسکا دعوی غلط متصور ہوا جودہ سنگہ
نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچہا کیا سنہ ۱۸۷۱-۷۲ء کے دورہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی نے وہان چندروز قیام کر کے دیکہا تو جاگیر بہت رونق پر پائی
راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہو گیا رعایا سب خوش
ہے کسی نے کچہہ شکایت نہ کی راو خود سبکی سماعت کر کے انصاف کرتا ہے اور
دیگر جاگیروں سے جہان کا انتظام کامدارون کو مفوض ہے یہان کا کام ہر طرح
اچہا ہے -

ستمبر سنہ ۱۸۷۶ء مین راجہ نیمبہیڑہ اور راو دیوگڈھ کے درمیان فساد ہوا دسمین ۱۴ آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوئے اور وجہ متنازعہ فرق ہوا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ عرصہ ساٹہہ سال راو دیوگڈھ نے موضع رایکہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تہا اور وجہ مذکور راجہ نیمبہیڑہ کی جاگیر سے ملحق ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بدنظمی کے اوقات مین موقع پاکر زمین داب لی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین بتعین آٹہہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دیئے گئے تہے اور یہہ روپیہ دیوگڈھ کا راؤ اب بہی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے اور خادمان درگاہ نے کئی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودے پور بہی اس گانو کو پہیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو رہنا جسمین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ مبادا کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بہی خیال ہے کہ درگاہ مین گانو بطور استمرار دیا گیا تہا اور ہر وقت مین ضبط ہو سکتا تہا مگر جو راو کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیت بدلجاوے اور پہر ضبط نہو سکے ہر دو عرصہ پچاس سال دیوگڈھ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین نیمبہیڑہ کا راجہ کمزور تہا موضع لبیہ علاقہ نیمبہیڑہ کی زمین پر بند و تالاب بنالیا تہا اس بند پر بڑے درخت ہوگئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتداء مین راؤ دیوگڈھ جبر آغاز ہوا تہا مگر اب آغاز فساد اول نیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار سے فیصلہ کے واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

ہوئے سے محکمہ ایجنسی سے کچھہ دست اندازی نکی گئی ۱۸۴۷ء مین راو مٹ جیت سنگہ
والی دیوگڈہ کا انتقال ہوا اوس نے باعتبار پنج سرداری کو ٹہیاری کیسری سنگہ
کی ذلت مین بہت کوشش کی تہی اوس کا بیٹا کشن سنگہ بعمر چہبیس سال مسند نشین
ہوا مگر باوجود جاری ہونے دہونس کے کہ تا وقت اطاعت و ادائے نذرانہ
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخر کار
یکم مئی ۱۸۷۸ء کی رپورٹ مین دربار نے لکہا کہ مسند نشینی دیوگڈہ کیواسطے جو
تجویز پیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ہوئے اوسی پر عمل ہونا
مناسب متصور ہوکر رسم مسند نشینی کردی گئی ہے۔

۱۸۵۷ء مین امیٹ کا سردار پرتہی سنگہ لاولد مرگیا اوسکی بیوہ نے امر سنگہ
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی قرار پاوے تین برس
بعد چتر سنگہ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسند نشینی حاصل
کرکے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کرلیا امر سنگہ کو نکالدیا اور اوسکے بہائی پدم سنگہ
اور دو سرداروں کو مارکر اور چند آدمیون کو مجروح کرکے جاگیر چہین لی راو متوفی
کی بیوہ مع امر سنگہ چتر بہوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحبان
ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایلہ کو چاہیے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومبر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امر سنگہ کی طرفداری کرکے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکہا مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے امر سنگہ کو سردار امیٹ قبول کرکے دربار مین

پہلا امرسنگھ پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کر دی اس سے احتمال ہوا کہ فساد
وقوع مین آوے اور چیتر سنگھ جو قابض ہوگیا ہے انجام بیدخل ہوا ہمین شک
نہین کہ امرسنگھ با استحقاق ہے کیونکہ پہتی سنگھ کی بیوہ مہتر تنی جی امرسنگھ اور
اپنی دختر صغیر سن کو لیکر سلومبر چلی گئی تہی چیتر سنگھ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا
ہے راج کی چہٹوند یا اور کسی قسم کا محصول ادا نہین کیا ہے اوسکے ذمہ ایک لاکھ
دس ہزار روپیہ سند نشینی کا نذرانہ ہے اور خرلج علاوہ بران امید نہین کہ اس
نا امیدی کی حالت مین اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے امیٹ کا محاصرہ ہو
رہا ہے اوس سے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکہہ چہوڑی ہے - اس مین
جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے —

۱۸۸۰ء مین مہارانا صاحب نے راج میواڑ کے حصہ میرواڑہ کی والپسی کی صاحب
ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچھہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال مین مہارانا
صاحب نے بیتہ کہیراڑ کے دیہات کا سنہ ۱۸۸۰ء کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی
وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے —

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش
تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کر دیا ہے اور سواری کے وقت بکرا مارنے کی
جاہلانہ رسم بہی موقوف کر دی - دسمبر ۱۸۸۰ء مین مہارانا صاحب نے انجمن کے
ارکان کو برخاست کرکے کوٹہیاری کیسری سنگھ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے
کہ حسب بیان عوام الناس اتنی بڑی ریاست مین کوٹہیاری کیسری سنگھ کے
سوائے اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا مگر چونکہ مہارانا صاحب کی

نابالغی کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور
مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورنمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت
گورنمنٹ ناممکن متصور ہوکر درخواست اجازت کیگئی گورنمنٹ نے مہارانا صاحب
کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ
اوسکی منظوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور امرا سب
اوس سے خوش تہے اوسکے از سرنو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے
بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا محنتی اور
دیانتدار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے
ہر طرح لایق تہا احکام دربار کو صدق وصفائی سے بجالاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ
تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس
ہوتی رہی۔

۱۸۶۹ء کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور
اونکا بردہان کو ٹہیاری کیسری سنگہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہر ایک صلاح و تدبیر
پر بہت کوشش و توجہ سے عمل کرتے ہین اونمین کسی طرح کا اختلاف و کشیدگی
دنا اتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر
کاروبار ریاست پر متوجہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری و لیاقت
سے بحث کرتے ہین اصلاح و ترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشون
پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہر طرح اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی چاہتے ہین
مگر عدم موجودگی مشیران با تدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

ہر ایک معاملہ مین خواہ کیسا ہی خفیف ہوا ونکی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے
چنانچہ وہان ہر روز وہ حاضر ہو کر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے
عدالتون سے بھی مقدمات حکم اخیر کیواسطے آتے ہین اور ریاست کا کل کام اونکی
مرضی سے چلتا ہے اگر اونکے دل نے چاہا کام کیا ورنہ وقت آیندہ پر منحصر رکھا
محکمہ ایجنسی کے کاغذات اول پیش ہوتے ہین اگر زیادہ یا غور طلب ہوئے تو
اور کام ملتوی رہتا ہے اس سبب سے تساہل اجراے کار کی شکایت ہوتی
ہے دہرم شاستر اور رواج ہنود پر عمل ہوتا ہے اور تنخواہ دار پنڈت ہوست

पंडित विवका

دیا کرتے ہین اس سے بھی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول بحث ہوا
کرتی ہے مہارانا صاحب کو اس طریقہ مین بتدریج ترمیم کرنیکی صلاح دی گئی
ہے اور امید ہے کہ میواڑ مین عنقریب مختصر مجموعہ قانون جاری ہو مگر یہہ امر
بہت نازک ہے کیونکہ باعتقاد ہنود دہرم شاستر کو حکم الٰہی اور خاندان اودیپور
کو متبرک اور شاسترون کا ہمزمانہ اور محافظ سمجھتے ہین اسواسطے اون سے
خلاف ورزی محال ہے۔

اوسی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مشیر با تدبیر نہونے سے بڑا نقصان ہے چند مصاحب
جو صحبت مین رہتے ہین اس لایق نہین ہین ان مصاحبون مین سے راو ظالم سنگہ
کرکش بے اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہارانا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے
اور وہ اکثر اونکو ناواجب حرکات پر آمادہ کرتا ہے سنہ ۱۸۶۹ء مین فوج پولیس کا
افسر تہا ریاست مین بدنظمی تہی اور کوئی وزیر نہ تہا اس سے ظالم سنگہ کا قدم جم
گیا اس فوج کا اب وہ وزیر سے بھی علیحدہ خود اختیار حاکم ہے حالانکہ صرف ہیچ

ونصیرآباد کی پولیس کا اختیار وزیر کو ہے اگر ظالم سنگہ کوئی عام شخص ہوتا تو لوگون
کو ایسا گران نگذرتا مگر راؤ امر سنگہ کا والد ہونے سے نصف سرداران میواڑ کو
دربار مین اوسکا رسوخ ازبس ناگوار ہے راؤ امر سنگہ کی حکایت منجملہ اون عجیب
واقعات کے ہے جو نحوست زمانہ سے میواڑ مین اکثر ہوتے ہین رگر سنہ ۱۸۶۹ع
مین کرنل نکسن صاحب نے ظالم سنگہ کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین جس شخص پر رئیس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین
اور وزیر ریاست اوس سے بخصوصیت عداوت رکہتا ہے چونکہ یہہ شخص
مہتمم پولیس تہا اکثر لوگ اوسکے مخالف ہوگئے تاہم میواڑ کی کثیر التعداد غارتگرون
کو اعمال ناقصہ سے باز رکہکر اوس نے کار نمایان کیا ہے علاوہ اسکے اوسکی
بڑی خوبی یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ ہے اوس نے مہارانا صاحب
کو جو صلاح دی ہوگی اوسمین حکام انگریزی سے موافقت رکہنا ضرور ملحوظ و منظور
ہوگا مگر افسوس ہے کہ امسال ظالم سنگہ مرگیا۔

مہارانا صاحب کل کام خود کرتے تہے اس سے بڑی ابتری رہتی تہی اور گورنمنٹ
سے بہی محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمایش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ
محکمہ جات عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کئے اور حکام محکمہ جات مذکور کو اختیار
دیکر بذریعہ کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دے ۔
کیفیت دربار اودے پور بخدمت لفٹنٹ کرنل جے پی نکسن صاحب بہادر پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۸۶۸ع ۔
آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور مین عدالت فوجداری کا

بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دیے جاوین اور مجموعہ قواعد جاری کیا جاوے اسواسطے کل علاقہ راج اور شہر کی عدالت فوجداری کا کام منشی شامن علیخان کو سپرد ہوا ہے اور اوسکو پانچ سو روپیہ تک جرمانہ اور ایک برس تک کی قید کا اختیار دیا گیا ہے اور ترتیب قواعد فوجداری کی تجویز در پیش ہے وقت تیاری جاری کیے جاوینگے اوسوقت تک کام حسب معمول ہوتا رہیگا اور حاکم فوجداری کو ہدایت ہوئی ہے کہ تہانجات از سرنو مقرر ہونے کی بابت رپورٹ کرے اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکہا گیا ہے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کو بہی اطلاع دیجاتی ہے۔

کیفیت ایضاً

مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودے پور کی عدالت دیوانی کا بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دیے جاوین اسواسطے داروغہ عدالت دیوانی کو دو ہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے کی اور سو روپیہ تک جرمانہ کرنیکی اجازت دی گئی ہے اور اوسکو اطلاع دی گئی ہے کہ مجموعہ قوانین مرتب ہوگا تب جاری کیا جاوے گا تاوقت اجراے اوسکے حسب معمول کام ہوتا رہیگا کل علاقہ کے دیوانی کی بابت رپورٹ کرنیکی اجازت ہوئی ہے وزیر کو اس حکم کے اجرا کی ہدایت ہوئی ہے اور آپکو بہی اطلاع دیجاتی ہے

ان تحریری قواعد کی ترتیب مین سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا کہنے لگے کہ معاملات فوجداری مین قدیم دہرم شاستر رہنا ہونا چاہیئے مگر سرداران کی یہہ کیفیت کل راجپوتانہ مین ہے کہ اپنی جاگیرون مین رئیسون کا اختیار کامل ہونا

نہین چاہتے ہین وجہہ یہہ کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشایستہ وخلاف قانون
کرتے ہین اور باضابطہ نگرانی نہونے سے سزا سے محفوظ رہتے ہین پسیون
اور سردارون کے بیشتر اوقات نا اتفاقی صرف اسی وجہہ سے رہتی ہے کہ
سشیۃ فوجداری کے احکام کی عدم تعمیلی بلکہ عدول حکمی کرتے ہین۔
سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل اپنے ہاتھہ مین رکھا چاہتے
ہین اور دربار اس وجہہ سے کہ کل معاملات مین سرکار انگریزی دربار کو جوابدہ
سمجھتی ہے اختیارات سرداران کو معدوم اور اونکو محکوم رکھنے مین کوشش
کرتا ہے اور سردارون کی خاص غرض اس خودسری مین یہی ہے کہ ظلم وتشدد
اور وارداتین جو وے خود کرتے ہین یا اپنے توابعین سے کراتے ہین اونکی
سزا سے محفوظ رہین پس لازم آتا ہے کہ جہانتک روسا حسب منشا گورنمنٹ
اپنے ملک کی حکمرانی کرین گورنمنٹ سے اونکے اختیارات جایز کے اجرا مین
اعانت کیجاوے تاکہ وے سردارون کو مغلوب کرسکین مگر اکثر صورتون مین
اسکے خلاف ہوتا ہے۔
یہہ تو تحقیق ہے کہ رئیس لوگ جرایم شدید مین شریک نہین ہوتے ہین اور سردار
باستثنا بعض کے کل مرتکب جرایم ہوتے ہین پس مخفی نہین رہ سکتا کہ سردار
سرکار انگریزی کو جوابدہ نہین ہین اور جنکو جوابدہ ہین اونکی حکومت جایز
مین خلل انداز اور اونکے مخالف ہین اسواسطے سردارون کے اعمال پر نگرانی
رکھنے اور کل حرکات مجرمانہ وخلاف قانون کے اطلاع دیتے رہنے کیواسطے
اہلکاران راج ستقلین رہین تو مناسب ہے۔

ذات خاص مہارانا شنبہو سنگ صاحب سے سب سردار خوش ہین مگر اونکے حکام انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے کو پسند نہین کرتے ہین مہارانا صاحب اپنے محکوم والیون سے دانشمند و عقیل ترین اور سردار رسمیات قدیم کے پابند ہین اور اونکی عاقلانہ حکومت سے خائف ہین سرکش سردارون کے درمیان مہارانا صاحب تن تنہا ہین اگر وے اونمین سے کسیکو فعل قبیح کی پاداش مین سزا دینا چاہین تو کل سردار متفق ہوکر حصول منشا معدلت مین خلل انداز ہون اور یہہ عمل کل راجپوتانہ مین جاری ہے بالتحقیق مہارانا شنبہو سنگ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اونکے متقدمون سے زیادہ چاہتا ہے اور یہہ امر واجبی ہے کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہین کرتے ہین۔

یہہ امر کہ مہارانا صاحب راج کی اصلاح و ترقی کے خواہان اور منشاء گورنمنٹ پر عمل کرنے والے اور اپنی رعایا کی بہبودی مین ساعی ہین ایام قحط مین بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہزارہا قحط زدون کا گروہ کثیر ممالک قرب و جوار سے میواڑ مین آیا اور ایسا گروہ کہ اکثر اونمین سے نہ فقط گرسنگی سے جان بلب تھے بلکہ اسیوجہ سے مبتلاء امراض بھی تھے مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور خاص اپنی دلسوزی اور رحم دلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی تدبیرین کین کہ آفت عظیم کے مقابلہ مین بہت کارگر ہوئین اور ہزارہا بندگان خدا کی جانین بچین چنانچہ کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ تدبیرات پرورش رعایا ذیل مین لکہی جاتی ہین۔

قحط سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء

اس سال مین بارش کی کشش سے سخت قحط ہوا اور راج سے اوسکے دفعیہ اور نرمی کی تدبیرات کامل بڑی فیاضی سے ظہور مین آئین سرداران ریاست نے باوجودیکہ اونکی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تدبیرات مجوزہ جلسہ اجمیر مین شامل ہوکر بخوبی تمام غلہ کا محصول معاف کر دیا۔

جہتا ارجن سنگہ کو کہ جلسہ اجمیر مین میواڑ کیطرف سے شریک ہوا ہدایت ہوئی تہی کہ بڑی ریاستون کیطرف سے جو تدبیرات قبول کی جاوین اون مین اتفاق کرے چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انجام دیا۔

۱۸۹۷ء مین بارش کم ہوئی تہی اس سبب سے جون ۱۸۹۸ء مین میواڑ کے جہیل و تالابون مین پانی معمولی عمق سے پندرہ فیٹ کم رہگیا اور پہر بہی بارش کم ہوئی اس سے کچہہ اضافہ نہوا تاہم اون مین پانی بکثرت رہا آیا اور ملک کو فائدہ عظیم پہونچا یعنی نہ فقط رقبہ کثیر زراعت گرد نواح کی آبپاشی ہوئی بلکہ اون کے سبب سے کوسون تک کوؤن مین پانی بافراط رہا بلکہ نہرون سے گرد نواح کی زمین سیراب ہوکر اوس پر عمدہ فصل تیار ہوئی اور صدہا آدمیون کو جو قحط سے مرجاتے وجہہ معاش ملی۔

ان تالابون مین چادر و چرخی نہونے سے پانی قابو مین نہین رہتا ہے زیادہ تر نکل جاتا ہے دربار کو ان ذریعون کے فوائد سے آگاہ کرکے بند دہیبر پر لگانیکی فہمایش ہوئی یہہ بند جسمین باوصف خشک سالی قریب تیس میل کے محیط مین پانی بہرا رہا مدت سے مرمت طلب ہے اور خراب پڑا ہے دیوارون پر درخت اور

بھادری پیدا ہوکر بہتر علیحدہ ہوگئے ہیں مہارانا صاحب نے سنگین دیوار اور
خام پشتہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد ایک لاکھ تیس ہزار آٹھ روپیہ تیار کرایا تھا
مگر مہاراجا الیان دربار کو اسقدر روپیہ خرچ کرنا منظور نہوا اس سبب سے کہ اگرچہ اس
تالاب کو روسا سابق نے بصرف کثیر تیار کرایا تھا مگر اب اوسکے پانی سے زیادہ تر
اراضی مقبوضہ سرداران کی آبپاشی ہوتی ہے راج کا چندان فائدہ نہیں ہے
کشش بارش سے پیداوار خریف کا بہت نقصان ہوا کہ بجز اضلاع جنوبی کل
ملک میں اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر میں غلہ جمع نہ تھا اس سے
بازار میں گرانی ہوئی ستمبر و اکتوبر میں غلہ بمشکل میسر آتا تھا اور شب و روز فکر و
تردد رہتا تھا مگر معافی محصول و دلجوئی و خاطرداری بیوپاریان اور اونکو خرید
غلہ کیواسطے زرپیشگی دینی اور سرکاری غلہ کی کھاس کھولنے کی فراخ تدبیروں سے
راج میواڑ نے اس آفت کا بخوبی مقابلہ کیا اور ہر طرح کوشش کرکے بازار
میں غلہ کی روبہادی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن سے گیہون
آٹھ سیر کے نرخ سے بکا مگر اس سے راج و رعایا کو تردد نہ ہوا رعایا صرف
افراط چاہتی ہے اور راج اس بات کا نازاں ہے کہ جب تک نرخ نہایت
گران نہوجاوے رعایاے میواڑ قحط کو خیال میں نہیں لاتی ہے —
حسن اتفاق اور مجرہ دوراندیشی سے راج کے کوٹھیار میں غلہ کے کئی کھاس
موجود تھے کہ اسوقت میں کار آمد ہوئے یعنی تا وقت بھرتی دیگر غلہ کے کوٹھیار
کھولکر لوگوں کو تقسیم کیا گیا اگر ایسا نہوتا تو روپیہ و محنت و حکم وغیرہ کسی ذریعہ سے
غلہ میسر نہ آتا اور سخت مصیبت ہوتی کہ اوس سے قحط زدوں کا جانبر ہونا غیر ممکن

ہوجاتا۔
ربیع کی زراعت جو تالابون کی زمین پر اور دور تک بذریعہ نہرون کے پانی پہنچا
کر کرائی گئی تھی ایک دفعہ اچھی ہوئی مگر مارچ و فروری ۱۸۶۹ع مین بارش ہونے
سے پیداوار کم ہوگیا اور گیہون کا نرخ صرف چھہ سیر کا رہگیا مگر دربار نے مستعدی
سے خیرات خانجات جاری کردئے اور پرگنات کے حاکمون کو لکھہ بھیجا کہ سرکاری
حصہ کے غلہ کو وہین کے خرچ و فروخت کے واسطے رکھین جائے ندین چیتوڑ
و بھیلواڑہ و کوٹلگڈہ و جہازپور و کیلاش پور و گدلور و خاص شہر مین سدابرت
جاری ہوئے اور محتاجون کو غلہ اور پکا ہوا کھانا تقسیم کیا گیا۔
تدبیرات ترقی تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط و خشک سالی کی قدردانی کرکے
گورنمنٹ سے مہارانا صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی اوس سے بہت خوش ہوکر
اونہون نے مفصل خریطہ مشعر منظوری اجراے تعمیرات بنظر پرورش محتاجان
گورنمنٹ مین بھیجا اوسکا یہہ مضمون ہے۔

مضمون خریطہ مہارانا صاحب

گذشتہ برسات مین بارش کی کشش ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک مین قحط
ہوگا اسواسطے اسوج سدی یکم مطابق ۱۷ ستمبر ۱۸۶۸ع سے غلہ پر راہداری جو
کا محصول نصف معاف کیا گیا پھر اوسی مہینے کی ۲۴ تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر
اودے پور مین آیا محصول و مایہ بالکل معاف کیا گیا مگر جب دریافت ہوا کہ قیمت
مین تخفیف نہوئی ۱۲ اکتوبر کو ملک میواڑ سے غلہ بھرتی کرنے کی قید موقوف

لی گئی اور ۵ - نومبر ۱۸۶۸ء سے اساڑھ سدی ۱۵ - مطابق ۲۳ - جولائی ۱۸۶۹ء
تک درآمد و برآمد و راہداری تک پیداوار کا کل محصول معاف کیا گیا اور مفصلات
کے اہلکارون کو تاکید ہوئی کہ تجارت غلہ مین کسی طرح معترض نہون علاوہ اسکے
اکثر تاجرون کو خریداری غلہ کیواسطے خزانہ راج سے روپیہ اور کفالت دی
گئی دربار سے بتیس ہزار روپیہ کا غلہ اس تفصیل سے خرید کیا ہے -

اندور سے	اور مبلغ یک لاکھ [illegible] ساہوکارون کو
[illegible]	[illegible]

خریدِ غلہ کیواسطے حسب تفصیل دیا گیا - سیٹھ چاندمل [illegible]

بقالان کو معرفت ناظم اضلاع کو ہی — ہیراج حکم چند — سید حبیب اللہ عیسیٰ تاج خان

ابراہیم	رسول بوہرہ	رام نراین مندرہ	دہن راج چودہری	عیسیٰ تاج خان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اسکے علاوہ وہ چھاونی نیمچ کے تاجرون کو معافی جزو محصول غلہ کی اسناد برائے
دوام عطا ہوئین -

گنگا دہر نندرام	ہنونت رام پلدیو	شیوجی رام نراین	گنگارام گنپتی رام
نصف	چہارم	چہارم	چہارم

اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غلہ جو دس سیر سے بیشتر بمشکل میسر آتا تھا بافراط ملنے لگا یہہ چارہ

इंदौर
इन्दौर

کی قلت سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بہرتی کیواسطے دواب باربرداری میسر نہ آدینگے اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکہہ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو ۲۶ - اپریل سنہ ۱۸۶۹ع تک خرچ نکرین اون سے اقرارنامجات تحریری لیے گئے اور حکام متعلقات کو بہی ایسا ہی بندوبست کرنیکی اجازت ہوئی —

بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خوراک اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بہی کہ تالابون کے گرد اور چاہات پر جسقدر زمین ملے اوسکو کاشت کرنے کیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین اس سے یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب وچاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے بہی اجازت ہوئی شہر و پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے واسطے دو لاکہہ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی —

اودے پور خاص	پرگنہ جہاز پور	فصیل بھیلواڑہ	ضلع چتوڑ	کومل گڈھ
یک لاکھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تالاب کہیلی (तालाब नेवली)	ضلع کہیرواڑہ	ناہر مگرہ (नाहर मगरा)	سڑک مئو و نصیر آباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اودے پور مین ایک کوٹھی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزان غلہ فروخت ہوا اوسکے خسارہ مین راج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا سیوائے اوسکے سردار اور جاگیردارون نے بہی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

خیرات خانجات متفرق کئے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر سدا برت مقرر ہوئے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے ـ

نام مقام	تعداد مردمان پابندہ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمانکو پختہ کہانا دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۳۰۰۰	[illegible]	۰	۷۵۰۰	
بہارپور	۴۰۰	من [illegible] ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	[illegible] ۱۱ ثار	۰	۵۰۰	
کوئل گڑہ	۵۵۰	[illegible]	من [illegible] ۲۰ ثار	۲۰۰۰	
کیلاش پور	۳۰۰۰	[illegible]	[illegible] ۳۰ ثار	۰	
کارلوز	۴۰۰	من [illegible] ۲۰ ثار	۰	۰	
بہیلواڑہ	۰	۰	۰	۷۰۰	

پرورش و خبرگیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا رہیگا اوسی سال مین راجہ اودیپور کا نقصان بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے ـ

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیچ نصیرآباد کی سڑک پر
ہزارہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکہہ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیاگیا اور بعدازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور کوٹہی خیرات اودےپور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گداگری نہین کرتے بڑی دستگیری
ہوئی اور دویلی کے چندہ مین بہی مہارانا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر وپرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئین اون
مین بصرف ایک لاکہہ معہ للعہ ۶/۷ پائی ۴۲۱۴۱۶ محتاجون کو مزدوری ملی —
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۳۲۹۲۰ مرد وعورتون کو بصرف اسّی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف صہ للعہ ۱۴ ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور پہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا
ہوجاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدورلوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہوکر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہوگئین —
اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکونمین ہوئین سوا اوسکے ہوئین
البتہ گہاس نہ پیدا ہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہوجانے سے امراض ہیضہ وبخار کا زور ہوا اوس سے دو ڈہائی ہزار

उबाल
सुना

آدمی تلف ہوا۔

۷۷-۱۸۷۹ع میں مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ ۲۱- فروری ۱۸۷۸ع میں ڈاکٹر کیننگ ہیم صاحب نے لکھا ہے۔ کمال خوشی کی بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹- ستمبر سے مبتلا تھے شفاء حاصل ہوئی اس سخت و پر اذیت بیماری میں کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تھی بلکہ متواتر عمل جراحی کا ناکامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تھی مہارانا صاحب نے جو ہمت و جرأت دکھلائی تعریف کے لایق ہے۔ بیماری اور عمل جراحی کے تحمل اور مدت تک بستر پر پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اور اس پر بھی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر ہوتی ہیں کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے۔

نامبردہ کیننگ ہیم صاحب

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد تجویز کئے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجراء کی ہنوز تجویز زیر بحث ہے۔ اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل کرنیکے واسطے مستعد ہوتا ہم اجرائے قوانین جدیدہ مین وقت اور صبر درکار ہے۔

مسٹر انگلس صاحب

۱۸۸۱ع مین اس خبر سے کہ لارڈ ہنو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور مین شور ہو گیا اور آپس مین سازش و سرگوشی کرنے لگے اکثر مجتہد پوراسنے

سرداروں نے اس طلبی کے اقبال مین خلل پیدا کیا اور بہت بارج ہوئے اونہو
نے حجت کی کہ ۱۸۳۲ء مین لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا ابتک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجا آوری نہین کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاوین
تو یہہ شرط ہوجاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ رہین اور صرف خانگی ملاقات ہو
۱۸۳۲ء کے کل کاغذات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیمابین نواب ویسرائے صاحب ہند اور روساء راجپوتانہ
کا حال دربار مین اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانیکا اقبال کرین اونہون نے کسیقدر پس و پیش
سے اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر مین گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار مین ایسی تعظیم و خاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہوگئے خود بھی سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہین اس
سے اونہون نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز و طریقہ کو بخوبی سمجھکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے ازبس محفوظ ہوئے ہین اور اونکی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جھالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بھیجا گیا تھا اثنائے راستہ مین راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرا دیجئے بعد ازان

कप्तान म्यूर साहब

چند مرتبہ پیغام بھیجا اور کپتان میور صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی بھی ساتھی ہوئے
چنانچہ اس باب مین صاحب نے گفتگو کی تو بڑے سرداران نے اس ملاقات
مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ معاملہ پھر پیش ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے سمجھایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب
جھالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگہ کو راجہ کیا تھا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے
اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجھنے اور گدی
پر برابر بیٹھانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ
قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین تعظیم پیدا کرنے کی امید رئیس اودیپور کے سوا
اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا اور
نصیر آباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم و تکریم کرکے گدی
پر برابر بٹھایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان میور صاحب اور سرداران جھالاواڑ
چاہتے تھے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بھی شریک ہون مگر اونہون نے بالکل
انکار کیا اس خیال سے کہ انگریز افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا
اور حکمی سمجھی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سرداروں
نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جھالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے
مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اونکا رتبہ ہم سے بڑا ہو جاوے مگر کچھہ
پیش نگیا جاگیر باگور کی مسند نشینی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تھا

बागोर

شروع ۱۸۷۰ء مین فیصل ہوا سمرتھہ سنگہ نے منظوری مہارانا سروپ سنگہ صاحب
سوہن سنگہ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تھا اسواسطے وہ مستحق ہے سکت سنگہ

جو بجائے سمرتھہ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھ استحقاق نہین رکھتا کیونکہ بحیات مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ از روے دہرم شاستر و رواج لاکاٹے ہو گیا تھا اسواسطے سمرتھہ سنگہ کا خلاف متبنی سوہن سنگہ کسیطرح بیدخل نہین ہو سکتا ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر سے بارہ ہزار روپیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کر دئے جاوین یا پانچہزار کے دیہات پہلے سے اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دئے جاوین دوسرے سال مہاراج سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بھیجنی پڑے اوسکو قید کر لائے اور یقین ہوا کہ تا وقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے۔

بتاریخ ۱۱- دسمبر ۱۸۷۱ء کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بڑے تکلف و تجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد نواح و سرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ اول دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہو کر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اور سرداروں کے درمیان اتفاق ہے سب سرداروں کو اون سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش اخلاقی اور شفقت سے روز بروز اپنے سرداروں کی نظروں مین عزت و اعتبار حاصل کرتے جاتے ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف ہے

اس سال مین کوٹھاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست و حال افسر شتر بال کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ لیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا۔

ٹہگون کا گروہ جو رہ میر پور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا صاحب نے نکلوا دیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ ہوئے۔ فروری ۱۸۶۲ع مین کسی سے صلاح لئے بغیر خلاف سردار بہنڈور کو دربار مین سردار گہا سے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹہا تہا۔ بہنڈور کی اس ترقی پر بجولیہ۔ دیوگڈہ۔ بیگون۔ دلواڑہ۔ امیٹ۔ گوگوندا۔ کانوڑ کے سردارون کو رنج ہوا اونہون نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین اور نہ بہنڈور والے سے نیچے بیٹہین مگر دسہرہ پر بہنڈور والے سے کہدیا گیا کہ نہ آوے جب سب حاضر ہوئے۔

جون ۱۸۶۲ع مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ ۱۸۵۶ع سے زیر تجویز تہا۔ اور وہ وضع تسوارہ بطور خون بہا تہا کہ لاوہ کو دیکر فیصلہ مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا۔ لاوہ اور رودہ پا ہیلی کے سردارون مین سرحد کا تنازعہ تہا رودپا ہیلی والے نے یکایک حملہ کرکے سردار لاوہ کے بیٹے اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل ایجنٹ تہے تسوارہ موضع واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لاوہ کو دے دیجانے کا حکم دیا

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ ۱۸۶۰ء مین ایک اہلکار مع فوج دربار بہیجا گیا
تہا مگر دریافت ہوا کہ لاوان ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل
سرداران گردو پیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کرین
چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ و آسیند نے واجبیت
حکم دربار پر اعتراض کرکے تعمیل نہ کی آخر کار ردہاسیلی والون نے کہ ٹہاکر
صغیر سن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوار یہ خالی کر دیا مگر ٹہاکر لاوہ بلا اعانت
اوسپر قبضہ نکرسکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے - یقین ہے کہ یہہ
سردار اپنے فرایض بجانب آقا نعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران
میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد و اعانت اپنے مالک کے اوسکا مقابلہ
کرنے کے واسطے متفق ہوجاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام و اصلاح ملک
مین خلل انداز رہیگا سردارون کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین
ہے اس عمل سے اون کے غرور و تمرد و لاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے -
کوٹہیاری کیسری سنگہ مستوفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور
کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی مہتا پنالعل کوٹہیاری
کیسری سنگہ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ مہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے
مگر منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کرکے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے
ساتہہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لائق اطمینان نہ تہا
کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن و قبح
کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہہ دیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور دیوی
سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتہہ ایسی پر تعصب قیدین
لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف ولا حاصل ہون مگر راجگان
ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ اوتار متصور ہونے کی وجہ
अवतार
سے مہارانا صاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کر سکتے ہین وے بہت ہوشیار
اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر
انتظام کرینگے اگرچہ اب بہی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حرام
و خود غرض اہلکارون کی بددیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے۔
دوسرے یہہ کہ مہارانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ
سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچہا ہے ہر روزہ صاحب
سے ملاقات کرتے ہین اور توجہہ سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر
بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری و تمیز حاصل ہے خصوص بلحاظ اسکے
کہ جس شخص نے عیش و آرام مین پرورش پائی اور اودے پور سے باہر کبہی جانیکی
ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو
از بس تعجب انگیز ہے اونکے ہر ایک فعل مین خیر خواہی ہے اور ریاست کے بالکل
حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جاکر وہان کی
ترقی حالات کے دیکہنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور سوا اسکے ہم
از روے اصلاح بیاری کا ہون مہارانا شمبھو سنگہ صاحب کو اصلاح و ترقی مین کچہہ

پس وپیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیئے اس سے البتہ ہرج ہے۔

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفانکی تاریخ ۷- اکتوبر ۱۸۶۱ع مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہ کر انتقال کیا اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف حاصل کی تہی اونکی رعایا اونکو دل وجان سے چاہتی تہی اونکی حکومت نہایت عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تہی اونہون نے سرداران ریاست کو رضامند کر لیا تہا اور مدت کے نزاع وفساد رفع کر دئے تہے رعایا کی ضرورت اور شکایتون سے وقوف حاصل کر کے اوسکا رفع کرنا شروع کر دیا تہا اونکے انتقال سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم والم ہوا۔

رسمیات تجہیز وتکفین بہت اچہی طرح ہوئین اور سجن سنگہ خلف مہاراج سارت سنگہ جنکو مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ قبول کیا مسندنشین ہوئے۔

کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس نازک وامتحانی موقع پر کمال چستی وہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار وفساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتہ تلف جان کرنا چاہا تہا مگر بکوشش تمام اونکو باز رکہا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا کرنل رائٹ صاحب نے لکہا ہے کہ بخت سنگہ راؤ بیدلہ نے اس موقع پر بہت امداد واعانت کی اور اس نازک ودقیق وقت مین اوسکا طریقہ لائق تحسین ہے

آخرین رہاٹ

مہتا پنالال بخشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے
دنون پیشتر بلزام سازش ورشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائے
اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگھ صحیح والمعروف ساہی والا
جو منتظم راج مقرر ہوئے۔ کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی وخیرخواہ ولئیق وزیر تہا
اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کرلی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون
کو اوس سے رنجیدہ کردیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلاسزا ہی
چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب
متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے
حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا۔
اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند وارجن سنگھ ساہی والا بامداد
چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے برائے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا
مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار
لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے۔

جولائی ۱۸۸۵ء مین ارجن سنگہ ساہی والے نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا
دیا چند روز کہ ٹہاری چہگن لعل افسر شتہ مال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام
کیا مگر شتہ مال کا کام بہی بمقدم وضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام
کرنا مناسب نہ سمجہا گیا او مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

کہتا تہا بمراد سمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر
ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچھی طرح ہوتا ہے -

پنچ سرداروں مین سے پارسول والراؤ نے ایام گرما و بارش مین اپنے وطن
کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیر حاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور
خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا - سرداران پنچایت کو بہ نسبت
سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہو گئی
ہے - دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور
پہر اونکے گہر مین کچہہ حادثہ ہو گیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹہاکر لاوہ
کہ ہوشیار و خوش رویہ ہے مقرر ہوا - بعد ازان پارسول والرا و معالجہ
کیواسطے ڈاکٹر مور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پہر
مقرر ہوئے -

فروری ۱۸۸۲ء مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سردارہ وکیل راج پہر تپورہ
سنیر سن مہارانا صاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس
کام کیواسطے ملنا دشوار تہا وے محل مین رہتے تہے اور بڑی کوشش سے
تعلیم و تادیب اخلاق کرتے تہے مہارانا صاحب ہر روز چہار گھنٹہ انگریزی
و اردو و ہندی سیکہتے تہے چنانچہ ہندی مین تو اونہون نے کمال حاصل کر لیا
اور جولائی تک اونکی کل مصروفیت تو تنخواہ مین رہی مگر بعد ازان اونکی شادی
قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان
کو گئے اس سفر مین میجر کننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کو بہی ساتہہ گئے تہے

اول تو اوس وقت مین شغل نوشتخواند چہوٹ گیا اور پہر چند ماہ بعد جناب شہزادہ
پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بہی جانے کا اتفاق
ہوا اس عرصہ مین بہی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربہ بہت حاصل ہوا اکتوبر [illegible]
مین مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور نے بر بنائے ضرورت شدید دیوان
جانی بہاری لال صاحب کو طلب کرلیا اور عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب پر
مسٹر فرامجی بہیکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ اپنے دقیق
و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب
نے باوجودیکہ ابہی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبہ عالی اکثر ضروریات مانع
نوشتخواند ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے کہ سرداران ریاست بہی اس امر کو تسلیم
کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی و دانائی لائق تعریف کے
ہین کہ اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور
اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکہتے ہین۔

موضع تسواریہ منضبط سابقہ کی بابت پہر بحث ہوئی ٹہاکر باگہہ سنگہ لامہ والے
حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہہ مذکور کے درخواست کی اور ٹہاکر روپاہیلی نے
بانباد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سرداروں کی یہہ رائے ہے کہ مہارانا صاحب
مرحوم کا فیصلہ خلاف رواج ملک تہا اوس سے نظیر ناجایز پیدا ہوکر فریقین مین
نزاع و خونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے کہ تا وقتیکہ مہارانا صاحب اختیار
ریاست حاصل کرکے خود فیصلہ کرنے کے لائق ہون قرقی موضع تسواریہ بدستور
رہی۔

مہاراج سوہن سنگہ جسپر سابق مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مہربانی تہی اور سنہ ۱۸۶۹ء مین اپنے بہائی سمرتہہ سنگہ کے انتقال پر باگورے کی جاگیر حاصل کی تہی ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین مورد عتاب ہوکر ایک مقام پر شہر سے دور چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا گیا وہ باگور کا مالک ہوجانے کی وجہہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگہ صاحب خلف سکت سنگہ کے حق سے کہ سکت سنگہ کے انتقال پر سوہن سنگہ کے باگور مین مسندنشین ہونے سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فایق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہوگیا کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کے مہارانا سجن سنگہ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی تب مجبور لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کرکے باگور سے علیحدہ کردیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ - ۹۷۵ - سوار ۴۳۶ - توپ - ۶ - راج کے پیادہ - ۱۰۴ - سوار - ۱۰۹ - سرداروں کے اور ۲۷۳ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بہ تحت حکومت و نگرانی میجر گننگ صاحب کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیس ایجنٹ و پولٹکل سپرنٹنڈنٹ تعلقہ کوہی بتاریخ ۱۸ - ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت بارش و طغیانی پانی کی روانگی مین توقف ہوا مگر میجر گننگ صاحب نے اپنا کام بلا خونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگہ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

کرکے بتاریخ ۸ - اکتوبر اودے پور مین سے آئے اور ان کے کامدار اور دیگر متوسلین جیلخانہ مین بہیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے -

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کرکے مہارانا صاحب مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودے پور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ نورتہ بروک صاحب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودے پور مین تشریف آوری پر اونکا استقبال و مہمانداری کرین نواب ویسرائے صاحب کی رونق افروزی سے مہارانا صاحب و اہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور شفقت و عنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تہوڑے دنون پیشتر اطلاع ہوئی تہی سامان مہمانداری اور تواضع کی بہم رسانی مین بہت تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت و روپیہ سے کسیطرح تو انکی ابتمام شروع عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی و جانفشانی کی بہمیں بارش بکثرت ہونے سے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات سے بالکل شکست ہوگئی تہی اور اس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل وقت ملا -

سندر تاہدوارہ کے گسائین نے سرداروں کا طریقہ اختیار کرکے دربار سے سرکشی کی ۱۸۷۵ء مین اوسپر فوج بہیجی گئی مگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر برخاست ہوگئی مگر گسائین کے دیہات علاقہ میواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت سے باز نہین آیا پہر یہہ حکم ہوا کہ گسائین کا وکیل صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس

نہ سینے پاوے اس سے امید تھی کہ وہ اطاعت پذیر ہوکر اپنے ظلم و تعدی
کے طریقہ کو چھوڑ دیوے مگر دریافت ہوا کہ زنانہ ڈیوڑہی سے اوسکی رعایت
ہوتی ہے اس سبب سے وہ بدستور خودسری و عدم تعمیلی کیے جاتا ہے اور
اوسکو دیکھکر دیگر سرداران خراج گذار ریاست کو حوصلہ شرارت و ستم دہی ہوتا ہے
آخرکار ۱۸۵۵ع مین تحقیق ہوا کہ جب تک گشائین حال کو بیدخل و خارج کر کے اوسکے
بیٹے کو مسند نشین نکیا جاوے رفع نزاع نہوگا دسمبر ۱۸۵۵ع مین اوسکی تنبیہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی تب اوس نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو لکھا کہ معاملات
ملکی مین راج کا ماتحت رہکر احکام کی تعمیل کرونگا جیلخانہ کے قیدیون کو چھوڑ دونگا
دیہات متعلقہ مندر مین رعایا کو تکلیف نہ دونگا راج سے مقدمات فوجداری و
دیوانی کی نقلین طلب ہونگی سو بہیجتا رہونگا اور جو پردیسی آدمی نوکر ہین اونکو
موقوف کردونگا چنانچہ اوس نے اکثر پردیسی آدمی موقوف کردیئے اور قیدی
بھی بہت رہا کیئے مگر اشلہ مطلوبہ نہین بہیجا اور اختیارات فوجداری و دیوانی مین
راج کی مداخلت نہونے دی اور اطاعت کرنے سے صاف انکار کردیا تب بتاریخ
۱۰۔ مئی ۱۸۵۶ع پانچ سرداران راج ناتہد وارہ کو گئے اور گشائین کو گرفتار کر کے
اودےپور کو بہیجدیا اور اوسکے بیٹے کو بجاے اوسکے مسند نشین کیا مندر کی
حفاظت کیواسطے راج کی فوج براے دوام متعین ہوئی اور تا وقتیکہ گشائین
جدید سن تمیز کو پہونچکر اپنا کام سنبہالے کل کام فوجداری و دیوانی و مال متعلقہ مندر کا اہتمام
ایک شخص کو راج سے مقرر کر کے متعلق ہوا گشائین مخروج کو اجازت ہوئی کہ
حسب الحکم سرکار انگریزی حدود راج میواڑ سے باہر کسی مقام پر جسکی نسبت

پچھا اعتراض ہوا کرے —

راج اودے پورکے سردار سرکشی و خود اختیاری و نااتفاقی مین مشہور ہین اور
اس سے راج مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین بعض ٹھاکر سارقون کو
پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ مین حصہ لیتے ہین اکثر یہہ حرکات بحیلہ ادس استحقاق
پناہ دہی کے وقوع مین آتی ہین جو بموجب قولنامہ ۱۸۲۸ء منظور ہوا ہے —
ہر ایک سردار اپنے علاقہ کا حاکم مطلق ہے اور فوجداری و دیوانی مین اختیارات
کلی کا استعمال کرتا ہے اس صورت مین اگر بدنظمی ہو تو مہارانا صاحب بیچارہ کا
کیا قصور ہے جب کسی سردار سے انتظام کی تاکید کیجاتی ہے تو وہ قدیم دستور
کا حیلہ کرتا ہے اسطرح قولنامہ سے اودے پور مین بڑی ابتری پیدا کی ہے
وہ منسوخ ہوکر مہارانا صاحب کو اختیار مطلق ہونا چاہیے اسکے سوای سردارون
کا مقروض ہونا بھی بڑی خرابی کا باعث ہے کہ عدم اداے قرضہ سے بڑے
فتور پیدا ہوتے ہین —

مہارانا صاحب اور سردارون کی باہمی نزاع مین گورنمنٹ کا طریقہ عدم مداخلت
رہا ہے اسی سبب سے اوسکا کبھی خاتمہ نہین ہوا مگر در حقیقت گورنمنٹ نے
قبول کیا ہے کہ رئیسون اور اونکی جاگیردارون کے درمیان مداخلت ہونا لازم
بلکہ ضرور ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل خود فیصلہ تنازعات کر
بدنظمی وظلم کا انسداد کیا کرین —

دربار کو یہہ بھی شکایت ہے کہ سردار لوگ جو میواڑ کے زیادہ تر زمین پر قابض
ہین راج کی ضروریات و مصارف مین شریک نہین ہوتے براے نام چھٹوند و تیج

ہین مگر اصل مین اونکی آمدنی پر فی روپیہ ایک آنہ بہی نہین پرتا ہے دربار سے ہمیشہ سرداروں سے خراج وصول کرنے مین کوشش ہوتی ہے مگر وے ادا نہین کرتے اور جب تاکید ہوتی ہے برسر مقابلہ ہوجاتے ہین یہہ خراج سنہ ۱۸۲۲ع مین جب ریاست مین بدنظمی و تکلیف تہی کرنل ٹوڈ صاحب نے مقرر کیا تہا اوس زمانہ سے پچپن برس بہت امن و آسایش سے گذرے ہین اور میواڑ کے سردارون کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے تحقیق ہے کہ ان سردارون کی آمدنی اوسوقت سے اب چار چند ہوگئی ہے دربار سے سردارون کی آمدنی حال پر خراج لینے کا دعویٰ ہوتا رہا ہے اور دربار کے کل مصارف سڑک و مدرسہ جات و شفاخانجات و ترقی و اصلاح ملک پر لحاظ کرنے سے سرکار انگریزی کو لازم آتا ہے کہ جمعبندی خراج از سر نو کرنے مین راج کی مدد کرے کیونکہ ہندوستانی ریاستون کا قوی کرنا سرکار انگریزی پر فرض ہے یہہ ریاستین ممالک انگریزی کے ناراض لوگون کے واسطے جاے پناہ ہین جو لوگ عملداری انگریزی سے ناخوش ہین وہان جاکر رہتے ہین اور ہندوستانی ریاستون مین باہم ایسا اتفاق نہین ہے کہ کیطرح سرکار کیواسطے پر خطر ہوسکین بلکہ کئی طرح سے محد و معاون ہین ایسے بڑے معاملہ پر کم توجہی بیجا ہے سردارون مین اکثر مشورہ ہوا کرتا ہے کہ محکمہ ایجنسی کو دار الحکومت سے برخاست کرادین تاکہ وے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی سے بچین مگر یہہ امر مہارانا صاحب کے حق مین مضر ہے اسواسطے اونکو پسند نہین ہے —

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت
۹	رام پورہ	راٹھوڑ سنگرام سنگھ	۲	سہ لاعہ	المامہ	۰
۱۰	خیرآباد	مہاراج جودہ سنگھ	۴	صہ سامہ	سالہ	۰
۱۱	مہوہ	مہاراج گیان سنگھ	۵	صہ سار	لمار	۰
۱۲	لونڈہ	راوت اجیت سنگھ	۵	اصمالعہ	مارعہ	۰
۱۳	تہانہ	راوت گمبھیر سنگھ	۵	اعہ	۰	سالتمام نوکری کرتا ہے چہٹوند معاف ہے
۱۴	کیلوہ	مہاراج جسونت سنگھ	۱	سمار	۰	ایضاً
۱۵	تانہ	راج دیوی سنگھ	۱۲	سہ مالعہ	لمار	۰
۱۶	کیلوہ	راٹھوڑ انار سنگھ	۲۲	لمامعہ	السمار	۰
۱۷	روپاہیلی کلاں	راٹھوڑ بلونت سنگھ	۱۱	للعہ صمامعہ	الصمار	۰
۱۸	بہگوان پورہ	راوت شیودان سنگھ	۳	سہ الالعہ	۰	سالتمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے
۱۹	نتاول	مہاراج سمند سنگھ	۱	اللا	۰	ایضاً
۲۰	نیمبہیڑہ	راٹھوڑ دولہ سنگھ	۶	سہ صمالعہ	السار	۰

रामपुरा राठोड़ संग्राम सिंह
खैराबाद महाराज जो[...] सिंह
महुवा महाराज ज्ञा[...] सिंह
लूंदा रावत अजी[...]
थाना रावत गंभी[...]
केलवा महाराज ज[...] सिंह
तानु राजदेवी[...]
केलवा राठोड़ प[...] सिंह
रूपाहेली राठोड़ ब[...] सिंह
भगवानपु[...] रावत श[...] सिंह
नतावल महाराज[...] सिंह
नीम्बहे[...] राठोड़[...]

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہوٹند	کیفیت
۲۲۹	چہوٹے جاگیردار		۶۱۵	[illegible] لاکھہ [illegible]	[illegible]	۰
	میزان	۰	۱۲۰۴	[illegible] لاکھہ [illegible]	[illegible]	۰
میزان ہردو درجہ سرداران			۲۵۱۶	[illegible] لاکھہ [illegible]	یک لاکھہ [illegible]	۰

اضلاع کوہی

میواڑ کا وہ حصہ جو بنام نہاد اضلاع کوہی مشہور ہے اور اوسکا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ کو مفوض ہے اور وے پور سے جنوب مین سرحد ماہی کانٹہ تک اور مشرق مین سرحد ڈونگرپور سے سروہی تک قریب ستر میل شمال و جنوب اور اسی میل مشرق و مغرب ہے یہہ ملک چہوٹی جاگیرون مین جنکے سردار راجپوت ہین منقسم ہے سرداران مذکور مہارانا صاحب اودے پور کے خراج گذار ہین سرکار انگریزی کو کچہہ خراج نہین دیتے ہین ان سردارون کے دو فریق ہین۔

اول فریق مین [۱] سلومبر کا راؤ - اور [۲] گگوندہ کا راج ہین۔

دوم فریق مین [۱] کوراودر کا راؤ - [۲] جہاڑول کا راج - [۳] جانمنڈ کا راؤ - [۴] تہانہ کا ٹہاکر [۵] جاواس کا راو - [۶] پاڑہ کا ٹہاکر - [۷] جانی کا ٹہاکر - [۸] پاڑہ تہانہ کا ٹہاکر - [۹] ماوڑی کا راو [۱۰] اودگہنہ کا راو - [۱۱] پنروہ کا رانہ - [۱۲] جوڑہ کا راؤ۔

سابقاً اس ملک مین بہیلون کی آبادی تہی جب راجپوتون نے فتح کیا اونہون نے عمدہ زرخیز قطعات اراضی اون سے چہین لیے اور بہیل پہاڑون کے قریب جا

کے جنگل میں رہنے لگے اب اس ملک میں بھیل راجپوت اور گراسیون کی آبادی ہے مگر خانہ شماری نہونے سے باشندون کی تعداد معلوم نہین ہے۔
زرخیز حصہ جات ملک سے بیدخل ہونے کی وجہہ سے بھیل لوگ جسقدر نوع دیگر ہوئے اوس سے زیادہ وحشی صفت و بدپیشہ ہوگئے ہین موسم بارش مین بقدر مصارف سالتمام باجرہ وغیرہ غلہ کاشت کرلیتے ہین اسکے سواے سن - کوری - تل - اوڑد - مال - چاول - اور کہین کہین ہلدی اور آدرک بھی کاشت کرتے ہین - راجپوت اور کسی قدر عرصہ سے بھیل بھی ربیع مین گیہون جو - نخود - سرسون - نیشکر کاشت کرتے ہین اور بہت اچھی فصل پیدا ہوتی ہے -

ان اضلاع مین زیادہ تر پہاڑ اور پہاڑی زمین ہین اون مین کچھہ زراعت نہین ہوسکتی ہے اور کل ملک کے ایک ثلث بلکہ چہارم پر بھی کبھی زراعت نہین ہوتی ہے اور رقبہ کثیر بن اور جھاڑی سے بھرا ہے کہ بحسب ضرورت باشندگان ملک مزروعہ ہوسکتا ہے -

ان اضلاع مین چھوٹی ندیون کی دھارون مین لوہے اور تانبے کی بوری ملتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان اضلاع مین کسی قسم کی معدنی پیداوار ہوسکتی ہے اور کہین کہین سونا بھی ملتا ہے مگر یہہ امر مشتبہہ ہے کہ اوس سے محنت و خرچ کا معاوضہ کافی ہوسکے یا نہین بالفعل صرف ایک کان جاور مین ہے کہ سابق مین آباد تھا اب ویران ہے اور اودے پور سے بجانب سڑک کھیرواڑہ پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے کسی زمانہ مین یہہ کانین مشہور تھین اور فرمانروایان میواڑ کو

اون سے آمدنی کثیر ہوتی تہی اون مین جست اور چاندی و دیگر دہاتون کے کارخانے سنہ ۱۲ و ۱۳ ۱۲ ء کی قحط سالی تک بکثرت جاری تہے اوسوقت سے رعیت تباہ ہوکر دیہات ویران ہوگئے اور جاور بہی اون مین سے ہے۔

سرداران مندرجہ صدر سے بعض سردار بہومیہ جاگیر دار اور تحت خاص صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی سقیم کہیرواڑہ ہین اونکی یہہ تفصیل ہے۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار بہومیہ	مقبوضہ دیہات	دیہات جاگیر	دیہات انعام	جمع تخمیناً	ٹانکہ یعنی خراج	سواران نوکری	کیفیت
۱	پاڑہ	راوت ناہر سنگہ	۱۷	۹	۳	لعـــ ۃ	للعار	۴۰	
۲	جاواس	راوت بہیرون سنگہ	۳۴	۱۸	۶	عـــ ۃ	اصحار	۶۰	
۳	ماوری	راوت رگہناتہ سنگہ	۱۲	۰	۰	عـــ ۃ	صمار	۴۰	
۴	چانی	ٹہاکر کہان سنگہ	۵	۱	۰	اـــ ۃ	صمار	۱۰	
۵	تہانہ	ٹہاکر پرتاب سنگہ	۳	۰	۱	الصمار	مارصہ	۱۰	
۶	پاٹیہ	ٹہاکر گلاب سنگہ	۲	۲	۰	الــ مار	مار	۱۰	

خان پور کا ٹہاکر ایک گانوکی بابت پاڑہ کی راوت کو چالیس روپیہ ٹانکہ دیتا ہے اور کتومی کا ٹہاکر اٹہارہ روپیہ دیتا ہے۔ پابلواڑہ کا ٹہاکر جاواس کے راوت کو چار گانوکی بابت دوسو روپیہ دیتا ہے۔ اور بیری کا ٹہاکر ایک گانو کے

ایک سو تیس روپیہ دیتا ہے باقی ماندہ بہاکر فی روپیہ چہہ آنہ دیتے ہین پیہر فی گہر ڈیڑہ روپیہ پٹیل کا شتکار چہارم پیداوار اور سواڈیڑہ روپیہ فی قلبہ دیتے ہین بہیل بجز معینہ جمع دیتے ہین کہیرواڑہ کے بہوسیان کچہہ محصول نہین لیتے ہین اس ملک مین قریب دولاکہہ بہیل ہین سیواڑ ڈونگرپور اور بانسواڑہ کے علاقہ مین بہیلون کی کل سولہ پالین ہین بموجب تفصیل ذیل —

نمبر	نام پال	نمبر	نام پال	نمبر	نام پال
۱	ابورہ खबोरा	۲	دارپولی धारपोली	۳	دامور दामोर
۴	ماہیرہ माहेरा	۵	مینارو मैनारू	۶	ڈوڈاوت डूडावत
۷	بہناوت बहनावत	۸	اہاری अहारी	۹	کالابہود कालबूड़
۱۰	مچار मचार	۱۱	نجور निजोर	۱۲	گوداڈامور गोदाडामोर
۱۳	کراری करारी	۱۴	پاسگی पासगी	۱۵	دامہ दामा
۱۶	بابریہ बाबर्या				

بہیل لوگ قدیم سے بد پیشہ مشہور ہین کہ چوری و غارتگری بجزوت و خطر و کمال بیرحمی سے کرتے تہے مگر جبسے کہیرواڑہ اور کوٹڑہ مین چہاونیان ہوئی ہین علی العموم کل بہیلون نے اور علی الخصوص بہومیہ جاگیرون کے بہیلون نے عادات

غارتگری کو چھوڑکر نیک چلنی اور شایستگی اختیار کی ہے انسداد غارتگری کی غرض سے پیپلیہ اور پرشاد کے درمیان جہاڑی کٹ گئی ہے اور اودے پور و کہیرواڑہ کی سڑک پر گجرات سے رکھب دیوجی و اکلنگ جی و ناتہہ دوارہ و کانکرولی کے جاترپون کی آمد رفت بکثرت جاری ہے۔

पीपलया
परशाद
रखबदेवजी
इकलिङ्गजी
नाथद्वारा
कांकरोली

ان اضلاع مین انتظام عدالت کا اختیار مہارانا صاحب والی میواڑ کو ہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے نگران حال ہین کہرہ کا حاکم کل مقدمات فوجداری مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کرتا ہے مگر تحقیقات و تجویز اونکے راج کے اختیار مین ہے اس دوہرہ حکومت کیوجہ سے ہمیشہ ابتری و نزاع رہتی ہین یعنی راج سے بہیلون پر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکو پناہ دیتے ہین۔

بہیلون کی شرارت کی نسبت کرنل میکنزی صاحب نے لکہا ہے کہ نالایق و ناکردہ کار حاکم اور بے ایمان و رشوت خوار کامدار مقرر ہونے سے اونکے ایمان اور منصفی کا بالکل اعتبار جاتا رہا ہے اور دربار کی حکومت اسقدر ضعیف ہوگئی ہے کہ بہیل لوگ جبر اور تعدی کے بغیر اوسکو مطلق خیال مین نہین لاتے اور جو مراتب بلا رو رعایت و عادلانہ سماعت سے بآسانی فیصل ہوجاوین اونکے واسطے سرکشی و فساد کرتے ہین۔

ان اضلاع کی جمع مع آمدنی جاگیرات خرج گذاران چار پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کی ہے مگر راج مین صرف ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کے ہوتے ہی اور انتظام کیواسطے ۱۸۰ اسوار اور ۴۴۵ پیادون کی جمعیت متعین ہے

مگر پچیالیس سواروں کے جو کرنل ایڈن صاحب نے پولیس کیواسطے
کئے تھے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کھیرواڑہ کے پاس متعین رہکر کھیرواڑہ اودہ
کی سڑک پر گشت کیا کرتے ہین کل دیگر سواران راج نہایت محتاج و شکستہ
اور گھوڑے بالکل خراب و ناکارہ ہین اونمین زیادہ تر سندہی اور میواڑ کے کچھ
مسلمان ہین اور سہ بندی پیادگان بے قواعد و بد اسلحہ ہے۔
تحت حکومت حاکم دربار کے سواران کی تنخواہ پندرہ سولہ روپیہ سکہ اودیپوری
کی ہے اسمین وے گھوڑہ و ہتیار رکھتے ہین اور اسی مین خورد و نوش و پوشش
کا بندوبست کرتے ہین اور اسیطرح سپاہی اودے پوری چہہ روپیہ ماہوار کے
فارغ الوقتی کرتے ہین۔

فہرست تھانجات و تقسیم عملہ و فوج

نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
١	صدر رہین حاکم کے پاس	یک	یک	٠	یک	٥٠	۴۰٥	
۲	سراڑہ	للعہ	یک	۲	٠	۲٥	٧٥	
۳	کھیرواڑہ و پیچہ	٥	یک	٠	٠	۲٠	۳٥	
۴	کلیان پورہ	یک	یک	٠	٠	۳٥	۳٥	
٥	رتوڑہ	یک	٠	٠	٠	١٥	١۲	

सिरारा
खेरवाडा बलीचा
कालयानपुरा
रतोरा

کیفیت	پیادہ	سوار	منشی	متصدی	توڑہ دار	کامدار	نام تھانہ	شمار
	۵۰	۱۵	۰	۰	۰	یک	کسیرہ	سے ۹
	۶	۰	۰	۰	یک	۰	کاٹی پنت	کھیرو کا ۱۰
	۱۴	۵	۰	۰	یک	یک	پرسولہ	۱۱
	۶	۰	۰	۰	۰	یک	سوم سگری	
	۲۹	۰	۰	۰	۰	یک	راگھوگڑھ	۱۰
	۰	۵	۰	۰	۰	۰	ولی پور	۱۱
	۰	۰	۰	۰	۰	یک	کیوڑہ کا نالہ	۱۲
	۴	۰	۰	۰	۰	یک	چناوڑہ	۱۳
	۶	۰	۰	۰	۰	یک	رکھب ناتھ	۱۴
	۱۴	۱۰	۰	۰	۰	یک	جاور	۱۵
	۱۴	۰	۰	۰	۰	یک	بیلوری	۱۶
	۱۴	۰	۰	۰	۰	یک	بھٹیہ	۱۷

पीपलया परशाद

नाथद्वारा कांकरोली

نمبر	نام تھانہ	کامدار	جمعدار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
	بیوران	ایک	ے	دو	ایک	١٨٠	٦٤٣٣	

سنہ ١٨٤١ع مین بنظر انتظام وشایستگی ملک اور باشندون کو جو کوئی جایز پیشہ نرکہنے
کی وجہ سے مرتکب واردات چوری و غارتگری ہوئی ذریعہ معاش بہم پہونچانے
کی غرض سے ایک فوج کہ بنام نہاد میواڑ بہیل کورپس مشہور ہے اس ملک کے
بہیل وگراسیہ لوگون سے بہرتی ہوئی تہی اس فوج مین ٦٥٢ مسلح آدمی ہین
اور قریب سوا لاکہہ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے اسمین سے پچاس ہزار روپیہ
مہارانا صاحب والی میواڑ سے لیا جاتا ہے اور باقیماندہ خزانہ عامرہ شاہی سے
دیا جاتا ہے صدر چہاونی اس فوج کے کہیرواڑہ مین ہے اور کچہہ جمعیت کوٹڑہ
مین رہتی ہے کل پہاڑیون مین اس فوج کی نوکری اب ایسی مرغوب العوام
ہوگئی ہے کہ بہیلون کے لڑکے نوکر ہونے سے پیشتر از خود آکر ایک ایک برس
تک قواعد سیکہتے ہین جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تیار سپاہی فوراً بہرتی ہوکر
کام کرنے لگتا ہے اوسکی تیاری مین سرکار کو کچہہ خرچ کرنا نہین پڑتا۔ میواڑ
کی پہاڑی قومین شراب خواری مین مشہور ہین مگر جو بہیل وگراسیہ فوج مین بہرتی
ہوتا ہے فی الفور اس بدعادت کو چہوڑ دیتا ہے کہ فوج مین شراب خواری بالکل
نہین ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنہون نے ہر قسم کے ہندوستانی لوگ
دیکہے ہین براہ انصاف لکہتے ہین کہ بہیل کورپس سے زیادہ مطیع اور شایستہ سپاہ
کسی ہندوستانی فوج مین نہین دیکہی۔

۱۸۶۹ء؁ مین برگڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے میواڑ بھیل کورپس کا ملاحظہ کرکے کرنل ہیکنزی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کے نام مراسلہ ذیل تحریر کیا بھیل کورپس کو ملاحظہ کرکے اوسکی نسبت جو میری راے ہوئی اوس سے مین آپکو بخوشی تمام اطلاع دیتا ہون کہ جو کچھہ میرے دیکھنے مین آیا اوسمین خوبیان زیادہ اور نقص بہت کم ہین اس فوج مین قواعد اور پابندی ضابطہ ایسی ہین کہ جیسے چاہئین اور کل سپاہ کی بشاشت اور فارغ البالی دلالت کرتی ہے کہ بڑا سلوک ہے پیرڈ کے میدان مین اونکے حرکات بہت با استقلال ہین کسی طرح کا تزلزل نہین ہے قدم بہت اچھا ہے اور ڈرل مین مینے اس سے بہتر چلتی ہوئی کوئی رجمنٹ نہین دیکھی بھیلون کے حرکات مین ایسی چستی و چالاکی ہے کہ اونکو اوسکا نازان ہونا چاہئے بعد موجودات کے جو کھیل ہوئے وہ بھی نہایت دلچسپ تھے اونکے اجرا مین تمہاری تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بھیل بہت خوشی سے شامل ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین اون سے دل لگی کے سواے اور بھی فائدہ ہوگا کیونکہ ایسے افسرون سے جو کھیل مین شریک ہون لوگون کو زیادہ انس ہوتا ہے بہ تقرر انعام چاندماری کرانے سے اونکو بندوق رانی کے فن مین کمال حاصل ہوگا اور دیگر کھیلون سے چستی و چالاکی پیدا ہوگی کپتان ہیٹی صاحب اور ڈاکٹر ملن صاحب کی رہنمائی سے یہہ عمدہ نتائج ضرور حاصل ہونگے اس فوج کے بھرتی کرنے سے غرض خاص یہہ تھی کہ بھیلون مین انسانیت پیدا ہو اور تربیت جاری ہو اس حال کو دیکھنے سے یقین ہے کہ امید پوری ہوگی اور بھیلون کو انگریزی افسرون کے تحت مین نوکری کرنیکی

ब्रिगेडियर जनरल मॉन्टगोमरी साहब का मंतव्य

पेरेड

कप्तान हेटी ... डाक्टर ...

خواہش پیدا ہوگی۔

سنہ ۱۸۷۴ع مین میواڑ بہیل کورپس کو لفٹنٹ کرنل ہچنسن صاحب اور میجر جنرل رسل صاحب نے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ وکارگذار پایا سپاہیون کو کار تعمیر مین رکہا جاتا ہے اور وے خوشی سے کرتے ہین۔

نومبر سنہ ۱۸۷۵ع مین لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل ہندوستان اودے پور مین تشریف لائے تب افسران ودستہ میواڑ بہیل کورپس اونکی اردلی مین رہے لارڈ صاحب موصوف فوج کا ملاحظہ کرکے ملازمان سپاہ اور اونکی قواعد دانی سے بہت خوش ہوئے بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکہکر متعجب ہوئے صرف بسبب عدیم الفرصتی چاند ماری نہ دیکہہ سکے سواسبب مین اونہون نے مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان نے نشانہ لگانا بخوبی دیکہا تہا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کرلیا۔

مارچ سنہ ۱۸۷۶ع مین میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ ملاحظہ اس رجمنٹ کے ہر سول تک آئے گر راستہ مین یہہ حال سنکر کہ صدر مین جمعیت صرف اسقدر ہے کہ پہرہ بدلواسکے اسواسطے یہی شکل کافی ہوا اور افسرون مین سے صرف ایک صاحب بین واپس چلے گئے۔

چہاؤنی مین سپاہیون کا چلن وروئیہ ہر طرح نہایت عمدہ ہے اور بماہ ستمبر و اکتوبر ہاگور سے شکل سفر مین یہہ بہی ثابت ہوگیا ہے کہ وے بلا شکایت اور بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کے دو دو روز تک بہوکے رہ سکے اور ایک ہفتہ تک تہوڑی کے متحمل ہوسکتے ہین اس کل عرصہ مین اونکو کثرت بارش سے متواتر بہیگنے

اور تر زمین پر رہنے کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر ہر کسی کو اور خصوص ہندوستانی لوگون کو بہ مضرت ہے۔ اس مہم مین لڑائی کی تو نوبت نہین پہونچی مگر ایک دفعہ البتہ بہت مشکل وقت آگیا تہا مگر فوج کے لوگون نے بجز اسکے کہ پیش قدمی کرکے دشمن پر حملہ آور ہون اور کچھہ نہ چاہا۔

سنہ ۱۸۸۱ء مین کرنل میکنزی صاحب نے چھاونی کھیرواڑہ مین شفاخانہ مقرر کیا تہا اوسکا کل خرچ بقدر چالیس روپیہ ماہوار راج اودے پور سے ملتا ہی ابتدا مین یہہ خیال تہا کہ شاید بھیل لوگ ادویات انگریزی سے پرہیز اور عمل جراحی سے خوف کرکے علاج نکراوین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنی طرف سے عمل جراحی مین باوصف ضرورت اسرار نہین کرتے بھیل معالجہ کیواسطے اسقدر آتے ہین کہ معالجون کو فرصت کم ہوتی ہے تا بحدیکہ عورتین بھی علاج کیواسطے بکثرت آتی ہین۔ میواڑ بھیل کورپس کے ڈاکٹر اس کام کو بلا تنخواہ کرتے ہین مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونہین کے خوش اخلاق اور حسن تدبیری سے ہوئی لازم ہے کہ اسکے عوض اونکو علیحدہ تنخواہ ملے۔

سنہ ۱۸۸۳ء مین ان اضلاع مین گجراتی روگ بکثرت ہوا یہہ ایک مرض ہے کہ پھیپڑہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہوکر اکثر انجام ہلاک ہوتا ہے انگریزی طب مین نہ اوسکا نام ہے اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکے علاج مین متفق الرائے ہین اکثر اوقات موسم سرما مین ہوتا ہے دار الشفاء کھیرواڑہ سے یہہ ایک بڑا فائدہ ہوا ہے کہ بھیلون کا ڈاکن سے اعتبار جاتا رہا ہے اور علم طب کے معتقد ہوکر علاج کرانے لگے ہین اور اوس سے بہت فائدہ اوٹھاتے ہین۔

بہیل لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا ارادہ نہین کرتے اور پیدایش نیت مین اچھے
ہین مگر جہل اور سریع الاعتقادی سے سیانہ و بہوپا کی باتون پر گمراہ ہو کر باتہام
ڈاکن آدمیون کو اذیت پہونچانی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہین اور اکثر
جرائم اونکے باہمی فساد سے ظہور مین آتے ہین اکثر صورتون مین سبب نزاع زمین
و عورت کے جھگڑون سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر شراب خواری کی حالت مین
قدیم عداوتون کو یاد کر کے باہم فساد کرتے ہین چنانچہ ڈاکن کا خوف تو شفاخانہ
کے علاج کے نتائج اور بعلت ڈاکن کشی مجرمان کو سزا سخت ہونے اور بہیل کو پلیس
کے شایستہ سپاہیون کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتقام عداوت قدیم سے تاوقتیکہ کوئی کل پال دوسری پال پر حملہ آور
نہو ملک کی امن و عافیت مین چندان خلل واقع نہین ہوتا —

اودے پور و کہیرواڑہ کی سڑک تیار کرنے مین مہارانا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور مین آئی ہے کہ علاوہ فائدہ ازدیاد آمد و رفت و تجارت کی اوس نے قرب و
جوار کے بہیلون کی خصوصاً پدونہ کو سرکشی و ارتکاب جرائم سے باز رکہا ہے خالص
بہیلون کی اکثر پالین صرف اس سبب سے کہ اونکے مسکنون تک کسی کی رسائی
نہین از بس مفسد و سینہ زور ہین وہان بہی سڑکین بنوا دیجاوین تو اونکی شرارت
کا انسداد ہو جاوے اور بہیل لوگ با ایمان و صلح شعار و محنتی ہو جاوین —

دستور بولاوہ کا یعنی بہ اخذ اجرت تجار تگری سے محفوظ رکہنے کی کفالت کا کل
ملک مین جاری ہے ہر ایک گانو مسافر و بیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار دیتا
ہے اور جو کوئی یہ اجرت نہ دیوے تو بشرطیکہ مسلح جمعیت سے اپنی حفاظت نکرے

ضرور ضرر و نقصان اوٹھاوے گا اور دے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر بھی بولاوہ لیاجاتا ہے اگرچہ اس سڑک پر سواران راج گشت و گرداوری کرتے ہین اس سبب سے وارداتین کم ہوتی ہین مگر جو مسافر جمع ہوکر جاتے ہین محفوظ رہتے ہین متفرق جانیوالے بولاوہ نہ لین تو ضرور لٹ جاتے ہین چونکہ اجرت بولاوہ بصورت وقوع غارتگری سندیافتگی معاوضہ ہوتی ہے ہر ایک گروہ مسافران خواہ کم ہو یا زیادہ بھیل بولاوہ کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔

سرحد میواڑ و گجرات پر سُرجو نامی بھیلون کا گرو چند سال سے اپنی قوم کے لوگون کو تلقین کرتا پھرتا ہے ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور خیر طلبی کی ہدایت کرتا ہے اوسکے پیرو کل جرائم و گناہ شراب خواری و ہلاکت جاندار سے پرہیز کرنے کی قسم کھاتے ہین اور پیداوار زمین سے حیات بسر کرنی اور غسل کرکے کھانا کھانیکا عہد کرتے ہین سُرجے کے پیرو قریب ایک ہزار بھگت ہوگئے ہین اور تین کو اوس نے اپنا خلیفہ بناکر تلقین و تادیب کیواسطے بھیج رکھا ہے اوس سے صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے ملکر شکایت کی کہ اوسکے ہمراہیون کو دیگر بھیل مسلمان و کافر قرار دیکر اذیت پہونچاتے ہین اونکا بندوبست ہوجاوے اوسکی نصیحت کا اثر کھیرواڑہ اور کوٹڑہ تک پھیل گیا ہے اوسکے پیرو کہتے ہین کہ جب سے گرو سے رہنمائی کی ہے ہم لوگ بہت خوش ہین اور واقع ہین وے قدیم بھیلون سے بہت بہتر معلوم ہوتے ہین۔

ایسے موجبات سے بھیلون کی حالت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے مالوہ کے بھیلون سے ان اضلاع کے بھیل خوش اور فارغ البال ہین زیادہ ترکاشتکاری

مین مصروف رہتے ہین اونکی آبادی بھی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے - اجناس صرف روزمرہ ارزان ہین مگر حقہ پینے کا شوق جیسا ہمیشہ سے ہے بدستور جاری ہے -

شروع ۱۸۶۸ع مین خالصہ کے بھیل ایسے سرکش ہوگئے کہ وہان کے حاکم نے دربار کو لکھا کہ تا وقتیکہ ان مین سے دو ایک نہایت شریر و سرکش بالون کو سزا نہ دیجاوے اس ملک مین امن رکھنا اور تعمیل حکم کرنا غیر ممکن ہے اسپر دربار کو چند مفسد و سرکش بالون کی سرکوبی کرکے اپنی حکومت قایم کرنی لازم آئی مگر راج کمزور ہورہا تھا بجاے اسکے کہ فی الفور سزا دیجاتی سامان نہونے کے سبب سے فوج کی تیاری اور روانگی مین توقف ہوا بھیلون نے حکام کی سستی اور غفلت دیکھکر اور بھی وارداتین کین اور کل مجموعہ اعمال کی باداش مین ایک دفعہ سزا پانے کی امید سے سرکشی مین اضافہ کیا - ستمبر مین اونکی شورش انتہای درجہ کو پہونچی مہارانا صاحب کو صلاح دی گئی کہ پہاڑی اضلاع مین مناسب مقامات پر فوجین متعین کرکے سزادہی کا بندوبست کرین مگر قبل عمل درآمد اس تجویز کے سرغنہ بالون کو طلب کرکے ہدایت کی کہ مجرمون کو فوراً گرفتار کرادو اور مال مسروقہ مسترد کرادو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزاے سخت دیجاوے گی مگر چونکہ یہ ہدایت بلا سزا تھی اوسپر کچھہ عمل نہوا - مہارانا صاحب کو اس سرکش قوم کی سزادہی و تربیت و انسداد فساد کا بہت فکر ہوا اور چاہا کہ ایک دفعہ حکومت قایم کرکے اس ضلع کو تحت انتظام خاص مین رکھین مگر یہہ امر مشکل معلوم ہوا کیونکہ ان مفسدون کو ضبط مین لانے کیواسطے جو تحمل و چستی و دیانت و لیاقت چاہیے

راج کی حکومت مین کہان تھی اہالیان راج علی العموم یہہ سمجھتے ہین کہ بھیلون مین
عقل وتمیز دیگر قوا انسانی نہین ہین اور اس سبب سے اونکو صرف ظلم وتشدد
کے ذریعہ سے مغلوب رکہا چاہتے ہین مگر اس اعتقاد کا بطلان اور مظلومون کی
کیفیت سواٹ بھیل کورپس کی دانائی اور صداقت اور بہومیہ جاگیرون مین
بھیلون کے اسودہ وصلح شعار ہوجانے سے بخوبی ثابت ہے اس وجہ سے
کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرون اور اونکی رعایا کے باب مین اہلکاران
دربار کی مداخلت نہین ہونے دیتے اور اونکے استغاثہ وشکایتون پر فی الفور
متوجہہ ہوکر شفقت وانصاف سے پیش آتے ہین بھیلون نے نہ فقط شرارت
وبدمعاشی سے پرہیزگاری اختیار کی ہے بلکہ ابنا عرایض کو تحقیق کرکے اطاعت
حکام مین بدل ساعی وسرگرم رہتے ہین اور ہر معاملہ مین بہ اطمینان وصفائی طینت
دادخواہ وجوابدہ ہوتے ہین اس سے صاف عیان ہے کہ خاصہ کے بھیلون
کی سرکشی وبغاوت جسکے اہالیان دربار شاکی ہین خود اونہین کی بے انصافی اور
بدتدبیری کا نتیجہ ہے۔

چونکہ اس معاملہ مین بہت طوالت سے تحریر ہوئی تھی امید ہوئی کہ ایک دفعہ
سرکوبی مفسدان کرکے مہارانا صاحب اون کے ساتہہ زیادہ حلم اور
رضاجو تدبیرون سے پیش آوینگے اور چند سال مین اس تدبیر کی
خوبی بمقابلہ تشدد کے جسمین ہمیشہ دربار اور رعایا کے درمیان عداوت
رہتی ہے اور دونون کے حق مین مضر ہے ثابت ہوجاویگی
راج کی رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۸۶۳ع مین لکہا ہے کہ کہیرواڑہ کی طرف بھیلون نے

پرمائل مین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل سیکنرو چنانچہ
اونکی تنبیہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرکوبی کر کے
ملک مین امن کیا گیا سابقا ان اضلاع مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بند و بست جدید کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
ہین جن دیہات نے مفسدہ کیا تہا ونہین تہانجات مقرر کیے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گرد آوری تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے ۔
مارچ ۱۸۶۹ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کوہی نے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالن سکے تہارا ۔ سرآرہ ۔ بہورائی ۔
کربر ۔ دہنک واڑہ ۔ بہیلون نے مفسدہ کیا ہے جسسے اوسکا انتظام
و انسداد مطلق نہین ہو سکتا سواسطے ایک دو نہایت زبردست بالکل ہزادہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سرکوبی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہو جاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بدترین
پال پنش تہارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزا ر واجب الاعمال ہو کر دربار کی ہیبت
قایم ہو جاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ معتمد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضا جوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہو کر بہیلون کو یقین ہو گیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بقرار حکم با جرم سزا ملے گی

नियाव
सिसारा
भोराई
करबर
धनकवाड़ा

ہمدردان حال اونکے دلون مین اپنے مالک کے عدل و انصاف کا بھی یقین پیدا ہوا اس مراد سے دربار کی فوج اور جاگیرداروں کی جمعیت بہ تعداد دو ہزار کس اودے پور مین جمع ہوکر ۱۹- اپریل ۱۸۶۹ع کو بسرکردگی ظالم سنگھ پاکی والہ پہاڑی اضلاع مین آئے اور نتھارا - سرارہ - کربرا اور بھوراٹی پالون پر متواتر حملہ آور ہوئے طرفین سے کشت و خون بہت کم ہوا دربار کی فوج سے صرف چار آدمی مارے گئے اور بارہ زخمی ہوئے اور بھیلون کیطرف سے ۱۳ مقتول و ۹۴ مجروح ہوئے گو حسب دستور بھیل پہاڑون مین بھاگ گئے مگر قحط و بیماری کی وجہ سے اونہون نے جلد اطاعت قبول کرلی اسکا نتیجہ بہت اچھا ہوا کیونکہ سزادہی کے بعد فی الفور محکمہ جات فوجداری و دیوانی علیحدہ کئے گئے پنڈت آنند راؤ حاکم دیوانی مقرر ہوا اور مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری ہوا دونون نے اپنا کام اچھی طرح انجام دیا علاوہ اسکے مہارانا صاحب کی رحیم تدبیرات دفعیہ آفات قحط و خشک سالی نے پہاڑیون کے اس مجمع پر کہ اکثر محنت مزدوری مین مصروف ہوگئے اور جو ضعیف تر تھے خیرات خانون مین بسر اوقات کرنے لگے بڑا اثر پیدا کیا اس سبب سے ارتکاب جرم مین بہت کمی ہوگئی ہے قحط سے جو تکلیفین ان قومون کو ہوئی ہین اونکو دیکھتے ہوئے ایسے عمدہ نتیجہ کی امید نہ تھی دربار میواڑ اور سرکار انگریزی کو اس سے نہایت خوشی ہوئی۔

دستگیری قحط زدون کے واسطے تعمیرات مفصلہ ذیل منظوری دربار تیار ہوئے ہین۔ مرمت کچہری کھیرواڑہ - جاودواوواس کا کوٹھیار - تالاب سرارہ - مرمت قلعہ سرارہ - مرمت قلعہ کلیان پور - تالاب برگونگ - اسکا کل خرچ بہ تعداد

دس ہزار روپیہ ہوا ان تعمیرات کے ساتھہ قلعہ ولیجہ واقع سرحد میواڑ و گجرات
کی مرمت ہونی چاہیے تھی کہ یہہ قلعہ بمرور عرصہ تیس سال تعمیر ہوا تھا اور سرحد
کے بندوبست میں بہت کار آمد ہوا اب مرمت طلب ہوگیا ہے اگر مرمت نکیجاوے
تو جلد برباد ہوجاوے گا۔

سنہ ۱۸۶۹ع میں معلوم ہوا کہ مثل سابق ایک شخص کو ذمہ دار کرکے شکل انتظام
بدلی جاوے یعنی حاکم مگرہ کے تحت میں دو نائب مقرر ہوں ایک فوجداری کا
کام کرے اور دوسرا دیوانی کا اور حاکم مگرہ دونوں پر ۔ بہت جابرہ رہے بھیلوں
کے دیہات کی سزادہی کا نتیجہ زایل ہوگیا اور اونہوں نے پھر امن و عافیت خلایق
میں پھر خلل اندازی شروع کی سبب اسکا کسیقدر مرزا رحیم بیگ حاکم فوجداری
کی کاہلی تھی کہ وہ مقدمات کو کم فیصل کرتا تھا کہ بہت مقدمات زیر تجویز رہے
اور جواب نہیں آتا اور پنڈت آنند راو حاکم دیوانی حاکم مگرہ کے تحت میں
نہ تھا۔

سنہ ۱۸۷۰ع میں اودے پور کے علاقہ کے خالصہ پال اور ڈونگرپور کے علاقہ
کے دیو پال سرکش ہوئیں آنند راو حاکم مگرہ نے کئی دفعہ بہت ضرورت سے
صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی خدمت میں پالوں کی سزادہی کی درخواست کی
مگر صاحب نے منظور نہیں کی اس نظر سے کہ تا وقتیکہ دیگر تدبیرات انسداد فساد
و رفع شر عمل میں آکر ناکامیاب نہوں سزا دینا مناسب نہیں ہے بلکہ صاحب
موصوف کی راے یہہ ہوئی کہ بھیلوں کی ناراضگی زیادہ تر خالصہ کے کامداروں
نے اپنے فائدہ کیواسطے پیدا کی ہے اور چند روزہ حلم و سزادہی کیجاوے

تو اوس سے کچھہ نیک نتیجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاقی
زیادہ ہوتی ہے بھیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھہ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جب تک کوئی شخص ضلع کو ہی ہین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار با اختیار
رہتے ہین بلکہ وے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جب تک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلین اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بھیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین اسلئے جلد اسکے متعلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بھیلون کی مثل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سزا دہی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم و اہلکار نہین بدلتے ہین اور بھیلون کو اونکا اعتبار
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار و تھانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تھانہ دار و کامدار و حاکم مگرہ و حکام فوجداری و دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدار
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہین گے اور انصاف و انتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف راے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ یہہ
فساد بھیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکہتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اوسکا

راستی و تصفیہ ہو سکتا تھا مگر رفتہ رفتہ کولی پالون مین فساد ہوگیا بشر دیول اور
والانہ کے پالون مین فساد ہوا تھا دیولی والون نے ولانہ کا ایک آدمی مار ڈالا
تھا ہمارے نزدیک اگر صاحب سپرنٹنڈنٹ انسداد حاکم مگرہ کو مدد دین اور خود
بھی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہوجاوے مگر جب اون کے نزدیک
مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بھیلون کی سزادہی کی فہمایش نہین کرسکتا
اور کارداروں کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش
ہو چکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا
صاحب شعبہ جدید کے فواید سے آگاہ ہو کر کچھ تدبیر کرینگے۔

سنہ ۱۸۸۰ع مین بھیلون نے پھر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے
دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزادہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی صلاح کے بغیر نہین دی گئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جو راج سے
متعلق ہین مناسب نہین ہین زبردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے
غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون
کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہرہ حکومت مین کوئی
حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا ہے یا تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کو
اونکا اختیار مطلق ہو جاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ دار سمجھے جاوین یا اہلکاران
دربار کو اجازت ہو کہ بلا مداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجا آوری کرین
زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہو کر
اونکو دربار اور بھیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنادیا جاوے سوا اسکے بھیل کورینگا

افسر ہونے کی وجہہ سے کہ یہہ فوج انہیں لوگون کی تربیت کیواسطے بہرتی ہوئی تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بہیلون کا اونپر اعتبار ہے اون کے بلانے سے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہیں آتے وے پلٹن ہین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات کرسکتے ہین اور ہمدران حال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بہیلون کو شایستگی ہونچا سکتے ہین۔

سنہ ۱۸۶۲ء مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بہیلون سے مقابلہ ہوا اگرچہ راج کی فوج قواعد و ہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی نجبر فوج کا مقابلہ کرنے کیواسطے بالکل کارآمد نہین ہے مگر بہیلون کی سزادہی مین کہ اونکے پاس سواے تیرکمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی کارگر ہوئی۔

سواران گرد اور سٹرک اودے پور و کہیرواڑہ نے کہ بحت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

مگرہ کا حاکم خالصہ کے بہیلون کو باسندگان قرب وجوار پر غارتگری و فساد کرنے سے باز نہین رکہہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب بخبر صاحب سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نہتواڑہ پالون کو سزا دینا منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بہیل لوگ اپنے بال بچون کو لیکر جنگل و پہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب از سر نو آباد ہونے لگے ہین

اور تہوارہ پور دہیزار آدمی کی فوج بہ افسری برادر راو مسلوم متعین ہوئی کہ
اوس سے اونکی مخزنی سرکوبی کی ان پالون کے سزا پانے سے قرب وجوار کے
پالون کو عبرت ہوگئی اور امید ہوئی کہ ان تدبیرون سے بہیلون کی متمردی اور
سرکشی براے دوام موقوف ہوجاوے گی ۔

سرکار اودے پور و کہیرواڑہ پر چوری کی صرف ایک واردات ہوئی اوسمین خود
بولاوہ شریک جرم تہا مجرمان مین سے تین گرفتار ہوئے اور مال مسروقہ برآمد ہوا
مقدمہ سنگین تہا کیونکہ باوصف ہونے مقابلہ کے چوری کے ساتہہ تشدد بہی
ہوا تہا اسوجہہ سے کہ مدعی علاقہ ڈونگرپور کے تہے حاکم مگرہ نے واپسی مال بازیافتہ
سے زیادہ کچہہ کارروائی نکی آخر الامر مقدمہ پنچ کلار میواڑا کے محکمہ مین سپرد
ہوا اور وکلاء محکمہ کو تاکید ہوئی کہ جن مقدمات مین مختلف ریاستون کی عملداری
متعلق ہو بفور حصول شہادت کافی فیصلہ کیا کرین توقف نکرین اس مقدمہ مین
حاکم مگرہ سے بہت غفلت ولاپرواہی ظہور مین آئی کہ بولاوہ کو باوصف ثبوت
اس امر کے کہ جس مسافر کی حفاظت کا کفیل ہوا تہا اوسیکو لوٹا اور مجروح کیا
کچہہ سزا نہی یہ عین موقع تہا کہ اوسکو سزا قرار واقعی دے کر کل بولاؤن کے
واسطے عبرت پیدا کیجاتی ہے ۔

سنہ ۱۹۰۶ع مین دہنک واڑہ اور تہوارہ کے پالین نیک چلن رہین بابت
معاوضہ جرائم وقوعی قبل سزادہی کے صاحب سپرنٹنڈنٹ اور پنالال وزیر دربار
کے باہم گفتگو ہوئی تو صاحب نے وزیر کو فہمایش کی کہ اونکے حال کی نیک چلنی
اور اصلاح کے لحاظ سے لازم ہے کہ اونکے ساتہہ حلم اور رعایت کیجاوے ۔

جولائی سنہ ۱۸۷۵ء مین مہارانا صاحب شادی کرنے کے واسطے ایڈر کو گئے جب
صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہوسیہ سردارون کو اون کی خدمت مین پیش کیا
سردارون نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹہے
اور خلعت اور گہوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہوسیہ جاگیردار اپنے علاقہ کے بہیلون کو مغلوب رکہنے کیواسطے ولایتی اور مکرانہ
سپاہیون کو نوکر رکہا کرتے تہے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تہے کہ بجائے
اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین انواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ
کرتے تہے اسواسطے جہان موقع ہوا اونکو موقوف کیا گیا اور آئندہ کو اونکے نوکر
ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑہا کر یا روپیہ قرض
دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہوجاتی ہے
بہیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچہے اچہے
ہتہیار ہین اس سے خوف بہی کرتے ہین۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین راج میواڑ اور پرتاب گڈہ کے درمیان ایک مقدمہ تہا اوسکی
تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا
اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تہا اس سبب سے بدنظمی ہورہی تہی
یہانتک کہ باشندون کو یہہ بہی معلوم نہ تہا کہ ہم میواڑ کے کونسی اضلاع مین
ہین ہر طرف کو جنگل و جہاڑی ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ
پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پہر پتہ لگنا مشکل
ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرتے ہین غارتگرون سے مال مسروقہ

مین حصہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہین تصفیہ مقدمات مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین صدق سے علی العموم کل کو پرہیز ہے
شکایتین بہت ہوئین مگر شاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزان
تھے کار مدار بدل جاتا تہا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت مین دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہر سال دریاود کا دورہ کیا کرین ۔

مادری بہوپیہ جاگیرون مین سب سے بہتر مادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتہہ سنگہ کل سردارون مین سب سے زیادہ ہوشیار ہی
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب مین نہین آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے بہتر ہوا تہا یعنی ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷ع مین کپتان بلیک صاحب نے کیا تہا اس وجہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۸۰ع مین مقدمات چوری و کشت و خون
وغیرہ درمیانی مادری و جاواس پنچایت سے فیصل کئے تہے اور رکانگون اور
تگوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ اسلئے بابت معاوضہ تجویز کیے تہے مگر
اوسکے ادا کی صورت نہین ہوئی اس اثنا مین پہر فساد ہو گیا یہہ پال تہا
ذریعہ معاش ہے اوسکے اور مادری کے درمیان اکثر نزاع رہتا ہے
مادری کی سمت سار سالانہ کی آمدنی ہو گئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے ۔

پانی اس جاگیر کی ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے پانچ سو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
تہا کر کمان سنگہ جاگیر کا کام اچہی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کا قرضہ ہے

زیر بار ہے۔

تہانہ یہان کا ٹہاکر پربت سنگہ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹہہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی۔

چیواس جسکو چاواس بہی کہتے ہین بہومیون مین سب سے بڑا جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹھارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راؤ بہیردن سنگہ سردار سابق کہ سنہ ۱۸۶۱ء مین بعمر پچیس سال تہا از بس متلون طبع اور بد وضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر بالکل متوجہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار روپیہ کے مقروض ہوگیا تہا سنہ ۱۸۶۲ء مین کچہہ اصلاحی کار کی تجویز ہوئی راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا راؤ نے چاہا کہ روپیہ قرض لیکر ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کردے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی ہونے والے نہ تہے اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی اور گجراتی کامدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمد آباد کے مدرسہ مین بہیجا جائے مگر اس وجہہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نتہی کہ کوئی جانا قبول کرے۔

کانکون اور سگواڑہ سکے بہیل مدت سے غارتگری کرکے اس سردار کے خرچ اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات وقوعی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

बाबलवाडा

بادری کے ذکر مین لکھا گیا ان باڑن کے بہیل بہت شریر و سرکش ہین —
مقدمہ ڈاکہ کنٹی جلتان مین راو چیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ نے کہ
امر سنگہ رجمنٹ مین بشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عند الضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہوپا کو گرفتار کرا دیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راو نے گرفتار کرکے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والونکی غفلت اور سازش
سے مفرور ہو گئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر ۱۸۸۰ع سے بند کر دے گئے چند روز بعد امر سنگہ راو چیواس ہو گیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہو کر بڑا دی
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے بر سر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجریان مفرور
و مرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہے —
دسمبر ۱۸۸۱ع مین راو بہیرون سنگہ لا ولد مر گیا مرنے سے پیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راو پاڑہ نے بد صلاحی سے چیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین جو اوس
خاندان مین ہون میرا حق ہے لچہمن سنگہ راو پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کرلی اس سبب سے مسند نشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر بہمدران حال کل رعایا چیواس سرداران بہومیہ اور جہت مندر

رگھبیر ناتھ نے امر سنگھ کو رواؤ قبول کر کے رسمیات مسند نشینی بہجد ین آخرکار
دربار نے بھی بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۵۷ء منظور کیا قبل وفات بھیرون سنگھ
امر سنگھ نے کاٹکون اور سگواڑہ کے پاؤن مین ہوکر مادڑی کو طرز مین سے
سو سو گز جھاڑی کٹوا کر راستہ بنوایا تھا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرا
راستہ کے جانیوالے تھے مگر اس عزل و نصب کے سبب سے ہرج واقع
ہوا اور دوسرے سال پر جانا موقوف رہا۔
جون ۱۸۵۷ء مین میجر گننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کر کے کل قرضہ کی
تعداد مقرر کی بقدر [illegible] سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض [illegible]
اوبری ۔ ورلہ ۔ ناگ پور ۔ بھودر ۔ پادری

पादरी · भूदर नागपुर वरला ओबरी

جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودے پور علیحدہ کر دئے اس انتظام اور رام سنگھ
کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوش
ہو جاوے۔
پاڑہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہر سنگھ کا انتقال ہوا
یہہ شخص ضعیف العمر تھا اور چند سال سے نابینا ہو گیا تھا اوسکے اندھے ہونے
سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کر دی تھی اور زیرباری بہت
ہو گئی تھی اوسکا پوتا لچھمن سنگھ بعمر چودہ سال بجائے اوسکے مسند نشین ہوا
حسب ایمائے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب
موصوف ایک ہوشیار کامدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے متعدد کو اس

بالاراے کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا —
جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تہی دوسرے مین پندرہ ہزار ہوگئی
پردیسی ملازم جنکا الثے ریاست چڑہا ہوا تہا موقوف کیئے گئے اور اونکی تنخواہ بانقساط
ادا کرنیکا بندوبست ہوا —

سنہ ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ء مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب سے جمع خرچ
بقدر الوصول اللہ ہوا سنہ ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ء مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس
نے جاگیر کا اچہا انتظام کیا اور میواڑ بہیل کور پس کے بگلی کو اپنا کامدار مقرر
کیا مگر اوسکے با اختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف چہہ سات ہزار روپیہ سالانہ
کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیر بار نہین ہے اوس نے
فروری سنہ ۱۸۶۸ء مین مادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے —

کوٹرہ

کوٹرہ بلند زمین پر جہان بکاسی اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض
گہاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چہتیس سو فیٹ تک کی بلندی کے پہاڑ بجز
جنوب اور مغرب کے ہر طرف ہین کہیرواڑہ سے ۵۶ میل شمال و مغرب مین
واقع ہے جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے
اور سبرمتی اور دلواڑہ کے گہاٹہ سے ملا ہے —

صاحب جو کوٹرہ مین رہتے ہین میواڑ بہیل کورپس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب
پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہہ ضلع اونکے تحت حکومت
مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے —

اس چہاونی مین میواڑ بہیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین اون مین باستثنا چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بہرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضاجوئی کیواسطے پسند کیا گیا ہے ۔

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جورہ اوگہنہ پنروہ

पनरवा ओघना जूड़ा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین ۔

جورہ	اوگہنہ	پنروہ
۱۵۰	۱۲۵	۲۴۱

ان جاگیرون مین دربار کو کچھہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ سردار اپنی جاگیرون کا اچہا بندوبست کرتے ہین اونکی بہیل رعایا نے عادت غارتگری کو بالکل چہوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت بہت شایستہ ہوگئے ہین پنروہ اور جورہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت مقروض ہین اور جورہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر واردتین کرتے ہین ۔

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زر مندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

نام جاگیر	آمدنی سالانہ	مطالبہ راج	
بسنترہ	[illegible]	[illegible]	کہ اب اونکا مطالبہ دربیش ہے اہالیان دربار کہتے ہیں
جوڑہ میرپور	[illegible]	[illegible]	کہ ان بھومیہ سرداروں کی رعایا
اوگھنہ	[illegible]	[illegible]	علاقہ غیر میں وارداتیں کرتے

ہیں اوسکے عوض ہم کہانتک زر معاوضہ دیسکینگے اسمین سرداروں کا فایدہ ہے کہ اونکی حرکات ناشایستہ کی بابت راج معاوضہ دیتا ہے اور خود محفوظ رہتے ہیں اسی سبب سے اونکو علاقہ غیر مین واردات کرنیکا حوصلہ ہوتا ہے اگر بھومیون سے یہہ زر معاوضہ وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہون تب وے اپنی رعیت رعایا کو ان حرکات سے باز رکھیں بڑی مشکل یہہ ہے کہ دربار نے یہہ روپیہ کئی سال سے چڑھا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیرون کی یہہ رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے کہ کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قضیہ کے ایصال میں صاحب اسسٹنٹ مدت سے معروف ہیں اور یہہ کام جو اونکے ذمہ ہے بہت ضروری سمجھا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے کہ ان بھومیون کی رعایا کے جرائم کے عوض میں باوجودیکہ اون پر کچھ اختیار نہیں ہے غیر ریاستون کو زر معاوضہ دیتے ہوئے تنگ آگئے ہیں اگرچہ دربار کا قرضہ پنڑدہ کے ذمہ بھی بہت ہے مگر بمقابلہ سردار جوڑہ کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط میں ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام میں ہے ادائے قرضہ کچھ

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے او گہنہ کا قرضہ جورہ
اور سپنروہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹڑہ کے سردار محصول
راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پراس شرح سے لیتے ہین۔

غلہ بار بنرگاو	پارچہ نیشکر و ہلدی وغیرہ بار بنرگاو	شیر فیون فی بار پانچ من
۲ ر	۴ ر	۱۲ ر

علاقہ جورہ مین
علاقہ جورہ مین گوگرود مہدپور بکرنی

बिकरनी महदपुर गुगरोद

علاقہ اوگہنہ مین بمقام اوگہنہ خاص۔

علاقہ پنروہ مان پور नोगाम نوگام मानपुर

مالگذاری اوگہنہ اور سپنروہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گہر ایک روپیہ
یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے۔ اور جورہ مین گراسیہ
اور بہیلون کی مالگذاری مین فرق ہے۔ گراسیون سے بصورت اچہی
پیداوار ہونیکی فی قلبہ ڈیڑہ من پختہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور
نوعد گہر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون
سے دو روپیہ فی گہر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور
بارہ سیر غلہ فی گہر حسب حیثیت دیتے ہین۔
کوٹڑہ کی جمعیت بہیل کور ہےکیواسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تا وقتیکہ لکہنا
پڑہنا نہ سیکہے اوسکی ترقی عہدہ نہو اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

رہتے ہیں اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیا ہے اوسکے مکان کی تعمیر کیواسطے دربار میواڑ نے دو سو روپیہ نقد دیا ہے اور بیس روپیہ ماہوار عملہ کا خرچ منظور کیا ہے کل سپاہیوں کو دو برس پڑھنا پڑتا ہے اس قاعدہ سے نوکری کے پسندیدہ ہوتے ہیں کچھہ فرق نہیں ہوا ہے امیدوار بکثرت آتے ہیں اور خالی عہدہ پر مقرر ہونے کی درخواست کرتے ہیں۔

اوگھنہ اوگھنہ کی جاگیر میں راوت کیسری سنگہ جاگیردار بھومیہ سردار ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہیں اور خود حاکم ہے۔ یہہ جاگیر اودے پور سے قریب ہونے کے سبب سے جورہ اور پنیروہ کی نسبت راج میواڑ کی زیادہ محکوم ہے۔ چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تھی مگر بہ تدریج اودے پور سے زیادہ متعلق ہو کر پنیروہ سے علیحدہ ہو گئی اس سردار کا لڑکا پنیروہ کا رانا ہے اگرچہ وہ مستحق نہیں ہے مگر راج میں رشوت دیکر استحقاق حاصل کیا ہے جورہ اور پنیروہ کی نسبت اوگھنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا اچھی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ بآسانی وصول ہوتا ہے تحت میں کوئی جاگیردار نہیں ہے کل علاقہ خالصہ کا ہے سردار جوان اور بہت ہوشیار ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکھتا ہے۔ اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پر جب وہ مسند نشین ہوا دربار سے اوس سے بھی تلوار بندی کا دعوی کیا تھا مگر اوس نے بھی وہی عذر کیا جو پنیروہ کے راو نے کیا ہے۔ اس جاگیر کا علاقہ میواڑ کی مغربی سرحد کی نسبت زیادہ کشادہ و ہموار ہے یہاں ہلدی اور شکر کی تجارت پنیروہ اور جورہ

سے زیادہ ہے۔

پنروہ اوگہنہ کے سردار کا بیٹا رانا بہوانی سنگہ جاگیر پنروہ کا سردار ہے اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹہاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸ راناکے خالصہ مین ہین۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	ادیواس	ٹہاکر بدن سنگہ	۱۰	۰	۰
۲	اورہ	ٹہاکر اجیت سنگہ	۱۱	ماعہ	۰
۳	ادمریہ	ٹہاکر دولہ سنگہ	۲۳	سار	۰
۴	خالصہ	رانا بہوانی سنگہ	۴۸	[illegible]	۰
میزان	۰	۰	۹۲	[illegible]	۰

اُمریہ کے ٹہاکر کو دیہات کی نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست پنروہ کا سردار کرتا ہے۔

سنہ ۱۸۶۹ع مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو بہاندر کر کے مشہور ہے کثرت بارش سے فصل خراب ہوگئی اوسی سال مین خراج واجب الاداے اودیپور بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایاء خراج کی قسطین تین سو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقاے خراج اور چہہ ہزار روپیہ نزرانہ

مسند نشینی جلد سترہ ہزار روپیہ واجب الادا ٹہارانا اور اوسکے ولیعہد کے
درمیان نا اتفاقی ہے رانا نے اپنے اقرار کا ایفا نہیں کیا ہے اور بدن سنگہ
ٹہاکر اوسے واس نے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہیں کیا ہے کہ جس حالت
مین اوسکو بیشرودہ کی گدی دی ہے تو کچہہ معاش بہی ملنی چاہیے ۔
پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرارداد سال بسال
ادا ہوتا ہے مگر رانا کو ادا سے مبلغ چہہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت
تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ
یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے ۔
سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہو گیی صرف بقدر چہارم
مال حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہ گئے اور مالکون کا بڑا نقصان
ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی ۔

جورہ جورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت نودرا اور سنگہ ورا انکا
بہوسیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۶۲ دیہات سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع تک سات ٹہاکران
مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تہے ۔

تفصیل ٹہاکران

نمبر	نام دیہہ	نام ٹہاکر	تعداد دہنا	خراج سالانہ	کیفیت
۱	سمدیجہ	ٹہاکر بہوانی سنگہ	۱۲	۱۱/ر	
۲	موم ولائی	ٹہاکر دولت سنگہ	۲	مے	
۳	مادرہ	ٹہاکر انار سنگہ	۴	للہ	
۴	نرسنگ پورہ	ٹہاکر بہار سنگہ	۱	صے	
۵	باس	ٹہاکر بہیروں سنگہ	۱	عے	
۶	پارولی کلاں	ٹہاکر ودر سنگہ	۴	لہ	
۷	پارولی خورد	ٹہاکر چندن سنگہ	۲	مے	

سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء مین جورہ کے سردار نے اپنے بہائی بہتیجون کو جایداد تقسیم کی راوت زورا ور سنگہ سردار جورہ کی والد گمان سنگہ کے وقت انتقال اوسکے چہوٹے حقیقی بہائی بہیم سنگہ اور دیوی سنگہ اور سوتیلے بہائی رتن سنگہ اور دولت سنگہ کی پرورش اوسی کے ذمہ تہی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگہ مرا تو

بجتاور سنگہ و مان سنگہ و کیسری سنگہ پسران جودہ سنگہ کی پرورش بہی اوسی کے
ذمہ عاید ہوئی صغیر سنی مین یہہ سب اوسکی سرپرستی مین رہے جب ہوشیار
ہوگئے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے صلاح دی کہ اونکی جاگیرین علیحدہ کردیجاوین
چنانچہ کپتان بیٹی صاحب نے بندوبست مندرجہ ذیل کیا۔

اول ٹہاکر بہیم سنگہ برادر دوم سردار کو تلوئی اور پاوٹی دو گانو دئے
اور دس روپیہ سالانہ اوسکے ذمہ خراج مقرر کیا اسکے علاوہ بڑے بہائی کے
ذمہ بعض مصارف رہے جس سے وہ بخوبی گذارہ کرسکے۔

तिलोई
पावटी

دوم ٹہاکر دیوی سنگہ برادر سیوم سردار کو سوباو - اجنی اور بہیکانیہ ملے اور
اوسکے ذمہ دس روپیہ سالانہ خراج قرار پایا یہہ معاش کافی ہے۔

सुवान
अजनी
थाकानिया

سیوم رتن سنگہ و دولت سنگہ سوتیلے بہائیون کو چوہان کا سیرہ - کودرکا
اور گوریہ تین گانو ملے اور اونکے ذمہ ۵ روپیہ خراج قرار پایا ہے۔
یہہ معاش اونکے گذارہ کے واسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر جو دے اونکو
کچہہ عرصہ ہوئے کی سابقاً رتن سنگہ کی آمدنی قریب ہزار روپیہ سالانہ کی تہی
اب سو روپیہ نقد اور سو روپیہ کی جنس کل دو سو روپیہ کی ہے علاوہ اسکے
شاید وہ بہیم سنگہ سے بڑا ہے اگر واقع مین ہے تو اوسکو بہیم سنگہ سے زیادہ
معاش ملنی چاہیے کیونکہ اگر سردار کی اولاد نہوئی تو وہ مستحق مسند نشینی ہوگا۔

चौहान का सेरा
कोदरमल
गोरया

چہارم ٹہاکران بجتاور سنگہ مان سنگہ و کیسری سنگہ پسران جوان سنگہ کو کہاٹم
گاروہ - نورنگ و تین گانو ملے ہین اور سالانہ خراج آٹہہ روپیہ ہے یہہ معاش
اگرچہ سردار کے سوتیلے بہائیون کی معاش سے بہتر ہے مگر اونکے گذارہ

खाम
गाते
खेराद

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست
تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتہہ آیا
ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح جورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات
تہے سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے
کہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین نقشہ ذیل درج ہوا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت
۱	سمدیچہ	بہوانی سنگہ	۱۱	[illegible]	
۲	مادرہ	ناہر سنگہ	۴	[illegible]	
۳	نرسنگپورہ	بہارتہ سنگہ	۱	[illegible]	
۴	باس	بہیرون سنگہ	۱	[illegible]	
۵	سوم ولائی یا سوراولی	دولت سنگہ	۲	[illegible]	
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	[illegible]	
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	[illegible]	
۸	اوکہلانہ	روپ سنگہ	۳	[illegible]	

	کیفیت	تعداد خراج	تعداد دیہات	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر
भादरी		الوعہ	۱	وریل سنگھ	بادری	۹
थमसा		عے	۲	کہان سنگھ	تہاسیہ	۱۰
कुन्देका-बास		عہ	۲	چندن سنگھ	ملاکا باس	۱۱
भानावाला		لعہ	۲	ڈول سنگھ	بانٹہ والہ	۱۲
तिलोई		عہ	۲	بہیم سنگھ	تلوی	۱۳
खाम		سے	۳	بختاور سنگھ	کہام	۱۴
छिम्मकोंटा		دعے	۳	رتن سنگھ	چہبان کانٹہ	۱۵
सुलाम		عہ	۳	دیوی سنگھ	سولام	۱۶
सोहला		لعہ	۱	خوشحال سنگھ	سوہلہ	۱۷
		سیاسے	۶۶	•	خالصہ	۱۸
		صدالعے	۱۱۹	•	•	میزان

ستمبر ۱۸۶۱ع مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایاے علاقہ گودوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیرواڑہ اور کوٹڑہ کی مختلف جمعیتین اوسے پورسے راج کی فوج اور راو جورہ کے ملازم شامل ہوے راو کے بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جاے پناہ مین جاکر لڑائی مین اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیلا کو مارڈالا اور دیگر چارون کو زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتا نہوا ۔ तीमला

اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گودوار اور سروہی کے مینہ اور بہیلون نے فی الفور میواڑ کے پہاڑون کو چہوڑ دیا۔ جنوری فروری ۱۸۶۲ع مین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی کہ مینہ لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے یقین نہ کیا آخر کار ۴ - مارچ کو وکیل میواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راو کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن ہو فی الفور بہیجے اور کوٹڑہ سے انگریزی فوج طلب ہوکر بہ تعاقب و تلاش مجرمان روانہ ہوئی و نوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہوکر ایک سرغنہ اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوے ان دو معرکون مین بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے ۔ چونکہ جورہ کا راو سست اور کاہل وجود ہے اور اوسکا بہائی چست اور ہوشیار ہے و یہات واقع سرحد سروہی کا راو سے انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

انتظام بہم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہون گے اور کچہہ نقصان نہوگا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی گانو نہین ہے —

سرحد متنازعہ ناہی کانٹہ کا بمرور چند سال فیصلہ ہوگیا تہا مگر بینارہ بندی نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تہی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور میجر لجیٹ صاحب نے اوسکی بینارہ بندی کرادی —

मेजरलिगट साहब

سنہ ۱۸۴۳ع مین راو چند بہینے سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تہانہ جات مقرر کرنے لازم آوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے کرنی چاہیے ۔ ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو سنہ ۱۸۳۸ع کی مصیبت یاد رکہنی چاہیے کہ بہیلون نے شورش کرکے ایک رات مین راج کے سترہ تہانون کو مار کر اوٹہا دیا —

جولائی سنہ ۱۸۴۴ع مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بابہیل مین ڈاکہ زنی کے دو مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت بہ ہلاکت پہونچ گئی اور اونہون نے یہہ بہی لکہا کہ ان دیہات مین بالکل غدر ہو رہا ہے اور راو چورہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف و متردد ہین اس

कोनोली साहब व मंडवा बरवेल

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہئے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے اس حال کی تصدیق کر کے درخواست سزادہی کی اور خود بہی بہت کوشش سے مددی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اطلاع پاکر فوج بہیجنے کی تیاری کی اگر یہہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہا کہ فوج کے پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر نحوست اتفاق سے اوسی زمانہ مین باگور پر فوج کشی ہوگئی اور یہہ کام التوا مین رہا۔ وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت پیدا ہوئی اس سے توقف ہوا آخرکار میواڑ بہیل کورپس اور راج کی متفق فوج بہ میجر گننگ صاحب ۱۷ مارچ کو اودے پور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین صاحب سپرنٹنڈنٹ نے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان تہانہ مقرر کر دیا جاوے مگر سابقا کوہی اضلاع مین راج کے تہانجات کی ایسی ذلت ہوئی تہی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی۔

اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے تیار ہوگئے اور اپنے مویشی ومال قرب وجوار کے پالون مین دوست وآشناؤن کے پاس بہیجدیے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار ہوئے صدہا مویشی اور غلہ ناتیار پر راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیر وکمان سے ہر طرح بہتر ہین آخرکار ایک مضبوط تہانہ متعین کر کے راج کی فوج واپس آئی اور

کو بدرا قرار نیک چلنی آینده کے آباد ہونے کی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس
سزا یابی کو اگر ہمیشہ نہین تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا ایفا کرینگے
جودہ کی جاگیر مین مدت سے بدنظمی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی
مقرر ہوکر انتظام اوسکو مفوض ہوا اور ویسے ہی اس انتظام کو پسند کیا امید
ہے کہ بندوبست خاطر خواہ ہوکر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد
ادا ہو جاوے گا۔

شرمال

شرمال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ
رکھتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہر سال پٹہ جات دے جاتے ہین
اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگہہ محصول حسب شرح ذیل
لیا جاتا ہے۔

افیون ۸ سے ۸ تک۔ نیشکر ۵ سے ۷ تک۔ تحلوج للعہ
۵ تک۔ میوہ جات ۸ سے ۷ تک۔ غلہ پر محصول نقد لیا جاتا ہے مگر
مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس شرح مین کئی
نقص ہین مگر رعایا ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور
کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ
کرنے لگتے ہین۔ دوسرے جب پیداوار اچھا ہوتا ہے کل محصول لیا جاتا ہے
اور جب کم ہو جاتا ہے بقدر کمی معافی ہو جاتی ہے۔ تیسرے باشندگان دیہات
تصفیہ معاملات مین خود اپنا انتظام کرتے ہین اور مقدم و نمبرداران دیہہ ان معاملات

مین بااختیار اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ دار ہین اور جو مقدمات ترقی و رونق ملک پر مبنی ہین اون کی تجویز بیزا راے سے فیصل ہوتے ہین اس وجہہ سے میواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی ہے اور ہوتی ہے تو دادخواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سرشتہ [illegible] اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سرشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان عموماً کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون سے بہری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بتعداد اڑتالیس لاکھ اس تفصیل سے سمجہی جاتی ہے۔

خالصہ	جاگیرداران	بہن ارتہہ	میزان
[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ

اور آمدنی کے مدات مال۔ سایر۔ متفرقات چہٹوند یعنی خراج سرداران ہین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سرشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی تہی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تہا مگر یہہ بندوبست اہلکاران دربار کی معرفت ہوا اس سبب سے چہہ لاکہہ روپیہ جمع مین باقی رہگیا یہہ طبہجات منسوخ ہوئے اور بندوبست ازسرنو خام ہوا۔

پہر پانچ پرگنون مین زمیندارون سے [illegible] سالہ بندوبست کیا گیا اس تجویز کو اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تہے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول اون کے زمیندارون کو بہی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے بعد پہر نکیا گیا۔

باختیار ہونیکے پر مہارانا صاحب نے بندوبست با قواعد کے فوائد سے آگاہ
ہوکر بنظر رفع ابتری شرشتہ مال وتعین حد مالگذاری زمینداران وانسداد
وتغلب وزیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال
آیندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری کئے کہ ٹھیکہ دار کاشتکاروں
کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان مستمرہ قدیم قابض رکھکر اپنے تعہد کا ایفا بخوبی
کرینگے تو ٹھیکہ دار اور اونکے وارث انقضاے میعاد ٹھیکہ پر آیندہ ٹھیکہ پانیکے
مستحق سمجھے جاوینگے۔

مہارانا صاحب کو یقین تھا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک میں بہت اضافہ
ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے
رعایا مہاراجہ سیندھیا اور ٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تھا کہ اہلکاران
سلاح جو قدیم شرشتہ کو پسند کرتے ہیں اور اوسمیں زراعت غلہ پر نقد لگان
نہیں لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا
صاحب کی تدبیر میں خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تھی کہ تشخیص
جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق و تجربہ کار اہلکار کمیاب تھے
چنانچہ مہارانا صاحب و کرنل ہچنسن صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تھیں
واقعی ظہور میں آئیں اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع پر بہ تقرر
نقد بجاے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دئے گئے مگر آخرکار شرشتہ جدید
ناکارگر ہوا رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور ۱۸۷۵ء میں کثرت بارش
سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع میں سنبھالی کرنی پڑی اور

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ از سر نو جاری کیا گیا۔

جاور مین شیشہ اور جست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۲ء مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکہکر کانون کو دیکہنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور مہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور وہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین [illegible] تولہ ۲ ماشہ ارلی چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱۔ جنوری سنہ ۱۸۷۴ء مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔

जावर
प्रोफेसर
बुशलसा

جمع و خرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے۔

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۵ء	[illegible] لاکھ	[illegible] لاکھ	۰	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۷ء	[illegible] لاکھ ۶ر۱ پائی	[illegible] لاکھ ۱ر۹ پائی	[illegible] لاکھ ۴ر۴ پائی	۰
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۶۹ء	[illegible] لاکھ ۳ پائی	[illegible] لاکھ ۷ر۳ پائی	۰	[illegible] لاکھ ۷ر

سمارتیشاتی اانڈیا برٹنا | ایجنسی افیون | متفرقات | میزان

ریاست صیغہ ۱ر | سینتالیس ۹ر | ۵ر۶ پائی

میواڑ کی فوج

سنہ ۱۸۶۹ع مین اودےپور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سوارون کو چودہ روپیہ ماہواری ملتی تہی اور محض ناکارہ آدمی تہی موقوف ہوئی اور باقی ماندہ کی بیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگئی اور پیادون کی پلٹنون کو قواعد وردی اور ہتہیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہہ ہے

سوار ۱۱۵۲ پیادہ ۴۶۹۴ اور [illegible] لکہ روپیہ سال کا خرچ ہے۔

افیون

میواڑ اور اوسکے گرد نواح کے علاقجات مین افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے سابقاً یہہ افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور وا اوجین مین جاکر وزن ہوتے اور محصول ادا کرنے کی بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تہی اسمین تاجرون کو دو طرح کا نقصان تہا اول مقام پیدایش سے اوجین یا اندور اور وہان سے بمبئی کو جانے مین بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تہا دوسرے وسط ہند کی چہوٹی چہوٹی ریاستون مین علیحدہ علیحدہ محصول دینے کی زیرباری زیادہ ہوتی تہی اسواسطے جون سنہ ۱۸۶۹ع مین بمقام اودےپور وزن و ایصال محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اوسی سے تاجرون کو دونون صورتون سے

فائدہ ہوا احمد آباد کی ریل کا سٹیشن اودے پور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس
فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودے پور سے
انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگرپور اور ایڈر کی دو
ریاستین آتی ہین اس سے ادائے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے
اودے پور مین شرح محصول کی افیون پیداوار ملک میواڑ بیس فی صندوق
بیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالرا پاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک
کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودے پور
مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے
غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور
اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون
کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین واندور کے کارخانون مین کمی اور وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے متفق ہو کر
کچہہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور واوجین وا اودے پور یعنی کسی کارخانہ
مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر تاجران کو روپیہ
دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی
افیون مین خلل انداز ہوئی۔
کسیقدر افیون مارواڑ وکاٹہیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندہ
مین جانے کے واسطے ابتک اودے پور مین تیار ہوتی ہے اوس مین
سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول زیادہ

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق یہہ سو روپیہ محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ سے گجرات مین جاتی تہی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے کا جو حال معلوم ہو اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین۔

جو افیون بمبی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی و شمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبی کیواسطے گولی بناتے ہین اور راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین۔

اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کننگ صاحب نے اپنے مراسلہ ۱۳- اپریل سنہ ۱۸۸۰ع مین لکھا کہ میری راے مین کرنل نکسن صاحب کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پر سرکار انگریزی کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹھیاواڑ کے دیسی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبہی محصول نہین لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پہر بہی یہی راے ہوئی کہ مارواڑ مین ہوکر بہت افیون بلا ادا ے محصول سمندر تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے مہارانا صاحب سے تحریک کر کے بلا ادا ے محصول افیون کے میواڑ سے باہر نہ جانے کا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہوگیا مگر شرقی و شمالی صدیر بنیا نگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

ممالک انگریزی اور ملحق ریاستون کیواسطے خرید و فروخت کرتے ہین بدستور
نکلتی رہی اوسکے واسطے پالی مین ایجنسی مقرر ہونا تجویز ہوا اور جنوب اور
مغربی حد پر پہاڑ ہین اون مین ہوکر بلا ادا ے محصول لیجانا محال ہے
اسلئے لکہا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے غیر ممکن ہوجاوے گا۔

کرنل بروک صاحب نے بمطابقت راے کرنل نکسن صاحب لکہا کہ میواڑ
کی افیون صفائی وتیاری کیواسطے پالی کو جاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابقاً
پہلن پور ہوکر جاتی تہی اب احمد آباد ہوکر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ ہنڈی
سے بلامحصول نکلجاتی ہے۔ مسٹرس نونن وکمپنی سوداگران کراچی نے چاہا
تہا کہ کراچی سے افیون بہرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا ٹکٹ
جاری ہوا ہے مگر مسٹرس نونن وکمپنی کی امید براری اور پالی کی ٹکٹ کا
مفید ہونا مشتبہہ ہے۔

مسری

وزن افیون کا شتہ حسب الحکم صاحب ڈپٹی ایجنٹ متعینہ اندور اسطرح ہے
کہ دس صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالاجاتا ہے فاضل
افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچہہ سزا نہین
ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق
بند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچہہ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون
برگ درختان بہی ہوتے ہین کہ اونمین لپٹی ہوتی ہے۔

اودے پور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ
اور دولتمند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودے پور سے

روانہ جات لیجایا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ بھی چاہتے ہین کہ محصول بھی اودے پور کی ایجنسی افیون مین داخل ہو کر بینک بمبئی مین بھیجا جاوے اندور کی ہنڈویان دیتے ہین اونکو خسارہ رہتا ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ایسی تجویز کی کہ جس تکلیف کی اونکو شکایت ہے رفع ہو جاوے گی۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندھیہ نے اپنے علاقہ کی افیون کے اودے پور مین لیجانے کی ممانعت کرکے جبراً اوجین کی تک پہونچائی اگر ایسا ہوتا تو اودے پور کی ایجنسی مین افیون زیادہ آتی اور جاوَرہ و نیمچ وغیرہ کے ساہوکار مصارف کرایہ اور ریاستون کی محصول کی کفایت سے محروم نرہتے۔

اودے پور سے سٹیشن ریل احمد آباد تک کا راستہ میواڑا اور ڈونگر پور کے بھیلون کی مفسد و بد معاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پر خطر سمجھا گیا ہے مگر جب سے افیون کی بھرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے عجب تبدل واقع ہوا ہے کہ بھیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون کا انسداد اور مال کے صحیح و سالم پہونچنے کی کفالت ہو گئی ہے وے کل مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین سنہ ۱۸۶۵ء مین یہہ سڑک جاری ہوئی تھی اوسوقت سے ابتک ایک بھی غارتگری نہونے سے انتظام راج اودے پور اور وحشی بھیلون کی خوش عہدی لایق تحسین و آفرین ہے

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمد رفت زیادہ
ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹھاکر بھی اپنی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول
ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جہالاواڑ ٹونک کی آمد
مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور اونہون
نے بندوبست بھی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل
باز نہ آئے تو بنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتھ سختی کرنی لازم
آوے گی۔

سنہ ۱۸۴۲ و ۴۳ء مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میرواڑہ کی
افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلاصفائی مارواڑ کو چلی
جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے
تو صریح ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا
نقصان ہے۔

سنہ ۱۸۵۰ و ۵۱ء مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور اہالیان دربار
نے بھی چوری محصول کا بندوبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب
ایجنٹ افیون نے لکھا کہ بھل پھوڑیہ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر
ہے کیونکہ اگرچہ اوس مین سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے۔

سنہ ۱۸۵۴ و ۵۵ء مین بمبئی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہو گئی اس سبب سے
بھرتی کم ہوئی مگر سنہ ۱۸۵۵ و ۵۶ء مین پھر بکثرت گئی اور اگر بمبئی مین نرخ گران
ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی۔

مسٹر انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ افیون بہت ہوشیار اور محنتی ہین اونہون نے اپنی خوش اطواری اور حسن معاملگی سے ساہوکارون مین بڑا اعتبار حاصل کیا ہے اور دربار مین سفارش کرکے اونکے واسطے کئی طرح کی رعایت کرائی ہے۔

ایجنسی افیون اودے پور کا خرچ بقدر [illegible] راج میواڑ سے لیا جاتا ہے مگر یہہ امر خلاف دستور اور انصاف سے بعید ہے کیونکہ تقرر اوسکا بغرض ایصال محصول سرکار انگریزی ہوا ہے پس واجب ہے کہ خرچ بھی سرکار انگریزی سے دیا جاوے۔

سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء تک اس ایجنسی سے ۳۹۰۰۸ صندوق افیون حسب تفصیل ذیل وزن ہوکر روانہ ہوئے ہین اور دو کروڑ چھتیس لاکھہ چار ہزار آٹھہ سو روپیہ سرکار انگریزی کو حاصل ہوا ہے۔

تفصیل افیون وزن شدہ ایجنسی اودے پور۔

۳۹۰۰۸ ۲ کروڑ [illegible] لکھہ [illegible]

سنہ	صندوق	روپیہ	سنہ	صندوق	روپیہ
سنہ ۱۸۵۹ و ۶۰ء	۳۴۴	۵ لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳ء	۵۳۶۰	[illegible] لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۶۰ و ۶۱ء	۱۳۸۸	[illegible] لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ء	۸۰۶۸	[illegible] لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲ء	۲۸۸۱	[illegible] لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵ء	۵۷۹۴	[illegible] لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء	۹۸۶۳	[illegible] لکھہ [illegible]			

سڑک

سیواڑ مین سڑکین مفصلہ ذیل ہین۔

سڑک اودے پور وکھیر واڑہ۔

سڑک نیمچ ونصیر آباد۔

سڑک اودے پور و نیمچ کہ سڑک نیمچ ونصیر آباد مین شامل ہوئی ہے۔

سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر۔

سڑک اودے پور وکھیر واڑہ۔ سیواڑ کے علاقہ کی روئی وافیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہین اور احمد آباد و بمبئی کے درمیان سڑک ریل تیار ہو گئی اسواسطے لازم آیا کہ احمد آباد کیطرف اودے پور وکھیر واڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمد آباد اودے پور سے صرف ڈیڑہ سو میل ہے اور نیمچ واندور ہوکر بمبئی کو جانے مین بہت پھیر پڑتا تہا اسواسطے سنہ ۱۸۷۰ و ۶۹ء مین اس سڑک کی تعمیر شروع ہوکر آٹھہ میل تیار ہوئی پہلا راستہ چوبیس میل پہاڑون مین ہوکر گذرا تھا یہہ سڑک ہموار وکشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدہی بہی ہے سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء مین ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکستہ ہوگیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے مین توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری مین کسیقدر ہرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب بہی کام سستی سے ہوا۔

سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات پرساد و بارہ پال پر ڈاک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۷۳-۱۸۷۲ء مین اودے پور

परशाद
बारहपाल

و کھیرواڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہوگئی مگر پلون کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچہزار روپیہ ماہوار ملتے تھے مگر ایک مندر کا تاریخ معینہ پر تیار ہونا ضرور تھا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ و نصیرآباد کے خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بکلی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ کا خرچ رہا سنہ ۷۵-۱۸۷۴ء مین اگرچہ سڑک بہمہ جہت تیار ہوگئی مگر چند پل تعمیر سے باقی رہ گئے۔ سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے بچنے یا اونکو رفع کرنے کی کچھہ تدبیر نہوئی اور نہ نشیب و فراز ہموار کئے گئے سنہ ۷۷-۱۸۷۶ء مین صرف ایک سوم ندی

सोननदी

کا پل باقی رہا اگرچہ امید تھی کہ یہہ پل بھی جلد تیار ہوجاتا مگر کثرت بارش سے راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالباً کئی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے روپیہ بہم نہ پہونچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک سڑک ریل تیار ہوکر اوسپر آمد و رفت جاری ہوجاوے اور اس پل کی چندان ضرورت نرہے اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص مسٹر ولیم صاحب کو تھا اونہون نے اپنی حسن اخلاق سے وحشی باشندگان

विलियम

ملک کو رضامند کر لیا بھیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تھے اور مثل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوتے تھے سنہ ۱۸۷۶ء مین مسٹر ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

گئے تہے بماہ مارچ سنہ ۱۸۷۶ع گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول انجنیری حاصل کر کے واپس آئے اور بمشاہرہ مبلغ چار سو روپیہ اپنے کام پر مقرر ہوئے۔

سڑک نیمچ و نصیرآباد - یہہ سڑک چیتوڑ و ہمیرگڈہ و بہیلواڑہ وغیرہ ہوکر گذری ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چوراسی میل ہین اوسکی لاگت کا ایک لاکہہ اسی ہزار روپیہ بذمہ راج اودےپور قرار پایا تہا کہ ایک لاکہہ تیس ہزار سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع تک اور باقیماندہ پچاس سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع مین وصول ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تہا کہ نیمچ و نصیرآباد کی سڑک صرف دونون چہاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت کو کچہہ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور اودےپور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تہوڑی دور گذری ہے زیادہ تر جاگیردارون کے علاقہ مین ہے وے براے نام خراج دیتے ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بہی راج کو نہوگا مگر مہارانا صاحب کو فہمایش کی گئی تو پہر کچہہ عذر نہوا مگر اس سبب سے کہ اکثر راستہ اوسپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بہی پسند نہین ہے اور آمدرفت کم ہے سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین یہہ سڑک بہیلواڑہ تک تیار ہوکر جاری ہوئی اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی۔

سڑک اودےپور و نیمچ - یہہ سڑک اودےپور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و نصیرآباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی افیون اودےپور

کیواسطے نہایت مفید ہے کہ ہاڑوتی و نماڑہ کی کل افیون اودےپور مین
اسی راستے سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام و کمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً
بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے۔

سڑک اودےپور و دیسوری براستہ راج نگر۔ چونکہ بیاور سے کہیرواڑہ
تک دو سو میل کے فاصلہ مین کوہ اراولی کے درمیان کوئی گاڑی کا رستہ
نہ تھا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو نمک بہت جاتا ہے اور آمد رفت مسافرون
کی بھی بہت ہے۔ سنہ ۱۸۶۶ع مین اودےپور سے راج نگر ہوکر دیسوری
کو تجویز ہوئی تھی مگر روپیہ کا بندوبست ہونے سے صرف خام تیار
ہوئی سنہ ۱۸۶۷ع مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ بشرط
گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا۔

ان سڑکون کے سواے کرنل گورڈن صاحب نے سڑک اودےپور و
کہیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے
ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے تیو کو سڑک تیار ہے اوسکے
شامل ہوجانے پر گجرات و راجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجاے گا
کار راج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کردیا ہے پہر آگے
بیچی واڑہ تک ڈونگرپور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

सोमेरा
हरसोल
सेव
बेचीवाड़ा

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے باجراے حکم عام

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۲۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۰ع صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تہا اوسکا حال پیشتر درج ہو چکا ہے -
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع مین حاکم دیوانی ارجن سنگہ تہا اوسکی کارروائی بہت بضابطہ تہی مگر رعایا شکایت کم کرتی تہی سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین دو نقص اور پائے گئے اول سردارون کا محکوم عدالت نہونا - دوسرے فریقین مقدمہ سے زر رسوم کا لیا جانا - جولائی سنہ ۱۸۷۳ع مین بجائے نقد رسوم لینے کے کاغذ اسٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق مین دس روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعا علیہ سے لیا جاتا تہا اب عوضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کاغذ ٹکٹ لیا جاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بہی خوب کام ہونے لگا -
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ع مین اس سرشتہ کا حاکم متہرا داس ہوا اوسکی کارروائی کی کچہہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

نام سال	قرضہ - تعداد مقدمات	قرضہ - تعداد لونڈ زر دعوی	شادی	حقیقت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع	۲۱۹	۰	۱۴	۴۴	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع	۱۲۴۳	صاحب کاغذات للعہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

میزان	متفرقات	سرحد	قوم	متبنّی	حقیت اراضی	شادی	ترجمہ: تعداد زر دعوی	ترجمہ: تعداد مقدمات	نام سال
۰	۱۴۵۵	۰	۱۴	۲۰	۰	۵۰	یکلاکھ [illegible] روپیہ	۴۵۶	سنہ ۱۸۶۲-۶۳ع
۵۸۰	۲۰۲	۰	۱۰	۶	۰	۱۱	یکلاکھ [illegible] روپیہ	۳۵۰	سنہ ۱۸۶۳-۶۴ع
۰	۲۵۰	۰	۱۰	۲	۰	۴۰	یکلاکھ [illegible] روپیہ	۲۵۱	سنہ ۱۸۶۴-۶۵ع
۲۲۴	۶	۳	۱	۳	۸۸	۵	۰	۱۱۸	سنہ ۱۸۶۵-۶۶ع

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے واسطے راج مین تہانجات تو پیشتر سے تہے مگر سنہ ۱۸۶۷ع مین اونکی اصلاح ہوکر شہر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر ہوئی اور منشی ناسن علیخان کو کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی تہا اوسکا اہتمام مفوض ہوا اوسکو ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار دیا گیا اور کل تہانجات و افسران نگران حال اوسکے تحت مین کیئے گئے۔

اس عدالت سے سردار لوگ بہت ناراض و رنجیدہ ہوئے اس خوف سے کہ ہماری رعایا تحت حکومت عدالت مین ہوجاوے گی بفور تقرر عدالت کو ٹہیاری کیسری سنگہ وزیر نے بحیلہ بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ مین صاف لکہا ہے کہ وہ دستور جدید جاری ہونے سے مستعفی ہوا ہے ریاست کے دیرینہ اہلکار رسم قدیم کے بہت پابند ہین اور ہر ایک

تبدل مین خفیہ وعلانیہ خلل انداز ہوتے ہین کہ اس سے بعض اوقات صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔
تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہو کر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے
عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہو جاتے تھے گرفتار ہو کر سزا ے
اعمال کو پہونچین گے۔
اوسوقت تک ریاست مین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی
سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران وحاضرین دربار اونمین مداخلت
کرتے تھے اسواسطے منشاء عدالت و قانون سقط ہو تا جاتا تھا تقرر عدالت
سے یہہ بہی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہوگی تقرر عدالت
کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بہی جاری ہوا اوسمین بیاد (ش جرایم زیادہ تر
سزا ے قید رکہی گئی مگر انتظام پولیس کی کچہہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ
دربار مین تو پولیس کسیقدر اچھی تہی مگر جاگیرون مین نہایت خراب تہی اکثر
جاگیردار سارق و ڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔
سنہ ۱۸۷۶و۱۸۷۷ء مین منشی ثامن علیخان کے بیمار ہو جانے سے کام مین ابتری
واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل مین آئی۔ مگر دوسرے سال ڈکیتی و غارتگری
و خودکشی بذریعہ تحیر قیدگی و افیون خوری بکثرت وقوع مین آنے سے مہارانا
صاحب کو انتظام فوجداری و پولیس کا فکر ہوا منشی ثامن علی خان کو از سر نو
نوکر رکھکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون مین منقسم
کرکے پانچ حلقون مین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ

مقرر کئے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کرکے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ کے تھانہ دار متعین کئے اور مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضوابط فوجداری مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی جہازپور اور اضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہ سے کہ جہازپور صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی کا بندوبست صاحب سپرنٹنڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جواب طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف و تساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔

منشی تامن علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہ سے ایجنسی کا آدمی سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد و تعصب و بغض رکہتے ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس و عدالت مین اس سببسے ہرج واقع ہوتا تہا۔

۷۴-۱۸۷۳ء مین ڈکیتی و غارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جو وارداتین

ہوئین اون مین سے سنگین جرمون کا مرتکب مہاراج سکت سنگہ تہا
جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشون نے اوسکے ساتہہ ہوکر ملک مین
ہنگامہ برپا کردیا تہا۔

بتاریخ ۱۲- مئی سنہ ۱۸۷۶ء منشی ثامن علیخان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے
بعارضہ شل بیمار رہتا تہا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تہا اوسکے انتقال سے
راج کا بڑا نقصان ہوا ہے۔

۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
زنا	قطع اعضا	خودکشی	خلاف مذہبی	مفروری قیدیاں	اقدام ستی	ستی	جعل	جرایم خفیفہ	میزان
۰	۲	۰	۰	۰	۲	۱	۰	۰	۰
۶	۲	۹۱	۱	۴	۰	۰	۳۰	۰	۱۲۳۶
۰	۳	۱۰۸	۱۱	۴	۰	۰	۰	۵۴۵	۱۱۲۵
۰	۲	۵۶	۰	۳	۰	۰	۰	۵۶	۶۰۱
۰	۰	۹۶	۰	۰	۰	۰	۰	۴۹۶	۱۱۰۰

اودے پور مین جیلخانہ کا مکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صاف
رہتا ہے قیدیون کے خور و نوش کی خبرگیری اچھی ہوتی ہے اور بیمارون
کا معالجہ نیٹو ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل حال رہتے ہو
تا بحدیکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹھری مین رکھا جاتا
تھا سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے اگاہ کیا گیا تو اونہون
نے فوراً علیحدہ کروا دئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین
بنانے اور دیگر اندرونی مشقت کی بھی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان
کافی نہین ہے سالہاے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط
حسب تفصیل ذیل رہے ہین۔

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء	سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء	سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء	سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء	سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۶	۱۱۴	۶۶

عدالت اپیل

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کے انتقال سے
پیشتر محکمہ عدالت اپیل باہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تھا وقت
تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجبی
اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون
مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا
ہے۔

ٹھگا ہیٹرہ و جادو و تیج و اقوام جرائم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جبتک مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نابالغ تھے

سرحد پیشہ لوگون کا حوصلہ پست رہا مگر جب سے نیماہیڑہ ریاست ٹونک کو
اور چہاونی نیمچ مہاراجہ سیندہیہ صاحب کو دیے گئے ہین دیکہتی ہو متواتر ہوتی
ہین اسمین سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب معذور
ہے میواڑ کے بیچ وسط مین سنہ ۱۸۱۸ع سے دو غیر ریاستون کا علاقہ پیدا ہونے
سے بجز بدنظمی اور کیا نتیجہ ہوسکتا تہا دونون علاقجات دارالریاستون سے
بہت دور ہین ہر ایک حاکم جو مقرر ہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے اور
سرکار مین بہی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اودے پور کے علاقہ مین وارداتین
کرکے ادا کرتے ہین —
سنہ ۱۸۵۷ع مین بخشی غلام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نیماہیڑہ سرکار انگریزی
سے علانیہ باغی ہوگیا اور ولایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چہاونی
پر حملہ آور ہوا اور مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی میواڑ خیر خواہی سرکار
مین ایسے ثابت قدم رہے کہ ایک صاحب نے جو چہاونی نیمچ سے بہاگ کر
اودے پور مین پناہ پذیر ہوئے لکہا تہا کہ اس ہنگامہ مین دربار اودے پور
کا طریقہ ایسا عمدہ رہا ہے کہ اوسکی تعریف نہین ہوسکتی ہے رانا صاحب
دل و جان سے ہماری طرف ہین اگر اس زمانہ مین وے سرکار انگریزی
کے خیر خواہ اور حکام کے مددگار نہوتے تو معلوم نہین راجپوتانہ کی کیا
کیفیت ہوتی —
بلحاظ ان صورتون کے نیماہیڑہ کا پرگنہ ٹونک سے قرق ہوکر بطور عارضی
راج میواڑ کو سپرد کیا تہا سنہ ۱۸۶۰ع مین بعد رفع مفسدہ گورنمنٹ نے نیماہیڑہ

ٹونک کو واپس کر دیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑہے پانچ لاکھہ روپیہ راج اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوایا۔

اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تھا اور نیز اس ملک کی کل جہات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح و مشورہ کے بغیر نیباہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا اور نیز مہاراجہ صاحب سندہیہ کو دینا لارڈ کننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تینون ریاستون کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہو گئی۔

ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی سوگہیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہہ معاش رکہتے ہین اونکی بسر اوقات چوری و غارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ و اپریل و مئی مین جب افیون کی فصل تیار کر کے زمیندار اپنے گہر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوتی ہین تو بوقت شب بالخفیہ جمع ہو کر یکایک اس چستی و چالاکی سے واردات کرتے ہین کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار دیہہ سے اونکی سازش ہوتی ہے دربار میواڑ نے سوگہیہ و نیز نایک و باوریہ وغیرہ جملہ اقوام سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکالنے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیباہیڑہ و جاورہ و نیمچ و علاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین ہو کر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور اور شاطر ہوتے ہین دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

جمع ہوکر دور دور تک واردات کرلتے ہین ایک دفعہ اون سے ہتھیار لینے کی بھی تجویز ہوئی تھی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر متواتر کوشش نہین ہوتی ہے۔

۱۸۶۶-۶۷ع کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و رہزنی وڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا کچھہ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بھی پولیس کا بندوبست نہایت عمدہ نہین ہے مگر ان وارداتون کے مرتکب بیتاہیڑہ علاقہ ٹونک اور جاوود فرینچ علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱ - فروری ۱۸۶۷ع حال مفصل لکھا تھا مگر ہنوز کچھہ بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران و مسافران کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونھون نے بخوبی عمل کیا وے کل معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے ہین اور کاروبار ریاست کو لائق تحسین و آفرین و حسب اطمینان سرکار انگریزی انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے پاس کوئی ایماندار اور لائق مشیر نہین ہے -

میواڑ و گوالیار و ٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی میواڑ ہین اونمین باوریہ و موگھیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیزرو اونٹ اور عمدہ ہتھیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین کہ کبھی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی و غارتگری مین نام

بلوگیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچھہ قانون بنائے گئے ہین کہ میواڑا اور ٹونک نے منظور کر لیے ہین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے - ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگہیون کا
رجسٹر رکہنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
جیلہ سے کہین نجانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشتاورزی دیئے جاوین گے اور ہتہیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۳۰۹ استمرار ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین -

سنہ ۱۸۷۰ع میں میواڑا اور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور جا و د و
و نیمچ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رجایا میواڑ کو گرفتار کرکے سزا دیدیتے ہین عہدنامہ کے بموجب مجکمہ
پنچوکلاں ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجے -

موضع دولت پورہ پرگنہ نیما ہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگہیون نے ایک مینہ ساکن موضع
بہانیہ پرگنہ کانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہا سے میواڑ و نیما ہیڑہ
نے جمع ہوکر دولت پورہ پر حملہ کیا گاؤن جلا دیا اور دو آدمیون کو مار ڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گاؤن جسمین پچیس گہر تہے بالکل برباد ہو گیا
تہا اس نواح کے بیشے صلح ورزراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور واردات

ہوئین کرتے ہین حکام نیا ہیڑہ سے جو چار مینون کو باختیار خود مار ڈالا

ازبس قابل باز پرس ہین —

پرگنہ نیا ہیڑہ کہ موگہیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری

اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان

میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل

استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کو چٹھی لکہی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے

مراسلہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بخدمت صاحب سپرنٹنڈنٹ

جنرل استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۰ع

آپ کی چٹہی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ فروری مشعر اسکے کہ موگہیہ ڈاکوون کی

غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا

انسداد نہین کرسکتے بدین ایما وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو

اور موگہیون مین سے مخبر پیدا کرو اوسکے جواب مین لکہتا ہون کہ موگہیون

کی غارتگری کا مجھکو بھی مدت سے تردد ہے اور سالگذشتہ مین مین نے

کچھہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کئے تھے اور تینون دربار

یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کرلیئے مگر اونپر عمل نہوا موگہیہ قوم

کے آدمی آپ کے پاس پہونچینگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم

ثابت ہوسکنے مشکل ہین واردات کرکے بلا شناخت نکلجاتے ہین اور اونکا

جرم شاذ و نادر دریافت ہوتا ہے —

دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی موگہیہ کی

نشاندہی کرین فوراً گرفتار کرادین بلاکل قوم موگہیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن
کردینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے
کہ موگہیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہہ معاش نہین رکہتے ہین تاہم ایجنسی
کے دباو سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جو کچہہ مناسب ہو اوسکے کرنیکو
دربار ہمہ تن تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزادہی مین کوشش
کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین
پہرتے ہین۔

میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپکے نجیبون کی ایک جمعیت بہ تحت
ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیاہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ
اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکہے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ و اپریل و مئی کو جس
زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین
اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس
نواح مین مقیم رہونگا۔

مختلف دیہات مین موگہیہ بکثرت ہین اور کچہہ وجہہ معاش نہین رکہتے اور
اچہی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیا جاوے تو نہین ملتے
رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگہیہ لاکہہ روپیہ
رکہتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سے اون پر جرم ثابت نہین
ہوتا آپ کا ایک آدمی اسمعیل خان مدت سے نیاہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم
اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنے کیواسطے مین نے اوسکو

طلب کیا ہے -
سنہ ۱۸۲۱ و ۲۲ء میں علاقہ چاود نیچ میں بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیندیہ صاحب
نے پربہو دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے
کسی قدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور ہِنّا نامی ڈاکو کو جو وکیل گوالیار متعینہ ایجنسی
میواڑ کے پاس سے مفرور ہوگیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان
نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے -
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی
اکثر سے ہتہیار اور اونٹ لئے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے
ضمانت کے قید کیے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نیمابیڑہ
سے بیج وبنیا وسے نکالدیا ہے ان بے رحم وبداطوار ڈاکوون سے اوسیطرح
پیش آنا چاہیے جسطرح زمانہ سلف مین ٹہگون کو قید رکہکر بادیانت و
پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی مشقت سے اونکی اور اونکے
عیال واطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل
مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ وٹونک سے نکل کر
وہ کسی کسی اور ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر
مجبوراً اونکو پناہ دیگی -

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گرداور

کو شوقین ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری
ڈاک کی کوئی واردات نہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

سالانہ

خود گرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
ماہانہ	۲ ماہانہ			
سالانہ	۱۲ سالانہ	۲ سالانہ	۲۵۵ سالانہ	۱۲ سالانہ

یہہ عملہ پولیس ۱۲۸ میل سڑک پنچ نصیر آباد آور سے پور پنچ ۔
۴۵ ۹۳
کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ ۱۲ سالانہ فی میل خرچ ہوتا ہے ۔
اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوانسنگہ
نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کرکے اوس کا
چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ
حیدرآباد کی معرفت ہوئی ۔ دوم ۔ جمعدار نبی بخش دیوانسنگہ کی گرفتاری
کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نو برس
کی قید ہوئی ۔

اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے
واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی ادہر سے گذر ہو
وہ چوکیدار حفاظت کرتے ہین نہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو ا...

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین مگر اوس کا
زر چوکیدارہ نہین دیتے مگر اس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرن
مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین
اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی و لاپروائی ہے اگر غفلت و شرارت
کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہوجاوین۔

جہاز پور

راج اودے پور کا پرگنہ جہاز پور مینہ کھیڑا مین واقع ہے وہان مینون کی
آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تھی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر
ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہوگئی ہے ۱۸۵۷ع کے غدر مین
کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے اوسکے بعد دیولی مین چھاونی مقرر ہوکر فوج دیولی
اررگیولر فورس بھرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بھرتی ہوگئے ہین ایک رسالہ
سکھہ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجمنٹ سواران بنگالہ کے
اس علاقہ کا انتظام صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی کو مفوض ہے۔

سرشتہ تعلیم

مدرسہ مردانہ اول ۱۸۶۹ع مین پادری روبسن صاحب مشن
اجمیر نے اودے پور کے مدرسہ کا امتحان لیا تھا اور بہت تعریف لکھی
تھی۔

سنہ ۱۸۶۵ء میں مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی ایجنٹ افیون ہیں اور سالہا سال تک ہائی سکول سیہور کے ہیڈ ماسٹر رہے ہیں مدرسہ کا اہتمام مفوض ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی مگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرسہ ہونے کے سبب سے طالب علم کم ہو گئے۔

इंगलिस

हाईस्कूल सीहोर

سنہ ۱۸۷۳ء میں مہارانا شمبھو سنگھ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی کے خود بھی شایق تھے مسٹر جارج بیرڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بھیلواڑہ و چیتوڑ میں بھی بصرف چھ سو اسی (سالانہ) روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل شعبہ تعلیم کے افسر رہے۔ اسی سال میں مہارانا صاحب نے مئو کالج میں طلبا راج میواڑ کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونے کی غرض سے چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ دیا

वेडसाहब

भीलवाड़ा चीतोड़

बोर्डिंगहौस

سنہ ۱۸۷۴ء میں جارج بیرڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس روپیہ دو سو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور ادنے جماعتوں کو پڑھانے کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف لکھی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی زبان میں اور دیسی زبان کا انگریزی میں کرتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ جو پڑھاتے اوسکو بخوبی سمجھتے ہیں ہندی میں چھ جماعتیں اور چھ اوستاد ہیں۔ پنڈت کھیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ کا بہت نقصان ہوا بجائے اوسکے ونایک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت میں بہت تعریف ہے اسکے سوائے اور بھی لیاقت

विनायक शास्त्री

رکھتا ہے اسلیئے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت
سپرد ہوئی ہے سپرنٹنڈنٹ کی راے مین بوجہہ افزونی طلباء سنسکرت ایک
مددگار سپرنٹنڈنٹ کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالاحد
کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے دو نایب ہین
بہیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے ہمارا ناصاحب
نے مکان فرخ تعمیر کرادیا گیا کل شرح تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء مین للعہ ۱۱۱۲ پائی
ہوا اور سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء مین للعہ اودے پور کے مدرسہ مین سنین ماضیہ
مین تعداد طلباء اس تفصیل سے رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ء	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء
۵۱۲	۵۸۳	۴۴۵	۳۳۶	۳۰۹

انگریزی	فارسی ہندی
۳۰	۵۵۳

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء
۲۴۶	۴۳۹	۴۶۵	۵۳۸

فارسی	ہندی	انگریزی	فارسی	ہندی	انگریزی
۹۵	۲۴۴	۹۲	۶۵	۳۶۲	۱۱۱

سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء مین ـ مدرسہ بہیلواڑہ ـ مدرسہ چیتوڑ ـ طالب علم تھے
۱۹۶ ۱۳۸

مدرسہ زنانہ اودے پور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

سابق مین ذوکم استعداد معلمہ تہین سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین مسٹر بیل و نوکن صاحبہ
معلمہ مقرر ہوئی ہین اور لڑکیون کو نوشت و خواند اور سوزنی کا کام سکہاتی ہین

سررشتہ حفظان صحت

गैलोरी साहब

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ع مین ڈاکٹر ہاکن صاحب و گیلوری صاحب نے علاوہ اپنی
خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت
کوشش و محنت سے انجام دیا سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک
حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکالنے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان
بچ گئی لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانیکا عمل جاری نہوسکا۔
برہمن جتی اور مسلمان ویکسینٹرون سے علانیہ برسر مقابلہ ہوجاتے ہین
اور دیگر اقوام بہی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی و پروانہ
مدد لیتے ہین ظلم و زیادتی ہونے لگی اس سے مجبور چہوڑ دیا گیا صرف
شہر و دیہات گرد نواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان مین کسی قدر بچون کے
ٹیکے لگائے گئے۔

شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار
سے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربار نے
اوسکی تعمیل مین مطلق کوشش نکی بڑا بازار گو نہ صاف ہے مگر کوچون مین
صفائی نہین خصوص بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے۔
سنہ ۱۸۷۱ع مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا - اس باب مین قواعد مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے خاطر خواہ عمل نہو سکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شعاع آفتاب مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہہ سے ناگوار ہے مسلمانون کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود اس کوتاہی کے بہی اودے پور مین کسی مرض کا زور نہوا دربار کی اس باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پرانے غیر آباد مکانات صاف رکہے جاوین بصورت عدم صفائی مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چہتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ پہرتے ہوئے مویشی آٹہہ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جاے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکہے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ وار ہون کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹنڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر ہون۔

۱۱ ایک اعلے اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹنڈنٹ کے کام کی نگرانی رکہین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بہنگے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گہرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پہینکا جاوے۔

۱۸ جاے ضروریات کے وقت صاف کیے جاوین اور بازار علی الصباح

صاف ہوجایا کرین ۔

۱۹ کوئی شخص جو بے محل رفع حاجت کرے یا توعدیگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جرمانہ لیا جاوے ۔

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ دار ہو ۔

۲۱ اگر حلالخور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جرمانہ لے ۔

بعد اجراے ان قواعد کے بھی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے رہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولتمند و زبردست آدمی جنھون نے ۱۸۷۱ع مین خانہ شماری نہین ہونے دی تھی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کرکے ہڑتال کرادیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو رتلام وجاورہ کو بھیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکھکر ویسی ہی یہان بھی جاری کرے ۔

سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع مین شہر اودے پور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۱۳۱۔۲ آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دار الشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی سنہ ۱۸۷۵ع مین کنہیالال ہیڈ ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

اور اسکو برخاست کیا گیا۔
قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور
عمل ہوتا رہا اور ادائے مصارف بہشتہ کے واسطے خفیف محصول
جاری ہوا ہے۔

نقشہ کارگزاری و مصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل شستگیہ	تعداد مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء	۵۴۵۴	۰	[illegible] ۱۵ر۴ پائی	
سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	۶۸۹۵	۰	[illegible]	
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء	۴۸۹۳	۰	[illegible] ۴ر۷ پائی	
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء	۶۲۸۹	۰	[illegible] ۱۲ر۸ پائی	
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	۵۲۴۱	۱۸۱۲	[illegible] ۱۳ر۴ پائی	
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	۵۴۶۳	۲۲۲۳	[illegible] ۳ر۴ پائی	

شہر اودے پور کی غربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین
اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر سنہ ۱۸۶۸ء مین بباعث کی بارش اوس
مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہوجاوے گا اور بیماری پیدا

ہوگی سنہ ۱۸۶۸ع مین ملک میواڑ کے کل تالابون مین پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہوگئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بری سے کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب ہے کہ بفاصلہ پانچ
میل سے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ ہی کیا
کہ کچھ روپیہ کیواسطے ایک انگریز انجنیر کو رکھکر قرب وجوار کے پہاڑون کی
پیمایش کراکے شہر مین پانی پہونچانیکی معقول تجویز کرین مگر پھر اسپر کچھہ
عمل نہوا سنہ ۷۴-۱۸۷۳ع مین زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچولہ تالاب مین
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کشمش بارش سے صرف تین فیٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہو کر نیچے کا گدلہ اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
سے بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا سنہ ۷۵-۱۸۷۴ع کی برسات مین ۲۲
انچ پانی برسا پچولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تھا لبالب بھر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہوکر نکل گیا اور گہاٹہ اودے پور کے کل تالاب اور کنوے
سیراب ہوگئے پھر سنہ ۱۸۷۵ع کی ستمبر مین کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کہ کل زراعت غرقی سے خراب ہوگئی اور تالاب اودے پور کے اوس حصہ
پر جسکو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہوگیا اور خوف ہوا کہ اگر اس
تالاب کا پشتہ شکست ہوگا تو شہر اودے پور کا جزو داخلی اور کل پست زمین
غرق آب ہوکر جان و مال کا بہت نقصان ہوگا چنانچہ پہاڑی سے پختہ

बरी

पिन्चोला

सरूपस

دیوار اور اوسکا پشتہ دونوں ٹوٹ گیۓ مگر مقابل کی دیوار بچ گیی پہاڑ یا پانی کاٹکر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ میں بارش بند ہو گیی اور مصیبت رفع ہوئی۔

نیچ واوسے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پل تیرہ محرابوں کا شکست ہو گیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافروں کو بڑی تکلیف رہی۔

اوسی زمانہ میں خوف ہوا کہ شاید ڈہیبر کا تالاب جسے سمندر کہتے ہیں شکست ہو جاوے بلکہ گجرات کے لوگوں نے تو احمد آباد میں یہہ انتہا درجہ کی طغیانی دیکہکر یہی خیال کیا تہا کہ تالاب ڈہیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے بنظر دور اندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہوکر جنوری سنہ ۷۶ع میں صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود جاکر کار تعمیر شروع کر دیا کیونکہ سنہ ۶۹ع کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۲۷ رپورٹ کرنل ہچنسن صاحب کی مرمت کے واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہیئے۔

देवर मैसमंदर

हचंसन

اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سے کم نہوگا اسواسطے یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوسپر رقم محصول لگاکر یہہ روپیہ وصول کیا جاوے۔

ڈاک خانہ جات

علاقہ میواڑ میں ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہیں۔
اودے پور۔ کہیرواڑہ۔ کوٹڑہ۔ چیتوڑ۔ بہیلواڑہ۔ شاہ پورہ۔
ان میں سے اول تین پوسٹماسٹر جنرل بمبئی کے تحت میں ہیں اور باقیماندہ
ممالک مغربی و شمالی میں ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء میں ایک ڈاک خانہ بمقام سگوارہ
اور مقرر ہوا ہے

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ میں مسافرون کے آرام و آسایش کے واسطے مقامات مفصلہ
ذیل پر ڈاک بنگلے ہیں۔
چیتوڑ۔ ہمیر گڈہ۔ بنیرہ۔ ڈابلہ۔ منگلواس۔ میرتہ۔ کہیرواڑہ
मेरता मंगलवास बनेरा हमीरगढ

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج سیواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب وجنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹہ ہین -

اس ریاست کا طول مشرق ومغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال وجنوب مین ۳۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکھہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکھہ چھتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین -

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دامن کوہ پر چھاونی کھیرواڑہ سے ۴۱ میل جنوب مشرق مین اثناء راستہ نیمچ وڈیسہ نیمچ سے ۱۳۹ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شمال مشرق ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے یہہ ریاست چھہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے -

چاسّت - ترپود - کتارہ - چوراسی - بارہ - باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تھانہ جات ہین -

دمبورہ - سگواڑہ - آسپورہ - پرڈلہ - سابلہ - آنتری - داول -

चासत तरपोद कटारा चौरासी बारा नारिल दावल आन्तरी साबला परदला आसपुरा सागवाड़ा दम्बोरा

कुनबा डाबरी

کنبہ - ڈابری - رئیس ڈونگر پور جس کا لقب راول ہے رئیس دیویہ کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبرشاہ کے وقت سے اوسکے بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوئے تھے جب اورنگ زیب کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا پھر ریاست مرہٹون کی مغلوبہ ہوئی کہ اونھون نے رئیس کا ناک مین دم کر دیا اور مبلغ پینتیس ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندھیہ و ہلکر اور دہار مین باہم تقسیم ہونا ٹھیرا تھا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت غیرے رہا -

धार

سنہ ۱۸۱۸ع مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم عہدنامجات ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ع سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی کل ریاست بہ بابت خراج سالانہ دینا قبول کر کے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی - ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوسوقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تھا اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل صرف پینتیس ۳۵ روپیہ ادا ہونا قرار پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہوکر آیندہ کیواسطے معہ ... روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ۳۵ ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج سالانہ مقرر ہوا -

عہدنامہ

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراول سری جسونت سنگھ صاحب

راول ڈونگرپور۔ ازانجاکہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی
و مہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور مورخہ اگہن بدی
۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱۔ دسمبر ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایاء
خراج واجب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک
باقساط سالانہ مقررہ سرکار انگریزی سرکار موصوف کو ادا کرنے کا اقرار
کیا تہا اور سرکار انگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول
صاحب کی بجائے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ
عالم شاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستون
کو دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ
زر مذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکار مین داخل کرینگے۔

صــــ

ماہ سدی سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۵ جنوری ۱۸۲۰ء ۔ بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق

الـ صمار — الـ صمار

۱۵۔ اپریل ۱۸۲۰ء ۔ ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری ۱۸۲۱ء

الـ صمار

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵۔ اپریل ۱۸۲۱ء ۔ ماہ سدی ۱۵ سمت [illegible] مطابق ۱۸ جنوری [illegible]

الـ صمار — سمـ

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل ۱۸۲۲ء ۔ ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری ۱۸۲۳ء

سمـ صمار — سمـ

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۳ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۴ء

سمہ صمار ۔۔۔ سمہ صمار

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۴ء - ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۵ء

سمہ صمار ۔۔۔ سمہ صمار

بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۵ء

سمہ صمار

از آنجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست فی روپیہ چھہ آنہ آمدنی ریاست پر سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو سنہ ۱۸۱۹ء و سنہ ۱۸۲۰ء و سنہ ۱۸۲۱ء کا خراج حسب تفصیل ذیل تجویز کیا ہے مہاراول صاحب منظور کرتے ہیں کہ بموجب تجویز سرکار کے ادا کرینگے۔

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ء	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء
سمہ صمار	سمہ صمار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کے واسطے ہے بعد انقضا اس میعاد کے بموجب شرط قلم نمبر ۹ عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی ایسا بندوبست

کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہارادل صاحب کے ملک کی ترقی اور دونون سرکارون کی فوائد کی رو سے مناسب ہوگا یہہ عہدنامہ بمقام سوموارہ کپتان اے میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم جنرل سرجان مالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور رکھنا گاموا ے وزیر ڈونگرپور منجانب مہارادل سری جسونت سنگہ صاحب بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۲۰ع مطابق ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶ مرتب کیا۔

सोमवाड़ा मेकडोनल्ड साहब सरजानमालकम साहब

دستخط میکڈونلڈ صاحب اول اسسٹنٹ — دستخط و مہر

سرجان مالکم صاحب — راول جسونت سنگہ صاحب

وقت انضباط اس عہدنامہ کے دریافت ہوا تہا کہ ملک کی آمدنی مین بہت کمی ہوگئی ہے اور امید تہی کہ پہر اصلی حالت مین آجاوے مگر یہہ امید حاصل نہوئی۔

۱۸۲۴ع مین رئیس نے بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل علاوہ خراج کے مبلغ آٹھہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ بابت مصارف فوج کے ادا کرنا قبول کیا مگر اس اقرارنامہ پر کبہی عمل نہوا آخرکار منسوخ ہوا۔

اقرارنامہ

اقرارنامہ مقبولہ مہارادل جسونت سنگہ صاحب والی ڈونگرپور کپتان الکزینڈر میکڈونلڈ صاحب اور ایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے مبلغ سات سو روپیہ ماہوار یعنی آٹھہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ بابت تنخواہ سوار و پیادہ

جو میرے پاس مقیم رہین گے یکم جنوری ۱۸۲۴ء سے باقساط معینہ وقت معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا رہونگا اس سے ہرگز انحراف نہوگا اور مین اس اقرار نامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکھتا ہون ۔

تاریخ ۱۳۔ جنوری ۱۸۲۴ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۰۔

۱۸۲۴ء مین سرکش سرداروں کے اغوا سے بھیلون نے فساد کیا اور دھار اول صاحب سے برسر مقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بھیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ٹھاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بھیلون کو مغلوب کر کے اون سے اقرار نامجات حسب مضمون ذیل لکھائے گئے اور فوج چھاونی کو واپس گئی ۔

اقرار نامہ بھیلان ۔ لیمبار واڑہ بخدمت سرکار آنرایبل کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب منجانب میجر ہملٹن صاحب مورخہ ۲۔ مئی ۱۸۲۵ء

۱ ۔ ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے ۔

۲ ۔ مفسدہ گذشتہ مین جو کچھ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے ۔

۳ ۔ آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے ۔

۴ ۔ کسی سارق و غارتگر اسیہ یا ٹھاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانوٗن مین پناہ نہین دینگے ۔

۵ ۔ سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عند الضرورت حاضر ہون گے ۔

लेम्बारव
मेजरहेम साहेब

۶ - علاوہ اپنے جایز اور قدیمی حقوق کے ہم راول صاحب اور ٹہاکرون کے دیہات سے کچھہ نہین لینگے -
۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبھی انکار نکرینگے
۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی ہمارے گانوئین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -
۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور ہونگے -

دستخط یا نیم صورت - اسی مضمون کے اقرار نامجات

यानेनसूरत

امرجی	امرناتہا	سلادامیر	منا	کورجی
अमरजी	अमरनाथा	सलादामेर	मन्ना	कोमरजी
سادجی	مینا	ناتہو	کوٹیر	لالو
साद्जी	मेना	नाथू	कोटर	लालू
راجیا	لکہیا	لالجی	بجنیا	منیا
राजया	लखया	लालजी	वजनया	मनया
بہنادامر	لالو	جیتو	بہیندو	تاجو
भनादामर	लालू	जीतू	भींदू	ताजू

تہانو کوٹیڑ
थानूकोटेड

اور ایسے ہی اقرار نامجات پر -
سرواڑہ دیول اور ناندوکی بہیلون کے دستخط کرائے گئے
पर्सवाड़ा देवल नांदोकी

تہاچا	کانجی	گڈرا	سنالجی	دہرما	ہنگا	سرنگا
थाजा	काञ्जी	गडरा	सालजी	धरमा	मंगा	सरंगा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بداطواری سے ظہور مین آیا تہا کہ وہ نہایت ذلیل اور بہرحضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بدانتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ء مین بذریعہ اقرار نامہ مندرجہ ذیل مسند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنی بیٹا دلیپ سنگہ کہ ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرار نامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بخدمت اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت کپتان میکڈونالڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ء مقام نیمچ—

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرون گا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرون گا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرون گا—

قلم دوم جوکچہہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے مین منظور کرون گا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہون گا—

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چند مرتبہ

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکھدیتا ہون کہ مین کیسکی صلاح پر توجہہ نکرونگا اور نہ کچھہ فساد کرونگا اور اگر کرون تو جو کچھہ سزا سرکار انگریزی تجویز کرے مین تسلیم کرونگا۔

اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹھاکرون کو قابو مین نہ لا سکا اس صورت مین اوس نے سنہ ۱۸۳۱ع مین سرکار انگریزی سے مدد کی درخواست کی تاکہ مفسد ٹھاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکھنے اور امن و عافیت ملک محفوظ رکھنے کا ذمہ ور سمجہتی ہی تاہم بہیل اور غارتگرون کا انسداد کرنے مین افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔

سنہ ۱۸۴۴ع مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گڈہ کے دلیپ سنگھ اوس ریاست کا وارث ہوا اور بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاستون کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا اگرچہ ڈونگرپور مین متبنی و مسند نشین ہونے سے دہرم شاستر کے بموجب دلیپ سنگہ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گڈہ زایل ہوا تہا۔ مگر ڈونگرپور کے ٹھاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا اسواسطے بنظر رفع تکرار اوس تجویز سے درگذر ہوکر یہہ قرار پایا کہ دلیپ سنگہ متبنی بیٹا لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسند نشین کرے اور خود پرتاب گڈہ کی مسند پر رہے اوس نے ٹھاکر سابلی کے لڑکے کو گود لیکر مسند ڈونگرپور پر بٹھایا مگر وہ صغیر سن تہا

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڈہ کا راجہ ہوکر کاروبار ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے۔
یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی کہ ازسرنو حکمران ہوکر ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر منگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرا مین رہنے کیواسطے بہیجا گیا۔
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب ہی انتظام اچہا تہا اوسکے پرتاب گڈہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی و ابتری پیدا ہوئی۔ آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام نہین چلسکتا تو ۱۸۵۲ء مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہاراول اودے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہوگئے اور اپنا کام خود کرنے لگے بسبب قربت پہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدرپیشی ضرورت صاحب موصوف سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اونہون نے انتظام ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی۔
۱۸۶۵و۶۶ء کی رپورٹ مین کرنل نکسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجودیکہ باشندگان ملک گردنواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خود منتظ

مین رہتے ہین عرصہ چودہ برس مین جبسے بعد مین جانے اس ملک کو پہیر دیکہا ہی
بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس سرزمین
پر سابقا جنگل و جہاڑی کے سواے کچہہ نہ تہا مزروعہ ہوگئی ہے مہاراول
اودے سنگہ صاحب کہ بعمر ۱۸ سال اور از بس لئیق و ہوشیار ہین بڑے
ضبط و لیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ع
کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو و صحیح المزاج کشادہ
دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین سنہ ۱۸۶۴ع مین بمقام بمبئی سر بارٹل فریر صاحب
گورنر نے اونکی بہت خاطر و تواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام
ریاست مین زیادہ دلدہی و توجہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت و خوش
انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روز افزون
رہی —

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی مخالفت موقوف
کردی اور کہیرواڑہ و میواڑ کی آمد رفت غلہ پر محصول معاف کردیا او بنظر
پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس دیہات مین تالاب کہدواے اور محل
اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازونکی مرمت کرائی اور ایک باولی چاہ تعمیر کرائے جو لوگ محنت
نکر سکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ و کہانا تقسیم کرایا کہ اسطرح دو برس
کے عرصہ مین —

تالاب باولی و چاہ مین محل و فصیل دروازہ ہاے شہر بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان نادار
للعہ ۂ صعہ ۂ عہ ۂ

کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قلیل ہے اور اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی۔ مہاراول صاحب کی خوش انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بجز کرنل میکسن صاحب کے کہ اون کی رپورٹ کا مضمون انتظام فوجداری مین درج ہوگا صاحبان سپرنٹینڈنٹ کہیرواڑہ و پولٹیکل ایجنٹ میواڑ مہاراول اودی سنگہ صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم ونسق امور ریاست اور رونق وبہبودی ڈونگرپور کی تعریف لکھتے رہے ہین دیوان نہال چند کہ بہت عمر رسیدہ وتجربہ کار اور ریاست کا خیرخواہ تہا مدت دراز سے انفرام کار ریاست کرتا تہا ماہ فروری ۱۸۷۴ء مر گیا باوجودیکہ وہ عرصہ سے بیمار اور ضعیف تہا اور بجز صلاح دینے کے محنت کرنے کے لایق نرہا تہا اوسکے مرنے سے راج کا بڑا نقصان ہوا۔ بعد انتقال نہال چند مدت تک مہاراول صاحب نے بامداد تین چار اہلکارون کے خود کام کیا اون کے کام کرنے سے انتظام ریاست مین بہت چستی اور رفع شکایت ہوئی اور اسوجہہ سے کہ اپنے صاحبزادہ کو انفرام کار کیوقت رو برو بٹہاکر اوس سے کام کراتے تہے اور مثل اپنے ہوشیار ومستعد کیا چاہتے تہے امید تہی کہ ہمیشہ خود کام کرینگے مگر فروری ۱۸۷۶ء مین اونہون نے گندی شیولال کو عہدہ دیوانی راج پر مقرر کیا اوسکی لیاقت وکارگذاری کا حال ابہی کچہہ تحقیق نہین ہوا ہے۔

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین مہاراول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادیکی شادیونکی بہت بحث رہی اول دختر کی شادی راج جودہ پور کے ولیعہد سے بہ تقرر لاکہہ روپیہ

جہیز قرار پائی تہی مگر موقوف رہی آخر کار مہاراول صاحب جیسلمیر کے ساتہہ
ٹہیر گیا کہتے ہین کہ شیولال گند ہی نے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا
ڈہائی لاکہہ روپیہ دینا قبول کیا تہا سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین اس شادی کی غرض
سے سامان کثیر بصرف مبلغ پینتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر
سنہ ۱۸۷۳ع مین والی جیسلمیر ڈونگر پور مین آئے اور با حسن الوجوہ شادی
ہوگئی اس شادی مین اگرچہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بدہوہ کے
جو ملازمان ورعایاء ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت ٹیاگ کے جو
رئیس جیسلمیر نے دیا آمدنی ہی ہوئی کنور کہان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال
ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی
اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری سنہ ۱۸۷۵ع
مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹہاکر اور اکثر اہلکاران ریاست
گئے تہے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ سے
کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بدہوا وصول ہوگیا تہا اس شادی مین
کسی سے کچہہ نہین لیا گیا۔

ہر سال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست مین قرضہ و زیر باری نہین اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود و نذرانہ و جرمانہ و محصول بیع مکانات و اراضی کی رقمون سے کہ خارج از حساب مین ہوجاتا ہے۔ قلت آمدنی اور کثرت خرچ کے لحاظ سے ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین کرنل نکسن صاحب نے لکہا تہا کہ مہارادل صاحب کہتے ہین کہ ہماری ریاست کی آمدنی پر پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی ریاست کو دیکہتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی مین یک لکہہ ... ہوئی تہی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکہنے کیواسطے نہایت ضروری اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے مین بلا تامل اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہون کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہو اوسکے انسداد کیواسطے آپکی رائے مین کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریز افسر کے بخصوصیت ڈونگرپور و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ مین مقرر ہونے سے اونکی پیداوار مین ترقی ہو اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنون مین اس ملک مین ہوکر نیمچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے ہی ان ریاستون مین کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری رائے مین ان ریاستون کے خراج مین سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی تنخواہ مین خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

ہوگا پرتاب گڈہ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیا جاتا ہے
اوس مین سے اگر پچیس روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ
کیا جاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کرکے
دیتے رہین اور حق الخدمت کچھہ نہ لین اصل مین یہہ خراج بموجب قلم چہارم
عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ع کے سرکار انگریزی کا ہے
اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار
کے دیا جاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین -
پرتاب گڈہ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنسی
وسط ہند کے ہین -

۱- صاحب پولٹیکل ایجنٹ مالوہ مغربی -
۲- رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی -
۳- بہوپاور کے صاحب ایجنٹ بہیلان - اور بمبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے
صاحب ایجنٹ گورنر پنچ محال - صاحب پولٹیکل ایجنٹ ریوا کانٹہ - صاحب
پولٹیکل ایجنٹ ماہی کانٹہ اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ریوا کانٹہ اور ماہی کانٹہ کی تحت مین
چند اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ
نہین ہے -

میجر میکسن صاحب قایمقام کمانڈنٹ میواڑ بہیل کور ریس میواڑ کے ملکی معاملات
مین میرے اسسٹنٹ ہین جبکو جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام
اونہین سے لیتا ہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

مین واقفیت اور رسائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچہہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان مین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگاکر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس رشتہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اوس
فوج کے دوم کمانڈنٹ میرے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین مگر وے ایک گوشہ مین بمقام کوٹرہ کہیرواڑہ سے ۵۰ میل پر
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جاسکتے اس
صورت مین درباب تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین واگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے کہ ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نکیا جاوے گا۔
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچہہ التفات ہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا۔ ۱۸۶۷ء ۱۸۶۶ء
کے بعد کئی دفعہ اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب وقرین قیاس پائی گئی کیونکہ ۱۸۲۳ء سے
آمدنی مالگذاری ایک لکہہ معہ للعجات تہی اور لاگی کوتوالی ڈونگرپور

اور تلاتہ گلیا کوٹ یعنی چونگی اور نذرانہ ریبار یان یعنی رابداری بقدر
چوبیس ہزار یعنی کل ملکر اوسیقدر ہوئی تھی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف
ایک لاکھہ آٹھہ سو بیالیس روپیہ کا تھا اب جو خرچ اوسوقت سے بہت زیادہ
ہوگیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع مین لسبختی اضافہ
ہوا ہو کیونکر ہو سکتی ہے —

سنہ ۱۸۷۶ء میں مہارا اول صاحب کے صاحبزادہ اور صاحبزادی کی
شادیون مین زر کثیر خرچ ہوا اوس سے بھی ریاست مین کچھہ قرضہ یا
زیر باری نہوئی کسیقدر آمدنی بدہوہ سے کہ بقدر ایک لاکھہ سولہ ہزار
تین سو چالیس روپیہ ملازمان و رعایا ریاست سے لیا گیا اور بیس ہزار
آٹھہ سو تریسٹھہ روپیہ بارہ آنہ زر تیاگ سے جو مہارا اول صاحب جیسلمیر
سے لیا گیا کارروائی ہوئی اور باقی ماندہ ایک لاکھہ دس ہزار تین سو
چالیس روپیہ مہارا اول صاحب کی دوکانات تجارت خانگی واقع ڈونگرپور
وسگوارہ سے آگیا کہ اسیطرح کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہوئی —
بندوبست سایر کا اس ریاست مین بطور ٹھیکہ کے ہے سابقاً بہ تعداد
اٹھائیس ہزار روپیہ سالانہ تھا بعد ازان چند سال اڑتیس ہزار پانسو
پر ہوا اور آخر مین پینتیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا محصول رابداری
اجناس پر بحساب بار ترگاوان حسب شرح ذیل لیا جاتا ہے —

محلوج	پارچہ	افیون	نمک
۹۰/	۸/	۴/	۲/

سنہ ۱۸۶۶ء مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تھی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے ۔

سابق مین سرکار انگریزی نے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بھیلون کی وارداتون کا انسداد کرادیا تھا وہ موقوف ہوگیا اور بھیل از سر نو
سرکش و بداطوار ہوگئے تا بحدیکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
گئے تب مدوپال کے بھیلون نے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف
نقرئی لے گئے اسیطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تھے ۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین دیول پال نے باغی ہوکر کھیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کہ تا وقتیکہ فوج میواڑ بھیل کور پس کی جمعیت
نے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے الغرض اس
نواح کے بھیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
و امنیت خلایق مین ساعی تھے مگر اجراے تدبیرات اصلاح رعایا و انسداد
واردات مین ٹھاکرون کی خلاف ورزی اور خلل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تھی کہ ٹھاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خود اختیاری سے
حکومت کرتے تھے خصوصا ٹھاکران ابھی سنگہ و رگھناتھ گنجی والہ کہ سابقاً
کامدار تھے رئیس کی بدنامی کیواسطے انتظام ریاست مین ہر طرح مانع
ہوتے تھے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

मदुपाल

गेनजीवाले

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور کرنل کیٹنگ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چھوٹے چھوٹے ٹہاکر کے
خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کار واقع ہے رفع ہو
اور مہاراول صاحب با اختیار مطلق ہو کر نیک و بد ریاست کے ذمہ ور
و جوابدہ سمجھے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست
مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہہ امر
ٹہاکرون کو جو مدت سے با اختیار خود جو چاہتے تھے کرتے تھے نہایت ناگوار
ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ
پست ہو گیا وارداتین بند ہو گئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت
سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹہاکران
گینجی نے بہی کہ سب سے زیادہ ناراض اور برخلاف تھے مجرمون کو
عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کر لیا شکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد
پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ سے بعہدہ سپرنٹنڈنٹی
مقرر ہو کر جاری کیا تہا اور یہان کا انتظام ہر طرح سے مگر علاقہ راج
اودے پور کے انتظام سے بہتر ہو گیا چونکہ مہاراول صاحب نہایت
ہوشیار و عقیل ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل
رکہتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی
کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع
مناسب پر تعریف لکہی ہے مگر کرنل ہیکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

کو بہی کو یہہ تبدیلی انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اوہنون نے اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۷۲ء مین ایسا لکہا ہے ۔
عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری ہے مگر اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگر اچہی ہوتی تو رعایا شاکی نہوتی بلکہ بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کا مدار و نکی سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک دیوان نہال چند ہے کیونکہ مہارادل صاحب کو نوشتخواند مین کچہہ استعداد نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کامدارون کے اختیار مین ہین انصاف کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس مجمع سے خائف ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بید لرزان ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے ۔
سنہ ۱۸۶۸ء سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہارادل صاحب کو تحریک ہوکر اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام جدید کے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہوگئے اور ریاست کا بڑا فایدہ ہوا ۔ زرجرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا اب راج مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملا ہے اس سبب سے کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا تو جاے شکایت نہوتی -

افعال جایز کے حیلہ سے ٹہاکر و رعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کیے ہوے ہین دیہات خالصہ مین رہکر جاگیر دارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کر لیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کر دیتے ہین چونکہ راج مین قید با مشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانت داری سے کیا جاوے تو خوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹہاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دوچند وسہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سے ٹہاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہوکر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زر جرمانہ ذمگی رعایا ٹہاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ از بس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونپر جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون سب ٹہاکرون سے ہو -

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹہاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تہی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کوئی اپیل کی جگہہ نہین ہے یہہ امر مجمع کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکی ڈونگرپور

مین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگرپور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرینگے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچہہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی طوالت
ہوتی ہے سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع مین جب تک یہہ شتہ جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزا دی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہارا ول صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض مقرسی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچہہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو دے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جسکی قباحتین
کرنل میکسن صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کٹینگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجاے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہارا ول صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اسلوبی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگرپور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

اور زراعت مین کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل ہیکس صاحب کا رابطہ مہاراول صاحب سے اچھا نہین ہے مہاراول صاحب لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار و عقیل ہین اگر ایسے نہون تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل ہیکس صاحب کو ہے غلط ہے۔

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے۔

سال	ولایتی و مکرانہ	دیسی	بہیل وغیرہ	میزان	کیفیت
سنہ ۶۸و۱۸۶۹ء	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۷۲و۱۸۷۳ء	۱۳۳	۲۷۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۷۳و۱۸۷۴ء	۱۳۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین اور بعض اوقات رئیسون کو بہی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے حکام انگریزی و رئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہہ لوگ فوج مین سے کم کیے جاوین چنانچہ ڈونگرپور سے سنہ ۶۹و۱۸۷۰ء مین ۵۳ اور سنہ ۷۰و۱۸۷۱ء مین ۱۲۰ ولایتی و مکرانہ موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بہی یہہ لوگ فوج مین

بہت ہین مگر اون سے کچھہ کلیف نہین ہے اور عنقریب کل مہارا ول
صاحب کے قدیمی لازم ہین -
ڈونگرپور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا
کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے
کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی
کوئی صورت نہین ہے مگر گردو پیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگرپور
مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۹ء مین ہیضہ اور گجراتی روگ
سے دو ہزار آدمی مرے اور سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین صرف گجراتی روگ سے
پانچ سو آدمی فوت ہوئے سنہ ۱۸۷۳-۷۴ء مین بخار کے مریضون کو مہارا ول
صاحب نے کونین بہت تقسیم کی سنہ ۱۸۷۵-۷۶ء مین بارش کی طغیانی سے
سب تالاب بھر گئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہو گئے -
اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء
مین ساٹھہ طالب علم تھے -
جہان **سوم** اور **مہی** **ندیان** ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر
ہے اس مقام کی بابت ڈونگرپور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین
باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہو گیا تھا
تاہم بنیشر مہادیو اور موتی بہگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵ -
پر جاتری بکثرت آتے تھے سنہ ۱۸۶۴ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے تجویز کی

सोम
मही
बेनेश्वर

تحقیقات کرکے وہ زمین ڈونگرپور کو دی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار بانسواڑہ
نے بہی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہارا ول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کرکے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہارا ول عبا اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور منظر انسداد فساد فوج بہی لیگئی مگر کچہہ فساد نہوا اول سال یہہ
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہارا ول صاحب بندوبست
اچہا کرتے ہین بمزید احتیاط اونہون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کے
واسطے میواڑ بہیل کور پس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچہا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تہی منظور ہوئی اور ہر سال میواڑ بہیل کور پس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
جایا کرتی ہے مہارا ول صاحب ہر سال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ
بہی جاتے ہین مگر چند سال سے بسبب پیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہوسکتا ہے
سنہ ۱۸۷۶ء کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ خلل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر نو روپیہ فی نزگا محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آیندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱۰	ناوہ	سولنکی خوشحال سنگہ	[illegible]		भालु सोलंकी
۱۱	ساملی	ادہ ابہی سنگہ		برادر مہاراول صاحب ہے خراج نہیں دیتا ہی مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے	साबली सुध
۱۲	نانڈلی	ادہ امید سنگہ		بشرح ایضاً	नांदली
۱۳	رام گڈہ	چوندراوت پرتاب سنگہ		خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے	रामगढ़
۱۴	لوداول	چوہان کشور سنگہ		بشرح ایضاً	लोदावल

درجہ دوم تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۵	وگاری	چوہان ہنوت سنگہ	[illegible]		वगारी
۱۶	بڑی پاڑری	چوہان سورج مل	[illegible]		बड़ीपाड़री
۱۷	سمرواڑہ	چوہان بہار تہ سنگہ	[illegible]		सिमरवाड़ा
۱۸	سوہ گڈہ	سکتاوت چتر سنگہ	ماسہ		सोवगढ़

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت
۶۲	سندرپور	چمپارہ گلاب سنگہ	مــــہ ۸/	۰
۶۳	کہیرواڑہ	چوہان گلاب جی	للعـــہ ۱/	۰
۶۴	کہیرڈونگرہ	چوہان سمرتہ سنگہ	ـــہ	۰
۶۵	گڈہ	چوہان زورآور سنگہ	للعـــہ ۴/	۰
۶۶	گمان پورہ	سندول بہوانی سنگہ	لـــہ	۰
۶۷	ماتوگرہ	ادہ مکن سنگہ	ـــہ ۲/	۰
۶۸	میتالی	چوہان خوشحال سنگہ	لـــہ ۴/	۰
۶۹	سوودوہ	بیولہ پن جی	صـــہ ۵/	۰
۷۰	دامری	چماریہ دولت سنگہ	لصـــہ ۸/	۰
۷۱	دیوریہ	چوہان شیو سنگہ	عـــہ ۲/	۰
۷۲	کراریہ	چوندادت گلاب جی	عـــہ ۶/	۰
۷۳	کہاسواڑہ	سکتاوت دولت سنگہ	عـــہ	۰
۷۴	دسوندر	رواوت ادم جی	اعـــہ ۱۲/	۰

सुंदरपुर चम्पारा
खेरवाड़ा
खेरडूंगरा
गुढ़ा
गुमानपुर संडोल
मानुगम
मैनाली
योदवा वेवला
दामरी चमार
देवरया
घासव
वसंदर रवाप

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۷۵	ٹونک واسہ	چوہان کنبھیر سنگہ	للعہ ۲/	۔	तुकवासा
۷۶	کمرہ انیہ	چونداوت کور سنگہ	ضعہ ۱۲/	۔	कमरसमा कुंवरसिंह
۷۷	کہودردہ	چوہان دولی سنگہ	صعہ ۱۲/	۔	खोदरड़ा डूंगरसिंह
۷۸	کہرودیہ	چوہان کانہہ سنگہ	معہ ۴/	۔	खेरया
۷۹	گڈہ	چونداوت پرتاب سنگہ	معہ ۱۲/	۔	गुढा
۸۰	ایضاً	چوہان رتن سنگہ	معہ	۔	
۸۱	ایضاً	چوہان دلیل سنگہ	معہ ۱۲/	۔	
۸۲	ایضاً	چوہان کودرجی	للعہ ۶/	۔	कोदरजी
۸۳	ایضاً	چوہان ورجاجی	معہ	۔	दरबाजी
۸۴	موہوپور	چونداوت جوان سنگہ	لعہ ۱۲/	۔	मोदपुर
۸۵	جس پور	چوہان ساملجی	مارو عہ	۔	जसपुर सामलजी
۸۶	بہوانڈہ	چوہان بہوت سنگہ	[illegible] ۵/	۔	भवाड़ा मकुनसिंह
۸۷	اوریلی	[illegible] لال سنگہ	معہ ۴/	۔	खेरवली मेड़ता

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خرچ	کیفیت	
۱۰۰	بلوریہ	چوہان اجیت سنگہ	۲۲/	۰	बिलोरया अजीतसिंह
۱۰۱	ٹیکلہ	چوہان گمان سنگہ	۱۲/	۰	टेवाला
۱۰۲	کہادن	چوہان بہاوجی	[illegible]	۰	खादन
۱۰۳	لمباٹہہ	چوہان اجیت سنگہ	۸/	۰	लम्बाठा
۱۰۴	میالہ	چوہان رگہناتہہ سنگہ	[illegible]	۰	मेयाला
۱۰۵	ستوواتی	اودے سنگہ	[illegible]	۰	सतुवाती
۱۰۶	ڈہونڈہ واڑہ	چوہان بہوانی سنگ	۴/	۰	ढुंडावाड़ा
۱۰۷	گڈہ	چوہان سودہ جی	[illegible]	۰	गुढ़ा साधूजी
۱۰۸	پانتری	چونداوت دولت سنگہ	[illegible]	۰	पान्त्री
۱۰۹	انترسمہ	چمارہ ارجن سنگہ	[illegible]	۰	अंतरसभा चमारा

ڈاک خانہ

کہیرواڑہ سے بانسواڑہ کو ڈاک ڈونگرپور و سگواڑہ ہو کر جاتی ہے
اگرچہ ابھی آمدنی زیادہ نہیں ہے مگر باشندگان ملک خطوط وغیرہ بھیجنے

اوس سے بہت فائدہ اوٹھاتے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہوجاویگی
بھیلون کو ہر کارون مین نوکر رکہا گیا ہے کہ وے بخوبی کام دیتے ہین
پیشتر اجرت بولادہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تھی اب مہاراول
صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی
حفاظت اپنے ذمہ کر لی ہے

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگر پورا اور دیے پور شمال شرق
اور مشرق مین پرتاب گڈہ جنوب مین ممالک ہلکر و جاورہ اور مغرب مین
ریواکانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ
اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف
۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے اوسکا
رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط
جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے ۔
شہر بانسواڑہ مئو و ڈیسہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب
مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹھہ میل مغرب مین واقع ہے
اوسکی بہت وسیع شہر پناہ ہے مگر اس احاطہ کے اندر زیادہ تر رقبہ پر باغات

ہین آبادی صرف ایک جزو پر ہے۔
مہارا ول صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اوسپر سر درختی سے بڑی رونق رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ سبنے ہوئے ہین شہر مین ہنود کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ اور ۲۴ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم شہر بانسواڑہ جسکو جگل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کرکے آباد کیا تہا اس دارالریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین سنہ ۱۸۶۸ء کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون کی آبادی اس تفصیل سے ہے۔

مرد ۱۶۳۹ عورت ۲۱۷۶ طفل ۱۳۳۵ دختر ۶۷۵

قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے۔
علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڈہ وکلنجرہ وسنگواڑہ بڑے قصبات ہین۔

نمبر	نام قصبہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
۱	خوشحال گڈہ	۲۳	۱۰	۷۴	۲۷	بانسواڑہ سے ۲۲ میل جنوب مین
۲	کلنجرہ	۲۳	۲۴	۷۴	۲۸	ترپچ دبرووڈہ کے راستہ پر ترپچ سے ۱۹ میل جنوب و مغرب مین
۳	سنگواڑہ	۲۳	۳۷	۷۴	۴۱	مئو ڈولیہ کے راستہ مین مئو سے ۲۶ میل شمال و مغرب مین

ان مین سے کلنجرہ جسے کنجرہ بہی کہتے ہین بہت پرانا قصبہ ہے وہان ایک قدیم عمدہ مندر ہے کہ ویرانی متروک پڑا ہے لشپ ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر ہے اوسمین گنبد و مینارین بہت ہین کل عمارت چند حصون مین منقسم ہے چہتین سنگین ہین اور کل در و دیوار باریک و عمدہ نقش و نگار سے منقوش ہین سابقاً جینی لوگ بہت دولتمند اور تجارت پیشہ تہے مگر مرہٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چہوڑ کر چلے گئے مہارادل صاحب والی بانسواڑہ اودے پور کے مہارانا صاحب کے خاندان مین سے ہین اور ملک بانسواڑہ بہی کسی زمانہ مین راج اودے پور مین داخل تہا یہان کے رئیس بانی ریاست ڈونگر پور کے چہوٹے بہائی کی اولاد مین سے ہین اور اون کے توابعین جاگیردار بہی اوسی قوم سے ہین - مثل ڈونگر پور کے بانسواڑہ کی ریاست کو بہی مغلون اور

مرہٹون کی ظلم و تعدی سے بہت تکلیف پہونچی ہے خصوص مرہٹون نے یہان کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ و تباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح ہونے پر رئیس بانسواڑہ سے نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور سیندہیہ ہلکر اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے فی روپیہ چہہ آنہ خراج دینا منظور کیا۔ اس مراد سے ۱۸۱۲ء مین اپنے وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کیخدمت مین بہیجا صاحب موصوف سے نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کاغذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط پر بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۸۱۸ء عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے جسکا نام جہارا ول امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذر گیا یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئین تہین بہت سخت اور خلاف مطالب اپنے تصور کرکے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر عمل کرنے سے انکار کیا۔ اول تو سرکار انگریزی سے نے اوسی عہدنامہ کو واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکہنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیا جاتا تہا سرکار انگریزی مین منتقل ہوا سرکار کو بہی تتمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۲۵ دسمبر ۱۸۱۸ء کو

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینون کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آیندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی ہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ نہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر ستیس ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آیندہ کیواسطے مبلغ ؎ روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

ازآنجاکہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب راول بانسواڑہ مورخہ ۲۵ - دسمبر ۱۸۱۸ء مطابق ۱۳ - ماگہ سمت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہاراول صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضاے گنجایش آمدنی ریاست و حسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

آمدنی و مفلسی ریاست مہاراول صاحب بجائے کل بقایا خراج مندرجہ قلم مذکور صرف پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہر سال دیا جاتا تھا لینا منظور کیا ہے —

مہاراول صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل داخل کرینگے —

صـــ ؎

پھاگن سمت ۱۸۷۶ فروری ۱۸۲۰ء الــ صمار ؎	بیساکھ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل ۱۸۲۰ء الــ صمار ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری ۱۸۲۱ء الــ صمار ؎	بیساکھ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل ۱۸۲۱ء الــ صمار ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری ۱۸۲۲ء سمــ صمار ؎	بیساکھ سدی ۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل ۱۸۲۲ء سمــ صمار ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری ۱۸۲۳ء سمــ صمار ؎	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل ۱۸۲۳ء سمــ صمار ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری ۱۸۲۴ء سمــ صمار ؎	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل ۱۸۲۴ء سمــ صما ؎
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ جنوری ۱۸۲۵ء سمــ صمار ؎	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۳ اپریل ۱۸۲۵ء سمــ صما ؎

ازانجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہاراول صاحب سے بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست مگر فی روپیہ

چہہ آنہ تک سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے اور سرکار انگریزی نے
اس خواہش سے کہ مہاراول صاحب کے ملک کی جلد ترقی ہو خراج ۱۸۱۹ء
و ۱۸۲۰ء و ۱۸۲۱ء کا حسب تفصیل ذیل بندوبست کیا ہے اور مہاراول
صاحب اقرار کرتے ہین کہ اوسی کے موجب ادا کرینگے ۔

سنہ ۱۸۱۹ء [illegible]		سنہ ۱۸۲۰ء [illegible]	
پھاگن سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۶	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸
فروری ۱۸۲۰ء	اپریل ۱۸۲۰ء	جنوری ۱۸۲۱ء	اپریل ۱۸۲۱ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۲۱ء [illegible]	
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸	بیساکھ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹
جنوری ۱۸۲۲ء	اپریل ۱۸۲۲ء
[illegible]	[illegible]

یہہ بندوبست صرف تین برس کیواسطے کیا گیا ہے بعد انقضا اس میعاد
کے بموجب شرط نوین قلم عہدنامہ مذکور کے سرکار انگریزی خراج کا ایسا
بندوبست کریگی جو سرکار کی حسن نیتی اور مہاراول صاحب کے ملک
کی ترقی اور دونون سرکارون کے فوائد کی رو سے واجب و مناسب
متصور ہوگا ۔

اس عہدنامہ کو کپتان آر ی میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم سرجان مالکم
صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب نے
منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ فروری ۱۸۱۸ء مطابق پہاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۴
و ربیع الثانی ۱۲۳۳ھ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا۔

۱۸۲۴ء مین ایک عہدنامہ بابت ادائے ساڑہے آٹہہ ہزار روپیہ
سالانہ مصارف فوج جیساڈونگرپور کی ریاست سے ہوا تہا منضبط
ہوا مگر اوسپر کبہی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجہا گیا ۱۸۴۲ء
تک بانسواڑہ مین بہیل و دیگر غارتگرون کی شرارت سے بہت فساد
رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت وکوشش عمل مین
آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن وامان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد
آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ لکہتے ہین کہ
کہ اگر مہاراول صاحب اور اونکا دیوان کہ دوست بہی تہا بدچلن اور
کاروبار ریاست سے غافل نہوجاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا
اونکی زیادتی کا نتیجہ روز بروز ظہور پذیر ہونے لگا جو روپیہ سرکاری خراج
مین دیا جاتا مہاراول بہوانی سنگہ اور اون کے مختار نے عیش و
عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولیٹکل
ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہاراول صاحب نے بمشکل تمام دیوان
کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زر خراج واجب الطلب مین سے
بہی ادا کیا اور غارتگری کی وارداتین بکثرت ہونے لگین اون کے

انسداد کار ریاست پرتاپ گڈھ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔

سنہ ۲۹ ۱۸ء مین کپتان سپیرس صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح وانتظام کیواسطے گئے تھے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوس نے چند مرتبہ از سر نو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور کرنا مناسب نہ سمجھا جب اوسکو تحقیق ہوگیا کہ صاحب مقرر نکرینگے تو ایک مسلمان ملازم سے ساز کرکے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع مین آوے راز فاش ہوگیا تحقیقات سے ثبوت جرم مین کچھ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قراین کی شہادت تھی مجرمون کو جلا وطنی بعبور دریاے شور کی سزا دی گئی اس نرم سزا پر بھی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہوگیا۔ دیوان کی موقوفی کے بعد مہاراول بھوانی سنگہ صرف تھوڑے عرصہ تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تھا اسواسطے سرداروں نے باتفاق صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سنگہ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق تھا متبنی و مسند نشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگہ کا انتقال ہوا مہاراول لچھمن سنگہ صاحب رئیس حال کو متبنی لیا مگر اس مرتبہ مان سنگہ کھنڈو کے ٹھاکر نے اون کی مسند نشینی مین رخنہ انداز ہوکر دعوی کیا کہ میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہیئے مگر جب اوس کے خراج واجب الاداے ریاست مین سے تیرہ سو روپیہ سالانہ سال معاف کردیا تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہوگیا۔

اوسوقت سے مہاراول لچھمن سنگہ صاحب ریاست مین حکمران ہین بعض
صاحبون نے اونکو بہت ہوشیار مستعد اور محنتی لکہا ہے مگر بد انتظامی
ریاست کی اکثر شکایت ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ کاروبار ریاست
پر متوجہ و دلنہاد نہین ہوتے ہین تا بعد یکہ حکام انگریزی نے بہی اونکو
نصیحت کی تو کچھہ کارگر ہوئی چنانچہ ۱۸۷۵ع کی رپورٹ مین لکہا گیا ہے
کہ مہاراول صاحب خوش مزاج ہین اور ہر ایک صلاح کو بخوشی قبول کرتے
ہین مگر اوسکو یاد نہین رکہتے اور نہ اپنے اقرار کا ایفا کرتے ہین ریاست
مین جو ترقی ہوئی ہے تاکید متواترہ سے کرائی گئی ہے مہاراول صاحب
کو مخملی دستانہ کے اندر فولادی پنجہ کہا جاوے تو زیبا ہے —

مہاراول صاحب کی نو رانیان ہین اون مین سے ساتوین رانی
راٹھوری جی سے پوریدہ مین جاکر ۱۸۶۸ع مین شادی کی تھی اور دوسرے
سال اوسی رانی کی بہتیجی سے آٹھوین شادی کی اور اپریل ۱۸۶۹ع مین
موٹا گانو کے ٹھاکر جاگیردار ریاست کی ہمشیرہ سے نوین شادی کی ہے
آخر ۱۸۷۳ع تک مہاراول صاحب کے چھہ پسر اور ایک دختر ہوئی تھی
منجملہ اون کے چار پسر رانیون سے پیدا ہوئے اور دو کنیزکون سے
لڑکون مین سے کنور جی سنگہ کا سب سے بڑا تھا نومبر ۱۸۶۹ع مین اور
دوسرے کنور ساوول سنگہ کنیزک زادہ کا یکم جون ۱۸۷۰ع کو انتقال ہوگیا
باقی چار کنور حسب تفصیل ہین
اگر سنگہ بعمر ۱۴ سال — سنگرام سنگہ بعمر ۱۲ سال — سمندر سنگہ بعمر ۹ سال

रूपदेवीजी पोरेदा

मोटागांव

جو ۱۴- اپریل ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا تھا -
مہارادل صاحب کو لڑکون کی تعلیم وتربیت کا بہت شوق ہے ۱۸۷۸ء مین
اگر سنگ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تھا اور سنگرام سنگہ نے ہندی
شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچہی استعداد حاصل کرلی ہوگی
ستمبر ۱۸۶۸ء مین رانی چہوٹی راٹہوری جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست
۱۸۷۴ء مین مرگیی -
اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دارالحکومت تک سیراب
اور آبادان ہے مگر گرد نواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت گستاخ
و بدپیشہ ہین مہارادل صاحب کا بیان ہے کہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکو
بندوقین بہت ہاتہہ آگئی ہین جب سے ازبس مفسد ہوگئے ہین مہاراجہ
سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڈہ کے بہیلون
کو چوتہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت وامداد وقت ضرورت کے دیتے
ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمینداران نے اداے زر
چوتہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور ۱۸۷۵ء مین بانسواڑہ
کے بہیلون نے بہ افسری گنگا رادل - موضع موکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو
شکست ہوئی اور گنگا رادل کا بہائی جیجا رادل مارا گیا اس سے خون
کا جہگڑا پیدا ہوگیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسوجہہ سے کہ مہاراجگان
ہلکر وسیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے
انسداد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

माही नदी

गंगा रा
को रव
जीजा

عمل پولیس بہت نہیں رکھتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار رہتے ہین اور تہہین ایام مین ریاست سونتہہ تحت گورنمنٹ بمبئی کے بہیلون سے لڑائی ہو رہی تہی اور پوشینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی ماہی کانٹہ مین فساد تہا اور علاقہ سروہی کے تہا کر بہیل باغی ہو رہے تہے اسلئے بنظر انسداد فساد بہیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور بہدران حال کوٹہیاری کیسری سنگہ دیوان بانسواڑہ نے کہ قوم سے بقال اور نہایت لائق وہوشیار اور بہادر شخص ہے بہیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکہا مگر یہہ بندوبست بطور عارضی کارآمد ہوا کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی —

بانسواڑہ کے بہیل ہندو ہین مسلمانون کا کہانا کہانے سے پرہیز کرتے ہین برہمنون کو بزرگ سمجہتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکے بارے ہین کثرت سے شراب خوار اور افیونی ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اونکی شادی وغمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین مگر جو لوگ مرض ہیضہ سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین

سنہ ۱۸۶۷ع مین کرنل ہیکس صاحب و میجر ہوارڈ صاحب و میجر مکنزی صاحب کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی وابتری کی مفصل کیفیت معلوم ہوئی کہ تحت ایجنسی میواڑ مین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون سے بدتر ہے راو کوشل گڈہ اور اس ریاست کے درمیان تنزاع ہے

اور اس انتہائی درجہ کو پہونچ گیا ہے کہ اوسکے فیصلہ کیواسطے سرکار انگریزی
کو مداخلت کرنی لازم آوے اوس نے یہانتک سرکشی و عدول حکمی کی
کہ عبدالطلب صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے صاف جواب دیا کہ میری ریاست
بانسواڑہ سے بالکل علیحدہ ہے اگر بانسواڑہ کی معرفت مجھکو تحریر آویگی
ہرگز جواب ندونگا ہرچند فہمایش ہوئی کہ سرکار کا عہدنامہ بانسواڑہ
سے ہے تم سے نہین ہے تم بانسواڑہ کے ماتحت ہو مگر مطلق اثر پذیر
نہوئی راو کوشل گڈہ کی جاگیر رتلام کے علاقہ مین بھی ۶۵ گانو ہین
اور راجہ رتلام کا ہمقوم و ماتحت ہونے سے اوسکو بانسواڑہ سے
دعوی ہمسری کی یہانتک جرات ہوئی کہ عبدالطلب صاحب پولیٹکل
ایجنٹ بانسواڑہ مین آیا مگر مہاراول صاحب سے ملاقات کرنے کے
واسطے نہ گیا تحقیقات سے اوسکا دعوی خودسری محض بے اصل ثابت
ہوا اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ سنہ [illegible]ء مین راو کشل گڈہ اور راجہ
رتلام کے نزاع کی تحقیقات ہوئی تب فیصلہ ہوچکا ہے کہ راو کشل گڈہ
ریاست بانسواڑہ کا ماتحت ہے رتلام سے تعلق نہین رکہتا مگر مشکل یہہ
نظر آئی کہ اس مختصر ریاست کے رئیس سے بلا امداد سرکار انگریزی اپنے
ماتحت سردار کو ضبط و اختیار مین رکھنے کی امید نہین اور چونکہ مواخذہ
زنگی راو مذکور کی تحقیقات مین اسناد مداخلہ بانسواڑہ بصفوعی ثابت
ہوئین ایسے بے ایمان رئیس کو مدد دینا بھی نا واجب اور خلاف
مصلحت معلوم ہوا۔

سنہ ۱۸۶۶ع مین ریاست کی بدنظمی اور اسکے انسداد کی تدبیرون کی
بہت مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر استغاثہ باطل کیا
تہا اور گورنمنٹ سے نے دہوکہ کہا کہ چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکہی تہی
اسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخرالامر مسٹر نواجی
بہیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ بانسواڑہ مین مقرر ہوئے اور
اونہون نے بتاریخ ۲۳ - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ع اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور
اول رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا سا
ملک خالصہ مین ہے باقی سب جاگیرداران اور سردارون مین منقسم
ہو رہا ہے اونہون نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہین کی ہے اور
نہ اب کرتے ہین اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ کسیقدر جمعیت
سے راج کی نوکری کرے مگر یہہ امر کہ فلان ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری مین
رکہنی چاہیے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہین ہوتا دیگر ریاستون مین
چند سردار سرکش ہوتے ہین یہان صرف چند سرکشی سے مستثنی ہین یہان
تک سرکش ہین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تب اونکو رئیس نے
طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد
ہو جاوے انتظام ریاست برائے نام ایک شخص کم حیثیت کوٹہیاری
بہیمجی کو سپرد ہے مگر اصل مین مہاراول صاحب کہ ہوشیار ہین خود
کرتے ہین -

کانگڑہ کے مقدمہ مین زک اوٹہانے سے بیست ہمت ہو رہے ہین اور

بعض خود غرض اہلکارون سکے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بے وجہ اونکا نام شامل کرکے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجھکو سزا ہولی ہے اوسکا بانی کوٹھیاری کیسری سنگھ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بے قصور سمجھا ہے اوس نے اہلکاران دربا
ر کو اس معاملہ مین ضد کرنے پر خفیہ و بغیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل نہونے کی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹھایا ہے اقبال تحریری صرف بنظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹھیاری کیسری سنگھ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ مہاراول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹھیاری کیسری سنگھ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی ۱۸۷۲ع مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنے کی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس وپیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جرمانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے - اسکے سوائے

اونکو یہہ بھی شکایت تھی کہ ہم سے خراج کے علاوہ اوسنے جاگیر میں سے فی روپیہ دو آنہ وچار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصب کے موافق تعظیم وتکریم نہیں ہوتی ہے

مگر صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہاراول صاحب سرداروں کی حسب رتبہ تعظیم وتکریم کرنے لگے اور خراج کے باب میں اول تو اونہوں نے عذر کیا تھا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن نہیں ہے مگر جب زیر باری رفع ہو گئی تو اوسمیں بھی تخفیف کر دی کہ اسطرح بجز چند سرداران کوشل گڑہ وگڑہی وغیرہ کے کل سرداروں کی شکایت رفع ہو گئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور محبت کا رابطہ قایم ہو گیا۔

کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹھیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدل ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے رہتے ہیں وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہاراول صاحب کی بہت مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال اوسی انجہب لال کا بہائی ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت میں ریاست سے نکالا تہا دستور قدیم سے انحراف کرنے میں خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو کوٹھیاری چمن لال کا مدار کو بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ سے ہر ایک امر مخفی رکھتا ہے بلکہ اسی نظر سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اونسے نہیں ملتا ہے

بماہ ستمبر سنہ ۱۸۷۴ء موضع پورتی رچیری مین پرتاب گڑہ اور بانسواڑہ کی
ریاستون مین باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ
ہوا اوسمین پرتاب گڑہ کے ۲۹ - آدمی مقتول اور ۴۵ مجروح ہوئے اور
بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاب گڑہ
کا للعہ ۱۲ ؎ کا مال واسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر
کوٹھیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ بہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند
دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ
جرمانہ لیاگیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور مین شریک تھے
پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہوکر بانسواڑہ اور اودے پور کے جیلخانون
مین بھیجے گئے - اور میجر گننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بھیل کور لیس نے
مع جمعیت فوج مذکور موقع پر جاکر بعد فیصلہ سرحد تنازعہ کے مینارہ ہای
سرحدی تعمیر کرائے -

کوشل گڑہ کے راو نے جب اوسپر بہت تاکید ہوئی ۹ - اپریل سنہ ۱۸۸۰ء
کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی مین متعین کیا مگر خود اختیاری کا دعوی اور
ریاست سے سرکشی و عدول حکمی مدت تک نہ چھوڑی بلکہ جب سے کانگڑہ
کے مقدمہ مین حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجھ
لیا باوجودیکہ بہ اتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹھی مسٹر سٹین کار صاحب
سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۷۹ء اوسکو متواتر ہدایت وتاکید ہوئی
کہ ریاست بانسواڑہ مین خراج ادا کرے اور رئیس کی اطاعت کرے

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخرکار جنوری سنہ ۱۸۴۳ع مین اخراج داخل کیا مگر غرور
و خودسری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق
عمل نہوا اور راو سکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴۴ تہان گلوبارچہ کے
بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کاروبار
قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے
ظلم سے رعایا نالان تہی سنہ ۱۸۵۵ع مین مطالبہ تلواربندی یعنی نذرانہ
مسندنشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راو کو اوسکے
اداکرنے مین مطلق انکار تہا صاحب سفارش صاحب پولٹیکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ
معاف ہوگیا۔

مئی سنہ ۱۸۶۰ع مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڈہ مین مسماۃ
چندو بھیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونے کی علت مین
لٹکا کر مارڈالا ہے اسکی نسبت بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات
ہوئی جرم ثابت ہوکر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار
کوشل گڈہ اور دستہ بہو یا ڈاکن پکڑنے والے کو سزاے قید پانچ
پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڈہ کو قید ایک سال ہوکر محبس اجمیر مین
بہیجے گئے اور راو کوشل گڈہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوسکے
ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہا دلوایا
گیا اس ملک کے لوگون خصوصاً سکنا ربانسواڑہ و کوشل گڈہ کا ڈاکن پر

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لٹکانا
اور مارنا مروج عوام تہا صرف زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بہیلون کو عبرت ہوگئی۔

کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بہتر ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ملک آباد ان اور سیراب ہے بنام بہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا ہے
کہ اوسکو ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات و مالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہوکر گذری ہے بصرف مبلغ الٹاسیے کی سرا ے
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی ذمگی راو کے
دیا گیا ہے اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے۔

ستمبر سنہ ۱۸۷۵ع مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ و کوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سال تمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہو گئی ہے۔

موضع چیتا تہلہ و بینڈ ہی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کرکے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کر دیا۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین گڈہی کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

اختیار کی اوسکی دختر مہارانا صاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہارا
صاحب نے اوسکو راو کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو خصوص
اسوجہہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رشک وحسد
ہوا دوسرے رتن سنگہ نے بلا استمزاج دربار بیٹا متبنی لیا تیسری
عندالطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہارا ول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلہ سے لے لیا دوسرا اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کہ حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا عرصہ
تک طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے معزز
و زبردست ٹہاکرون مین سے ہے اور بخلاف راو کوشل گڈہ کے کہ
وہ مغرور و نامعقول ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور ہر ایک
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اُسکی عزت و توقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہوکر صلح کرادی کہ مہاراول صاحب نے خطاب
راو عطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کرلیا اور باغ کے عوض اور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بھی مناسب تجویز کردی اور
جب کوٹہیاری چمن لال بوہری ریچیری کے مقدمہ مین ماخوذ ہوکر ریاست
سے خارج کیا گیا اور رتن سنگہ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا۔
سنہ ۱۸۸۲ع مین بہت سنگہ نامی ٹہاکر گڑہ کا جاگیردار باغی ہوگیا اور ضلع
بانسواڑہ مین انواع فساد کیئے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار نکرسکی

وقت تعاقب میواڑ و ڈونگرپور کے علاقہ مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسکو
پناہ ملتی تہی — ۱۷ مئی ۱۸۸۱ء کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ
ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا —

ओरेवाड़ा

ٹہاکر اونکار سنگہ اورے واڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا
نومبر ۱۸۸۶ء مین مر گیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا
اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کر لیا تہا مگر اس وجہہ سے
کہ اونکار سنگہ کی مسندنشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور پرانے
ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار
نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلاکر قید کر دیا اور خلاف
مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اورے واڑہ کی جاگیر پر مقرر
کر دیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث باستحقاق کو محروم کرکے غیر مستحق
شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس نا

कवानया

اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر کوانیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی
اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہارادل صاحب کو ناگوار ہوا
اونہون نے ٹہاکر کوانیہ کے باپ کو قید کر دیا اس سے کل ٹہاکر ناراض
ہوگئے۔ راورتن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت
کی اسپر حسب اجازت صاحب پولٹیکل ایجنٹ اوسکی رہائی ہوئی اس وجہہ
سے کہ معاملات برادری مین مہارادل صاحب کو مداخلت کرنے کا اختیار
نہین ہے —

سنہ ۱۹۱۳ء میں ٹھاکران انجہ وگلکہ کا انتقال ہوا دونوں کے بھتیجے جانشین ہوگئے ہیں۔

اس ریاست میں چودہ سردار اول درجہ اور اٹھارہ سردار دوم درجہ کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱	موٹاگانو	چوہان سردار سنگھ	۷	معہ	صمارعہ	اول درجہ تعظیمی	मोटागांव
۲	میتوالہ	چوہان بلونت سنگھ	۷	معہ	لاعہ	ایضاً	मेतवाला
۳	ارتھونہ	چوہان بھگونت سنگھ	۲۴	صہ	مالعہ	ایضاً	अरथूना
۴	گڈہی	چوہان رتن سنگھ	۱۵۱	لعہ	سعہ	ایضاً	गढ़ी
۵	سورپور	بھائی مادھو سنگھ	۵	للعہ	سالعہ	برادر راول صاحب ایضاً	सूरपुर
۶	کہادو	بھائی فتح سنگھ	۴۰	عہ	امار	رشتہ دار ایضاً	खांदू
۷	گنورا	چوہان خوشحال سنگھ	۱۱	لعہ	سماعہ	ایضاً	मनौरा
۸	کوشل گڈہ	راٹھور زورآور سنگھ	۱۶۹	عہ	المار	ایضاً	कुशलगढ़
۹	تلواڑہ	میر سید بختاور سنگھ	۷	العہ	سامعہ ۱۵ ار	ایضاً	तलवाड़ा

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
۲۲	تمیسرہ	میر تہ بخت سنگہ	۲۰	[illegible]	۰	راؤ کوشل گڈھ کا رشتہ دار ہے
میزان	۰	۰	۵۴۳	[illegible]	[illegible]	۰

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ آب پاشی بہت ہیں دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہیں۔

۱۱۸۸ دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		بھوم		چارنوں کو نوکری میں		متصدیان	
۱۸۸	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]
خاصگی یعنی مصارف خاص رئیس		بھیل سرداران		راجپوت جاگیرداران		زنانہ ڈیوڑھی		۰	
۲۴	[illegible]	۱۴	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل میں سے دیہات خاصگی اور زنانہ ڈیوڑھی کی جمع باوجودیکہ راج میں خرچ ہوتی ہے جمع وخرچ ریاست میں نہیں لکھی جاتی ہے پیشتر بقالوں اور اہلکاروں کو دیہات ٹھیکہ دینے کا دستور بہت جاری تھا اور ٹھیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تھانہ دار مقرر کیا کرتے تھے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تھا اور رئیس کو اونکی خبرگیری اور فریادرسی کا

معترض نہیں ہو سکتا تہا چنانچہ یہہ دستور تو موقوف ہو گیا اور اہلکار جمع وصول کرتے ہین مگر زمینداروں سے بندوبست نہیں ہوا ہے مہاراول صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کرا کے بندوبست پختہ کرا دین۔

دوسرا دستور علاوہ جمع کے رقم سوا سے غیر معمولی وصول کرنیکا بہی بہت مضر ہے اوسکی نسبت مہاراول صاحب کہتے ہین کہ بوجہ زیرباری بحالم مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیرباری رفع ہونے پر یہہ بہی موقوف ہو جاوے گا۔

قحط ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ء مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بہرتی غلہ کی ہدایت ہوئی تہی چنانچہ ممانعت بہرتی تو موقوف کر دی مگر محصول غلہ بہت پس و پیش سے معاف کیا عرصہ تک ۲ روپیہ سوا دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول مذکور کی بارہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو غریب لوگون کی پرورش ہوئی ہے۔

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کا لنگڑہ کی ہوا ہے۔ مہاراول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ استثنیٰ تعمیرات مفید عام ملک بانسواڑہ مین خرچ ہوا کرے کامدارون نے ہر چند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے۔ مہاراول صاحب کو

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو اونہون نے
سنہ ۸۱-۱۸۸۰ء مین للعہ ۱۸۸۱ سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سے زیادہ
تخفیف ممکن ہے مگر کارداران کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی
ہے - مگر اوسی سال مین مہاراول صاحب بوریدہ واقع گجرات کو شادی
کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا
ان مصارف مین عہ ۱۲/۶/۱۱ پائی زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ
چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت
ہوئی ہے -

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڈہ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہدنامہ اور قابل بازپرس ہے اون سے اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ پوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب بیدرم کے ٹہاکر کے ولایتی جاکر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہر جگہہ جاکر فساد مین شریک ہوجاتے ہین اکثر ٹہاکر ولائیتیون کے مقروض ہوجاتے ہین پھر اونکو موقوف نہین کرسکتے۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تھی۔

سوار	مکرانہ	ولایتی	دیسی	میزانکل
۴۰	۳۱	۱۳۲	۲۷۷	۴۸۰

بہت تاکید ہوئی تو مہاراول صاحب نے سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین ۴۳ ولایتی موقوف کئے مگر دوسرے سال پچیس پھر نوکر رکھہ لئے اسکا سبب دریافت کیا گیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین مل سکتے تھے اسواسطے رکھے گئے ہین۔

عدالتون کا کام لایق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال اقبال سکنا بانسواڑہ تہے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی پنچایت سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچھی نہین ہے مسٹر فرلجی صاحب نے کاٹہیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تہا

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت ملتی ہوئی ہے - مہاراول صاحب
نے ایک معتمد و ہوشیار شخص کو فوجداری کے کام پر مقرر کیا تھا اور کچھ
عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہاراول صاحب کا ارادہ تھا کہ خود کام
کریں یہہ امر ٹہاکرون کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجھ کر وے خفیہ خلل انداز
ہوئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری و خرابی جو سابق مین
تہی ہو گئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حقرسی سے محروم
رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچہا نہین ہے مگر تعجب ہے کہ وارداتین
نہین ہوتی ہین رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری نہین
ہوتی ہے تاہم مضبوط عملہ پولیس کے خصوص مفصلات مین بہت ضرورت
ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیر گڑہ علاقہ
جاگیردار گڈہی سے بہیل سارق بکثرت آتے ہین - یہہ علاقہ گڈہی
کے راو اور مہاراول صاحب کی ایک رانی کے تحت مین ہے قتل وغیرہ جرایم
کی وارداتین اکثر وقوع مین آتی ہین اور راو کچھہ انتظام نہین کرتا -
اسواسطے ایک جمعدار اور پندرہ سپاہی کا تہانہ مقرر کیا گیا ہے -
اس ریاست مین کوئی جیلخانہ نہین ہے سابق مین قیدیون کو محل کے
قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہین دیجاتی ہے صرف تخویف اور
استحصال روپیہ کیواسطے قید کرتے ہین جن دنون فوجداری کا بندوبست
ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اونہین دنون سے
قیدیون کی بود و باش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

तलवाड़

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ فرمایش ہوئی ہے۔

سنہ ۱۸۸۴ع مین سعادت خان نامی ریذیڈنسی اندور کے باغیون کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تھا بمجوگی صاحب اسسٹنٹ کرنل جنکنس صاحب پولیٹکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور جنوری مین اندور کو بھیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکھہ چھوڑا تھا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تھا صاحب کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جانپورہ جان پالیہ کی سرحد پر متعین تھا اپنے ڈیرہ واقع موضع سرون متعلقہ رتلام مین کسی نے مارڈالا امیرخان نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بھیجا گیا مگر وہان سے برضمانت رہا ہو گیا۔

جانپورہ
جان پالیہ

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب لوگ علی الخصوص بھیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کرسکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہوجاتے ہین اور ساگری کہلاتے ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مرجاوے تو اوسکی جورو بچی وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کئی پشتون تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہوجاوے تو

ساگری

وہ پتہ لگا کر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہو جاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہیں بلکہ کامدار کہتا ہے کہ اس زمانہ میں کم
ہو گیا ہے اب گورنمنٹ میں اطلاع کر کے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی -
بہیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ و غارتگر ہیں مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہو سکتے ہیں - فروری سنہ ۱۸۰۵ء میں چند ور کے بہیلوں نے کہ بانسواڑہ
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بہیجکر بہیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا - لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو جہولانے سے سحر رفع ہو جاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکہا گیا طفل
کو آرام ہو گیا - اور بہویا وغیرہ جنہوں نے عورت کو اذیت پہونچائی
تہی سزایاب ہوئے -

چلکاری واقع شیرگڈہ کے بہیل نہایت سرکش ہیں اضلاع داہود اور
سونتہہ واقع پانچ محال اور ریوا کانٹہ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور پولٹیکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہیں مگر گڈہی کار اونکی گرفتاری اور سپردگی میں حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہیں ہو سکتی ہے -

سنہ ۴۲ و ۱۸۴۳ء میں سودلپور کا ٹاکر راوت کے کہ بہیلوں کا زبردست
سردار ہے ایصال باقیات خراج پر دربار سے نااتفاقی ہو گئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تہا اور ٹاکر کہتا تہا کہ اصلی خراج نوسو

चोदार

पिलकारी
सेरगढ़
दाहोद
सोन्थ

सोहलपुर
दला

ہے راج سے وقتاً فوقتاً بڑھا کر دو ہزار کر لیا ہے - پیشتر بھیل غارتگری
کرتے تھے اونھین سے دیا جاتا تہا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجایش
نہین ہے کیونکہ امن و امان کا زمانہ ہے اور بھیلون نے غارتگری چھوڑ
دی ہے اوس راج سے دہونس جاری ہوئی اور روہ گانو چھوڑ کر
علاقہ پرتاب گڈہ کو بھاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات
آٹھ ہزار آدمی جمع کر سکتا ہے اس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہو جاوے
اور راج کو فہمایش کی گئی کہ ولا کو رضامند کرکے آباد کرین چنانچہ وہ
بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڈہ
کے علاقہ مین وارداتین کین -

سنہ ۱۸۸۲ع مین بانسواڑہ و کوشل گڈہ کے بھیلون نے سرکشی کرکے سلانہ
واقع مغربی مالوہ اور سرحد جہابوہ ایجنسی بھوپاور مین چند وارداتین
کین اسواسطے بہوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بھیل کورپس کی
جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڈہ کو بھی بھیلون کے انتظام
کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جہابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب
کی اعانت کرین بانسواڑہ سے ایک افسر اہتمام گیرائی کیواسطے متعین
ہوا سبب اسکا کسیقدر یہہ تہا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تہا اور کسیقدر
یورپ کی کچہری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بھیلون کا حوصلہ بڑہ
گیا تہا مگر اس تدبیر سے بھی انسداد فساد نہوا تب فوری سنہ ۱۸۸۳ع

सिलाना

फाबव मोपावर

मेजरकनकेड साहब

صاحب ایجنٹ بہیلان کو شل گڈہ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کر کے
بندوبست کرایا۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین سالہاے گذشتہ کی نسبت بہیل بہت صلحجو ہو گئے بہوپاور
کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک
مرتبہ جب موری کہیڑہ کے بہیلون کی پالون اور پیپل کہونٹ علاقہ بانسواڑہ
کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح
شروع ہوا تہا کہ پیپل کہونٹ کے لوگون نے موری کہیڑہ والون کی
ڈکیتی کی مخبری کی تہی پہر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر وارداتین
ہوتی رہین۔ جون ۱۸۷۶ء مین موری کہیڑہ والون نے بہ افسری اونکا
راوت پیپل کہونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی
ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلا دیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکر سکے مگر
صاحب اسسٹنٹ نے موری کہیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہونکو جمع
کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کرا کے بعد اداے رسم اتفاق و تعہد کے
جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتہہ سے افیون کا گہولیا نوش کیا
اور پتہر دفن کیا رفع شر کر دیا ایک غار کہودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین
ایک ایک پتہر ڈالا اور غار کو بہر دیا اس سے یہہ سمجہا گیا کہ پتہر دفن کے
ساتہہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہوگیا ہے موضع موری کہیڑہ ایک بڑے
جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے
ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ مفرور ہو گئے

मोरी खेड
पीपलखं
पीपलखुं

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بھیل حوالدار بیسی والہ نے فہمایش کی تو دو عمر رسیدہ سردار سمیان دیوجی وادھکاریہ راوت مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوتر کر آئے اونکاریہ راوت شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین چلے جاتے تہے اور بہت خایف رہتے تہے کہ شاید صاحب فوج منگا کر اون پر حملہ کرین -

صاحب نے سوول پور کے دلا راوت سے بہی ملاقات کی کہ بانسواڑہ کے علاقہ مین وہ سب سے بڑا بھیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بہی ہے صاحب سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول سرجان مالکم صاحب آئے تہے اور دوسرے آپ آئے ہین - سنا ہے کہ دلا راوت کا باپ اسیر گڑہ کے قلعہ مین بحالت قید مرا تہا اوس سے دریافت کیا گیا کہ وہ گرفتار کیونکر ہوا تہا تو اوس نے بیان کیا کہ اوسیر کئی دفعہ دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخر کار خوشحال پورہ کا ٹہاکر جو غالباً غارتگری مین اوسکا شریک تہا گرفتار و قید ہو گیا اسپر وہ بشرط رہائی ٹہاکر اور اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سرجان مالکم صاحب کے پاس جا کر از خود گرفتار و قید ہو گیا -

चरापला
चितकार्य

ماہ دسمبر ۱۸۶۸ع موضع چیتا تہلہ واقع چلکاری مین ایک سردار کی وفات کی دعوت تہی اوسمین بھیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بھیل چیتا تہلہ کا اور ایک جہالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا فی الفور آدمی مارے گئے -

फ़ावोद

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق السرحد ریاستون سے تنازعات سرحدی بہت ہوتے ہین - سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین کپتان بیرڈ صاحب کمشنر سرحدات وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی فیصل کئے - اول لانچی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چہپان مقبوضہ سرون علاقہ رتلام مدعا علیہ - دوم موضع بیردہ علاقہ رتلام و نیقر علاقہ بانسواڑہ - سیوم - گلبیلی علاقہ رتلام و بنیا کہیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر حفظ فواید ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایا ریاست مذکور کے کہ فیصل مقدمات سرحدی سے واقف نہین ہین و نیز واسطے امداد و اعانت ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ ۳ - مارچ سنہ ۱۸۷۲ء ۹ رہی سنہ مذکور تک کپتان بیرڈ صاحب کے ساتھ رہے ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل کیا باقی فیصلون سے فریقین رضامند ہوگئے - ایک سنگین مقدمہ پانچ اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سرون علاقہ رتلام کے اس سال مین غیر منفصلہ رہگیا تہا کہ سنہ ۱۸۷۸ و ۱۸۷۹ء مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتھ سات مقدمات درمیان کوشل گڈہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڈہ وسلانہ کا طے ہوئے -

موضع اجندہ واقع پرتاب گڈہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین ریاست بانسواڑہ نے بزبردستی چہین لیا تہا سنہ ۱۸۷۵ء مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتابگڈہ کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

ہوئے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڈھ مین شامل ہونے کے بعد مضبوط مینارہ ہاے سرحد پر تعمیر کرا دیے گئے۔

مسٹر فرامجی بھیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے بعہدہ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے اتالیق مقرر ہو کر اودے پور کو گئے اور لفٹنٹ چارلس ٹیٹ صاحب انکے بجاے اونکے مقرر ہو کر یکم جولائی ۱۸۶۵ء سے کام شروع کیا لفٹنٹ ٹیٹ صاحب نے پرتاب گڈھ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا فیصلہ کر دیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹھاکر کانہہ گڈھ علاقہ پرتاب گڈھ کو موضع کیروانیہ و کشن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بسبب عدم موجودگی ٹھاکر مذکور کے کہ تیرتھ کرنے گیا تھا بانتظار واپسی اوسکے باقی رہ گیا۔

ریاست بانسواڑہ کا موضع دانتیار پر دعوی تھا اوسمین ریاست پرتاب گڈھ نے فتح پائی اور درمیان موضع دانتیار اور سوبیانہ علاقہ بانسواڑہ اور کوباری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سہ حدہ ہے سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کر لی

۱۸۶۹ء مین مہارادل صاحب نے ایک حکیم نوکر رکھ کر دار الشفا مقرر کیا تھا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست ۱۸۶۹ء مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

नेर
कान्हगढ़
कैरवानया
किशनपुर
दांतयार

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بھی بہت جاری ہوا مگر پھر رئیس
و ملازمان ریاست کی حاضر باشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف
ہونے لگا کہ شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی ۱۸۸۵ء مین وہ حسب خواہش
خود بیکانیر کو تبدیل ہوگیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پھر بلاوین۔
باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون کے کہ ہر ایک جدید امر
کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچھی طرح
عمل ہوتا ہے۔

رشتۂ تعلیم کا کچھہ بندوبست نہین ہے مہاراول صاحب کو مطلق توجہ نہین
ہے صرف ایک برہمن پوسٹے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑھاتا
ہے ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ء مین ننو لڑکے پڑھتے تھے۔

دسمبر ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ء مین مہاراول صاحب نے دارالضرب جاری کرنا چاہا تھا اور
بطور نمونہ کچھہ روپیہ بھی تیار کرایا تھا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان
محکومہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۸۸۱ء کو کوئی رئیس جدید دارالضرب جاری نکرسکے
ممانعت ہوگئی

مالوہ و گجرات کی تجارت کیواسطے مہاراول صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک
بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی
ہے - کھیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور و بانسواڑہ ہوکر گذری
ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پر گاڑیان اچھی طرح
چل سکتی ہین۔

بانسواڑہ مین سنہ ۱۸۶۰ع مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تہا مگر آمدنی کم ہونے کے سبب سے پانچ سنہ ۱۸۶۱ع مین برخاست ہوگیا پہر متواتر ضرورت پیش ہوتی رہی اسواسطے ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۸۶۲ع سے مستقل ڈاکخانہ ازسر نو مقرر ہوا اور آمد رفت ڈاک کی لائن کہیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان ایجنسی اور کوشل باغ کے درمیان جہان مہاراول صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین رامیشر مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہو رہا ہے اس سے جاورہ رتلام و مندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین -

रामेश्वर
महादेव

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب
مین اودے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور
جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد
شمالی ۲۳ درجہ ۱۴ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی
۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے - اوسکا طول پچاس میل
اور عرض کہین سے بیس میل اور کہین سے تیس میل ہے -

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس
ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی
کی وجہہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے
اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بھیلون کی آبادی زیادہ ہے اور بن مین
عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی
بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگر پور و بانسواڑہ
کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے -

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے
۱۶۵۰ فیٹ بلند ہے اثنائے راستہ نیمچ و بردوہ نیمچ سے ۲۳ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ

मंदसोर जावरा

बागर कांटल

پر واقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۔ ۱۴۵۰۰۰ باشندون کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ ۔ ۲۵۰۰۰۰ ۔ روپیہ ہے مگر اسی ملک مین سے قریب دو لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے ۔ پرتاب گڑھ کے رئیس کہ مہاراوت لقب سے معروف ہین خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنی شاخ مین سے ہین اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا مین سے تہے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام سے سکہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دارالضرب مین سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسون مین سے بعض نے دارالضرب مین مخیر خالص وکم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید وتنبیہ کرنی پڑی ۔

سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت ساونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خرج گذار ہوگیا اور جب تک وسط ہند و مالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر کے تحت مین انواع تکلیفین اوٹہائین کہ اس سبب سے اوس نے سنہ ۱۸۰۴ع مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج ہلکر کو دیتا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کورنوالس صاحب کی تجویز سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اور بہی ریاست پرتابگڑھ کو مرہٹون کے ظلم وتعدی کا مبتلا رہنا پڑا ۔ رہا

سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندسور کی چوتھی قلم کے بموجب پرتابگڈہ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار و اختیارات ملکی کے نقصان کے عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تھا آمدنی خراج جو بقدر بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تھی۔ سال بسال خزانہ سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتاب گڈہ بھی بذریعہ عہدنامہ مورخہ ۵۔ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی مین لی گئی اور مبلغ ۱۲ لاکھ سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ کی چوتھی قلم مین رئیس پرتاب گڈہ نے پچاس سوار اور دو سو پیادون کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکھنے کا اقرار کیا تھا جب اوسکا ایفا نہو سکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ سنہ ۱۸۲۶ء تک اوسکے بعد ازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر اسپر کبھی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۲۸ء مین منسوخ ہوکر ابتدائی قلم چہارم مندرجہ عہدنامہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء واجب التعمیل سمجھی گئی۔

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتاب گڈہ بحضور کپتان اے میکڈونالڈ صاحب بہادر بنجانب اونرابل ایسٹ انڈیا کمپنی

عہدنامہ میں دو سو پیادہ اور پچاس سوار درج ہیں اون کے خرچ کے
واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہیں
سرکار میں ادا کرنا ہوگا اور سنہ ۱۸۶۱ سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس
ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہیں ادا کرونگا اس سے بھی انحراف نہوگا
اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا — متی اگھن سدی ۷ سمت ۱۸۱۸ مطابق
۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۶۲ع سے سنہ ۱۸۷۶ع تک راجہ ساونت سنگہ صاحب اور انکے
کنور دیپ سنگہ صاحب کی نااتفاقی سے ریاست میں بہت فتور اور
بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم و نسق ریاست
کنور صاحب کو سپرد کر دیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام
مین خلل انداز تہے ہلاک کر ڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے
بیدخل کرکے ڈلہوزی میں رہنے کا حکم دیا۔
کنور دیپ سنگہ ڈلہوزی گو بہت ناراض ہوکر گئے مگر وہان پہونچے پر وہان
کی بود و باش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار
ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہ کر دارالحکومت کو واپس آگئے وہان
اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ کانگڑہ
مین بہیجنا لازم آیا۔ ۲۱ مئی سنہ ۱۸۷۶ع قلعہ کانگڑہ مین دیپ سنگہ کا انتقال
ہوگیا اور راجہ ساونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار
ریاست ترک کر دیا تہا ازسرنو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے
پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کر دیا اور سرکار انگریزی نے

कालोरा

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہوجاتی مگر تا وقتیکہ حکم منظوری صادر ہوا اونکی عمر نے وفا نکی۔

ضعف و پیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہیے توجہہ نکرسکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام غارتگر و جرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا راجہ سانوت سنگہ کا اکلوتا پوتا دلپت سنگہ پہلے ہی ۱۸۲۵ء مین ڈونگرپور مین متبنیٰ ہوچکا تہا پس ۱۸۴۴ء مین سانوت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیساکہ ڈونگرپور کے تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلپت سنگہ پرتاب گڈہ مین اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنیٰ لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلپت کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا۔

۱۸۶۴ء مین دلپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے صاحبزادہ ریاست اودےپور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس زمانہ مین لعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی لیاقت و تمیز فہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

تشریف لیجاکر بتاریخ ۱۷- دسمبر ۱۸۶۵ء دیا تھا مہاراوت صاحب نے
جیسی اون سے امید تھی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگرون
کو بکوشش تمام ارتکاب جرم سے باز رکھا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیرخواہ و ثناخوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ء مین نواب وایسرای
و گورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
۱۸۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مائل ہو گئی ہے اور اوہون نے نورالدین و نظام الدین نامی شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
و خرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتاب گڈہ بھیجا کہ اس فہمایش پرتاکید سے مہاراوت صاحب نے پھر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکا ریاض
اہلکار تمام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بچاسے اونکے مقرر
کیا اور اون لوگون کو بابت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فروری ۱۸۶۹ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اوہون نے
جرم سے اقبال کیا نہ روپیہ ادا کر سکتے تھے اور نہ حساب دے سکتے
تھے اور کہتے تھے کہ مواخذہ سب صحیح ہے مگر بجز عفو و رحمت کے

کچھ چارہ نہین ہے اونکار بیاس اگرچہ بہت ہوشیار نہین ہے
مگر تمام مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے
نظم و نسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
زمام نے نیک چلنی کی تعریف لکھی ہے -
۱۸۶۹ء کے قحط مین مہاراوت صاحب نے غریب محتاجون کی
بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ و خبرگیری قحط زدون کیواسطے
اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا -

اشتہار

تحریرہ دربار پرتاب گڈہ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۸ء

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ و دیگر ممالک مین غلہ اور
گہاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون
کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو ترن کال یعنی غلہ و چارہ دونکا
قحط لکھتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط
شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہے گا
پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجاوے
اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار و متصدی و پٹیل و پٹواری احکام
مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان
ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے -

اول - سانون سدی ۱۵ تک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف کیا گیا ہے۔

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کر سکتے ہین تعمیرات مفید عام شل کہودائے چاہات و تالاب مین رکھے جاوین تاکہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کر سکین

سیوم - پرتاب گڈہ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی و دیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطر خواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بہر اٹہ سے کم نہ ملے۔

چہارم - بہرتی برآمد غلہ کی اب ہی کچھ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچھ قید نہو گی اس ملک کے کل سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڈہ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کر دے پہرہ ملیگا اگرچہ سڑکین غیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط اور خشکی کے زمانہ مین احتیاط و خبرداری ضرور ہے۔

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین دامن کوہ پر در و بنڈرہ گہاس کے بیڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی کہ کسی سے لئے ادن سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد تحقیقات سزا دیجاوے گی۔

ششم اہلکاران ریاست وجاگیردار ومتصدیان کو لازم ہی کہ اس باب مین پیشگاہ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے اشتہار آیا ہے اوس پر لحاظ کامل رکھین —

ایک دفعہ مشہور ہوا کہ اونکار بیاس نے تحصیلداران وتہانداران کو موقوف کر دیا اور ریاست زیر بار قرضہ ہو گئی اور اوس سے بندوبست ریاست نہو سکا سو اسکی کچھہ اصل نپائی گئی متواتر تحریرون سے ثابت ہے کہ اونکار بیاس نے بندوبست اچھا کیا البتہ بسبب اخرد ریاش ریاست اور رئیس کے فضول خرچ ہونے سے ریاست پر قرضہ ہے مگر مہارادت صاحب نے بہ تقرر اقساط سالانہ اوسکے ادا کا بندوبست کر دیا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر رعایا خوش ہے کوئی شاکی نہین ہے ٹہاکران وساہوکاران ودیگر شرفا سے ملے مگر کسی نے کسیطرح کی شکایت خفیہ یا علانیہ نکی بلکہ اون کی تقریر سے ثابت ہوا کہ سب مہارادت صاحب سے محبت رکہتے ہین اونکی تعظیم وادب کرتے ہین اور اونکو اپنا محسن وشفیق سمجہتے ہین اور یہی اونکی خوش انتظامی کی قوی دلیل ہے مہارادت صاحب کو شکار کا بہت شوق ہے اور عملہ پولیس کی نگرانی بذات خود کرتے ہین اکثر وقوع واردات پر تعاقب مجرمان مین خود جاتے ہین اور برسر موقع پہونچکر تحقیقات وعدل گستری کرتے ہین اس سبب سے پرتاب گڈہ کا انتظام فوجداری ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی میواڑ کے تحت کی ریاستون مین ویسا کسی کا نہین ہے

میواڑ و نیمار یڑہ کے مخروج ہو گیہ لوگون نے اس ریاست مین قیام کرنا
چاہا تھا اور چند آدمی چوکیدارون مین نوکر ہو گئے تھے مگر مہاراوت
صاحب کو اطلاع ہوئی تو اونہون نے کسیکو نہین ٹہیرنے دیا۔ مہاراوت
صاحب نے اپنی فوج کو آراستہ کیا ہے اور قواعد سکہاتے ہین
گرد نواح کے ملک سے اس ریاست کی زمین بہت سیراب اور مزروعہ ہے
کل عرض وطول مین غلہ اور پوست کاشت ہوتے ہین کہین خالی زمین
نہین رہتی البتہ علاقہ بانسواڑہ کی سرحد پر ایک گانو بانسواڑہ کے بہیلون
کی زیادتی سے ویران ہے ریاست کے ۲۶ دیہات کی آمدنی کا حال
نقشہ جمع خرچ ریاست سے واضح ہو گا مگر چہتر ٹہاکرو جاگیرداران و
سندرون کی جایداد کی وسعت و مقدار تحقیق نہین ہے مثل میواڑ
کے جاگیردار اپنے اپنے علاقہ مین اختیارات فوجداری و دیوانی مستعمل
کرنے کا دعوی کرتے ہین اور زبردست ٹہاکر نوکری و حاضرباشی مین
پہلو تہی کر کے راج کی عدول حکمی کرتے ہین کل جاگیردار مقروض ہین
اور اکثر کو قرضہ بکفالت رئیس ملتا ہے اوسکے وصول کرنے مین بہت
جہد کرنا پڑتا ہے بلکہ بارہا سرکار انگریزی کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے
جون سنہ ۱۸۸۵ع مین اونکا ریاس کامدار کو ایک سرکش سپاہی نے مجروح
شدید کیا کہ اوسکے صدمہ سے چند روز مین مر گیا قاتل بہی بر سر موقع قتل
کیا گیا اور دیگر سپاہی جو اوسکے شریک تہے گرفتار ہو کر مختلف میعادون کیواسطے
قید ہوئے مہاراوت صاحب نے بجائے اوسکے کسیکو مقرر نکیا اگرچہ برا نام

اوسکا بیٹا کومل رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام
کرنے کیواسطے معمولی وقت مقرر کر رکہا ہے۔
بہیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بہیل دیہات علاقہ
پرتاب گڑہ سے چوتہہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے
سالگذشتہ مین گانگیا کے پال کے بہیلون نے کہ میواڑ کے دریاود
کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تہا پہر
اب مسٹر تولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدرفت
مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ بمع کپتان
سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکہا کہ صاحب موصوف خوش
ہین اور اون کے اور بہیلون کے درمیان اچہی راہ و رسم ہے کپتان
سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سرویر چند سال سے اس
علاقہ مین پیمایش کرتے تہے اس سال ہین کام ختم ہوگیا۔
اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دارالریاست قدیم کے پرانے
محل بہت خراب ہوگئے مہاراوت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین
اور ہمیشہ پرتاب گڑہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس
سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔
نومبر ۱۸۶۵ع مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب
سے ملازمت حاصل کی اور پہر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے
ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

دسمبر ۱۸۶۵ء مین مہاراوت صاحب نے مہاراجہ صاحب سیلانہ کی دختر سے شادی کی۔

چند سال سے پرتابگڈہ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے مانو گی پاٹہک نیٹو ڈاکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین۔ تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تہا یہان کسیکو نہوا۔

मानुगीपाक्ष

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکہائی کے کچہہ نہین سکہایا جاتا ہے۔

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جے پور اور کشن گڈھ کی خود اختیار ریاستین متعلق ہین اور لاوہ کی جاگیر بھی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس ایجنسی کے تحت انتظام مین ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹھاکرون سے خراج وصول کرتے ہین اور وہی زرخراج ٹونک کے نواب صاحب کو دیا جاتا ہے -

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل برک صاحب کی تاریخ جے پور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات راجستان اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکھی جاوے گی اسواسطے اوسکو چند حصون مین منقسم کیا گیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر و ترتیب وغیرہ مین آسانی ہو جاوے -

حصہ اول

جغرافیہ

راج جے پور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۰ دقیقہ و

۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ اور خط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۸ دقیقہ و ۷۷ درجہ
۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع
انگریزی حصار فیروزہ و گورگانوہ و راج پٹیالہ کے پرگنات نارنول
و کانوڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور و بھرت پور ہین جنوب مین قرولی
گوالیار بوندی ٹونک میوار و اجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈہ اجمیر مارواڑ
و بیکانیر ہین یہہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل و عرض مین ۱۴۰ میل
ہے اور ۱۵۲۵۰ مربع میل کا رقبہ ہے۔

ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع
سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین
کا اعلے ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جھیل سانبہر
سے جہان کوہ اراولی سلسلہ ہوا ہے کھیتڑی اور تورا واٹی کے کوہستان
تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوصی ٹونک پر دو ہزار
فیٹ بلند اور کھڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دہانک
کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی و بیکانیر وغیرہ کے
ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیر حاصل سرزمین کے
درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنوون
مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دہار سے
جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنوون مین پانی زیادہ عمیق ملیگا
اور طرفہ یہہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمیق ملتا ہے اوسیطرف کی زمین

हसार फ़ीरोज़ा
पटयाला
नारनौल
कानोड

खेतड़ी
शेखावाटी
टोंक

शेखावाटी
बीकानेर

نشیب کی سبب ہے اس سے ثابت ہے کہ جتنا شمال و مغرب کیطرف بڑہتی ہین
زمین پر ریت زیادہ ہوتی جاتی ہے اس سلسلہ مین جہان جہان گہاٹے ہین
وہین موسم گرما کی تند ہوا سے کوسون تک ریت کے ٹیلے جمع ہین
شہر جیپور کے قریب بہی بالوریت کی یہی کیفیت ہے مگر اسکا سبب
اور ہے پہاڑون کے متقاطع سلسلون کیوجہہ سے تین چار مربع میل
زمین پر اون سے مغرب مین ریت جمع ہو گیا ہے یہہ عجیب قطع ملک
ریگستان کا مختصر نمونہ ہے ریت کے ٹیلے ہوا کے زور سے ایک مقام سے
دوسرے مقام کو بدلجاتے ہین مگر حد معینہ سے باہر نہین جاسکتے ہین
سرحد راج الور پست پہاڑون کا سلسلہ شمال و جنوب مین واقع ہے
اور اونکے انتہا پر شہر جیپور واقع ہے یہی پہاڑ کہیتڑی کے قریب بڑے
متقاطع سلسلہ سے ملے ہین اور اون کے مقام تقاطع پر بڑی معدنی افراط
و تفریط پیدا ہوئی ہے ارابلی کے سنگ خارا اور ڈوڈہی کی دہارین
دیگر پہاڑون کی پہر پہٹ اور پلٹی مین ہوکر نکلی ہین اور کہیتڑی تانبے
کی دہات اور سیسہ بہ افراط پیدا ہوتے ہین قلعہ کہیتڑی کا بلند پہار نیچے
سے خارا اور دیگر ابتدائی پتہرون کا ہے اور اوپر سے پہر پہٹ کا دامن
کوہ پر شہر ہے اوس سے ۱۲۰۰ فیٹ کی بلندی پر قلعہ طول مین نصف میل
اور عرض مین چہارم میل ہے اوسمین ۴۰۰ سو آدمیون کے خرچ
کے لائق پانی کافی ہے پہر پہٹ کی تہہ ۳۰ سے ۴۰۰ فیٹ تک ہے اون
پہاڑون کا کنارہ ہر طرف سے عمود وار کہڑا ہے صرف چند مقامات پر

پھیلا ہوا ہے
زمین کا شکست تمام ضلع کی اضلاع سلسلہ جات متقاطع اور سلسلہ جھیلون
اور اوسکا قاعدہ جنوب سے مغرب کو گیا ہے ۱۵۰۰ سے ۱۶۰۰ فیٹ
تک بلند ہے اس مثلث کے قاعدہ سے جنوب مشرق کی زمین دائی
اور بیاس ندیون کیطرف ڈھالوان اور بہت سیراب اور زرخیز ہے
یہہ زمین بجز خال خال پست پہاڑیون کے کل ہموار میدان چکنی مٹی
کا ہے اور یہین افیون ونیشکر وغیرہ اعلیٰ اجناس پیدا ہوتی ہین اور
دیہات بہت آبادان ہین اور یہین سے بیشتر کہنگار روت راجپوتون
کے قبضہ مین ہین کہ یہہ لوگ چھہ ایون کی بارہ کوٹھری مین سے ہین
پہاڑون کا سلسلہ واقع شمال وجنوب کمچےپور پر ختم ہوا ہے اور یہان
رودوار پتھر بہت کا ہے جو پور سے چالیس میل لودہ کے قریب یہہ
ہموار ہوا ہے اور راج محل واقع لب دریاے بیاس تک چلا گیا
ہے راج محل مدت سے فضا کا مقام مشہور ہے یہہ سلسلہ بیاس ندی
کے قریب آکر دو پہاڑون مین منقسم ہوا ہے ایک بشکل دیوار عمود دوار
عرض مین صرف چند فیٹ مگر بلندی مین پانسو فیٹ زردی مائل سفید
درخشان پتھر کا ہے اور دوسرا جو اوسیطرح کی دیوار ہے گلابی رودوار
پتھر بہت کا ہے دونون کے درمیان تین میل کا فاصلہ ہے ندی
جو بڑے عمق سے پہاڑ کے موقع پر بطور عمود کے واقع ہے بہت تنگ
گھاٹہ مین ہو کر نکلی ہے پانی کے زور سے پہاڑ بہت عمق تک کٹ گیا ہے

اوراسطرح عمیق نیلگون دہارا ور پانی کی شورش اور سبز جنگل کی
خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑون سے بہت اضافہ ہوا ہے اس
ندی کے جانبین پہاڑون پر پرانے قلعون کے کہنڈرات ہین اُنکی
راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ باوصف
اقتضاء مدت مدید اتبک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریا سے
دامن کوہ پر واقع ہے کہ بالاتفاق ان سب کی کیفیت لائق دید ہے ۔
راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ جیپور ۱۴۱۵
فیٹ کی بلندی پر ہے ۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط
سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے
اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہوکر بناس
ندی پیچدار راستہ سے گذری ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے
بیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے
جنوب مغربی سرحد کے قریب چنبل مین شامل ہوئی ہے جسقدر چنبل کے
قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور پر درخت زمین آتی
گئی ہے اس نواح مین ۔ رنتھمبور و کہنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار
گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کر کے بن رکھا گیا ہے اور ان
دونون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجھتے ہین وہان پہاڑون پر
چبوترہ نما ہموار زمین ہے ۔
جیپور کے مشرقی حصہ مین چھوٹے چھوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

राजमहल

रनथम्भोर
खंडार

قریب ان میں بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ الور کے سلسلہ کی شاخین ہین
اور سب اونہین کی طرح شمال اور جنوب مین واقع ہین مٹی زرد اور
چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی
مین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔
حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتہ کا ہو مگر سیر حاصل ہے اس ملک مین
روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تماکو کے لائق
ہے چونکہ اس نواح مین سنگہین کولہو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون
سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تہا اور باشندگان ملک
خوشحال تہے۔

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے
نکلتے ہی مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے
اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ یہان گنگا
ندی کے برابر جاکر بہرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف
سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتہ بہت
کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب وہوا نہایت صحت بخش ہے ریتہ اور بلندی کے سبب سے
ایسے مقامات کم ہین جہان پانی ٹہیرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین
ہوتا ہے موسم سرما مین خصوصاً شیخاواٹی مین سردی بہت سخت ہوتی
ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے دو پہر تک رہتا ہے

شمال مین تو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتہ مین گرمی نہین رہتی اسی
سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز
شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جےپور و شیخاواٹی
کے منقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہے
زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آور کے
کنارہ پر واقع ہونے سے دونون سمتون مین بارش ہوتی ہے
اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا
ہے جیپور خاص کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲ - انچ سے ۲۸
انچ تک ہے -

زراعت کے باب مین علاقہ جےپور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب
مشرقی حصہ مین تماکو افیون و نیلگر پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر -
گیہون - جو - ارہر - تل - سرسون - مثانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین
ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا مزروعہ وغیر مزروعہ
رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش
مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکھنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا
ہے اب سلسلہ منقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکھنا چاہئے کہ
اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈھال شمال مغرب کی
طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا
ہے یہہ ندی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

کل الیوم ایک وسیل ہے اوسکے ریت کی دہارون مین بہت لہرین پڑتی
ہین اور روش کی تیزی اور دریاے روان کیوجہ سے عبور کرنا مشکل ہوتا
ہے کل شیخاواٹی مین سے گذر کے جہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے
سांखू
وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین ساتہہ کوسکے قریب خاک
مین جذب ہوجاتی ہے —

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سال تمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور
کبھی کبھی وہ بھی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اوسمین
आक फोक
صرف آک اور پھوک پیدا ہوتے ہین پھوک ایکسا بے برگ درخت ہوتا
फलो फूक
ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارہ
ملتا ہے اور اوسکی جڑ سے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلاکر کوئلے
بناتے ہین کہ جلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار — باجرہ —
مونگ — اور موٹھہ کی ہے موٹھہ بجاے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے
सुई गोखरू
اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین
ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کرتے ہین
اونٹ تیز رو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی
ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین
پر گہاس بافراط ہوتی ہے —

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ
زمیندار اچھی طرح خرچ کرلین تب بھی مویشیون کیواسطے بہت بچ رہتا ہے

مگر اچھی بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو اور بڑے بڑے باز رکھنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبا لیتا ہے - کاٹلی ندی مین خربوزہ اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہر ایک گانو کے قریب ایک دو کنوون پر جو و گیہون بہی ہوتے ہین مگر اکثر صرف چہاکرون کے گہوڑون کے سبزچارہ کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی نہین ہوسکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹھہ ہزار روپیہ تک ہے کنوون کو بڑے عمق پر غرق کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی سُوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چہنکر آتا ہے اسواسطے یہہ بہی ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی قسم غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ نکلنے کا بہی خطرہ رہتا ہے جس کنوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چہوڑ دیا جاتا ہے چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوون کی کوٹھیان بشکل مینار موجود ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہوجاتا ہے اوس سے فائدہ بہی بہت ہوتا ہے گرد و پیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین اونسے محصول لیا جاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکہے جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بہی قدر زیادہ ہوجاتی ہے اس سے ثابت ہے کہ شیخاواٹی مین مویشی زیادہ نہین ہین -

جہان کنوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہ سے دیہات آپسمین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ لگتی ہے وہان

کاؤن آباد ہو جاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین
سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے ٹکڑے ٹکڑے
کاٹ لیتے ہین اور وہی پکا لیئے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط
اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب و ہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک
قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کہینچے جاتے ہین وہ بہی عرصہ تک
خوبصورتی سے بنے رہتے ہین —

ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جا کر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان
دیکہنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے
ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنہون نے بمبی و کلکتہ مین تجارت
کر کے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان
قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمود وار متقاطع ہین جہان
بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹھکر شہر کے کنارہ
چلے جاتے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے
خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جہونپڑیان نظر آتی ہین —

شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈہ ہے کہ پچاس برس
کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہو گئی ہے اور ہندوستان کی
نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار
باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

سیکر فتحپور بساؤ منڈاوہ نول گڈہ
۱۵۰۰۰ ۵۰۰۰ ۲۰۰۰۰ ۱۰۰۰۰ ۲۰۰۰۰

جہوہ جہنون ہین کہ شیخاوائی کے سب ٹہاکرون کا مشترک دارالحکومت ہے اور جے پور کا ناظم بہی وہان رہتا ہے بیس ہزار آدمیون کی آبادی ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکہنا چاہئے کہ کل آبادی مین سے فیصدی اسّی آدمی انہین قصبون مین ہین ان مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا محلہ یا ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین —

گانون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدوّر گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خار دار باڑ لگی ہوئی ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بناتے ہین کیونکہ پرانی باڑ اوڑنے سے باز رکہنے کیواسطے کسیقدر گرد نواح کی ریت کو نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑ ہر سال نئی لگائی جاتی ہے —

راج جے پور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند قدرتی تالاب بہی ہین مگر اونمین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا کہ جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو — البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ ہے کہ کل ممالک مغربی و شمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے —

سانبہر کا جہیل جے پور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹہہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب ہوتا ہے کہ آدمی ہر جگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دو میل

طول اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے۔
یہہ جھیل مع ساٹھہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودہ پور کی مشترک ملکیت تھا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات علیحدہ کر لیے کہ آخر کار علاوہ سانبھر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان دیہات مین نوحہ اور گڈہہ واقع کنارہ جھیل پر جودہ پور والون نے قبضہ کر لیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کر دیئے مگر تمام ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جھیل کا پانی خشک ہوتا ہے صرف سانبھر کیطرف رہجاتا ہے مگر سانبھر کیطرف جانے سے پانی کو روکنے کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان اتنے اونچی ڈولی بناتے ہین کہ کیچڑ خشک ہوکر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار اینچ عریض جھاڑ اور لکڑیون کا پشتہ لگایا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹ کر روہ جھیل مین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس فیٹ عرض کی بنائی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف زرہ دار نمک ان شاخون پر جمتا جاتا ہے اونکو صاف کر لیا جاتا ہے پھر جھیل مین سے تازہ پانی بھر دیا

جاتا ہے اور جب تک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پھر
مرمت طلب ہو جاتی ہین سانبھر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین بغیر خالص نمک ہی جو زمین پر جم جاتا ہے فراہم کیا جاتا ہے مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبھر مین قریب نو لاکھ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہے
کہ جھیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوحہ پر اور جنوب مین سانبھر پر
کنوؤن مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالباً یہہ مادہ جھیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبھی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہو جانے
کے خوف سے کسی نے اس جھیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بوروں سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس ۳۷ من بھرتے ہین اسطرح
سالتمام مین چوبیس ۲۴ ہزار بورہ آٹھ لاکھ اٹھاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹھ آنہ بورہ
سے ہی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکھ روپیہ کی آمدنی
ہے نوحہ اور گڈھہ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سوائے جے پور کے علاقہ مین کھیتڑی کیطرف تانبہ پھٹکڑی
آہن اور سیسہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہات کثرت سے ہے مگر

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑکے
اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمد رفت جہان سے اچھی دہات
نکلی ہے بنالی ہین چونکہ عمدہ دہات پانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالتے
ہین کہ سواے ہاتھہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی
ہے ایک کان ہین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈہال سے تین سو فیٹ کے نشیب
مین ہے ستر آدمی صرف اسی کام مین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہے
کہ اکثر بہترین کانین چہوڑ دی گئی ہین اور کان والے بے سرمایہ محتاج
ہین اسواسطے جہان کچھہ پیشتر رہگیا ہے وہین کہودتے ہین بہترین دہات
مین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی
نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہ مین
اسقدر دہات ہے کہ پانی نکال دیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک
تانبہ نکلسکتا ہے۔

کارخانہ مین دہات اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے
ساتھہ پکائی جاتی ہے پھر گول بہٹیون مین گلائی جاتی ہے یہہ بہٹیان دو فیٹ
بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین شخص یعنی دہونکنی چلتی
ہین اور بارہ گہنٹہ مین گلجاتی ہے اور کل دہات بہٹی کی تہ مین جمجاتی ہے
اوسکو مزدور کوٹ کر صاف کر لیتے ہین اور شلاخین بناکر ٹکسال مین
ٹکے کاٹ لیتے ہین۔

اکثر کانون مین نیلا تہوتہا اور پہٹکری کا پانی کہ پہاڑ کی تہ مین بکثرت ہین

सूस पोकना

टकसाल

टके

नीला थोथा फिटकरी

مانوس ہو گئے اور اکثر مسلمانی رسمین اختیار کین کہ مثل ہندو ولوتون
کے مسلمان پیر وپیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے نہلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون مین
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی نوکری
کرکے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلا تعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریزی
کی فوج بنگالہ وبمبئی وکنٹنجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سالار
جنگ صاحب وزیر حیدر آباد کے پاس نوکر ہین جس گانو مین قایم خانیون
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کی ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے ہر درجہ سنو بہین راج جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجھکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹہاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین تقسیم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہے
ہین سیکر مین جس چہوٹے بہائی نے دعوی کیا اوسکو مار ڈالا
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہر اور

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہوجاتا ہے سلطانہ و گانگیاسر و کہیالی و تائیلن وغیرہ دیہات مین اتنے ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند بیگہہ اراضی ہے ۔

شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلے گردہر سنگہ کے نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی غریب یا امیر ہین سب بلقب راجہ معروف ہین تابحدیکہ بوجہ افلاس و کم استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ ۔

منوہرپور کے راؤ صاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہرپور جاگیردار ہین کہ اونکے سوا ے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار بلقب راؤ راجہ ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رامگڈہ لچہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور راؤ کے بہائی بیٹون مین سے چند ٹہاکر بسہو ٹہہ و پاتودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست و سرکش ہین چنانچہ ڈونگر سنگہ ٹہاکر عرف ڈونگجی جس نے بارو ٹہیہ یعنی باغی ہوکر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہوکر مجبس اگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑ کر اوسے فرار کر لایا موضع بسہو ٹہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا ۔

सीकर
रामगढ़
लछमनगढ़
फतहपुर
बिसाऊ
पाटोदा
श्यामगढ़
नागेरियां

बिसाऊ

گرشیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاواٹی کے جزو اعظم پر بتعداد
کثیر پھیلا ہوا ہے سادول سنگہ جی والون کا ہے اونکا خاص قصبہ اودیپوا
سے ہے - اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کرکے جھونجھنون
پر قبضہ کیا تھا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹھاکرونکا مورث اعلا
سادول سنگہ تھا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگہ - نول سنگہ - ذوراور
کیسری سنگہ - اکھے سنگہ انمین سے اکھے سنگہ لاولد رہا باقی چارون سے
اور اوسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون پر
تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ - سورجگڈہ - نولگڈہ - منڈاوہ
ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمعیل پور - جکھوڑہ - پرسرام پور
ڈیوراواس - چندانہ - ہیروہ - بدن گڈہ - ڈومرہ - گانگیاسر - ٹائی
سلطانہ - بیسیون جایداد ہو گئین اور اون مین سے بہی اکثر پانچ پانچ
اور بعض مین بیس تیس حصہ دار ہوگئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے
ڈونڈلود و سورج گڈہ - و نولگڈہ - منڈاوہ وغیرہ بیس بیس تیس تیس ہزار
اور غایت درجہ بساؤ کے ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس
سے ہر ایک حسب حصہ و حیثیت اپنے خراج دیتا ہے - باوجود اس
اور ٹھاکرون کے مقامات مختلفہ پر مسکن گزین ہونیکے قصبہ جھونجھنون
مشترک دار الریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگہ کے زیادہ اولاد نہ
اور بجز حق وارثان جوہار سنگہ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد
اپنی ہمت و لیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کرکے کل خاندان مین

सादूलसिंह
बिसाउ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डूंडलोद
अलसीसर
मलसीसर
मंडरेला
इसमाइलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
डेवरावास
चंदाना
हीरवा
बदनगढ़
डूमरा
गांग्यासर
टाई
सुलताना

जलहरीसिंह

सीरोइ
जारपल
नगली
ओल्लनवाली
खडव
देवता
झारदला

सादूलसिंह

बिसाऊ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डूंडलोद
भैलसीसर
मलसीसर
मंडेला
ईसमईलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
छेवरी बास
चंदाना
हीरवा
पदनगढ़
डूमरा
गांग्यासर
गांई
सुलताना

فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بعد کہیں پر لکہا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر
ساودل سنگہ کا شجرہ کرسی نامہ لکہا جاتا ہے۔ علاوہ صاحب جایداد شیخاوتون
کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچہہ آمدنی نہین رکہتے ہین صرف چند دیہات مین
بکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی
نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انہین بڑا گروہ
سلہدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلہدی سنگہ ٹہاکر ساودل سنگہ

सलहदी सिंह

کا بہائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تندمزاجی سے شریک جایداد نہوسکا اوسکی
اولاد کہیرورٹہ - جاکہل - نگلی - موہن واڑی - کہرب - دیوتہ - بہاروڑہ
وغیرہ یہہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران ساودل سنگہ
جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین۔

सीरोड़
जारवल
नगली
ओहनवाड़ी
खड़ब
देवता
कारदहा

راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور خصوص کہیتڑی و شمال مشرقی حصہ
مین ایک اور قوم بہ تعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ
کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل
ملک مین پہیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میواڑ
کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی و
غارتگری کی مہمات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان
راجپوت اور قایم خانی بکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سردار ملنا دشوار
نہین ہے ہر تجارتی شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی
مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایمخانی

افسر ہوجاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہوکر وہین سب جمع ہوجاتے
ہین ساہوکار بہی بیہ مخبرون کو نوکر رکہتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ
ہوکر ارسال مال ہین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل مین لاتے ہین ساہوکار
اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست
راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے مین اجرت ملتی ہے مگر
چونکہ ان لوگون کی بہی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون مین
ہوکر جانے مین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اجرت مین کفایت رہتی
ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر
سے بندوبست نہین کیا گیا ہے۔
علاقہ کہیتڑی مین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے مینہ باتفاق
مینہ ہاے علاقہ الور و شاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر وارداتین
کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی و حیدرآباد دکن کی سڑکون
پر ہوتی ہین۔
علی العموم جے پور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجھی جاتی ہے مگر خالصہ
مین صرف پنتیس یا اڑتیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین
بعض خوشتر ین حصص ہین کسیقدر سردارون کے قبضہ مین ہین اور کسیقدر
بصیغہ پن ارتہہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین
اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری
نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین ہو

اسمین داخل ہین۔
دوم رؤساے اطاعت گزین جنکے بزرگ فتح کرکے یا استحقاق قبضہ قدیم مہاراجہ صاحب کی فتح سے پیشتر قابض تہے اون کے ممالک مقبوضہ راج سے نہین لیے ہین یا جنہون نے اپنی خوشی سے راج کی پناہ لی اونمین علی العموم شیخاوت داخل ہین۔ ان مین سیکر بقدر چار لاکہہ کہیتڑی بقدر ڈہائی لاکہہ آدنیارہ ڈیڑہ لاکہہ داخل ہین۔
ان دو قسمون کی جایداد بالاجتماع پندرہ لاکہہ کی ہے اور جیسا کہ نقشہ آمدنی سے واضح ہوگا ساڑہے تین لاکہہ روپیہ خراج دیتے ہین۔
سیوم جاگیردار جو کچہہ خراج نہین دیتے مگر جاگیر کے عوض نوکری کرتے ہین خود اونکی ہی تحریر سے اونکی آمدنی اٹہائیس لاکہہ روپیہ کی ہے مگر اصل مین زیادہ تبلاتے ہین۔
چہارم انعام و پن ارتہہ شہر جیپور کی مشہور عبادت شعاری اور اوقات مختلف مین مندرون کو عطیات کثیر ملنے کے سبب سے و نیز ملکی و جنگی خدمتون کے معاوضہ اور خادمان وغیرہ کے انعام کیوجہہ سے اس قسم مین بہت ملک داخل ہوگیا ہے یہہ عطیات اٹہائیس لاکہہ کے قریب ہین مگر اور ون کی نسبت یہہ اندازہ کم معتبر ہے کیونکہ اونکا بصحت حساب ہوا ہے اور انکا اندازہ کرنا دشوار ہے۔ پس ملک کی کل آمدنی حسب تفصیل ذیل ہے ـــــ ۱۰۷۰۰۰۰۰

خالصہ	خراج گذار و اطاعت گزین	جاگیردار	پن ارتہہ
۳۶۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰

یہہ تفصیل کڑور روپیہ سے زیادہ ہے مگر جرمانہ و مال لاوارث مستروہ سیار تقان و
جرمانہ و نذرانہ مسند نشینی کی رقمین کہ اسمین داخل ہین ملک کی آمدنی سے علاوہ ہین
جیپور کے انتظام مین نرمی اور سستی کا نقص ہے باشندگان شہر و منتظمان
ملک آسایش پسند ہین اور جس کام مین تکلیف ہو اوس سے متنفر ہین سب
عیش و دل لگی مین مصروف رہتے ہین غبن اور رشوت ستانی کا بازار گرم
ہے کیونکہ موجبات ترغیب بہت ہین اور سزا کا خوف بالکل نہین ہے اظہار
ہمت کیواسطے قوت کی کمی نہین ہے مگر سختی یا خود اختیارہ عمل کرنیکی کسیکو
خواہش نہین ہے اجراے کار مین طوالت بہت ہوتی ہے مگر انسانی عدل
کی خواہش موجود ہے فی الجملہ ہر امر پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ دانشمندی
سے اور انتظام ملک مین جیپور راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے فایق ہے
اب راج جیپور کے علاقہ کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے۔

کل قصبات و دیہات راج ۔۔۔

خالصہ کے ۔۔۔ ٹھاکران و سعاملت گذاران ۔۔۔ انعام
و بخشش و خیرات ۔۔۔ ہین۔

جیپور دار الحکومت کہ بجز جنوب کے ہر طرف سے پہاڑون سے
محروس ہے مختصر میدان پر واقع ہے شمال مین شہر سے ملحق کئی سو فیٹ
کی بلندی کا پہاڑ اور اوسپر عالیشان محل ہین جنوب کیطرف اس پہاڑ
کی چڑھائی بہت کہڑی اور ناقابل گذار ہے مگر البتہ شمال کیطرف بتدریج
آمیر قدیم دار الریاست تک پست ہوتا گیا ہے شہر جیپور کا طول مشرق و

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال وجنوب مین تخمیناً ایک میل
ہے اوسکے ہرطرف پختہ شہرپناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے
مگر اس شہرپناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے
اور بلندی بہی کم ہے کہ اس سبب سے ریت جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر ہتا
پر فصیل سے ملحق کنگرون تک جمع ہوگیا ہے اور اگر کبہی اس فصیل کے گرد
خندق تہی تو اوسکا نشان ہٹا دیا ہے فصیل شہرپناہ سے باہر دروازون
کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گہوگہس کہتے ہین اون مین توپون کے
واسطے دمدمے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات
دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کیئے ہوئے جتنے شہر ہین
اون کے مقابلہ مین جے پور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے
صدر بازار جو مشرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس
گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال وجنوب مین اوس سے
عمودوار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع
بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار وکوچے بیس بیس گز کے عریض
باہم اوسیطرح عمودوار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے نو نو گز
عریض مگر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہر ایک مقام تقاطع
چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہورہا ہے
بڑے بازارون مین سب دوکانین ہمشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سب کے
آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا گیا

مہاراجہ صاحب کا محل و باغ مع مکانات متعلقہ وسط کے مربع ہین کہ طول مین
نصف میل ہے واقع ہے محل کا اول مکان کہ ہوا محل نام سے مشہور ہے
بازار کے کنارہ پر سات آٹھہ منزل کی بلندی کا ہے اوسکے جانبین کو بلند
برجین اور اون پہ چھتریان ہین احاطہ کے اندر دو بہت وسیع اور چند چھوٹے
چھوٹے دیوانخانے سنگین ستونون کے ہین اور باغ جسکے گرد بلند مورچہ وار
فصیل ہے نہایت خوبصورت اور رونق کا مقام ہے اوسکی روشنون پر
فوارہ اور سرو و شمشاد کے درخت اور پھلوار اور جابجا آرایش کے چبوترے
بکثرت ہین اور اگرچہ فرداً فرداً ہر ایک تختہ چندان خوبصورت و خوش قطع
نہین مگر فی الجملہ کل باغ ازبس عمدہ و دلچسپ ہے۔ جیکومنٹ صاحب نے لکھا
ہے کہ اس وسیع احاطہ کے اندر قریب بارہ محل ہین کہ ہر ایک سے دوسرے
کوتال یا باغ مین ہوکر راستہ آمد رفت کا ہے سب سے عمدہ مکان دیوان
خاص بشکل مستطیل بالکل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور یہی پتھر کل مکانات مین
بکثرت خرچ ہوا ہے بڑے بازار اور کوچون مین بھی مکانات اسی پتھر کے
بہت خوبصورتی سے بنے ہین اور ایسی ہی عمدہ تعمیر و عظمت کے کثیر التعداد
مندرون اور چند مسجدون سے شہر کی رونق و ترقی ہوئی ہے۔
توپخانہ مین توپین ڈہالنے اور سوراخ کرنے کی کلین ہین مگر ورینولا وہان
کوئی توپ تیار نہین ہوئی ہے البتہ بڑی بڑی جسامت کی چند پرانی توپین
ہین کہ اون مین کہائے ہوئے لوہے کی سلاخین اوپر سے مرکب دہات کا
غلاف لگاکر جائی گئی ہین مگر وے بطور آلہ حرب کسی کام کی نہین ہین۔

مہاراجہ جے سنگھ صاحب کا عظیم الشان مناظرہ گاہ ابتک صحیح وسالم و درست ہے مگر فی زمانہ یہان کا کوئی پنڈت اوسکا استعمال نہین کرسکتا ہے علاوہ بڑے بڑے دوایر درجہ نما و ارتفاع محرف وسمت الراس وستون وغیرہ کے کہ پختہ مصالحہ سے تعمیر ہوئے ہین پیتل کے بڑے اور بہت وزنی دایرے لگے ہوئے ہین اگر کوئی سمجھنے والا ہو تو تحقیقات علم نجوم اور گردش اجسام فلکی کیواسطے نہایت کار آمد ہین مہاراجہ سوائی جے سنگھ صاحب والی آمیر وڈہونڈار نے اٹھارہوین صدی سنہ عیسوی کے شروع مین اس شہر کو آباد کرکے اپنے نام سے نامزد کیا تھا اور اپنی بود و باش اور کل راج کا کارخانہ قدیم شہر آمیر سے یہان کو منتقل کیا تھا کہ جب سے روز بروز کم ہوکر اب آمیر ویران ہوگیا ہے۔ ۱۸۵۸ء و ۱۸۷۱ء مین جے پور کی مفصل مردم شماری ہوئی تھی اوسمین ہر ایک گھر کے مالک کا نام و پیشہ و تعداد مردمان قبیلہ بہ تفصیل مرد و عورت و ملازمان وغیرہ مفصل لکھے گئے ہین فصیل شہر کے اندر چالیس ہزار گھر شمار مین آئے مگر اون مین سے ہزار گھر ٹھاکران و برہمنان کی تفصیل نہین لکھی گئی گرد نواح کے محلہ جات مردم شماری مین داخل نہ تھے اونکو تخمیناً دس ہزار تصور کیا جاوے تو کل پچاس ہزار گھر ہوتے ہین اور شہر کے اندر و باہر کل آبادی قریب دو لاکھ آدمیون کی ہے مگر جولائی ۱۸۷۵ء مین باہتمام منشی رام نراین خانہ شماری ہوئی اوسمین گھر ۱۰۲۷۹۸۶ اور ۱۳۷۹۸۷ آدمی درج ہوئے تھے اس اختلاف کا سبب تحقیق نہین ہوا ہے ۔

اندرون شہر ۲۲۳۵۶ گہر ۱۱۶۵۶۳ کس				بیرون فصیل شہر ۵۳۳۰ گہر ۲۱۳۲۴ کس			
مرد	عورت	طفل	دختر	مرد	عورت	طفل	دختر
۴۵۳۱۹	۴۴۰۳۱	۱۶۳۹۴	۱۰۸۱۹	۹۴۰۰	۴۵۸۹	۳۰۵۵	۲۲۸۰

شہر کے گرد ہر طرف کہ کہین بلند پہاڑون پر اور کہین زمین کے سطح پر حملہ آور فوج کے مقابلہ کیواسطے قلعات بنے ہوئے ہین اون مین سے اکثر مین توپین اور سب مین جمعیت سپاہ رہتی ہے ۔ جے پور کا عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۵ درجہ ۵۵ دقیقہ ہے ۔

آمیر جے پور سے چار میل شمال مین پہاڑون کے اندر ایک مختصر تالاب کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے مندر و مکانات اور گلیان پہاڑون کے نالون پر کہ تالاب سے ملے ہین متفرق ہین ان گلیون مین کہ بہت پیچدار اور درختان کثیر کے سایہ سے تاریک ہین اب بجز برہنہ خاک آلودہ لٹا دہاری بیراگیون کے کہ ویران مکانات اور مندرون مین رہتے ہین کوئی بود و باش نہین کرتا ۔ تالاب کے مغربی کنارے اور پہاڑ کے دامن پر آمیر کا عظیم الشان محل اور سلادیبی کا مندر ہے اوسکی تعمیر بہت مضبوط اور عریض آثارون کی اور کا تعمیر کی ابتدائی تعمیرات سے بہت مشابہ ہے جیکو منٹ صاحب اور ہیبر صاحب دونون نے لکہا ہے کہ ہم نے ایسا دلچسپ خوشنما اور خوبصورت مقام اور کوئی نہین دیکہا ہے پہاڑ کی ڈہال کے اوپر اور اندرونی تاریک مقام مین مگر چار برجون سے

محفوظ زنانہ محل ہے اور اوس سے برتر مگر بذریعہ برجون اور دروازون کے
محل سے ملا ہوا بڑا قلعہ ہے اوسکے ہرطرف دمدمے اور مورچے بنے ہوئے ہین
اور سب سے بلندی پر ایک عمدہ خوشنما منارہ ہے زمانہ جنگ وجدل مین بطور قلعہ
مستعمل ہونے کے سواے یہہ مقام بطور خزانہ اور جیلخانہ راج کے کارآمد ہے
کہتے ہین کہ سلادیبی کے مندر مین ہنود کے زیادہ جاہلانہ اور بیرحم زمانہ مین
ہر روز آدمی مارا جاتا تہا اب بجاے اوسکے بکرا مارا جاتا ہے۔ جیپور کے آباد
ہونے سے پیشتر آمیر دارالریاست تہا اوسکا موقع عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ
۵۹ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۰ دقیقہ ہے۔

रणथम्भोर

رنتہمبور راج جیپور کی جنوبی سرحد پر بوندی کیطرف عرض بلد شمالی
۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر ایک مضبوط قلعہ ہے
کہ ایک پہاڑ پر جسکے ہرطرف عمیق اور پیچدار نالے ہین اور صرف ایک تنگ راستہ
سے اوسکی بلندی پر پہونچ سکتے ہین اور ہرطرف سے بلند کہڑے ہوے پہاڑون
سے محروس ہے واقع ہے۔

اوپر جاکر پہاڑ کی بلندی ایسی سیدہی ہو گئی ہے کہ صرف زینون سے اوس پر
چڑہتے ہین اور راستہ مین متواتر چار دروازے آتے ہین پہاڑ کی چوٹی
پر کہ قریب ایک میل طول مین اور اسیقدر عریض ہے بڑے آثار کی سنگین
فصیل بنی ہوئی ہے پہاڑ کی بلندی وپستی کے موافق بلند وپست ہو گئی ہے اور
بنظر استحکام وحفاظت جابجا برجین اور مورچے ہین احاطہ کے اندر حاکم یعنی قلعہ دار
کی سکونت کیواسطے محل ہے اور ایک مسلمان پیر کا مزار اور مسجد ہے اور قلعہ کی

سیاہ کیواسطے مکانات ہین برساتی چشمون اور تالابون سے کہ قلعہ کے اندر
ہین پانی آتا ہے قلعہ سے مشرق کیطرف بذریعہ تنگ وسنگین زینہ کے ملا ہوا
قصبہ ہے یہہ قلعہ جیسا کہ توپون کے ایجاد سے پیشتر ناممکن التسخیر سمجھا جاتا تھا
ویسا ہی زمانہ حال کے سامان جنگ کے مقابلہ مین اسوجہہ سے کہ ہر طرف بلند
پہاڑون کا لگاؤ ہے کچھہ کار آمد نہیں ہوسکتا ٹفنتھلر صاحب نے لکھا ہے کہ
اس قلعہ کو رانا ہمیر نامی راجپوت رئیس نے تعمیر کرایا تھا سنہ ۱۲۹۱ء مین دہلی کے
جلال الدین پٹھان بادشاہ نے اوسکا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہوسکا - اور اوسکے
جانشین علاؤالدین کے عہد مین اوسپر ہمیر دیو راجہ قابض تھا کہ اوس نے
سنہ ۱۲۹۷ء مین ایک امیر شاہی کو جو اپنے آقا کے غضب سے مفرور ہوکر آیا تھا
اس قلعہ مین پناہ دی تھی سنہ ۱۲۹۹ء مین علاؤالدین کے وزیر نصرت خان نے
اس قلعہ کا محاصرہ کیا مگر قلعہ والون نے کل کے ذریعہ سے ایسا پتھر مارا کہ نصرت خان
مرگیا اور راجہ نے قلعہ سے باہر نکلکر پٹھانون کی فوج کو بہت کشت وخون کے
ساتھہ شکست دی - تھوڑے عرصہ بعد علاؤالدین نے بذات خود آکر لڑائی
پھر شروع کی اور گردنواح کے ایک بلند مقام سے گل اندازی کرکے فصیل کے
اوپر تک پشتہ بنالیا اور یکبارگی حملہ کرکے راجہ کو مع اہل قبیلہ اور سپاہ قلعہ کے
قتل کیا اور قابض ہوگیا کچھہ عرصہ بعد غالباً چودہوین صدی کے اخیر مین جب
تیمور لنگ کے حملہ سے ہندوستان مین شورش ہوئی یہہ قلعہ بھی پٹھانون کے
قبضہ سے جاتا رہا اور لکھا ہے کہ سنہ ۱۵۱۶ء مین شاہ مالوہ کے قبضہ مین تھا ۱۵۲۸ء
مین راجہ بکرماجیت راجہ نے شاہنشاہ بابر کو خالی کردیا اور بالعوض اوسکے شاہنشاہ

سے شمس آباد مع ملک متعلقہ لیا سنہ ۱۵۵۵ع مین ہمایون نے دہلی کے پٹھان بادشاہ محمد شاہ شور عدلی کو خارج کیا قلعہ دار نے یہہ قلعہ بوندی کے راجہ کو خالی کر دیا اوس نے تہوڑے عرصہ بعد اکبر کو دیدیا اور عوض مین بہت ملک اور عزت حاصل کی انجام کار غالباً سنہ ۱۷۶۱ع مین جب احمد شاہ درانی کی حملہ آوری سے سلطنت مغلیہ تباہ ہوئی مہاراجہ صاحب جے پور کے قبضہ مین آیا اب اوسپر مہاراجہ صاحب اور چند ٹہاکران مطیع ریاست کا بشراکت قبضہ ہے اور ہر فریق کے ذمہ کیقدر فصیل اور دروازون کی حکومت منقسم ہو رہی ہے یہہ قلعہ جے پور سے ۵۱ میل جنوب مین ہے ــ

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۱	بامنواس	۲۶	۳۴	۷۶	۳۷	بڑا قصبہ آگرہ نصیرآباد کی سڑک پر ۱۰۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے	वामनवास
۲	بگرو	۲۶	۴۹	۷۵	۳۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر ۱۷۴ میل جنوب مغرب آگرہ سے ہے	बगरू
۳	بسوہ	۲۷	۷	۷۶	۴۰	جے پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین بڑا قصبہ ہے اوسکی خام فصیل شہرپناہ ہے	बसवा
۴	بیراٹھ	۲۷	۲۷	۷۶	۱۴	یہہ بہت قدیم قصبہ جے پور سے ۴۱ میل شمال مشرق مین ہے	बैराठ

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت
۵	چاکسو چاٹسو	۲۶	۳۶	۷۶	۰	یہہ بھی قدیم قصبہ راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ۱۴۲ میل آگرہ سے جنوب مغرب مین ہے ٭
۶	چوموں	۲۷	۱۲	۷۵	۵۰	قدیم قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط شہر پناہ اور اندر پختہ قلعہ اور خوشنما بازار ہے زمین سیراب اور باغات و سرسبزی کی بہت رونق ہے ناتہاوت ٹہاکردن کی یہان بود و باش ہے ٹہاکر کی آمدنی ایک لاکہہ بیس ہزار سالانہ ہے ٭
۷	ٹوگی	۲۶	۲۴	۷۵	۲۶	راستہ نصیرآباد و گوالیار پر نصیرآباد سے ۴۴ میل مشرق مین بڑا قصبہ ہے یہان کا ٹہاکر کنہگاروت راجپوتون مین سرگروہ ہے ملک سیراب اور زرخیز شہر مین کلیانجی ٹہاکر کا مندر ہے اوسکی پرستش کیواسطے ہندو لوگ دور سے آتے ہین ٭
۸	ملارنہ ڈونگر	۲۶	۱۶	۷۶	۱۴	جے پور سے ۶۶ میل جنوب مشرق مین ہے
۹	دونی	۲۵	۵۳	۷۵	۴۷	بہت آبادان قصبہ اور اوسکے گرد خام شہر پناہ ہے اگرچہ اوسپر توپین نہین

चाकसू
चाटसू
चोमू
नाथावत
टोगी
कलियानजी
मलारनाडूंगर
दूनी

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						ہین گہر گشتہ ۱۸۰۹ع مین دولت راو سیندہیہ نے حملہ کیا تب اوسکا خوب مقابلہ ہوا اور ہٹا دیا ۞
۱۰	ڈوڈو	۲۶	۴۰	۷۵	۱۸	اس قصبہ مین سات سو گہر اور سو دوکانین ہین آبادی کے گرد سخت کنکرون کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد عمیق خندق اور ریتی ہے ۞
۱۱	دوسہ	۲۶	۵۰	۷۶	۲۹	یہہ وسیع اور آبادان قصبہ ایک پہاڑ کے دامن پر واقع ہے یہہ پہاڑ اوپر سے چوڑا اور ہموار ہے اوسکا چار میل کا محیط ہے علاوہ اسکے کہ پہاڑ پر بہی ہر طرف سے چڑہنا محال ہے اوسکے کنارہ پر مورچہ دار دیوار بنی ہوئی ہے اور پہاڑ کے ایک سمت مین اوس سے ملحق دو برجین ہین فی زمانہ یہہ قلعہ بطور جس کے مستعمل ہے قصبہ کی سنگین شکستہ فصیل ہے اور اوسمین ایک

डूडू

दौसा

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						عمدہ مندر اور چند چھوٹے مندر اور ایک مسجد ہین انکے سواے اور بہی اچھی اچھی عمارتین ہین ؛
۱۲	گوڈہ	۲۷	۴۰	۷۶	۳۱	جے پور سے ۳۹ میل شمال مشرق مین بلند کہڑے ہوے پہاڑ کے نیچے واقع ہے
۱۳	ہنڈون	۲۶	۴۱	۷۷	۱۰	راستہ آگرہ و متھرا آگرہ سے ۷۱ میل جنوب مغرب مین ہے سابق مین یہہ بڑا قصبہ تہا مرہٹون کی ظلم و تعدی سے تباہ ہوگیا مگر اب بہی بہت آبادی ہے ؛
۱۴	جیلو	۲۷	۵۰	۷۶	۰	ضلع توڑا واٹی مین بڑا قصبہ ہے جے پور سے ۳۶ میل شمال مین ہے ؛
۱۵	جہلاے	۲۶	۸	۷۶	۱۰	راستہ نصیر آباد و گوالیار نصیر آباد سے ۱۲ میل مشرق مین قصبہ اور قلعہ ہے یہان کے راجاوت سردار مہاراجہ صاحب جے پور کے خاندان مین قریب ترین ہین
۱۶	لال سوٹ	۲۶	۳۲	۷۶	۲۹	جے پور سے ۴۳ میل جنوب مشرق مین ہے
۱۷	مادہوراجپورہ	۲۶	۳۵	۷۵	۴۲	راستہ دہلی و متھرا ۱۹ میل جنوب مغرب

गुढा

हिन्डौन

जीलो

झिलाय

लालसोट

माधोराजपुरा

نمبر	نام قصبه و دیهه	عرض بلد شمالی — درجه	عرض بلد شمالی — دقیقه	طول بلد مشرقی — درجه	طول بلد مشرقی — دقیقه	کیفیت	
						دہلی سے ہے ۃ	
۱۸	مالپوره	۲۶	۱۷	۷۵	۲۵	راسته دہلی و نیمچ پر ۲۱۶ میل جنوب مغرب دہلی سے	मालपुरा
۱۹	منوہرپور	۲۷	۱۹	۷۶	۱	راسته دہلی و منوہرپور دہلی سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین ہے ۃ	मनोहरपुर
۲۰	مادہوپوره عرف نیا شہر	۲۵	۵۵	۷۶	۳۳	۱۷۲ میل جےپور سے جنوب مشرق مین بڑا قصبه سرحد بوندی پر واقع ہے برونٹن صاحب لکھتے ہین که اس نواح مین اس سے بڑا شہر جےپور کے سوا اور کوئی نہین ہے ۃ	माधोपुर नयाशहर
۲۱	اونیاره	۲۵	۵۵	۷۶	۱۰	یہه قصبه ریاست اونیاره کا صدر ہے اور یہین راؤ راجه کی سکونت کا پخته قلعه ہے شہر کے گرد فصیل اور خندق ہے ۃ	उनयारा
۲۲	پاٹن	۲۷	۴۷	۷۶	۹	یہه مقام تورا واٹی کی چھتیسی کا صدر ہے جب ۱۸۳۵ع مین بائلو صاحب وہان گئے تھے یہان کا حاکم اور تور راجپوتون کا سرگروه راو لچھمن سنگه تھا اس نے اپنے باپ کو قتل کرکے مسند حاصل کی تھی مگر بعد ارتکاب اس فعل کے اتنا پشیمان ہوا که جس محل مین	पाटन बायलोसाहब

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مرتکب جرم ہوا تھا وہان کی بود و باش چھوڑ دی اور علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تھا کہ رئیس مقتول کی روح جس مکان مین حین حیات رہتا تھا رہتی ہے اور اوسکے استعمال کیواسطے فرش و گلاب وغیرہ اشیاء مہیا رکھتے تھے۔ اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور اونکے درمیان کی زمین بہت سیراب ہے یہان کا رئیس راج جیپور کا خراج گذار ہے میون کی آبادی بہت ہے کہ چوری مویشی و غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین اور پیادہ اور تیز رو اونٹون پر سوار ہو کر دور تک واردات کرتے ہین اور پھر بعید از گذر مسکنون مین آکر مال مسروقہ کو تقسیم کرتے ہین ایک دفعہ فوج انگریزی نے اون کو کسیقدر سزا دی تھی کہ بعض نے یہ پیشہ چھوڑ کر کاشتکاری اختیار کر لی ہے قصبہ پاٹن

نمبر	نام قصبہ وشہر	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						پہاڑ کے تلاب مین دامن کوہ پر آباد ہی اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر رئیس کا محل ہے دہلی سے سو میل جنوب مغرب مین ہے
۲۳	رامگڈہ دانتہ	۲۷	۱۵	۷۵	۲۱	۴۱ میل شمال مغرب جے پور سے ہے
۲۴	ساموت	۲۷	۱۳	۷۵	۵۴	بڑا قصبہ راستہ دہلی ومئو پر دہلی سے ۱۴۳ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر واقع ہی پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہان کے ٹھاکر ناتھاوت اور بلقب راول ملقب ہین
۲۵	سانگانیر	۲۶	۴۹	۷۵	۵۳	جے پور سے ۹ میل جنوب قصبہ ہے یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور عمدہ چھینٹین اور رومال رنگے جاتے ہین
۲۶	سینتھل گڈہ	۲۷	۵	۷۶	۲۳	راستہ دہلی چھیپورہ پر جے پور سے ۲۶ میل شمال مشرق مین خام فصیل کا قصبہ ہے
۲۷	شاہ پورہ	۲۷	۲۵	۷۶	۱۲	راستہ دہلی ومئو پر بڑا قصبہ ہے اور اوسکے گرد فصیل ہے دہلی سے ۱۲۵ میل جنوب مغرب

रामगढ़ दान्ता

सामोत

सांगानेर

सैन्थलगढ़

शाहपुरा

	نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
			درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
							مین واقع ہے
टोडा	۲۸	ٹوڈہ	۲۶	۴	۷۵	۳۹	جے پور سے ۶۳ میل جنوب مغرب مین ہے
बजरो	۲۹	بجرو	۲۶	۲۵	۷۶	۲۷	جے پور سے جنوب مشرق پہاڑ پر قلعہ ہے
लाबा	۳۰	لامہ کلان	۲۶	۲۰	۷۵	۱۴	راستہ نصیر آباد و گوالیار پر نصیر آباد سے ۲۹ میل مشرق مین شہر پناہ خام ہے
चोयकाबरवाड़ा	۳۱	چوتھہ کا برواڑا	۲۶	۳	۷۶	۱۹	ٹونک سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین
डांगरथल	۳۲	ڈانگرتھل	۲۶	۲۳	۷۵	۵۶	جے پور سے ۳۶ میل جنوب مین ٹونک سے ۱۵ میل شمال مین
दरीबा	۳۳	دریبہ	۲۷	۳۹	۷۵	۵۹	جے پور سے ۵۰ میل شمال مین
ईशरोदा कोटन	۳۴	ایشرودہ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	جے پور سے ۶۰ میل جنوب مین بناس ندی کے کنارہ چپ پر واقع ہے بروٹن صاحب لکھتے ہین کہ شہر کی خام فصیل ہے اور اوسکے گرد خندق ہے اندر ٹھاکر کا محل اور قلعہ ہے
घाटा	۳۵	گھاٹہ	۲۶	۳۸	۷۶	۳۵	جے پور سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین
जोबनेर	۳۶	جوبنیر	۲۶	۵۶	۷۵	۲۸	راستہ دہلی و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۶۶ میل شمال مشرق مین

	نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
			درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
खेमला	۳۷	کہیلہ	۲۶	۴۱	۶	۵۵	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ۱۲۸ میل جنوبا مغرب آگرہ سے ہے
खिरनी	۳۸	کہرنی	۲۶	۱۲	۷۶	۲۳	راستہ آگرہ و بوندی پر بوندی سے ۷۰ میل شمال مشرق مین ہے
खुशालगढ़	۳۹	خوشحال گڈہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ ومئو پر آگرہ سے ۸۰ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ و سنگین ہین ہے
ककोड़ा	۴۰	ککوڑہ	۲۶	۲	۷۶	۴	اونیارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ہے
कानोता	۴۱	کانوتہ	۲۶	۵۰	۷۶	۳	جے پور سے ۱۱ میل مشرق مین ہے
कनवाड़ा	۴۲	کنواڑہ	۲۵	۴۶	۷۵	۵۰	۸۱ میل جنوب مین جے پور سے ہے
लम्बया	۴۳	لمبیہ	۲۷	۱۹	۷۵	۳۳	جے پور سے ۳۵ میل شمال مغرب مین ہے
लवायन	۴۴	لواین	۲۶	۴۶	۷۶	۱۶	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر ۱۲۱ میل جنوب مغرب آگرہ سے ہے

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۴۵	مادہوپورہ	۲۷	۲۶	۷۵	۴۲	راستہ ہانسی ونصیرآباد پر ۱۰۰ میل نصیرآباد سے شمال مشرق مین ؛	माधोपुरा
۴۶	مادہوپورہ	۲۷	۲۸	۷۵	۳۳	۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ؛	माधोपुरा
۴۷	مادہوپور	۲۵	۵۶	۷۶	۲۴	۷۹ میل جنوب مشرقی جے پور سے ؛	माधोपुर
۴۸	مان پور	۲۶	۵۸	۷۶	۴۴	راستہ اجمیر وآگرہ پر آگرہ سے ۷۰ میل مغرب مین یہان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گھر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ؛	मानपुर
۴۹	مینہ پاڑہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ ومئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے بہن ندی پر واقع ہے	मेनापाड़ा
۵۰	موہن پورہ	۲۶	۵۲	۷۶	۱۰	راستہ آگرہ اجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ؛	मोहनपुरा
۵۱	موضع آباد	۲۶	۴۰	۷۵	۴۵	راستہ آگرہ واجمیر پر اجمیر سے ۴۰ میل مشرق مین ؛	मौजमाबाद
۵۲	نیچبہ	۲۷	۳۴	۷۴	۵۹	اجمیر سے ۷۸ میل شمال مشرق مین ؛	नीवचू
۵۳	نصیرودہ	۲۶	۰	۷۵	۳۰	۷۱ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛	नसीरदा
۵۴	نوائی	۲۶	۲۱	۷۶	۲	جے پور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین	निवाई

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						یہان سنہ ۱۸۰۴ء مین بغرض فتح رام پورہ کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تھا کہ اوسمین سے کرنیل ڈون صاحب کے دستہ نے رام پورہ پر حملہ کیا تہا ؛
۵۵	پالی	۲۵	۵۰	۷۳	۳۷	جہیل کے کنارہ چپ پر واقع ہے جیپور سے ۸۸ میل جنوب مشرق مین ؛
۵۶	پہاگی	۲۶	۳۴	۷۵	۳۸	راستہ دہلی و نیمچ پر نیمچ سے ۱۸۰ میل شمال و مشرق مین ؛
۵۷	پلودہ	۲۶	۲۷	۷۶	۵۳	آگرہ و کوٹہ کے راستہ پر آگرہ سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر ہے ہزار گہر کی آبادی ہے ؛
۵۸	پپلاے	۲۶	۳۱	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبہ کی شہر پناہ اور قلعہ ہے ؛
۵۹	پچیور	۲۶	۳۰	۷۵	۲۶	راستہ آگرہ و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۴۸ میل شمال مشرق مین ؛
۶۰	پنواڑہ	۲۵	۴۸	۷۵	۳۶	۱۸ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛
۶۱	رحیم گڈھ	۲۷	۳	۷۶	۵۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر آگرہ سے ۷۲ میل

पाली
फागी
पिलोदा
पिपलाय
पचेवर
पनवाड़
रहीमगढ़

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						مغرب مین اس گانوین دو ہرہ سوریون کی فصیل اور چہہ برجون کا قلعہ ہے ؛	
۶۲	ریوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی و مئو پر ۱۸۱ میل دہلی سے جنوب مغرب مین ؛	रेनवाल
۶۳	روپ گڈہ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	جے پور سے ۵۴ میل شمال و مغرب مین	रूपगढ़
۶۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	جے پور سے ۴۹ میل جنوب مغرب مین	सकोन
۶۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ و نیمچ کے راستہ پر ہے آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛	सरसाप
۶۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آباد ان گانو اور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ و نیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے	सावर
۶۷	شیر گڈہ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	جے پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین ؛	शेरगढ़
۶۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	جے پور سے ۲۲ میل جنوب مین ؛	थली
						شیخاواٹی	
۶۹	سیکر	۲۷	۳۶	۲۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے ٹوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی لکہی ہے	सीकर

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد مشرقی — درجہ	طول بلد مشرقی — دقیقہ	کیفیت
						مگر یہہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے ۱۸۳۵ء مین انگریزی فوج گئی تب سیکر بلا مقابلہ خالی ہوگیا تہا
٧٠	رامگڈھ	٢٨	٢٩	٧٥	٥	مغربی سرحد شیخاوانی ملحق بیکانیر بہت آبادان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جے پور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ہے
٧١	فتح پور	٢٧	٥٨	٧٥	٥٨	اس قصبہ کے گرد پست اور نامضبوط سنگین دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلون کا ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچھمن سنگہ کے زمانہ مین یہہ قصبہ بہت آباد اور پر رونق تہا مگر اوسکے انتقال کے بعد ویران ہوگیا پانی کہاری ہے اور ۹۰ فیٹ عمق سے کہینچا جاتا ہے

रामगढ़

फतहपुर

	نمبر	نام قصبہ ودیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
			درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
लछमनगढ़	۷۲	لچھمن گڈہ	۲۷	۴۸	۷۵	۱۱	خوبصورت قصبہ شہر جےپور کی وضع پر باقاعدہ آباد ہے بلند پہاڑی پر قلعہ ہے سنہ ۱۸۰۶ء مین راؤ لچھمن سنگہ نے اس قصبہ کو آباد کیا تہا ؛
झुंझुनू	۷۳	جہونجہنون	۲۵	۵	۷۵	۳۲	خوشنما قصبہ ہے کثرت درختان اور باغون کی بہت رونق ہے خصوص اسوجہ سے کہ گردنواح کا ملک خشک وبےبرگ جنگل ہے یہہ قصبہ شیخاوت ٹہاکران اولاد ٹہاکر ساڈول سنگہ کا مشترک دار الحکومت ہے ہر ایک ٹہاکر کا علیحدہ مکان بنا ہوا ہے یہان مدت تک انگریزی فوج کی چہاونی رہی تہی اور اب راج جیپور کی نظامت ہے
खेतड़ी	۷۴	کہیتڑی	۲۸	۰	۷۵	۵۳	ایک ریاست کا صدر ہے کہ وہان کے راجہ کے علاقہ کہیتڑی اور پرگنہ کوٹپوتلی عطیہ لارڈ لیک صاحب کی چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے ؛
सिंघाना	۷۵	سنگہانہ	۲۸	۶	۷۵	۵۵	الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ خوشنما

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						قصبہ سنگیین عمارتون کا دامن کوہ پر جسکا ارتفاع ۶۰۰ فیٹ ہے واقع ہے یہان سے جنوب مغرب مین دو میل فاصلہ پر پہاڑ ہے اوسمین تانبہ کی دہا بکثرت ہے اور دو میل طول مین کانین کہودی جاتی ہین کہنوالون کا پیشہ کہ سب جگہہ دقت طلب ہے یہان بخصوصیت مشکل ہے مفلسی اور بے ہنری کے سبب سے اون کو محنت کا اجر کافی نہین ملتا ہے دہا بہت خفیف یعنی فیصدی دو سے سات مقدار تک نکلتی ہے اور کہنوالی علاوہ چودہ ہزار روپیہ سالانہ خراج مقررہ کی پیداوار کا چہٹا حصہ کہیتڑی کے راجہ کو دیتے ہین کارخانون کے کھنگرون کا کہ سالہا سال سے جمع ہوتے ہین ایک علیحدہ پہاڑ سیکڑون فیٹ طول مین اور تیس ۳۰ سے ساٹھہ فیٹ

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی		عرض بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
						تک بن گیا ہی علحدہ پہاڑیون پر چار برجین بنے ہوئے ہین ؛	
۷۶	کوٹ پوتلی	۲۷	۴۳	۷۶	۱۶	یہہ قصبہ دراصل توراوائی مین ہے مگر کہیتری سے متعلق ہونیکی وجہہ سے شیخاواٹی مین سمجہا جاتا ہے کوٹ بمعنی قلعہ اور اوسکے قریب موضع پوتلی ہے دو لفظون سے کوٹ پوتلی مرکب ہوا ہے اونیسوین صدی کے شروع مین یہہ قلعہ بہت مستحکم تہا اوسپر مرہٹے قابض تہے لارڈ لیک صاحب نے اونکو بیدخل کرکے قلعہ مع پرگنہ کے راجہ کہیتڑی کو دیدیا	कोट पुतली
۷۷	بساؤ	۲۸	۱۴	۷۵	۱۱	جہونجہنون سے ۲۲ میل شمال مغرب مین	बसाऊ
۷۸	سورجگڈہ	۲۸	۱۷	۷۵	۴۹	جے پور سے ۵۹ میل شمال مین ؛	सूरजगढ़
۷۹	نول گڈہ	۲۷	۵۱	۷۵	۲۴	آبادان قصبہ اور پختہ فصیل ہے ؛	नवलगढ़
۸۰	منڈاوہ	۱۸	۰۱	۷۵	۱۸	جے پور سے ۸۶ میل شمال مغرب مین ؛	मंडावा
۸۱	کہنڈیلہ	۲۷	۳۴	۷۵	۴۰	راجگان کہنڈیلہ راج جیپور مین سالانہ ہزار روپیہ خراج دیتے ہین ؛	खंडेला

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۸۲	بہالوٹ	۲۸	۱۰	۷۶	۶	۸۲ میل جنوب مغرب دہلی سے ؛	भालोट
۸۳	بگڑ	۲۸	۱۳	۷۵	۲۸	جہونجہنون سے ۱۰ میل شمال مشرق ہین	बगड
۸۴	بلہرہ	۲۷	۵۳	۷۵	۱۵	پیشتر بڑا قصبہ تہا جہمہ گرد بلند پختہ فصیلون اور پختہ کہوگس کا قلعہ ہے اوسکے گرد تنگ وعمیق خندق ہے غارتگرون کا مسکن ہونے کے سبب سے ۱۸۳۵ع مین مسمار کیا گیا	बलहरा
۸۵	برائی	۲۷	۵۱	۷۵	۵۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق ہین	बराई
۸۶	بسئی	۲۷	۵۸	۲۶	۱	جہونجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق ہین	बसई
۸۷	گوہانہ	۲۷	۳۹	۷۵	۴۳	راستہ ہانسی ونصیرآباد پر قصبہ ہے ہانسی سے ۱۲۷ میل جنوب ہین ؛	गुहाना
۸۸	گڈہہ	۲۷	۵۰	۷۵	۴۰	جے پور سے ۶۶ میل شمال ومغرب ہین ؛	गुढा
۸۹	لوہسل	۲۷	۲۳	۷۵	۲	اجمیر سے ۷۶ میل شمال مشرق ہین ؛	लोहसल
۹۰	منڈائی	۲۸	۱۳	۷۶	۳	دہلی سے ۸۰ میل جنوب مشرق ہین ؛	मंडाई
۹۱	منڈریلہ	۲۸	۸	۷۵	۳۲	جہونجہنون سے ۱۳ میل شمال ہین ؛	मंडेरेला

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ ہم راجہ رام چندر والی اجودہیا کے دوسرے
پسر کش کی اولاد مین سے ہین کش یا اوسکے بیٹے پوتون مین سے کسی نے اپنی
موروثی دار الریاست سے نقل وطن کرکے سون ندی کے کنارہ پر رہتاس
کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے ۲۹۵ء
مین مغرب کیطرف جاکر نرور مین جسکو قدیم لوگ نشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت
بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے پیشتر اونہون نے لاہر
واقع کچھواہا گار اور گوالیار بہی آباد کئے تہے مگر اسکی تصدیق اچہی طرح نہین
ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی بالا
پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پشت مین سوراسنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولا راے نے موروثی
ریاست سے مخروج ہوکر ۹۶۷ء مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا۔

کہتے ہین کہ جب سوراسنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج چھینکر یتیم
ڈہولا راے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس
پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ
کہوگنگ مین جو شہر جے پور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور وہان مینون
کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور اشتہا سے لاچار ہوکر اوس نے
ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکہا کہ ایک

कुश
सोन
रोहतास
नल
नरवर
नेशध
लाहर
कछवाहागार
सवरासिंघ
ढोलाराय
ढूंढार
ढोलाराय
खोगंग

سانپ پہن چڑہائے ہوئے اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی اوسکی آواز سنکر ایک شکونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات نہیں ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب ہوگا اوس نے جوابدیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجاویگی وہ لڑکہ اوٹہاکر پہاڑون کے اندر اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری کرنے کی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیزون مین نوکر رکہا ایک روز اوس نے کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام رالنسی تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا تو اوسکو بہنی بہن اور ڈہولارا ئے کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنے کیواسطے دہلی کو کہ وہان تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے جمع ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جبکہ تالاب مین مینے نہاتے تہے اوسکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتہہ

रत्नसी

نمک حرام ڈہولی کو بہی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا کیونکر اعتبار کر سکتا تہا کہوگنگ پر قبضہ کر کے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل کا راجپوت راجہ تہا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس نے کہا کہ یہہ امر کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بہ تعداد معینہ پشتین گذر گئی ہین شادی کر دی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتہی اسلیئے اوس نے اپنے داماد کو راج کا اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پاکر سیرہ قوم کے مینون کو جنکا سردار راؤ نتہو ماچ کا رئیس تہا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بہی کامیاب ہوا اور مقام مفتوحہ جدید کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجہکر وہان دارالحکومت بنایا اور اپنے بزرگون کے نام سے ماچ کا نام رامگڈہ رکہا۔

بعد ازان ڈہولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جموا نے دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی دالیس آتا تہا کہ اثناء راستہ مینون نے بہ تعداد گیارہ ہزار فراہم ہوکر اوسپر حملہ کیا ڈہولا نے اون سے لڑائی کی اور اکثر آدمیون کو مارا آخر خود بہی مارا گیا اور اوسکے ساتھی بہاگ گئے۔

مارونی رانی حاملہ تہی اوس سے بعد وفات ڈہولا راے کن کل پیدا ہوا اس نے ڈہونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راؤ نے شوساوت مینون سے شہر آمیر کہ اون کے سردار بہاٹو راؤ کا دار الریاست تہا فتح کیا آما بمعنی جگدمبا کے نام سے آمیر نامزد ہوا ہے اور ناندلہ مینون کو مغلوب کر کے گتور گہٹی کا ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راؤ کے بعد

दोसा
बड़गूजर
सूरजवंशी
सेरवा
रावनथू
माच
रामगढ़
मारूनि
जमवाय
कनकुल
मेदुलराव
सूसावत
भाटूराव
अम्बा
जगतमाता
नांदला
गतूरघटी

ہون دیو راجہ ہوا اور مثل اپنے متقدموں کے مینوں سے لڑتا رہا اوسکے
بعد کونتل مسند نشین ہوا اسکی حکومت شہر کے گرد نواح کے کل پہاڑی قوموں
پر پہیل گئی جسوقت وہ بہٹوار کے چوہان رئیس کی دختر سے شادی کرنیکے
واسطے چلنے لگا اوسکی رعایا مینوں نے پہلی خونریزیوں کو یاد کرکے اور ہرطرف
سے جمع ہوکر اوس سے کہا کہ اگر سرحد سے باہر جاتا ہے تو راج کے نقارہ و نشان
کو ہماری حفاظت مین چہوڑجا اوس نے انکار کیا اسپر لڑائی ہوئی مینوں نے
شکست کہائی اور اوس کی حکومت ڈہونڈار مین اور بہی استقلال پکڑ گئی۔
کونتل کے بعد پجون ہوا اوسکا نام بہادری مین مشہور ہے اور چند شاعر نے
پرتہی راج راسہ مین اوسکی تعریف لکہکر زندہ دوام کردیا ہے عظمت خاندان
اور پجون کی ذاتی لیاقت سے اوسکی شادی پرتہی راج چوہان شاہنشاہ
دہلی کی ہمشیرہ سے ہوئی پرتہی راج نے ہندوستان کے ایک سو آٹہ راجاؤن
کو طلب کیا تہا اون مین پجون کو عمدہ مقام پر جگہہ دی اور اپنی فوج کے ایک گروہ
کا افسر مقرر کیا ایک دفعہ پجون نے جس زمانہ مین سرحد کا حاکم تہا شہاب الدین
غوری کو درہ خیبر پر شکست دی اور اوسکا غزنین تک تعاقب کیا اوس نے
چندیلہ راجپوتون سے مہابہ فتح کیا اور وہان کا حاکم مقرر ہوا چونسٹہہ رئیسون نے
پرتہی راج شاہ دہلی کو قنوج کے رانی کے اوڑا لیجاتے مین مدد دی اونمین
پجون بہی تہا مگر اسی معرکہ مین وہ مارا گیا۔
پجون کے بعد مالیسی ریاست آمیر مین اپنے باپ کا جانشین ہوا اوس نے
بہی اکثر نمایان کام کئے اونمین سے ٹوترا ہی کی فتح تہی کہ منڈو کے رئیس پر

हूनदेव
कोन्तल
भदवार
पचून
चंद
पृथ्वीराजरासा
महावा
मालेसी
टूचाही

حاصل کی تہی۔
بالیسی کے بعد بجل۔ راج دیو۔ کیتن۔ کونتل۔ جونسی۔ پانچ راجہ ہوئے اونکے
عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا۔ جونسی کے بعد اودے کرن ہوا
اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گہر چہوڑکر امرتسر کے شہر وضلع کو حاصل کیا شیخ جی
جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکر وکہیتڑی دلبساؤ
وغیرہ کے شیخاوتون کے سوائے الور راو راو نیارہ کے نروکہ بہی اونہی کی اولاد
مین شمار کیے جاتے ہین۔

बिजल
राजदेव
कोतुन
कोन्तल
जुन्सी
बालोजी
अम्रतसर
शेखजी

درمیان مین نرسنگ۔ بن بیر۔ اودہارن۔ کہندرسین چار راجہ ہوئے جنکے
زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا۔

नृसिंह
बनवीर
उधारण
चन्द्रसेन

راجہ پرتہی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے
اونمین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہرایک کو علیحدہ جاگیرین دین
کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچہوایون کے نامزد ہین اگرچہ اب کوٹہریان تعداد
مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور
ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتہی راج کا یہہ حال ہے کہ
وہ سندہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تہا اور اوسکو خود
اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا سا چہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والد کشی کا خوب بدلا
ہوا اسکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مارڈالا اور بطور تنبیہ
تیرتہ جاترا کو چلا گیا پہر اسکرن نروری مین متبنیٰ ہوگیا پرتہی راج کے بعد بہارملی
راجہ ہوا آمیر کے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

दिवल
भीम
आसकरण
भारमल

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج و راحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب
اور راجہ امیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان

अलफिंसटन

کی ۴۳۹ صفحہ مین لکھا ہے کہ بہارمل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تھا مگر ٹوڈ
صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بہگوانداس خلف بہارمل نے سلطنت

भगवानदास

مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور
سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بدنصیب
خسرو پیدا ہوا تھا۔

مان سنگہ کہ بہگوانداس کا بھتیجا اور جانشین تھا اکبر کے دربار اور ہندوستان

मानसिंह

کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڑیسہ
فتح کیا اور اس حسن خدمت کے جلدوے مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر
ہوا اوس نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان
کا انتظام کیا۔

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکھکر اکبر
نے اپنی سلطنت کو زبردست کرنا چاہا تھا یہ امر خالی از شر و خطر نہ تھا اس اختلاط
کیوجہہ سے اونکو کاروبار سلطنت مین ایسا اقتدار ہوگیا تھا کہ اکثر بادشاہ
کے منشا سے خلاف ورزی کرتے تھے خصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل
کی تھی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے
بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشیائی یعنی زہر خورانی کے اور کچھ نہ سوجھا اوسنے
معجون تیار کرائی اوسمین سے کسیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ چاہ کن را

جاہ دربش جسوقت معجون تقسیم کی مانسنگہ کو خالص دیدی اور زہر آلودہ کو خود کہاکر مرگیا۔ جس خون نے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ نے اپنی تجویز کا عمل درآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری پر جانیکا حکم دیا اور خسرو کو قید کردیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضاے مصلحت نہین سمجہتا تہا تعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکہتے ہین کہ راجہ مان سنگہ سنہ ۱۶۱۵ء مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ وہ دو برس بعد خلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا۔

مان سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ مسند نشین ہوئے جگت سنگہ کے دوسرے بیٹے بہو جہار سنگہ کو جہلاے السر ددہ وغیرہ دیگر مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین رو سار جودہ پور کا اقتدار زیادہ ہوگیا۔

मानसिंह
जगतसिंह
महासिंह
कुमारसिंह

اب ایک مشہور جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران ہوا کہتے ہین کہ اسکی مسند نشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ راے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین بادشاہ کو سلام کرنیکواسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ نے اوسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو مسند حاصل

मिरज़ाराजा
जैसिंघ
जोधबाई
रायसिंह

ہوئی ہے تو اوس نے بلحاظ رشتہ داری راٹہور رگہوا یون کے جواب دیا کہ حضور کے محل سرا کی بیگمات مین سے جس کو آپ فرماوین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہین کر سکتا اسپر جودہ بائی نے خوش طبعی سے ہنسکر کہا کچھہ مضایقہ نہین مین نے تمکو آمیر کا راج دیدیا۔

جے سنگہ نے سلطنت کی بڑی خیرخواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور شش ہزاری منصب حاصل کیا اوس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار شاہی مین پہونچایا تہا مگر جب دیکہا کہ میرے قول مین فرق آتا ہے اوس کی مفروری مین بہی مددگار ہوا۔

مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی دارا شکوہ کے ساتہہ دغا کرنیمین ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہوگیا اور اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ مرگیا۔ جے سنگہ کے تحت حکومت مین بائیس ہزار راجپوت سوار تہے اور بائیس زبردست سردار اوسکے محکوم تہے اس سے اوسکو کمال غرور تہا اوسکی عادت ہوگئی تہی کہ اپنے سرداروں کو جمع کرکے اور دونون ہاتہون مین دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا ستارہ یعنی سیواجی پہر ایک کو دست چپ سے پہنکر کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست مین جب چاہونگا اسی طرح اوسکو بہی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانمین بہی پہونچی اوس نے اسکے غرور و سرکشی سے رنجیدہ ہوکر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخرکار اوسکے پسر خورد کیرت سنگہ سے یہہ اقرار کرکے کہ بجاے رام سنگہ پسر کلان کی تجہکو ریاست مین مسند نشین کیاجاویگا انہون

सेवाजी
सितारा
कीरतसिंघ
रामसिंघ

مین زہر دیکر مرواڈالا مگر ایسے نامعقول پدرکش سے خلق اللہ کا رضامند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کامہ حال علاقہ راج بہرتپور مین بود
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی پاداش مین اوسکی اولاد برائے دوام استحقاق
مسند نشینی سے محروم ہوگئی ہے رام سنگہ جو مسند نشین ہوا اورنگزیب نے بمنصب چار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری
رہ گیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا ۱۶۹۹ع مین جے سنگہ دوم اورنگزیب کے
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چہہ برس پیشتر مسند نشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تخت نشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلف اعظم شاہ کا جو اورنگزیب کی وفات پر بادشاہ ہو گیا تہا رفیق و خیرخواہ رہا
اونکے ساتہہ ہوکر جون ۱۷۰۷ع مین بمقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہوکر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالکر اجیت سنگہ
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا۔

اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین جے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل و نصب و
شورش و فساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت و جوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
و ناموری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت و جنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام و سیاست مدنی مین

बिशनसिंह

जैसिंघ

धोलपुर

अजीतसिंह

وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اونہین اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور
ہوا ہے

کتاب کلپدرم اور جے سنگہ لوگین اور خود اوسکے مراسلات اسمی روسا ہم زمانہ
سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم و صاحب علم فرمانروا تہا کہ
راجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا جے پور شہر کو اوس نے آباد
کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہوکر ریاست کا دار الحکومت ہوا کل ہندوستان
مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچے راستا اور
باہم قایم الزاویہ ہین بدیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ جو جے سنگہ کے
دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر با تدبیر تہا اس شہر کی تجویز
و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر وقوف رکہتے تہے مگر
جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اسکو
مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و
بنارس و متہرا مین عمدہ مناظر گاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے
کہ جس سے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ ثمرقندی کے
آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہوسکی مختلف مقامات کے
مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ
اس نقشہ کی تیاری مین مصروف تہا پرتگال کے پادری مینوول صاحب سے وہان
کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتہہ چند ہنرور شخصون کو امینوول بادشاہ
کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویر ڈیسیلوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے

कल्पद्रुम
जैसिंघ[illegible]
विद्याधर
उलगबेग
पर्तगाल
मैन्युवल
इमैन्युवल
औ[illegible]डिसील

ڈیلا ہائر صاحب کا نقشہ راجہ جے سنگہ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت مین ثابت کی اور یہہ بہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چو تہائی گہڑی پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا تہا اسیطرح ان غلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دائرون سے منسوب کیا اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس واصول مثلث سطحی وکُرّی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوکارثم ترجمہ کرایا تہا اور با اینہمہ وہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تہا۔

ڈیلا ہایر

نیپیر

علاوہ تعمیر مکانات وتیاری آلات استعمالی علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سرائے تیار کرائی ہے۔ جب خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ وجدل اور نزاع ومناقشہ درباری مین جی سنگہ نے اپنے پسندیدہ شغل کو نچہوڑا اور اون کے بد اخلاق ترغیب وتحریک سے گمراہ نہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روز بروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم ومستحکم رہا بلکہ اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر وبہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو کمال دانائی اور بیدار مغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزا باقیماندہ سے اپنی ریاست

کو فروغ دینے پر آمادہ تہا تاہم اپنے سرپرست و مربی کے ساتھہ بیوفا نہوا اور جب وہ سازش ہوئی جسمین فرخ سیر کی سلطنت اور جان دونون جاتی رہین وہ منجملہ اون چند رئیسون کے تہا جو اوسکے خیرخواہ رہے اور اگر اوسمین ذرہ بہی نسل تیموریہ کی ہمت وجوانمردی ہوتی تو اوسکا ساتھہ دیتے۔

रुखसियर

جب سیدونکو جنہون نے اپنے آقا فرخ سیر کو قتل کرکے اقتدار حاصل کیا اور اونکو منظور نہوا کہ اپنے دشمنون کو بلا ضرورت ترقی دین جے سنگہ بدنصیب با دشاہ کو اوسکی تقدیر پر چہوڑکر اپنے موروثی ممالک کو چلا گیا اور وہان مطالعۂ تاریخ ونجوم کے پسندیدہ شغل مین مصروف ہوا تین برس تک وہ امن وامان سے اپنے گہر رہا اور جس نزاع کے اخیر مین سنہ ۱۷۲۰ء مین محمد شاہ نے اپنے قیدیونکو شکست دی اور سید مارے گئے اوسمین مطلق شریک نہوا مگر انجام کار دسمبر سنہ ۱۷۲۱ء مین طلب ہوکر ممالک آگرہ و مالوہ مین بادشاہ کیطرف سے نایب مقرر ہوا اور اسی زمانہ مین جب اوسکو کسیقدر فرصت رہی اوس نے وہ نقشہ جات تصنیف کیے ہین جو تاریخ ہندوستان کی اوس جہل وتاریکی کے عہد مین رونق وفروغ کے باعث ہین ہمدران حال وہ اپنے قوم کے فوائد اور آمیر کی عزت کے حفظ وترقی مین بہی غافل نہ تہا اپنے عہدہ کے رسوخ اور قوت سے اوس نے محصول جزیہ کو منسوخ کرایا اور جاٹون کی روز افزون طاقت کو جو خصوص آمیر کے حق مین مضر تہی پست کیا مگر جب سنہ ۱۷۳۲ء مین پہر مالوہ کا حاکم ہوگیا اوس نے دیکہا کہ مرہٹون کی حملہ آوری کو روکنا اور سلطنت کو تباہی سے باز رکہنا عبث ولاحاصل ہے تو اپنی ریاست کے فائدہ وترقی مین کوشش کرنا العیاذ الصاف

وواجبیت متصور ہوا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤ کے درمیان کیا
کیا عہد و پیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کی سفارش و کوشش سے وہ
سنہ ۱۷۳۴ع مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالبًا باعث ترغیب اسکے سواے کچہہ اور بہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگہ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کر دی مگر مرہٹون کے ساتہہ سلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
مفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم و تعدی سے جو اخیر مین دارالسلطنت تک پہونچ
گیا کچہہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد سنہ ۱۷۳۹ع مین نادر شاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملہ سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہو سکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم و تکریم کرتے رہے مگر ضابطۂ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے نخیر اور بےتعلق کر دیا تہا اب راجہ جے سنگہ کے
ایک سو لوگون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندانون کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم تصفئہ کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگہ کے دو بیٹے تہے ۔
اول جے سنگہ ۔ دوم بجے سنگہ کی ماں نے جان کا خطرہ سمجھکر بجے سنگہ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا بذریعہ
تحفہ تحایف خصوص زیور و جواہرات کے جو اوسکی ماں نے دے رکہے تہے اوس نے
قمرالدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ

पीहर खीन्चीवाड़ा

बसवा

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے ہے لینا چاہتا تہا مگر جب یہہ اوسکے بہائی
دوارجے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور
بہی ہوس پہیلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کروڑ روپیہ اور
پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن
ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی تہی کہ
خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل
جے پور حاضر باش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع
کیا خط کے پہونچتے ہی جے پور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی
صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو
حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری
غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے
ہی ہوسکتا ہے —

حسب صلاح ناظر سردارون سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون
کہ راج کے موروثی سپہسالار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی
بانش کہوہ زور آور سنگہ شیو برن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ جہلاروالہ
بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون
سے کہا کہ تم نے مجہکو آمیر کی گدی پر بٹہایا ہے میرے بہائی کو جو بسوہ لینے پر
رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بزبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا
آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو بسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

मोहनसिंह
नाथावत
चोमू
पटेल
दीपसिंह
खुम्बानी
वासखोह
जोरावरसिंह
श्योबरनपोत
हिम्मतसिंह
नरूका
कुशालसिंह
[illegible]
भोजराज
जोजाबाद फतहसिंह मावली

کردینگے راجہ نے اوسیوقت لسوہ کا پٹہ لکہوا کر اور سب طرح مرتب کر کے سردارون کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا۔ آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے بجے سنگہ کے پاس اپنے وکیل بہیجے اوس نے جواب دیا کہ مجھکو بہائی کا اعتبار نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچھوالون کی بارہ کوٹہری کے سیتارامی سیتارامی یعنی کفالت دی اور کہلا بہیجا کہ اگر جے سنگہ اپنے قول پر ثابت قدم نرہیگا تو ہم تمہاری طرف ہون گے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹہا دینگے۔

اوس نے اونکی ثالثی اور لسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمر الدین سے یہہ حال کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخر الامر اوس نے خاندوران خان اور کرپارام کو تعین کیا کہ اوسکو لسوہ پر قابض کرا دین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون بہائیون مین سلوک ہو جاوے بجے سنگہ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے جوبنیر کا مقام مقرر ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چہہ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا سانگانیر بجے سنگہ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگہ بہائی سے ملاقات کرنے کیواسطے چلنے لگا ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ مین بہی اپنی آنکہہ سے دیکہون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچھا اونہون نے کہا کچھہ ہرج نہین ہے۔

ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے ڈہاڈولی اور تین سو رتہہ تیار کئے مگر بجائے باجی کے سواری کے ڈہاڈولی مین اوگرسین بہائی بیٹہا اور ایک ایک رتہہ اوگرسین ناتی مین دو دو مسلح پوشش سوار ہو گئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سوائے

کوئی آگاہ نتہا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ مین جو لوگ ملے اونکو امر رفع نزاع کی خوشی مین فرضی باجی ہمراہی زر کثیر بخشتے چلے گئے ۔
سانگانیر مین سواری پہونچی دونون بہائی ملاقی ہوے جے سنگہ نے بسوہ کا پیتہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تم کو آمیر لینی ہو تو مین اوسکو چہوڑ دونگا اور بسوہ پر قناعت کر دن گا نبجے سنگہ نے فرط شفقت سے مغلوب ہوکر جواب دیا کہ میری مراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا کہ اگر سردار علیحدہ ہوجاوین تو مین وہان آکر اپنے بچون کو دیکہون ورنہ وے دونون میرے پاس آجاوین جے سنگہ نے سردارون سے پوچہا کہ جیسا تم کہو ویسا کیا جاوے سردارون نے صلاح دی کہ آپ جاکر باجی سے ملین چنانچہ دونون ہاتہہ مین ہاتہہ ڈال کر محل کے اندر گئے ۔ دروازہ پر پہونچکر جے سنگہ نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر ناظر کو سپرد کر دی اور کہا کہ یہان اسکی کیا ضرورت ہے نبجے سنگہ نے بہی اس نظر سے کہ میری طرف سے اعتبار مین کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کہولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر قدم رکہتے ہی نبجے سنگہ بجاے ماجی کے پر محبت آغوش کے بہا ہٹی کے فولادی پنجہ مین گرفتار ہوگیا اوس نے فوراً ہاتہہ پانو باندہکر اور رہا ڈول مین رکہکر فرضی زنانہ سواری کو روانہ کیا ایک گہنٹہ بعد جے سنگہ کے پاس خبر پہونچی کہ قیدی بحفاظت تمام پہونچکر محل مین قید کر دیا گیا ہے تب وہ اپنے سردارون کے پاس آیا اونہون نے دیکہا کہ صرف راجہ مع چند آدمیون کے آتا ہے ایک دوسرے کیطرف تکنے لگے اور پوچہا نبجے سنگہ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا ہمارے

پیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگہ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجھکو مار ڈالو اور اوسکو نکال لو مین نے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کہو یا ہے کیونکہ اگر بجے سنگہ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردار
حیرت مین آگئے اور خاموش ہو کر محل سے نکل گئے چہہ ہزار سوار شاہی جو بجے سنگہ
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوئے رہتے باہر کھڑے تھے اونہون نے پوچھا کہ
بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا تمہین کچھہ کام نہین ہے یا تو چلے جاؤ
ورنہ تمہارے گھوڑے مانگ لیے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچھہ
چارہ نہوا مجبور چلے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہو گیا جے سنگہ کے اس مکر
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تھا اہل اخلاق خواہ کچھہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تھا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگہ کا
حامی تھا اور وہ پس وپیش جے سنگہ کو خارج کرکے بجے سنگہ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کیے بغیر چارہ نہ تھا مثل دارالریاست کے ریاست کی بھی ترقی جے سنگہ
کے ہی عہد مین ہوئی تھی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تھی ریاست کو کچھہ عظمت
وقوت حاصل نہ تھی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا اکبر سے لیکر اورنگ زیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا بجون کے بعد کہ
اخیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تھا اوسکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تھا اور حسب تک انتقال اورنگ زیب کے بعد سلطنت تباہ ہو کر

اطراف سے منقسم ہوئی آمیر کی ریاست راج کہلانیکے لایق ہوئی اس انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین اوسکے ممالک موروثی داخل تھے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیوتی اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون اور بخصوص جے سنگہ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔

देवती
राजोर

راجہ جے سنگہ کے مسند نشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات آمیر دیوسہ اور بسوہ تھے مغربی پرگنات ضبط ہوکر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین داخل ہوگئے تھے ٹہاکران شیخاواٹی اپنے مرلی راج سے قوی تر اور خودسر ہوگئے تھے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے بارہ کوٹہری بند جاگیرون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے زبردست سردارون سے مغلوب ہورہے تھے چنانچہ پیشوا سلوم کے سردار کو مہس جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔

चाटसू
हस्तना

راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دارالحکومت تہا وہان کے حاکم بڑگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ مثل کچہواہون کے رام چندر کے دوسرے پسر لو کی اولاد مین تہے راجور کے بڑگوجرون نے بادشاہون کی خودداری سے نفرت کرکے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور جس حالت مین کچہواہون نے بیہ نادلستہ نظیر پیدا کرکے ترقی و اقتدار حاصل

लव

کیا تہا بڈ گوجرون نے حفظ عزت مین ساکہہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا بڈ گوجر
اپنے مختصر پالیسی سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین انوپ شہر
لب دریاے گنگ مین متعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چہوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز شور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونے کی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ ضرور ہے آنیکے بعد کچہوایون نے اول بڈ گوجرون سے دلی
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جواب دیا کہ ٹہاکر جی کی قسم پہلے جے سنگہ کے بہالا
مارونگا جب اکر تمہارے ہاتہہ سے کہانا کہاؤنگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجوری سے چلا اور آمیر مین آکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کر دیا۔
مدت گذرگئی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
ہمراہیون کو رخصت کردیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالہ کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کردئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑ کے راستہ
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کرو اور
آمیر کو لیچلو وہان اوس سے پوچہا گیا تو کون ہے تو اوس نے بیباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا

अनूपशहर

धूलकोट

सुखासन

چلا یا تہا اگر چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگہ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتہہ دیگر راجور کو بہیجدیا جب اوس نے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کردیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگہ کو صرف حیلہ
چاہیے سو ہوگیا بڑے بوڑہون کی صلاح سے عورت بچون کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی —
تیسرے روز جے سنگہ نے سردارون کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر موہن سنگہ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڑگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سوا سے وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے آمیر کے اول سردار کی اس
راے نے سب سردارونکو ڈرا دیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملہ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوٹہری بند دشمن سے
کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخرکار فتح سنگہ نبیرہ
نے کہ ڈیڑہ سو ٹہاکرونکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڑگوجر گنگو رہنائی کیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگہ
نبیرہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے نوجوان بڑگوجر نے کہ لڑائی
سے بالکل بے خبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

नबीरपोता

اور فوج کے پہونچتے ہی مرمار کر خود ہی قتل ہوا راجو کی رانی کہ چوہون کے کچھوایہ سردار کی ہمشیرہ تہی اور نہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تہی وہ فتح سنگہ سے مخاطب ہوکر کہنے لگی بہائی مجہکو میری کوکہہ کا دان دے یعنی جو شے میری رحم مین ہے اوسکو بخش —

कोख

ہنوز اوس نے جواب ندیا تہا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی بدزبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پرشر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیواسطے مایۂ نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اوراپنے ہاتہہ سے چہاتی مین خنجر مار کر مرگئی فتح سنہ لوگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو رومال مین تسکا بندسے باندہکر واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکہا اوسکی آنکہون سے آنسو ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ انتقال ایکا ہینے موقوف رہا تہا یاد کرکے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا چلا تہا تمہاری آنکہہ سے ایک بہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر جوبونکے ضبط کیا اور اوسکو ڈہونڈار سے نکالدیا اوس نے رانا اودے پور کے پاس جاکر پناہ لی اسطرح جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جواب الورکی ریاست مین داخل ہے اونہین کے قبضہ مین تہا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دارالحکومت ہے چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور پیرتہی راج کی لڑائیون مین بڈگوجرون کا بہت ذکر ہے —

جے سنگہ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تھی کہ اوسکے مورخ نے اکثر مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور رجنت سنگہ راجہ ناگور کی تحریک سے ابہی سنگہ والی مارواڑ سے نا اتفاقی پیدا کرکے اور جودہ پور پر فوج کشی کرکے شکست فاش کہائی -

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگہ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت و ناموری سے یاد رہیگا -

جے سنگہ کے وقت تک آمیر کا محل کہ مان سنگہ کا تعمیر کرایا ہوا اور جے پور کے اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود و باش کا مکان تہا - مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تہا مگر وہ بہت خفیف تہا سوای جے سنگہ نے بود و باش کچہوایون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بوندی اور اودے پور کے محلون کی سی شہرت ہو گئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جیپور کی آبادی شروع کی تہی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی ٹیدہ سنگہ کہومیانی وکیل اردو یعنی لشکر دکن سب بہت ہوشیار اور مستعد اہلکار تہے - انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین جنہ بنظر انسداد جرایم دختر کشی وستی مہاراجہ سوائی جے سنگہ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے ترتیب دئے تہے بر آمد ہو کر از سر نو جاری کیے جاوین تو مناسب ہے کہ اونمین دہرم شاستر کے عمدہ قول مضمون توہین وامتناع ان جرایم قبیح کے منتخب کرکے جمع کیے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجاے صرف حکم سرکار کے

بوجہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام و تیزی سے اثر پذیر ہوسکتے ہین مثل دیگر ہنود
کے جے سنگہ کو کچہہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن و مسلمان و جینیون پر اوسکی یکسان
مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت انس تہا اور
اونکی تاریخ و عقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیادہر جو تحققات نجوم
مین اوسکا بڑا امشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب
رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیما چاریہ نہروالہ سدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور

گوروکے چیلون مین سے تہا۔

راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہوگیا تہا
جنمیجے پانڈوکے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ
کیا وہی مرگیا اوس نے اسومیدہ جگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا
دعوی تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دہلی کے دربار مین رسوخ حاصل
تہا دریائے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہرا کرتا کوئی مزاحم نہین ہوسکتا
لیکن اگر جنگل کیطرف چلا جاتا تو راٹہورون کے طویلہ مین باندہ دیا جاتا یا
اگر چراگاہ لب دریائے چمبل پر چلا جاتا تو باوصف خطرۂ جان اور گدی
کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ
شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی
کے پتر سے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ و عیاش نبیرہ جگت سنگہ
نے اونکو اوتار لیا اور بجائے اوسکے کچہہ کم قیمت آرائش بہی نکی تاہم یہہ
مکان شہر کی عمدہ عمارتون مین سے ہے۔

हेमाचार्य
सिद्धराज
जन्मेजय
अश्वमेध यज्ञ

راجہ جے سنگہ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان میں
ابتک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے
کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوایا ہے۔
چوالیس برس حکومت کر کے سنہ ۱۷۹۹ع مین سوائی جے سنگہ نے انتقال کیا اوسکے
ساتہہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم بہی اوسکے جنازہ کے
ساتہہ ہندوستان سے اوٹہہ گیا۔
اس زمانہ مین اودے پور و جے پور وجودہ پور کی تینون ریاستون کے
درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین راٹہورون
نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا کچہواہون نے گرد نواح کے ملک کو آمیر
کے راج مین شامل کیا اور شیخاواٹی کے خود سر رئیسون کو مغلوب کر کے اپنا
خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق و ترقی دی۔ جب ایشری سنگہ
مسند نشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہے خزانہ مالا مال تہا اہلکار و ندیمین
بہت زیرک و سنجیدہ و دانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ و زبردست تہی
مگر فتنہ و فساد کی بنا جو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قائم
ہو چکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے
مقابلہ کیواسطے عہد نامہ ہوا تہا اوسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام
کے ساتہہ رشتہ داری کرنے سے رو سا جے پور و جودہ پور کے خاندان
کی اودے پور سے رشتہ داری متروک ہو گئی تہی از سر نو جاری ہو جاوے
منجانب رو سا جے پور و جودہ پور یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودے پور

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو باوصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی کے راج کا وارث ہووے راجہ سوائی جے سنگہ نے اس عہدنامہ کے استحکام وعمل درآمد کیواسطے رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگہ اس شادی سے پہلے جوان ہوگیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودے پور والی رانی سے مادہو سنگہ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف ومصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہوکر اوسکے نتایج بد کے انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگہ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے ساتھہ کردی کہ وہ رئیس راج اودے پور کا زبردست سردار اور وہان کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے اور بہادران حال مادہو سنگہ کو چار پرگنات ٹونک ورامپورہ وپہاگی ومالپورہ دیگر علیحدہ جائداد مقرر کردی بلکہ بالعوض پرگنات رام پورہ وبہان پورہ کہ اوسکو راج اودے پور سے ملے تہے بجمعیت ایکہزار سوار اور دو ہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیردار نوکری کرنیکی اجازت دی تہی۔

टोंक
रामपुरा
फागी
मालपुरा
भानपुरा

غرض ایشری سنگہ کے مسندنشین ہونے پر حسب شرایط عہدنامہ مادہو سنگہ دعویدار راج ہوا ایشری سنگہ نے اپنی مدد پر سیندہیہ کو بلایا اور مہارانا اودے پور اپنے نواسہ کا مددگار ہوکر اوسکے ساتھہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودے پور کی فوج راؤ سلومر کی محکوم تہی اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگہ کا خیرخواہ تہا سیسودیون نے عمداً گریز کیا اور مہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

مفرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے باتفاق سیندہیہ کے کوٹہ و بوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تہے حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی مین آپاجی سیندہیہ کا ایک ہاتہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر کی فوج نوکر رکہی اور یہہ محالات مقبوضہ مادہوسنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جے پور پر متعین کی ایشری سنگہ آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور ہتک آیندہ سے بچنے کیواسطے زہر کہاکر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہوسنگہ کو جے پور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلوائے اور ہزارون مخلوق خدا کی جانین بچادین۔

آپاجی

مادہوسنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری و لیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے تعہدادائے زر نقد و ممالک سے منحرف نہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کردیا کہ اس راج مین آیندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر بہرتپور کے زبردست مہاراجہ سے نااتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل و ضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہورون سے ملکر مرہٹون کو بالکل مغلوب کرلیتا۔

بہرتپور مین مادہوسنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب تہے اس راج کی روز افزون ترقی سے جے پور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

جواہر سنگہ ۸۲ ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہوکر پشکر اشنان کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ سے بہ تبادلہ دستار رابطۂ اتفاق و اتحاد مستحکم کیا یہہ امر بہ اشتعال ہر سہائے وگورسہائے مشیران ریاست مہاراجہ مادہوسنگہ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوسنے ایک خط بامتناع معاودت براستہ واقع ریاست خود بہیجا اور ہمدران حال لشکر ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگہ نے والی جے پور کی اس تحریر کو بیوجہہ اور بے معنی تہی لحاظ نکرکے اوسی راستہ سے مراجعت کی اثناء راہ جے پور کی فوج سد راہ ہوئی اور بمقام مانوڑہ دونون افواج مین سخت مجادلہ و خونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگہ باوصف نقصان کثیر کارزمان و وفادار کی صحت و سلامتی سے داخل بہرت پور ہوئے مگر راج جیپور و ریان عنقریب کل نامی سرداروں کے مارے جانے سے تباہ و برباد ہوگیا ماچہڑی یعنی آلور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث بہی یہی لڑائی تہی راو پرتاب سنگہ نرو کہ واسلے ماچہڑی کو مادہوسنگہ نے کسی قصور پر ناراض ہوکر علیحدہ کردیا تہا اوس نے جاکر بہرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگہ کے پاس پناہ لی اور وہان سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگہ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام اور نند رام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے مخرج ہونیکے پر وے بہی اوسکے ساتہہ بہرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے جب مہاراجہ جواہر سنگہ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہوکر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگہ باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے پاتو بغرض حصول رضامندی

मावडा

माचहडी अलवर

اپنے آقا کے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بہرتپور
چھوڑکر آمیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچھوایون کے بہرتپور والون سے برسر
مقابلہ ہوا اس خیرخواہی کے عوض مین مادہوسنگہ نے اوسکا قصور معاف کردیا
اور ماچہڑی کی جاگیر بدستور دیگر سور دعنایت کیا۔
اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہوسنگہ نے بعارضہ سہال
انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی مسندنشینی اور بہرتپور
کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطرخواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین پرتیسر
کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتایج سے کچھوایون کی طاقت اور جے پور کی رونق
وبہبودی مین زوال آگیا مادہوسنگہ نے چند شہر آباد کئے تہے منجملہ اون کے
مادہوپورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط
مقام پر قلعہ رنتہمبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر
جے پور سے دوم درجہ پر ہے۔
مادہوسنگہ کے بعد پرتہی سنگہ دوم راجہ ہوا وہ صغیرسن تہا اسواسطے اوسکے
چہوٹے بہائی پرتاپ سنگہ کی والدہ منتظم ومحافظ ہوئی یہہ چونڈاوتی رانی بہت
اولی العزم اور بلندہمت تہی مگر اوسکی فیروز نامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی
اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض
ہوکر اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلاامداد سرداران اجرائے کار ریاست
کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکھکر
اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آڑہت رام دیوان اور خوشحالی رام

चूंडावतन
अम्बाजी

بوہرہ مصاحب تہے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تہے مگر فیلبان رانی صاحبہ
کے مزاج پر ایسا حاوی تہا کہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تہی تو برس اسکے
عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخر کار پرتہی سنگہ گہوڑے سے گرکر مرگیا اوسکے
انتقال پر یہہ بہی شبہ ہوا کہ رانی نے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی
کرانے کی غرض سے اوسے زہر دلواکر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات
رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہ سے کہ پرتہی سنگہ کی وفات مین
اوسکی خاص غرض تہی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف
ومصلحت کے خلاف تہا پرتہی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا
تہا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہا کرتا تہا دو شادیان ہوگئین تہین ایک
بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے مان سنگہ لڑکا پیدا
ہوگیا تہا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بہی صورت
امن کی نظر نہ آئی تو گوالیار کے لشکر مین بہیجا گیا کہ مہاراجہ سیندہیہ کے ہان
پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسندنشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب رزیڈنٹ
گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲ مارچ سنہ ۱۸۱۲ء گورنمنٹ مین سفارش کی تہی دوسری
دفعہ جب سنہ ۱۸۱۸ء مین سرداران جے پور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہوگئے
اور تیسری دفعہ سنہ ۱۸۲۰ء مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی
مسندنشینی کے واسطے مناسب تہا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہوگئی
تہی مگر اوسکا حال یا تو کسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجہہ مین نہ آیا پرتہی سنگہ
کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسندنشین کردیا اور

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقا ئسابق یعنی راؤ ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی پرتاپ سنگ
کی مسندنشینی پر وہ جے پور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہرطرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمیندارون کو ادا سے مالگذاری راج سے خفیہ منع کردیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر نہوتین اونہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنے کیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راؤ
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلاتعارف جے پور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیرخواہی سے اوس نے راؤ ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج آمیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجائے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج آمیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

لشکر مین راو راجہ ماچہڑی سے ساوی درجہ کی ملاقات کی اوس سنے دلین
حسد مگر بظاہر دوستی کرکے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہرہ خوشحالی رام
کار و بار راج مین با اختیار ہوگیا اوسی اثنار مین باجی کا بہی انتقال ہوگیا اور
راجہ پرتاب سنگہ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کرسکتا اور
راجہ اور بوہرہ دونون حریص تہے اونمین بہت جلد نا اتفاقی پیدا ہوگئی خوشحالی رام
نے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پردہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جنکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہوجاتا تہا جب تک پرتاب سنگہ
سن تمیز کو پہونچا یہی حال جاری رہا اوس نے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین تونگا کی فتح حاصل
ہوئی اور جس سے کچہہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹے پس پا کئے
گئے ۱۷۸۷ء مین اوس نے مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ کے پاس وکیل بہیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس نے جیپور کی کل شکایتون کو سہو کر کے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا ستعین کی اور پرتاب سنگہ
خود اس قوم کے ساتہہ چڑہا بمقام تونگہ کہ لال سوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹہوڑ و کچہواہون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ و ہمدانی افسران
فوج شاہی بہی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی ریاہ کے راٹہور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندہیہ کی فوج کو جسمین ڈی بائنی صاحب کی قواعددان
پلٹن بہی تہی شکست فاش دی سیندہیہ میدان جنگ سے بہاگ کر متہرا کو

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کر سکا راجپوتون کو
فتح کامل حاصل ہوئی راٹہورون نے دہا بہائی کو بہیجکر اجمیر پر قبضہ کر لیا اور
عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کر دیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست
سے بڑی غیرت آئی اوس نے باامداد جوان دی سیند ہیہ کے ایسی قواعددان
فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبہی دیکہنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ
ہوئی راٹہورون نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور
بمقام پاٹن واقع توراوائی کہ جے پور سے شمال مین ہے کچہوایون کے شامل
ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون
کی فوج اوسی اتفاق و اتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا تونگہ کی لڑائی
مین رہا تہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے بآسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع
ہوگیا یعنی راٹہورون کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ آمیر
کو مفتوح ہونے سے راٹہورون نے بچایا ہے اسکا کچہوایون کو رنج ہوا اونہون
نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کر لیا کہ ہم
لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹہورون نے ڈیبائنی
کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر مدد
کے گراپ کو لونگی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبور میدان جنگ سے بہاگے
اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے
عندالفرار راستہ مین عورتون نے بہی گہوڑے چہین لیئے جے پور کے بہاٹون
نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹہور

जनरल कोमटी डिबायनी

पाटन

گہوڑا جوڑا پگڑی موچہین اور تلوار چہوڑکر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہوڑون نے مقام میٹرتہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب نہوے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون نے جودہ پور سے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نآیا اوسکے عوض مین مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے۔

پرتاب سنگہ کے پچیس برس کے عہد مین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست ماچہڑی کے علیحدہ ہونے سے جے پور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگر دنکو متواتر روپیہ دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہو گیا مگر جے پور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زر کثیر برباد کیا اور ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاب سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے ۱۷۹۵ء مین تونگہ کی فتح پر پرتاب سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا۔ ۱۷۹۱ء مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہوڑون سے اتحاد فتح ہونیکے بعد تکاجی ہلکر نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعد ازان امیرخان کو اور پہر سرکار انگریزی کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاب سنگہ یعنی ۱۸۰۳ء سے سیندہیہ کی فوجین بہ تحت ڈیبائنی صاحب و پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر ادقات مال مغروقہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے رہے سمت ۱۸۰۳ء مین جگت سنگہ مسندنشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

عہدکے واقعات لکہنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکہنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک اونکی
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جو وہی رجستی رانیون
و بہٹیانی دا نیان گرد ہوگئین اور پہر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کر دی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کردیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کالی کہوہ
کے مینے دل و جان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کردیا
تجارت مین خلل واقع ہوا زراعت بجاد موقوف ہوگئی کسی وزیر و کرار کو اختیار نہوا دوسرے روز
کوئی انقلاب ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا دیرا ایک باری تاربہی سے تاہم گذرہ کے خیالات
مین پہنچا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتہہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سرداروں کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ بعض شیونراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دونی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دولاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتارنیکے

रसकपूर

कालीखोह

रोड़ाराम

दूनी

تجویز کی اور اگر رس کپور کو ناہر گڈہ مین قید نہ کردیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز नाहरगढ़
پر فورًا عمل کرتے آخر کار بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس
حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے
بالاتفاق کہا کہ آج بیکنٹہہ کا دروازہ کہلا راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسندنشینی کے बैकुंठ
واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور ریکہدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض
راجہ ہوسکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخدوم رئیس نرور کو کہ سندیہ नरवर
نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور
میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو खंगारोत डिग्गी
منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجملہ کوٹہریون
کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسندنشینی خلاف رواج راج اور باعث
حق تلفی رئیس چہلا اور دیگر قریب تر ریکہدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ
کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے
آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع
ہوکر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵- اپریل ۱۸۱۹ء کو مدت معینہ گذر کر لڑکا پیدا
ہوا وہ راجہ ہوا اور نرور والا مفقود الخبر ہوگیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم
تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ
صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑ کر ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مہاراجہ کی ابتک
کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کسیکو متبنی لیا ہے ــ

راج جے پور کی مسندنشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین ہے اگرچہ رئیس حال

قریب تر کوئی نہین ہے مگر راجاوتون کا خاندان بڑا ہے اور پسند کرنے کیواسطے اشخاص بکثرت موجود ہین اگرچہ راجاوت کا لقب پرتھی راج کے خلف کلان کی اولاد کو مخصوص ہے اور چہوٹے بیٹون کی اولاد کو کہڑی دار ہے مگر بعض اوقات یہہ سب راجاوت کہلاتے ہین راجپوتون مین یہہ رواج ہے کہ اگر چہوٹا لڑکا ایکدفعہ بجائے بڑے کے قابض ریاست ہو جاوے تو گو ہمیشہ ایسا نہو مگر عمداً بڑے کی اولاد ہمیشہ کو اوس سے محروم ہو جاتی ہے اور بڑی اولاد کو عمداً چہوٹا متبنی نہین لے سکتا ہے بہگوانداس نے جو پرتھی راج سے تیسری پشت مین تہا اپنی حیات مین سب سے چہوٹے بہائی جگت سنگہ کے بیٹے کو گود لیا تہا اور جگت سنگہ سے بڑے بہائی سور سنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد مین سے کسی کو نہین لیا کیونکہ خاندان حکمران سے بڑے درجہ پر ہونیکی وجہہ سے اونکا استحقاق زائل متصور نہوا اس سبب سے سور سنگہ اور مادہو سنگہ کی اولاد راجہ مانسنگہ کی اولاد سے مختلف خاندان سمجہی جاتی ہے اور مان سنگہ نے اپنی جنگی مہمات اور خوش چلنی سے اپنی نسل کو اور بہی فوقیت دی ہے اس سبب سے مانسنگوت کہ اوسکی اولاد کے لوگ کہلاتے ہین سندہجے پوریا اورون سے زیادہ استحقاق رکہتے ہین اور کوئی دیگر بہر مانہ شاخ نہونے کی وجہہ سے یہہ استحقاق بدستور قایم رہا ہے۔

راجہ مانسنگہ سے مہاراجہ رام سنگہ صاحب رئیس حال تک پندرہ پشتین گذری ہین اور راجہ مان سنگہ یا اون کے بیٹے جگت سنگہ کے بعد بجز کیرت سنگہ کامہ والہ کے جس نے اپنے باپ مرزا راجہ کو مارا تہا اور اسوجہہ سے اوسکی اولاد محروم الارث ہے کوئی بہی رجہ شاخ نہین ہے۔

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جے پور کی سندنشینی کیواسطے تخ
ہونیکا حق اول جہلا، والون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد مین
ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنہین جیند لاے و ہمت سنگہ
و ڈہوکیہ و بہارمل داخل ہین تیسرے سورسنگہ و مادہو سنگہ کی اولاد بڑی کی
اولاد سمجہی جاتی ہے اور پسران برتہی راج کی اولاد اوس سے بہت دور
سمجہی جاتی ہے

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	١	ڈہولا راے	.
कनफुल	٢	کنکل	.
हनूजी	٣	ہنوجی	
जानरदेव	٤	جانڑدیو	.
पजून	٥	پجون	
मालेसी	٦	مالیسی	
विजल	٧	بجل	

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
			کلیان سنگہ چاندلا हिम्मतसिंह ہمت سنگہ راجاوت
महासिंह	۲۲	مہا سنگہ	कुमारसिंह جہوجہار سنگہ جہلار
जयसिंह	۲۳	جے سنگہ اول ملقب بمرزا راجہ	.
रामसिंह	۲۴	رام سنگہ	कीरतसिंह کیرت سنگہ کاسہ والہ
किशनसिंह	۲۵	کشن سنگہ	.
विशनसिंह	۲۶	بشن سنگہ	.
जयसिंह	۲۷	جے سنگہ دوم ملقب بسوائی	.
ईश्वरीसिंह	۲۸	ایشری سنگہ خلف جے سنگہ	.
माधोसिंह	۲۹	مادہو سنگہ خلف دوم جے سنگہ	.
पृथ्वीसिंह	۳۰	پرتہی سنگہ خلف مادہو سنگہ	.
परतापसिंह	۳۱	پرتاب سنگہ خلف دوم مادہو سنگہ	.
जगतसिंह	۳۲	جگت سنگہ دوم	.

भिलाय

شیخاواٹی

اب شیخاوتون کے مجمع کا حال لکہا جاتا ہے جو اصل مین راج جے پور سے نکلکر العقدا
مدت اور اتفاقات زمانہ سے راج مذکور کے برابر زبردست اور صاحب حشمت ہوگیا
ہے اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہے اور نہ اتفاق واحدیت ہے اور
نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العوام ہے مگر صرف بسبب شراکت فواید اور یکسانی حالات
ہر ایک جاگیر کے بنا ہوا ہے مگر یہہ بہی متصور نہین ہو سکتا کہ اس مجمع مین صلاح
و تدبیرات کا کوئی رشتہ نہین ہے کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص یا فواید
عام مین خلل واقع ہوتا ہے سرداران شیخاواٹی تدبیر مناسب کرنیکے واسطے اودیپور
مین جمع ہوتے ہین ۔

बालोजी

راجہ اودے کرن سنہ ۱۳۸۹ع مین آمیر کا حاکم تہا اوسکے پسر سیوم بالوجی کی اولاد
شیخاوت ہین کل ملک جو اب شیخاواٹی کہلاتا ہے اوس زمانہ مین چوہان اور تنور
راجپوتون مین منقسم تہا اوس سے پیشتر تو اون کے بزرگ دہلی کے بادشاہ
تہے مگر اسوقت مین بہی اونہون نے جسقدر مسلمانون کے زور شمشیر سے
لا بد آئی اوس سے زیادہ کسی کی اطاعت نکی ۔

अमरतस

اگرچہ ابتدا مین علاقہ امرتسر کی جایداد بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر نہ معلوم کس
سبب سے اوسکے نبیرہ شیخ جی کی شہرت زیادہ ہوئی اوسکو کم جانتے ہین ۔

शेखजी

بالوجی کے تین بیٹے تہے ۔

کہارد کہیمراج موکلجی

मोकलजी

खारद खेमराज

वालापोता

कुमन

शेखबुरहान

अचरोल

انمین سے اول اپنے باپ کی جا پر امرتسر کا مالک ہوا دوسرے کی اولاد بالاپوتو
مشہور ہوئی کہ اونمین سے ایک کچہواہون کی بارہ کوٹہری مین داخل ہے تیسرے
کا بیٹا کومن تہا اوسکی اولاد کو ہاوت کہلاتی ہے اور اب بہت کم ہے
موکل جی کے ایک اہل اسلام صاحب کرشمہ فقیر کے معجزہ سے جسکی دعانے اس
لاولد سردار کو اس گروہ عظیم کا کہ راجپوتانہ کے جز و اعظم پر قابض ہے مورث اعلیٰ
بنایا ایک لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کا نام شیخ جی رکہا گیا اس فقیر کا نام شیخ برہان
تہا اور وہ اچرول سے چہہ میل اور موکل جی کے مسکن سے چودہ میل پر
ایک مقام پر رہتا تہا چونکہ اوسی زمانہ مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا
تہا غالباً یہہ شخص ملّانہ تہا کہ جنگجو مگر غیر متعصب راجپوتون کو راہ اسلام پر لانے
کیواسطے یہان ٹہیر گیا تہا اس نظر سے کہ اگر یہہ لوگ اسلام قبول نکرینگے تو بہی
خاطر داری و مہمان نوازی تو ضرور کرینگے دورہ کرتا ہوا شیخ برہان امرتسر مین
بہی پہونچا اور موکل جی سے سوال کیا کہ کچہہ ہمارے واسطے بہی ہے اوس نے
جوابدیا باباجی جو آپ چاہین وہی ہے اوس نے صرف ایک پیالہ دودہ مانگا
موکل جی نے بخوشی دینا کیا شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ شیخ برہان نے خالی
بہینس کے تہنون سے بمقدار کثیر دودہ نکالا موکل جی کو یقین ہوا کہ وہ اور
بہی معجزہ کرسکتا ہے اور اوسکی التجا کی کہ آپ کے ذریعہ سے مین لاولد نہ ہون
تہوڑے دنون بعد اوسکے لڑکا ہوا فقیر کی ہدایت کے بموجب اوسکا شیخ جی نام
رکہا گیا اوس نے یہہ بہی نصیحت کی تہی کہ لڑکے کو بہی یعنی ڈورہ پہنایا جاوے
جب وہ اوتارے درگاہ کے گنبد سے باندہا جاوے وہ نیلہ کور تہ لڑلی

پہنا کرے سور کا گوشت نکہاوے اور ہر ایک گوشت سے جسمین خون رہے
یعنی جو شرعاً ذبح نکیا گیا ہو پرہیز کرے اور ہر ایک شیخاوت کے لڑکا پیدا ہونے پر بکرا
حلال کیا جاوے کلمہ پڑہا جاوے اور بکرے کا خون بچہ پر چہڑکا جاوے اب
اگرچہ چارسو برس گذر گئے ہین مگر جو امور ہوکل جی سے قبول کیدے تہے شیخاوتو
مین یہ دستور جاری ہین جنگلی سور کو جو قدیم سے راجپوتون کی پسندیدہ غذا
ہے اور کم سے کم سال بہر مین ایک دفعہ کہانا فرض ہے شیخاوت شکار بہی نہین
کرتے ہین اور اگرچہ بدہی کا درگاہ مین لڑکا ناچہوٹ گیا ہے مگر اون کے نیچے بدہیان اور
نیلہ کورتہ ٹوپی پہنتے ہین علاوہ اسکے زرد نشان پر کہ شیخاوتون کا خاندانی جہنڈا
ہے نیلی جہنڈی اور لگتی ہے شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ جنہون نے غفلت
یا بعد مسافت یا بے اعتقادی سے بدہی کے درگاہ مین رکہنے مین کوتاہی کی
ہے وہ پہلے پہولے نہین ہین اور سب سے زیادہ راجپوتون کی سریع الاعتقادی
اور بے تعصبی اس سے عیان ہے کہ باوجودیکہ اس تمام دیہات متعلقہ امیرز
ضبط ہوگیا ہے شیخ برہان کی درگاہ ابتک سرنا یعنی جاے پناہ گنہگاران سمجہی
جاتی ہے اور اوسکی اولاد کے سو قبیلون کو جو قصبہ ٹاآرہ مین رہتے ہین معافی
مل رہی ہے ـ
شیخ جی نے اپنی موروثی ریاست مین گردنواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا
اور تین سو ساٹہہ دیہات کو قبضہ مین لیکر اپنی حکومت اور اقتدار کو مستحکم کیا کہ اس
سے اوسکے سرپرست والی آمیر کو حسد ہوا وہان سے فوج متعین ہوئی مگر اوس
نے پتہنے پٹہانون کی مدد سے اوسکا خوب مقابلہ کیا مگر اوسوقت تک والی آمیر کو اپنا

तारा

पन्ने

آقا سمجھتے تھے اور ریاست مین جو جھگڑے پیدا ہوتے تھے بطور خراج دیتے
تھے اسپر تنازع پیدا ہوئی اور شیخاوالی آمیر کے راج سے علیحدہ ہو گئی اور جب تک
راجہ سوائی جے سنگھ نے سلطنت کا صوبہ ہونیکی رسوخ سے اونکو مطیع و خراج گزار
کیا خود اختیار رہے شیخ کے بعد رآے مل اور راے مل کے بعد سوجا ہوئے سوجا
کے تین بیٹے ہوئے لون کرن رآیسل گوپال لون کرن موروثی ریاست امرسر
اور اوسکے تین سو ساٹھہ دیہات کا مالک ہوا اور چھوٹے بہائیون کو لانبی اور
جہاڑلی جاگیرین ملے رایسل سے شیخاوتون کی ایسی ترقی ہوئی کہ جیسے ذی شعور
و بہادر و صاحب نصیب راجپوتون کی ہونی چاہیے۔

لون کرن کا دیبی داس نامی بقال کہ یہہ قوم محنتی ہوشیار اور زیرک ہوتی ہے
کامدار تہا اتفاقاً ایک روز لون کرن اور دیبی داس کے درمیان بحث ہوگئی
دیبی داس کہتا تہا کہ خدا تعالے کی مقدم نعمتین ہوشیاری و خوش نصیبی ہین اور
صرف وراثت سے ہزار درجہ فایق ہین اور لون کرن اوسکے خلاف کہتا تہا تہا تک
طول کھینچا کہ لون کرن نے دیبی داس سے کہا کہ لانبی مین رایسل کے پاس جاکر
اپنی ہوشیاری اور خوش نصیبی کا امتحان کر دیبی داس اسطرح حیلتا موقوف
ہوکر اور اپنے مال و اسباب و اہل قبیلہ کو لیکر فوراً لانبی کو چلا گیا وہان رایسل
نے بڑی جہانداری کی مگر اوسکی جاگیر مین اسکے گذارہ کی گنجایش کہان تہی اور
نہ وہان ممکن تہا کہ وہ اپنے قول کی تصدیق پہونچاوے اوس لئے دار السلطنت
کے جانیکا ارادہ کیا اور رایسل کو بھی اپنے ساتھہ چلنے اور طالع آزمائی کرنے
کی صلاح دی رایسل بھی بہادر اور بلند ہمت تہا مگر پچیس سوار سے زیادہ جمع نکر سکا

रायमल
सूजा
लूनकरण
रायसल
गोपाल
लांबी
नाडरी

देवीदास

اوہنین کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ مین دہلی پر کوئی پٹھان حملہ آور ہوا تہا اور
بادشاہی فوج اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار ہو رہی تہی یہہ بہی اوسمین شامل ہوا
لڑائی مین اوسکے ہاتہہ سے دشمن کی فوج کا ایک افسر مارا گیا اس جیسے رستم کی
سبکو تلاش ہوئی مگر وہ عمداً اپنے ہموطنون کے لشکر سے علیحدہ فروکش ہوا تہا
اس بہادر کی تلاش کیواسطے فوج کے کل سردارون کی دعوت ہوئی اور
ہر ایک سردار سپہ سالار کے روبرو ہوکر گذرا اوس نے رایسل کو شناخت کیا اور
شاہنشاہ اکبر کی خدمت مین پیش کیا اوس نے بعطاے خطاب رایسل درباری
و پرگنات ریواسہ و کانسلی کہ اوسوقت تک چندیلہ راجپوتون کے قبضہ مین تہے
ممتاز کیا اوسکے بہائی ٹون کرن کو بہت حسد ہوا اور وہ اوسکے جانے پر بہت
ناراض ہوا مگر بادشاہی حکم کے مقابلہ مین اوسکی خفگی کیا پیش جاسکتی تہی یہہ
اوسکی ترقی کا آغاز تہا کیونکہ اوسکو ان پرگنات پر قابض ہوئے دیر نہوئی تہی
کہ بہٹنیر کی فوج کشی مین شریک ہونے کیواسطے اوسکو بلایا گیا اس لڑائی کے فتح ہونے
پر اوسکی اور بہی عزت ہوئی کہنڈیلہ اور اودے پور کہ اوسوقت تک نربان
راجپوتون کے قبضہ مین ہے اور ملے اوس نے نربانون کو بیدخل کر کے اپنا قبضہ
کرلیا۔

اسوقت سے کہنڈیلہ شیخاواٹی کا صدر متصور ہونے لگا اور رایسل کی اولاد کہ
کل جنوبی شیخاواٹی مین ہین رایسلوت کہلانے لگی تہوڑے دنون بعد رایسل نے
اودے پور پر بہی قبضہ کیا یہان بہی نربان ستہے اور شہر کا نام کسو نبی تہا راناپرتاب
والی میواڑ کے مقابلہ مین شاہی فوج کا افسر مانسنگہ مقرر کیا گیا تب اوس کے

रेवासा
कासली
चंदेला
भटनेर
खंडेला
उदयपुर
निरवान
रायसलोत
कसुंबी

سا ہورا مل بہی تہا اوسکے انتقال کا حال کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہے مگر
اوسکی تاریخ سے راجپوتون کی بہادری اور دیبی داس کے قول کی راستی بخوبی
تحقیق ہوتی ہے ۔

رایسل کے انتقال پر بہت آراستہ اور مالامال ریاست تہی اوس نے اپنی سات
بیٹون کو جنکی اولاد مختلف نامون سے مشہور رہی حسب تفصیل تقسیم کردی تہی ۔

गिरधर	۱	گردہر	جسکی اولاد گردہر جیکی کہلاتی ہے		کہنڈیلہ اور ریواسہ
लाडखां / खाचरयावास	۲	لاڈخان	ایضاً	لاڈخانی ایضاً	کہاچریاواس
भोजराज	۳	بہوجراج	"	بہوجانی "	اودے پور
तिरमलराव	۴	ترل راؤ	"	"	کاسلی
परसराम / बाई	۵	پرسرام	"	پرسرام پوتہ	بائی
हरराम / मुंदरी	۶	ہررام	"	ہررام پوتہ	موندری
ताजखां	۷	تاج خان	"	تاج خانی	—

گردہر اپنے باپ کی طاقت اور جوانمردی کا وارث ہوا اوس نے بادشاہ سے
راجہ کہنڈیلہ کا خطاب حاصل کیا اس زمانہ مین سلطنت مین بدنظمی ہوگئی تہی اور
میوات کے باشندون نے بہت سرکشی کی تہی گردہر نے اپنی مختصر مگر جرار فوج سے
اونکو شکست دیکر پست کیا مگر اوسکا فروغ زیادہ نہ رہا ایک اتفاقیہ نزاع سے
جمنا مین نہاتا ہوا قتل ہوا ۔

اس سردار کے ہمراہیون مین سے ایک شخص آہنگر کی دوکان پہ تلوار صیقل کرانے
گیا وہان سے کسی مسلمان نے اول اپنی زبان مین اوس سے مذاق کیا اور پہر

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکہدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بحدیکہ پگڑی سر پر جالگی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے مسخرہ کا سر تن سے علیحدہ کردیا وہ امراء سلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا وہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ کہنڈیلہ پر حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا تہا اور برہنہ تن و تہیدست غسل کررہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پر کل ہمراہی اور خود راجہ کو قتل کیا۔

گردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکاداس وارث ریاست ہوا مگر جلد رئیس منوہرپور پر اولاد رتمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش کرکے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہرپور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگہ جی کا اَنش رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑسکتا ہے دوارکاداس اوسکی چالاکی کو سمجہہ گیا مگر بخوشی منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بے باکانہ شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگا کر اور مالا پہنا کر حسب قاعدہ پرستش اوسکو ڈنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو چاٹ کر کر حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کردیا۔

بادشاہ نے اوسکے معجزہ پر نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ اوس نے عرض کی مین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے کام کا حکم نہوا کرے دوارکاداس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان لودہی کے ہاتہ سے مارا گیا تہا اور شجاعون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے ہاتہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پر بادشاہ کا

द्वारिकादास
मनोहरपुर
नृसिंह
इष्ट

الیسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکا داس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکر بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر لودہی بہاگنے والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکا داس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیر سنگہ دیو جو دکن کی مہم مین مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کرکے برنالہ کا حاکم مقرر ہوا دوارکا داس کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خود مختاری سے بادشاہ کی نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کل امراء سلطنت اور کل راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے تحت مین تہا۔

بیر سنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین رہا اور امر سنگہ ـ شیام سنگہ ـ جگدیو ـ بہوپال سنگہ ـ تہوکری سنگہ ـ اور پریم سنگہ کو جاگیرین ملگئین جس زمانہ مین راجہ بیر سنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کرلئے مین یہہ سنتے ہی چار سوار لیکر کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہا کر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت کیواسطے کہا کہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چرا لیجاوے تو چاہیے شاہراہ مین سونا رکہکر سو جا کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیر سنگہ دیو کو اپنے سعادتمند بیٹے کی ادائے فرایض حاکمانہ کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانیت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

...र सिंहदेव
...रनाला
अमरसिंह
श्यामसिंह
जगदेव
भोपालसिंह
कीरतसिंह
प्रेमसिंह

اور وہان ہی مر گیا۔
بعد ازان بہادر سنگہ راجہ ہوا اور اورنگ زیب کے ساتہہ دکن کی مہم مین فوج
لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ
نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑ کر چلا گیا اوسکا منصب دارون مین سے نام
کٹ گیا - اوسی زمانہ مین ظالم نے ہنود پر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے
مندرون کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے
اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے
نام کو بٹہ لگاکر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور ترک
مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ بہوجراج خلف
دوم رائسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رائسل کیسی بہادری سے اوس نے
مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے
وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے
فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل
نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رائسل کی اولاد مین نہین ہون جو ٹہاکر کے مندر
کو توڑنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے
اسطرح وہ ساتہہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس کے
شامل ہوئے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوئے بادشاہی سالار نے اس غیر معلوم
مقابلہ کی خبر پاکر باتو بخوف بہادری راجپوتون کے پاس قلیل جمعیت کی بہت مقابلہ
فوج کثیر پر خوش ہوکر اونمین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور اون سے

सुजानसिंह चापोली

کہا کہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کردو لیکن اگر اطاعت کرلو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑنے پر قناعت کیجاوے اونہون نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی جب وہ نمانا تو ایک نے مٹی کے ڈلے اوٹہا کر کہا کہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس ہمت پر دشمن بہی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کردیا اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہتی صرف اثنا راستہ محل واقع بالائی کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا ان مین سے ایک گروہ تو دروازہ پر بیٹہا اور خود سجانسگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمہ اجل ہوئے فوج نے مندر مسمار کردیا اور بت کو شکست کرڈالا اور سجانے اوسکے اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہو جسمین اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت مین دلیری وہمت سے مر مارکرنیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندرون نے قدیم اہلکاران ملکی ومالی کو بدستور بحال رکہا ۔

بہادر سنگہ اوسی قرب وجوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ محصول لیتا رہا کچہہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ وا گذاشت ہوگئے

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ پہر ملک پر قابض ہو گیا مگر بادشاہی فوج کو رکہہ لیا اور اوسکی تنخواہ ادا کرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ اور اودے سنگہ ہوئے

कैसरीसिंह
फ़तहसिंह
उदयसिंह

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چہوٹے بہائی فتح سنگہ کو ساتہہ لیکر لشکر شاہی مین گیا سردار منوہرپور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی لشکر مین موجود تہا اور کہنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہو گیا تہا کیسری سنگہ کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گہر مین نزاع کرادیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان نے جب دیکہا کہ آپسمین فساد کرکے بگڑ جاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کل جایداد پانچ حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسر سنگہ کے پاس رہے قصبہ بہی اسطرح منقسم ہو گیا دونون بہائیون مین آمد رفت و گفت و شنود نرہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بود باش اختیار کی اور جب وہ کہنڈیلہ مین آتا فتح سنگہ چلا جاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ فتح سنگہ کو مارکر جس تعہد سے پنجاوتون مین منوہرپور والون کا رسوخ ہو گیا ہے اوسکو فتح کرنا چاہئے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا اور مرواڈالا مگر مفسد دیوان کو بہی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ تلوار کا پہلہ اوسکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہوکر مرگیا۔

केसरीसिंह
फतहसिंह
गौड़जी
कावटा

کیسری سنگہ کو اپنی کل حکومت اور گیا ہوا ملک و مال از سر نو حاصل کرنے کے بعد
یہہ خیال پیدا ہوا کہ خراج شاہی جو ریواسے کی بابت خزانہ اجمیر مین اور کہنڈیلہ
بابت نارنول کے خزانہ مین دیا جاتا تہا بند کر دیا جاوے سید عبداللہ وزیر
نے اوسکی سزا دہی کیواسطے فوج متعین کی رائیسل کی اولاد کے کل ٹہاکرون
نے ترک کے مقابلہ کیواسطے فوج جمع کی بلکہ اونکے دشمن رئیس منوہر پور نے
بہی بحمایت قومیہ اپنی فوج لیسر ورمی دہا بہائی متعین کی اسطرح کیسری سنگہ نے
بجمعیت کثیر قصبہ دیولی کے پاس بادشاہی فوج کا مقابلہ کیا جسوقت تنخواہوں
کی فتح ہونیوالی تہی منوہر پور والون کو از سر نو حسد و عداوت پیدا ہوئی اور
میدان جنگ مین سے علیحدہ ہو کر بہاگ گئے پہر ران حال کا نسلی کار ئیس مارا
گیا اور تکمیل تباہی کیواسطے دانتہ کا لاڈخانی سردار بنظر فوائد خود ریواسہ پر
قابض ہونے کی غرض سے لڑائی سے کنارہ کش ہوا کیسری سنگہ اس خرابی کے
عین وقت مین بہت ناامیدی سے پکارا افسوس اگر فتح سنگہ ہوتا تو وہ اسوقت
بچہوڑتا مگر پہر بہی رائیسلوتون کیطرح مرنے پر آمادہ ہو کر لڑتا رہا اودے سنگہ
نے برادر خورد کو میدان جنگ پر طلب کر کے گہر جانیکے واسطے کہا اوس نے
ایسے حکم کی کہ باعث ذلت تہا اطاعت کرنے سے انکار کیا بلکہ کیسری سنگہ کو جانے
کیواسطے کہا اوس نے کہا مجہکو اب زندگی نہین چاہیئے میرے نام پر دو داغ
تو پہلے ہی سے لگ رہے اول اپنے بہائی کا قتل کرنا اور بیکانیر کے چارنون کو
شادی کی خیرات نہ دینا اگر یہان سے بہاگونگا تو تیسرا داغ اور لگیگا آخر کار اوسکی
کہنے سے اودے سنگہ چلا گیا اور کیسری سنگہ نے ہرچند اپنے اور اپنے چچا

नारनौल

देवली

दौसा

محکم سنگہ کا گوشت وخون تصدق کر کے دیوی کی پوجا کی مگر کچہہ کارآمد نہوئی شاہی
فوج غالب رہی کیسری سنگہ مارا گیا اودے سنگہ کو گرفتار کر کے اجمیر لیگئے وہان
تین سال قید رہا اسوقت اودے پور کانسلی کو سرداروں نے کہنڈیلہ کی فوج
کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امر اودے سنگہ کے حق مین مضر
پڑی قبل بجا آوری اپنے ارادہ کے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا شبہ
اودے سنگہ کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پہ حملہ کیا اور دیونا تہہ اور تین سو
ترکون کو قتل کر ڈالا صوبہ دار نے اودے سنگہ سے صلاح لی اوس نے بشرط
رہائی پہر قابض کر دینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو اوّل مین چہوڑ کر رہا ہوا
اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا کیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ
لیکر کہنڈیلا اوسکو دیدیا۔
اودے سنگہ نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کر کے بالعوض دغابازی کے
منوہر پور والہ کو سزا دینا چاہا دیا بہائی جو مشیر افسر فوج ہو کر آیا تہا بہر متعین ہوا
مگر اودے سنگہ کے مقابلہ کی تاب نلا کر بہاگ گیا منوہر پور کا محاصرہ ہو گیا
ادنہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اور کسیطرح چارہ نہین تو کہیتڑی کے
دو ٹہاکر ان اولاد نونکرن کو جنکی دیپ سنگہ کانسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت
تہی منوہر پور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگہ سے کہلا بہیجا کہ منوہر پور
کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی
شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگہ فتح منوہر پور
کی قابلیت نہ دیکہکر دیپ سنگہ کا متعاقب ہوا دیپ سنگہ اوسکے مقابلہ کی تاب نلا کر

جے پور مین پناہ پذیر ہوا اور منوہر پور محفوظ رہ کر کانسلی معرض زوال مین آلی
آمیر مین اوس زمانہ مین سوائی جے سنگہ راجہ تہا اوس نے دیپ سنگہ کی بہت
خاطر کی اور بشرط اطاعت و خراج گذاری دستگیری کا اقرار کیا دیپ سنگہ نے
اقرار ادائے چار ہزار روپیہ خراج سالانہ کر کے آمیر کی اطاعت اختیار کی۔
اسطرح مدت دراز کے بعد شیخاوتون کے مجمع پر آمیر کی مداخلت از سر نو شروع
ہوئی اتفاقًا اوسی زمانہ مین راجہ آمیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا
اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و بیشنو و پروہتون کو طلب کر کے
کہا کہ دان لینے والا کون ہے سردار کانسلی نے دامن پہیلا کر کہا مین دان
مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہو کر پوچہا تہا کہ کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی
مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست
منظور ہوئی۔

یہہ حال سنہ ۱۷۱۶ء مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرت پور کی طاقت روز
بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی اور چہوٹے چہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بہ تحت
جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قرولی۔ بہدادر۔ شیوپور وغیرہ
کے ساتہہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بہی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت
غفلت اودے سنگہ کو تاکید و تنبیہہ ہوئی مگر باوصف دو طرح کی افسری راجہ جے سنگہ
کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو
کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہو کر چلا گیا اور ٹہیک اوسوقت مین
کہ تہون فتح ہونے والی تہی چورامن والی تہون اور سید وزیر کی صلح

करोली
भदावर
श्योपुर
धून

चूरामन

کرادی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور جورامن کو شکست ہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بازید خان کو لیجا کر اودے سنگہ کے قلعہ اودے گڑہ کو گہیر لیا اودے سنگہ نے ایک مہینے مقابلہ کیا مگر آخر کار تنزو واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ نے کلید قلعہ پیش کرکے فتحمندسے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط خراج گزاری آمیر معاف کردیا اوس نے مثل سردار کے ایک لاکھہ روپیہ سالانہ خراج دینے کا اقرار نامہ لکہدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری دفعہ بیس ہزار معاف ہوکر پینسٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب تک پٹھان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کرکے اوسکی تعداد غیر معین کردی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار لیکر یاد کرکے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے پیشتر ہوئی تہی پہر بحال کردی یعنی تین حصہ سوائی سنگہ کو دلواکر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصے پہر سنگہ خلف فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجہکر بامداد باغی لاڈکہانیون کے یکایک حملہ کرکے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ نے بامداد فوج جے پور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ پہر نرو کو چلا گیا اور تاحیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک نہ زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی اور کشن سنگہ

पिपरोली
پیرولی مین رہا مسند نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہو سنگہ کی
ایسی خیرخواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہو سنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
इन्द्रसिंह
منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کلی کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور اندر سنگہ نبیرہ
देवसिंह
دیوسنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی چند مہینے
परसोली
تک اندر سنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر پرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر بغیر متوقع حسن اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلاوطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اور اس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہرچند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبور اونہون نے انتقام کا وہ طریق
चांदी
اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چاندی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو مکروہ وملعون
ब्रह्महत्या
کیا کہ اسطرح بندرابن داس برہم ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوست رشتہ داران
نے بہی اوسکو خارج از برادری کردیا مادہو سنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کرلی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندر سنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جےپور کی فوج بہ تحت لوہرہ خوشحالی رام راؤ ماچہڑی پر چڑہائی کی تہی

اوسمین شامل ہوگیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچھا کام دیا اور پچاس ہزار روپیہ دیکر اپنا کہنڈیلہ کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جےپور حاصل کیا مگر دونون سرداری مین کہ ہر ایک علیحدہ محل اور قلعہ رکہتا تہا متواتر جنگ و جدل ہوتی رہی۔
بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ہونے سے دعوی برابری کرتا تہا اوس نے اودے گڈہ پر حملہ کیا اور رگناتہہ سنگہ پسر خورد بندرابن اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تہی اور تین گانو اوس نے اپنی جایداد مین اور شامل کئے تہے بندرابن نے اپنے مخالفون مین تفرقہ پیدا کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگناتہہ سنگہ مع اپنے بہتیجے پرتہی سنگہ ٹہاکر رانولی اور اپنے متوسلون کے فتح گڈہ کا محاصرہ چہوڑکر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر کہنڈیلہ کو جاتا تہا کہ اونہون نے اثنار راستہ اوس سے لڑائی شروع کردی شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہوکر فریقین کی آمد و رفت موقوف ہوئی ہمدران حال فتح گڈہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور نا ہر سنگہ چرانہ والہ کہ قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تہا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا کہ باپ بیٹے چچا بہتیجے بہائی ایک دوسرے کی خونریزی کرتا رہا آخر کار متخاصمین تنگ و لاچار ہوگئے اور صلح ہوکر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔
اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راو راجہ پاچہڑی اور فوج شاہی شیخاواٹی مین آکر سرداردن سے مطالبہ زر کیا اور نول سنگہ ٹہاکر نول گڈہ

कोचरी

रानोली

चिराना

नवलगढ़

खेतड़ी
बिसाऊ
साधानी

اور باگہہ سنگہ ٹہاکر کہیتڑی اور سورجمل ٹہاکر بساؤ وغیرہ سرداران ساداتی
کو جو روپیہ نہ دے سکے گرفتار کر کے لے گیا اور ان سے کئی لاکہہ روپیہ
لیکر رہا کیا انہون نے یہہ روپیہ زمینداروں اور ساہوکارون سے
وصول کیا۔

بندرابن نے حسب ہدایت برہمنان بطور کفارۂ قتل برادران وعزیزان
کے قطعات اراضی اور زرکثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ
نے اعتراض کیا اسکا انجام یہہ ہوا کہ بندرابن اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو
اور محصول راہداری کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکے
بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگناتہہ سنگہ کوچری مین مالک رہے گوبند سنگہ
زیادہ عرصہ تک حکمران نرہا جس سال مین مسندنشین ہوا اوسی مین تلملت
بیدار کی شکایت سنکر حسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع
زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثناء راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیجرولی کا راجپوت
تہا کوئی بیش قیمتی چیز گم ہوگئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کر کے زجر
و توبیخ کی ہر چند اوس نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا مگر بذیرا نہوا
مجبور جب دیکہا کہ گہر پہونچکر سزاے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو
قتل کر ڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سورجمل ٹہاکر دودیہ

दोदया

باگہہ سنگہ جوان سنگہ رنجیت سنگہ نرسنگہ داس مالک ریاست ہوا باوصف
نااتفاقی باہمی وتاکید وتنبیہہ ومطالبہ زر افواج شاہی وراج آمیر کے مجمع
شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت

بتغلیہ صرف برائے نام رہگئی تہی اور راجہ جے پور سوائے ادائے خراج و
اطاعت کے اون کی خود اختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تہا مگر اب ایک
اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ باوصف ہندو ہونیکے مسلمانون سے زیادہ
ضرر رسان تہا میڑتہ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہٹے ملک شیخاواٹی مین
غارتگری وکشت وخون کرنے لگے اور بعزم حصول زر سرداران اور اونکے
بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال واسباب بیچکر اون کے عوض
زر کثیر ادا کرتا یا مدت تک قید رکہنے سے شب وروز کے کوچ ومقام مین اونکی
ہی قیدیون کا رکہنا گران ہوجاتا تب اوسکو رہا کرتے تہے —
جنگ میڑتہ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر بائی پر حملہ کیا باشندگان
قصبہ اون کے خوف سے مال واسباب لیکر گرد نواح کے دیہات کو بہاگ گئے
اسّی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تہی سو برسر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک
ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کہنڈیلہ کو
روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہوگا تو گنگ پر ٹہر گئے اور ایک
پنڈت کو داو اندر سنگہ کے پاس بہیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ
اور تین ہزار روپیہ گہوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو
سردار جنہون نے راجگان کہنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتہ
مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تہا
اون کے ساتہ دو اہلکار مال بہی بطور اول کے آئے مگر مرہٹون نے اون کو
قبول نکرکے سردارون کو اول مین رکہنا چاہا اسپر اونمین تکرار ہوئی نول سنگہ

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکرسکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مرگیا دلیل
کے ساتھیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بھی سب مارے گئے عین اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہو رہے تھے اندر سنگہ بھی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جا اوس نے کہا یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اپنے
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لئے بغیر جاکر ذلت اوٹھاؤن اور اپنے گہوڑون
کو چھوڑ کر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آ گئے صرف دلیل سنگہ
چند زخم کہا کر جانبر ہوا۔

پرتاب سنگہ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کے ساتھ بمقام
سکرائے کہنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پر تہا ٹہرا اور ضمیر سن سردار کو بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گہاس فروخت کی اور زر معاملہ ادا
کیا تب مرہٹے ساوہ پانیون کے ملک کو روانہ ہوئے اول حملہ کر کے اودیپور کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کر کے جہو جہنون سنگہانہ اور کہیتڑی کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگہ
اور نر سنگ نے کہنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر وے کہنون کی ظلم و تعدی سے
ہنوز سبکدوش نہوئے تھے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگہ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دینی کر کے صلح کر لی مگر نر سنگ داس نے
اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگہ سردار سیکر نے
کہ راو ترمل کا نسلی والد کی اولاد مین تہا کہوہ و لوہاگر وغیرہ پچیس محالات کو چہین
کر اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے ساز کر کے اس

सिकराय

सीकर

खोह
लोहागर

موقع کو ریواسہ پر حملہ کرنے کے واسطے مناسب سمجھا تھا مگر اوسکے انتقال سے ارادہ فسخ ہوگیا اوسکے اولاد نہ تھی اسواسطے لچھمن سنگ خلف ٹھاکر شاہپورہ کو متبنی لیا مگر دربار جے پور نے جسطرح کہ رئیس سیکر کو کمال بے انصافی سے خفیف برادرون پر ظلم کرنے مین مدد دی تھی اوسیطرح نند رام ہلدیہ برادر دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کرکے سیکر پر حملہ کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشتہر ہوتے ہی بار و ٹھیہ لوگ اپنی اپنی جاگیرون کے واگذاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگیی تہین راج کی فوج مین شامل ہوے علاوہ خود رئیس کہنڈیلہ کے سرداران کا نسلی بیلارہ اور دیگر سرداران خاندان ترمل بہی شریک ہوئے بلکہ ساد ہانی بہی جنہون نے ابتک راجپوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تہی روز افزون ریاست سیکر کے پست کرنے کی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہوگئے مگر دیبی سنگ جس نے کل ملک کو ناراض کیا تہا اوسکے نتایج سے غافل تہا اور جو ملک حاصل کیا تہا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی تہی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ و رسم تہی کہ اب کارآمد ہوئی ایک چونڈاوت سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابہائی ملکر ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس متوفی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتھ سے خراب نکرائیے اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے بچہکو بچا آور ی حکم دربار مین تامل ہو جاوے کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کرلو تاکہ میری نسبت گمان سازش

रेवासा

शाहपुरा

हलदिया

बिलारा

तिरमल

चूंडावत

نہوئی چونکہ دیبی سنگہ کا خزانہ فتح پور کے قایم خانیون کی لوٹ سے مالا مال تہا
ہلدیہ کی صلاح پر بہ آسانی عمل ہوگیا اوسکے پہونچنے سے پیشتر سیکر مین دس ہزار
آدمی موجود ہوگئے برائے نام شہر کا محاصرہ اور بمقدار کثیر باروت و گولہ خراب
کرکے اوس نے بذریعہ اپنے بہائی وزیر دربار کو لکہا کہ بغیر اسکے کہ روپیہ
آدمی اور وقت کا نقصان عظیم اوٹہایا جاوے سیکر کا فتح کرنا ممکن نہین
اسواسطے مناسب ہے کہ شرایط اطاعت کو منظور کرلیا جاوے اور بلا انتظار
جواب اس تحریر کے اوس نے دولاکہہ روپیہ بابت نذرانہ راج اور ایک لاکہہ
روپیہ اپنا لیکر فوج برخاست کرلی اور سیکر کو بدستور ملک گیری کرنیکی اجازت
دی اور اوسمین وقتاً فوقتاً کہنڈیلہ سے بہی مدد ہوتی رہی پرتاب سنگہ نے
نرسنگ داس کی ذلت کو جو راج کی عدول حکمی سے ہوئی تہی موقع مناسب
سمجہکر چاہا کہ بزرگون کے وقت کا نزاع طے کرکے دونون حصون کو اپنے
قبضہ مین لاوے اور اس مراد سے کل ریاست کی خراج گذاری اور اپنی
فوج سے نوکری کرنا اور علاوہ اوسکے نذرانہ کثیر ادا کرنا منظور کیا قریب
تہا کہ ہلدیہ بہی اس درخواست کو منظور کرے مگر راول اندرسنگہ والی سامود

इद्रसिंह
सामोद
वाह

سرداروں تہا وتان نے نرسنگ داس کیطرف سے مداخلت کی اور اپنی بابہہ
یعنی قول سے طلب کرکے اوسکو کل حال سے آگاہ کیا کہ تمہارے دشمن کے نام
پٹہ ہوتا ہے اور اوسکو کہنڈیلہ دیا جاتا ہے لیکن اگر اب بہی تم راج کے حکم
کی تعمیل کرو تو مین ملتوی کرا سکتا ہون مگر نرسنگ داس نے مطلق منظور نہ کیا
کہ آخر کار راول نے اوسکو اس سے اپنے لشکر سے باہر جانے کی اجازت دی

کیونکہ اگر اوسکو ٹہیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پڑتا اور اپنے اوپر بھی
آفت لاتا اسواسطے ساٹھہ آدمی ساتھہ دیکر اوسکو سرتام نول گڈہ پہونچادیا
اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبند گڈہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے
سردار چوہون پر تاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوس نے جواب دیا
مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکھہ لونگا۔

چوہون اور ساہود ناتہاوتون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول
کا لقب ہے اور وہی گروہ کثیر ناتہاوتون کا سرپرست ہے مگر دونون خاندانون
مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بھیجدینے پر اندرسنگہ پر عتاب
ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب
حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی
کی نظر سے اندرسنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتھہ نوکری پر تہا
حکمنامہ ضبطی ساہود جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامہ
کو سر پر رکھا اور ساہود جاکر مع اپنے قبایل اور مال و اسباب کے مارواڑ کو
چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو پیپلیہ جاگیر مین ملا اندرسنگہ نے جب دیکہا
کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچھواہون کی زمین مین مرے
وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس نے اپنے سوام دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے
ناواجب حکم کی تعمیل نکرکے پر سر مقابلہ ہوجاتا تو بیجا نہ تہا۔

पीपलया

स्वामधर्म

اسطرح پرتاپ سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کرکے اوس دروازہ کو جہان سے
اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بخوبی عمل

و دخل کرکے ریواسہ پر چڑہا اوسکو فتح کرکے بامداد ہلدیہ گوبندگڑہ کا محاصرہ کیا وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر بمقام گوڈہ فروکش تہا کہ رانولی کے سرداً نے جو ابتک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مدد پر تہا اپنے کامدار کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ڈگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کرکے حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔

وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعت رکہکر اشارہ کردیا کہ گوبندگڑہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سوجمل و باگہہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے اور ہلدیہ کی فوج سے برائے نام لڑائی کرکے اپنے قدیم مکان پر قابض و متصرف ہوگئے اس سے پرتاپ سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے محل سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کرلیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب و کنوؤن کا بندوبست کرکے اونکا پانی بند کردیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارےگئے جب وخا از ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈال کر لڑائی موقوف کرائی اسی اثنا مین نرسنگ داس بہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاپ سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔

رائسلوتون کی باہمی تنزاع و فساد سے راج جےپور کی مداخلت زیادہ ہوتی گئی اور ساد ہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاواٹی کو بہی اوسکے بدنتایج

تکلیف دینے لگے اونہون نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب و تعظیم سمجھ رکھا تھا مگر خراج گذاری قبول نہین کی تھی اب فوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچھ تدبیرین کین قصبات
تھوئی و تولگدہ اون سے چھینے گئے اور پرتاپ سنگہ کے تابعین کیواسطے رائولی
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیون نے اپنی باہمی شکایت اور نا اتفاقی کو
رفع کر کے اودے پور مین پنچایت کی اوسمین اکثر رالیسلوت بھی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت و اتفاق اور رفع احتمال انحراف و خلاف ورزی کے
رسم نون ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ اب تک
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہو اور رفع کر دین اور آیندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہوا اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کر کے بمقام اودے پور
کر لیا کرین راج جے پور مین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کھنڈیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین جیسے کشت و خون ہو چکا تھا شریک نہوے ۔
چونکہ شیخاوتون مین یہہ ضرورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تھی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہو کر بجاے اوسکے روڑارام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بھی حکم ہوا کہ ہلدیہ کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہو کر مقیدی
سے بچ گیا مگر اوسکے بھائی وزیرہ کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہو گئی کیونکہ جے پور مین
معزول وزیر بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تھا کہ اگر اوس کو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے روڑارام کو
کہ توم خیاط تھا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

شیخاوتون کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو
تجربہ سے بہت عقل ہو گئی تھی اس موقع پر اونہون نے بہت مفید شرطین منظور
کرالین اور راون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے
اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کرلیا۔

थाई गुहाला

شرط اول یہہ تھی کہ قصبات تہوئی وگوہاکہ وغیرہ جو ہلدیہ نے ضبط کیے تھے فوراً
واگذاشت کردیے جاوین۔

دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اونہون نے بخوشی قبول کیا تھا اور
دار الحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربار دیگر خراج کے مطالبہ سے دست بردار
ہو جاوے۔

تیسرے یہہ کہ کہنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی
اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہ بہیجی جاوے گی۔

چوتہے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج
سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔

یہہ عہدنامہ منضبط کرکے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت
اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین
مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول و فعل یکسان نہین ہے اور
ہلدیون کی فوج برخاست ہو جانے سے بجز اسکے کہ بجاے اوسکے روڑا رام
متعین ہوا اور کچھہ نتیجہ نہ نکلا مجبوراً اونہون نے بزور بازو انصاف حاصل
کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تھی حملہ کرکے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

قصبون پر دخل کرلیا۔

اسی اثنار مین نرسنگ داس سے بقایا زر خراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بھائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً جیپور
جاکر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلا ور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبند گڑہ مین بیٹہہ کر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاب سنگہ جس نے کوئی امر نا واجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج محکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سرداران کو گرفتار
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
کیواسطے فریب پیدا کیا سردار منوہر پور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے
اطمینان پر بخوشی آگیا آسارام نے براہ فریب ادائے خراج کا اقرار کردیا اور
وقت ادائے مقرر کرکے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز لوٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے باز رکہا تو مجبوراً آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عندالطلب از خود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہورہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہوگئے ایک روز جسوقت کہانا کہاتے تہے مسلح آدمیون نے گہیر لیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کراکے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہوگئے

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ
ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت متعین ہوئی چھوٹے سردار
باقرار ادائے خراج وعدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض
رہے

दीनाराम

یہہ واقعات سنہ ۱۷۹۰ع کے ہین جس زمانہ مین دینارام بوہرہ جے پور کا وزیر
تہا بالفور استماع خبر فتح آبھارام کے وہ بھی اوسیطرف روانہ ہوا اور راہ دیہور
مین اوسکے شامل ہو کر دونون سادہانیون سے خراج وصول کرنے کی غرض
سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس
جاری کی سادہانیون نے ازحد ناراض ہو کر دینارام کو کہا کہ فوج برخاست
کرلے اور جہونجہنون کو چلا جاوے زر خراج کہ دس ہزار روپیہ سردست موجود
ہے کل جمع کرکے داخل کیا جاویگا اور ایسا نکرے گا تو بہتر ہوگا یہہ امر سب نے
منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ بیدا ور سردار کہنڈیلہ کہ باوصف خیر خواہی راج کے
بد عہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور سلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو
آدمی کہیڑی کے اوسکے شامل ہو گئے انہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے روپیہ

जार्ज टामस

جمع کرکے جارج تامس صاحب کو ان ریاستون مین تلاش معاش پہرتا تہا
نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر
باوجودیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے تامس صاحب اور انکی
قواعد دان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کمی کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی
شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڑارام تاب مقابلہ نہ لا سکی چند توپین چھوڑ کر

بہاگ گئے اس سپہ سالار کی بزدلی اور بدچلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی
کرنے کیواسطے سردار چومون نے غول بنایا اور راو سے لیکر خود تامس صاحب
کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور
اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار چومون
جسکا نام رنجیت سنگہ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ و پہاڑ سنگہ کہنگار وت
مع دیگر سرداران گراپ کے گولون سے مارےگئے توپین لے لے کر تامس صاحب
اور راون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے
قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی
رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجہکر اونکو اس باب مین لکہا اور مہدران حال
روڑارام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رائیسلوتون کی جمعیت
کثیر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینے کا اقرار
کیا اسنے باگہ سنگہ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو معزز سمجہتے تہے منتظم کہنڈیلہ
نے بہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور
سمجہکر بجمعیت قلیل سرداران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بہ تحت
سپہ سالار راج افسر فوج شیخاوالی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرف سے
اپنے چہوٹے بہائی لچہمن سنگہ کو چہوڑا۔

جس وقت یہہ خبر ہنونت سنگہ سلہدی والہ خلف پرتاب سنگہ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہ سنگہ
فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے
ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کر ڈالا جب باگہ سنگہ نے

हनवंतसिंह
सलहदीवा

بمقام رانولی یہہ حال سُنا وہ وہان سے واپس آیا اور قلعہ پر حملہ کیا شہر کے لوگ
بہی جو جوان سردار کی ہلاکت پر بہت ناراض ہو رہے تہے اوسکے شامل ہوئے گرمی
شدت سے پڑتی تہی اور قابضان قلعہ جنکو اپنے سردار کی معافی کی امید نہ تہی ہمہ تن
لڑائی مین مصروف تہے حملہ آورون کو سامان رسد خاطر خواہ پہونچتا تہا اور کسیکو
کچہہ خوف نہ تہا تا بحدیکہ عورتین بہی اون کے پاس بخطر جاتی تہین اور جسوقت کہ
زینہ لگایا گیا مبارکباد گاتی تہین انجام قلعہ مین سے چادر پہری اور دروازہ کہلا
مگر قاتل گرفتار نہو سکا مفرور ہو گیا۔

मानजीदास

جے پور مین دینارام کی جا پر مانجی داس مصاحب ہوا اور روڑا رام باوصف شکست
اور ذلت کے شیخاواٹی مین تحصیل خراج کرتا رہا اوس نے کہنڈیلہ کی مالگذاری
ایک برہمن کو بیس ہزار روپیہ سال مین ٹہیکہ دی اوس برہمن نے بشراکت ایک
اور شخص کے جے پور کے مانچہ ورا ہداری کا ٹہیکہ لیا ان دونون ٹہیکون سے بہت

मापा
राहदारी

فایدہ اوٹہا کر اونہون نے کہنڈیلہ کے اراضی مضبطہ کا ٹہیکہ لیا اول سال مین منافع
ہوا اسپر دو سال آیندہ کا ٹہیکہ لیا اوسکے ساتہہ سلح پوشون کی جمعیت تہی اوس کی
مدد سے اوس نے باشندگان علاقہ کو جا و بیجا مطالبہ سے تنگ کر دیا اور جس نے
عذر و انکار کیا اوسکو زد و کوب کیا تا بحدیکہ بعض سردارون کے قلعات مین دخل
کر لیا اس تشدد و زیادتی سے رایسلوتون کا ضبط ہاتہہ سے جاتا رہا اور اوسی
اثناء مین محبوس سردارون کے پاس سے اپنی رہائی سے مایوس ہونیکا پیغام
آیا کہ اسپر وے علانیہ باغی ہو گئے اور یکبارگی کہنڈیلہ پر حملہ کر کے باوجود مقابلہ
سات ہزار داڈو پنتہیون کے پروہت کو نکالدیا اور سپاہ کو قتل کیا بعد ازان

दादू पन्थियों

علاقہ جے پور مین جاکر تاخت و تاراج شروع کیا راج سے اور فوج متعین ہوئی کہ
اوسکے زور سے اونکی جمعیت منتشر ہوئی رالولی وغیرہ کے چند سرداروں نے صلح
کر لی مگر چہوٹے سرداروں نے یہان سے مفرور ہو کر ملک مارواڑ و بیکانیر مین
پناہ لی سنگرام سنگہ سنوجاوت کا کہ پرتاپ سنگہ کا چچازاد بہائی تہا مارواڑ مین
گیا اور باگہہ سنگہ و سورج سنگہ کو رئیس بیکانیر نے زمین دی مدت تک بامید الطاف
و دستگیری راج کے بسر اوقات کرتے رہے مگر جب اوس سے مایوس ہوئے تب
شہر جے پور کے دروازہ تک شورش و فساد برپا کیا ۔

سنگرام سنگہ نے سرگروہ باردہمیہ یعنی باغیان ہو کر ڈہونڈار کو تباہ و ویران کیا
اکثر مقامات پر رکہوالی مقرر کی اور جہان کہین راج کا تہانہ ملا قتل کرڈالا جے پور
سے چند میل پر قصبہ کہوہ ہے اوسکو لوٹ کر قتل کیا اور شہر جے پور کی فصیلون کے
نیچے سے اپنی سواری کے واسطے گہوڑے لیگئے انجام کار باغیون کے کئی سو سوار
ہو گئے اور کل رعایا اونکی ظلم و تعدی سے نالان و دادخواہ ہوئی اسپر راج نے شیام سنگہ
سادہانی سردار بسا او کی معرفت بچن و یکر سنگرام سنگہ کو بلوایا جب وہ جے پور مین
آیا کل شہر والے اور خصوص سکہہ سوار ملازم راج اوسکے گرد جمع ہوئے اور سب نے
اپنے گہوڑے اونٹ و ہتیار وغیرہ مال مسروقہ شناخت کئے مگر اوسکے خوف سے کسی
کی یہہ جرأت نہوئی کہ اونکے واپسی کا دعویٰ کرے مصاحب راج کا یہہ دعویٰ تہا
کہ خواہ شیام سنگہ کی بدنامی ہوجاوے سنگرام سنگہ کو گرفتار کر لینا چاہئے شیام
سنگہ نے اس حال سے مطلع ہو کر اوسکو بہی مطلع کر دیا دن رات مین یہہ خبر پہونچی کہ
سنگرام سنگہ توراواٹی مین پہونچ گیا اور توراوتی لاڈخانیون مین سے اوس نے

सुजावास

बारोठया

रखवाली

खोह

ہزار آدمی جمع کر لیئے ہین اوس نے قصبون کا لوٹنا اور ساہوکار و دیگر آسودہ حال باشندون
سے مصادرہ لینا شروع کیا جنہون نے ادائے زر سے انکار کیا اون کو بطور اول
گرفتار کر کے لے گیا اور بعد ایصال زر رہا کیا قصبہ مادہوپور جاگیر رانی کا اوس نے
محاصرہ کیا تہا کہ عند المقابلہ اوسکے گولی لگی اوس کی لاش کو راولی مین لیجا کر داغ
دیا اور بشمول دیگر جہوجہار یعنی شہیدان جنگ کے اوسکی چہتری تعمیر ہوئی اوسکا بیٹا
بہی مدت تک اوسیطرح غارتگری کرتا رہا آخر کار راج سے اوسکو قدیم جاگیر سوجاوا
واگذاشت ہوئی اور اوس نے وہان بود و باش اختیار کی ؎

झुंनार

شیخاواٹی مین یہہ شر و فساد ہو رہا تہا کہ اسی اثنا مین تاریخ راجپوتانہ کا نہایت
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا لظاہر اوسکا سبب دعوی مناکحت کشن کنور فخر راجستان
دختر رئیس اودے پور تہا مگر تمہید اوسکی شیخاواٹی خصوص سادہانی سرداروں کی
طرف سے پیدا ہوئی تہی اور مقصود خاص یہہ تہا کہ راجہ مانسنگہ والی جودہ پور کو
بیدخل کر کے دہونکل سنگہ کو بجائے اوسکے مسند نشین کیا جاوے اوس زمانہ مین
جے پور کا مصاحب رائے چند تہا اوس نے اس غرض سے کہ اوسکے آقا کا دعوی
ازدواج کشن کنور پیش جاوے دہونکل سنگہ کی تائید و دستگیری کی۔

نेवड़

وزیر نے شیخاوتون سے مدد لینے کیواسطے اپنے بہائی کرپارام کو بہیجا اونہون نے
اپنی طرف سے کشن سنگہ کو ثالث مقرر کیا اور اودے پور کے گہاٹہ مین کہیٹر جمع
کی اوسی مقام پر عہدنامہ جدید منضبط ہوا اوسکی مقدم شرط یہہ تہی کہ راجگان کہنڈیلہ
کو قید سے رہا کیا جاوے اور تاوقتیکہ خراج بعینہ ادا ہوتا رہے معاملات شیخاواٹی
مین راج سے مداخلت نہوا کرے بعد ازان دس ہزار شیخاوت جمع ہو کر اپنے مالک کے

ساتھہ جہان اوسکا ارادہ ہوجانیکے واسطے تیار ہوئے اور صرف ایک پیتیہ یعنی خوراک
روزمرہ جب تک پردیس مین رہین لینا قرار پایا اس قرار داد کے بعد شیام سنگہ چانپاوت
سردار پوہکرن کا بھتیجا اور کرپا رام ملکر کہیتڑی کو گئے اور وہان سے دہونکل سنگہ کو
لشکر مین لائے اثنا راستہ مین اونکو انندی کنور دختر راجہ پرتاب سنگہ مرحوم و
بیوہ راجہ بہیم سنگہ والی مارواڑ والدہ دہونکل سنگہ کو ملی اوس نے دہونکل سنگہ کو بطور
پسر متبنی اپنی گود مین لیا اور سب متفق ہوکر شہر جے پور مین جہان مارواڑ پر حملہ کرنے
کو فوج جمع ہوتی تہی پہونچے۔

पेटया
चांपावत
पोहकरन
आनन्दीकंवर

फ़وج کا کوچ ہوکر بمقام کہاٹو کہ کہنڈیلہ سے دس میل ہے مقام ہوا وہان راجہ بیکانیر
و دیگر مددگارون کا انتظار تہا کہ شیخاوتون نے راجگان کہنڈیلہ کی رہائی کی تاکید
کی کہ ہم اپنے ہی سردارون کے تحت مین جو اس فوج متفق کی ہر ایک سردار سے
زیادہ نامور و مشہور ہین چلینگے اب اسمین عذر کرنا غیر ممکن تہا چند روز مین انکے
سردار بعزت و تکریم سے اونکے سپرد کیئے گئے کہ اونہون نے شیخاوتون کو درمیان
کہ رایسلوت - سادہانی - بہوجانی - لاڈخانی وغیرہ بلکہ بارتہیہ بہی زرد جہنڈہ
کے گرد سب جمع تہے ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اس مہم کے حالات تاریخ
مارواڑ مین جہان اونکا مناسب موقع ہے مفصل لکہے جاوینگے یہان اسیقدر
کافی ہے کہ اس لڑائی کی نیکنامی و بدنامی مین شیخاوت ہر طرح شریک رہے اور
وطن کو معاودت کرنے سے بیشتر راو نرسنگ اور اوسکے باپ دونون کو کہو بیٹہی
ابہی سنگہ خلف نرسنگ واس اپنے باپ کا جانشین ہوکر فوج مین شامل رہا اور جب
لڑائی ختم ہوئی کہنڈیلہ کو واپس آیا مگر دربار جے پور یہہ نہین چاہتا تہا کہ کہنڈیلہ

खाटू
रायसलोत
साधानी
भोजानी
लाडखानी

کو واگزاشت کرے اسواسطے راجگان کہنڈیلہ بضرورت معاش ڈیڑہ سو سوار لیکر
راجہ بختاور سنگہ والی الور کے پاس گئے مگر اوس نے کچہہ التفات نہ کیا کہ وے پندرہ
روز بعد وہان سے چلے گئے پرتاب سنگہ مع اپنے بیٹے کے باپو سیندہیہ مرہٹہ
کے پاس کہ دیوسہ مین مقیم تہا گیا اور موہن سنگہ نے حسب رواج قدیم اپنے
خاندان کے گوبند گڈہ لینے کا ارادہ کیا اوس نے لباس بدلکر کل حال دریافت
کیا اور اپنے خاندان کے ساٹہہ آدمی جمع کرکے ایک نالہ مین چہپا دئے شب کو
کمند ڈالکر قلعہ مین داخل ہوا قبل اسکے کہ خفتہ سپاہ بیدار ہو پہرہ والون کو قتل
کرڈالا قلعہ پر قبضہ کرلیا اور باقیماندہ سپاہ کو نکالدیا راجپوتون کا نقارہ بجتے
ہی لاڈہخانی اور رینہ اور دیگر راجپوت قلعہ مین جمع ہوگئے اور چند ہفتون مین ہنونت سنگہ
کے تحت مین بدعہد راج کے مقابلہ کیواسطے دو ہزار آدمی جمع ہوگئے کہنڈیلہ
اور گرد و نواح کے قصبے خالی ہوگئے فوجین بہاگ گئین اور خوشحالی داروغہ
اس ذلت و خرابی کی خبر لیکر جے پور کو گیا یہہ اوسی کی حرام خوری کا نتیجہ تہا کہ
راج سے سو آدمیون کی تنخواہ لیتا تہا اور صرف پینتیس ۳۵ آدمی رکہتا تہا جے پور
سے رتن چند مع دو پلٹن اور توپون کے متعین ہو کر خوشحالی کو حکم ہوا کہ اگر کہنڈیلہ
پر پہر قبضہ نہ کرلیگا تو سخت سزا پائیگا ہنونت سنگہ نے انتظار حملہ آوری نکرکے اور
شہر سے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک حملہ مین خوشحال کو مغرور کردیا اور اگر اوسوقت وہ
مجروح نہوتا اور لاڈہخانی پیچہے نہ ہٹجاتے تو فوج دربار کو شکست مطلق ہوجاتی
مجبور ہنونت سنگہ بہاگ کر شہر مین گیا اور دو حملون کا مقابلہ کیا ایک معرکہ مین تیس ۳۰
سلیح پوشون کو کہ راجہ کی خاص چوکی کے ملازم تہے ہلاک کیا قلعہ مین صرف ٹانکہ کا

बापू सेंधया

घोरसा

टांका

پانی خرچ کیواسطے تہا اور اسوجہہ سے وہ قلعہ خالی کرنیوالا تہا کہ اس اثنا مین راج
نے اوسکو پانچ قصبات دینے کا اقرار کیا اوس نے منظور کر لیا اور لڑائی
ختم ہوئی۔

جے پور کی وزارت مین اور انقلاب پیدا ہوا خوشحالی رام بعمر چوراسی سال جیلخانہ
آنبیر سے رہا ہوا اور پہر بہی ایک دفعہ عہدہ انتظام ریاست پر مقرر ہوا وہ راجہ
پرتاب سنگہ کے عہد مین قید ہوا تہا اور وقت انتقال راجہ نے دو وصیتین کی تہین
اول یہہ کہ اول تو بوہرہ کو رہا نہ کیا جاوے اور خدانخواستہ کوئی آیندہ کا راجہ
اوسکو رہا کرے تو لازم ہے کہ با اختیار مطلق منتظم ریاست مقرر کیا جاوے
دوسرے یہہ کہ فوجداری کا عہدہ شمبہو سنگہ گوگاوت کے خاندان مین رہے کہ
مثل مارواڑ کے میڑتون کے یہہ خاندان نہایت وفادار ہے۔

शम्भूसिंह गूगावत

اوسکے مفرور ہوتے ہی سرداران شیخاوائی کے وکیل اوسکے پاس آئے اور
درخواست کی کہ تمہارے ذریعہ سے اپنی موروثی زمین پر قابض ہوجاوین
بمقتضاء طبیعت و مصلحت وقت بوہرہ ٹہاکرون سے ہمیشہ راہ و رسم رکہتا تہا
اوس نے اون کے حق مین اپنے آقا سے سفارش کی کہ بہائی بیٹون کی رضامندی
سے راج کی مضبوطی ہے باوصف سرکشی و عدول حکم ہونے کے یہی وہی جب ریاست
پر آفت آتی ہے امداد کرتے ہین مثلاً جب مارواڑ پر فوج کشی کی ضرورت ہوئی
تو دس ہزار شیخاوت شریک حال ہوئے تہے اور رٹہوڑون کی مداخلت صرف جب سے
ہوئی ہے کہ ان لوگون مین باہم اتفاق پیدا ہوا ہے غرض اس سفارش پر بوہرہ
کو حکم ہوا کہ جیسا مناسب سمجہے کرے اوس نے کل رایسلوتون کے ذمہ ساٹہہ ہزار

روپیہ سالانہ خراج مقرر کرکے اور چالیس ہزار روپیہ نذرانہ لیکر راجگان کہنڈیلہ
اور ماتحت سرداروں کو پٹہ جات کردئے مگر ریاستوں مین اتنے لوگ با اختیار
ہوتے ہین کہ یہہ ضرور نہین ہے کہ حکم ہوتے ہی خواہ مخواہ اوسکی تعمیل ہو باوجود
رئیس اور مصاحب دونون کا حکم ہو گیا تہا ناگون نے جو قلعہ کہنڈیلہ مین متعین تہے
کچہہ تعمیل نکی ہنونت سنگہ نے لوہرہ کیطرف سے اشتباہ بدعہدی کرکے راجگان کہنڈیلہ
کو بزور اسلاح لینے کی صلاح دی اور خود اوسکا مہتمم ہوا اون کے پاس پانچسو
آدمی تہے اونمین سے ہنونت سنگہ نے بیس آدمی منتخب کئے اور اونکو لیکر بہ
تبدیل لباس اوسے گڑہ مین چلا گیا اوسکے پیچہے سے بیس آدمی اور داخل
ہوگئے اور باقیماندہ قلعہ سے باہر لگے رہے یہہ سب بندوبست ہو گیا تب ہنونت سنگہ
نے اپنا اظہار کیا اور کہنڈیلہ کا پٹہ جدید دکہلایا ناگون نے اوسکی تعمیل مین پیش و پس
کیا تو وہ شمشیر برہنہ کرکے لڑائی پر مستعد ہوا تب مجبور ناگون نے قلعہ خالی کردیا
اور راجہ سنگہ و پرتاب سنگہ اپنے ویران مکانات مین مسکن گزین ہوئے مصیبت
و ناتجربہ کاری کے سبب سے اونہون نے اپنے رشتہ دار کی نصیحت قبول کی
اور اوسکی مہربانی سے ملک ہوروتی پر قایم ہوئے اور قدیم نزاع جو اوسکے
محل پہہ تحریر لکہی ہوئی تہی ظاہرا رفع ہوگئی۔

اون کی دخل یابی سے تہوڑے دنون بعد شیخاوتون کی فوج میر خان غارتگر کے
مقابلہ کیواسطے طلب ہوئی اوسکے سپہ سالار محمد شاہ خان پہر قلعہ بہوم گڑہ قریب
ٹونک مین جے پور کی کل فوج نے بہ تحت راو چاند سنگہ دونی والہ کے حملہ کیا تہا
فتح ہونے والی تہی کہ اسی اثناء مین ایک واردات ہوگئی کہ اگرچہ اصل مین خفیف

تہی اوسکا نتیجہ نہایت پر مضرت ہوتا اس لیڈ جنگی فوج مین سے کہ تحت آمیر کے ہر قسم
کے لوگون سے مرکب تہی شیخاوتون کے گروہ نے ٹونک کے علاقہ کا ایک گانو
لوٹا وہان ایک گوگاوت راجپوت رہتا تہا اوسکا بہی سب مال لٹ گیا اوسکا لڑکا
فوج کے افسر چاند سنگہ کے پاس کہ اوسیکا ہمقوم تہا مستغیث ہوا چاند سنگہ نے
اوسکے ساتہہ سلح پوش کردئے کہ اوسکا مال واپس کرادین شیخاوتون نے انکار
کیا اور جمع ہوکر مستعد مقابلہ ہوئے چاند سنگہ نے بہی اور آدمی بہیجے راجگان
کہنڈیلہ بذات خود اور کل شیخاوت بجزرا ؤراجہ سیکر موقع پر پہونچے ادہر سے
چاند سنگہ نے نہ فقط بطور سردار گوگاوتونکے بلکہ بحیثیت سپلاری جے پور فوج
کا ایک ایک آدمی جو مل سکا بہیجدیا اسطرح اسباب کی جنبہ داریون پر جے پور
کی کل فوج جمع ہوکر آپسمین خونریزی پر مستعد ہوگئی تلوارین میان سے باہر
ہوگئی تہین کہ ایک کہنگارو ت سردار نے درمیان مین آکر ثالثی کردی کہ اول
گاڑیان سرداران کہنڈیلہ کے ڈیرہ پر جاوین اور روپے اونکو اپنی خوشی سے
سپلار فوج کے پاس بہیجدین شیخاوتون نے منظور کرلیا اور فساد موقوف ہوا
مگر چاند سنگہ کو رنج ہوا کہ اگرچہ بطور سپلار فوج کے میری اطاعت ہوئی مگر گوگاوتون
کی سرداری کیوجہہ سے سبکی ہوگئی۔

لچہمن سنگہ سردار سیکر جو شیخاوتون سے علیحدہ رہا اوسکی یہہ غرض تہی کہ اگر یہہ
لوگ ماریجاوین تو بہکرجا کم کہنڈیلہ ہونیکا موقع ملجاوے شیخاوتون کی علیحدگی
سے بہوسم گڈہ کا محاصرہ موقوف ہوکر فوج کا کوچ ہوا تو جس حالت مین سب
جے پور کے راستہ سے پہیر لکہا کر جاتے تہے سیکر والہ براہ راست اپنے وطن کو

तीसाह

اور وہان سب تکلیف تہ کرکے تیسوہ پر حملآور ہوا اور ٹہاکون کو جنسے ابہی
لڑرہا تہا بعد صلح ومصالحت دو لاکہہ روپیہ دینا کرکے اون سے دو دستہ
فوج بوتحت منّو وہتاب خان حاصل کی مہتاب خان نے چند روز پیشتر ہی
ہنونت سنگہ منتظم جاگیر صغیر سن راجکان سے بالعوض عدم مداخلت وحفاظت جاگیر
مذکور کے پچاس ہزار روپیہ لیا تہا مگر اسپر بہی بے ایمان ہوگیا۔
بہادر ہنونت سنگہ جسنے اپنی دلاوری سے ریاست بحال کی تہی مستعد مقابلہ
ہوا اوس کے دشمن نے روپیہ کو کہ بے ایمانی سے جمع کیا تہا بہت فضولی سے
خرچ کرنا شروع کیا اور ریواسہ وغیرہ چند سردار اوسکی طرف ہوگئے تین ہفتہ
تک عنقریب مسمار قلعہ سے دشمن کا مقابلہ کرکے وہ دست بقبضہ ہوکر باہر نکل آیا
اور کوٹ فتح کرلیا وہان اوس نے اپنے خاندان کے وفادار لوگون کو جمع کیا
اور کہنڈیلہ کیواسطے مرنے یا فتح کرنیکا قطعی ارادہ کرلیا دیگر سردارون نے
صغیر سن راجکان پر اسطرح بلا اشتعال وصرف بطمع زیادتی کرنیکو بہت برا سمجہا
اور نہ صرف بوجہہ بے انصافی بلکہ رایسلوت کے چہوٹے خاندان کی ناواجب
حرص اور کل کے دشمن کو حامی بنانیکے سبب سے بہت رنجیدہ ہوئے اکثر اوسکے
خلاف مستعد جنگ ہوئے اور بعض ملک کا حصہ بطور رشوت لینے کیواسطے اوسکے
شریک ہوئے بعض جو ایسے ایماندار تہے کہ رشوت لینے پر رضامند نہوئے
اپنے گہرونکو بچانیکی ضرورت سے بخوف فوج میرخان مطلوبہ سیکر علیحدہ ہوگئے
دربار نے بسبب فساد وہجوم گڑہ کے جسکو سب نے کہنڈیلہ والون کی شرارت
سے منسوب کیا کچہہ مزاحمت نکی۔

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وسے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخر مین جب بہت قریب مورچے آ گئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی فہمایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوار کے پیچہے جا کر پناہ لینگے تو کہٹرکا ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پسپا کر دیا مر جاؤ اونہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرا لئے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمعیت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہو گئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹہان اور سیکر والے اور اوسکی ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتہہ گئے دو تین
روز مجروح و مقتولون کو اوٹہانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار اودے پور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گہر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار بسا او کی صلاح
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہو گیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو پینے لاتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہو کر اونہون نے قلعہ خالی کر دیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

پر قبضہ کر لیا مگر ابہی سنگہ کو جسمین رائیسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار
و ماتحت کا احسانمند ہوا اگر پرتاب سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچھمن سنگہ مالک
کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اون کی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس
تہا اور اونکو خارج کرنے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر
بہ استقلال قابض ہوجاوے سنہ ۱۸۱۴ع مین دونون شریک یعنی ابہی سنگہ و پرتاب سنگہ
جہنجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک ساد ہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ
روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نہ ہی سنہ ۱۸۱۴ع مین
مصر شیونرائن مصاحب جےپور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میرخان
کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سردار سیکر سے جو مدت سے خواہان
تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہوجاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ
قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بہ امداد حکومت جےپور ساد ہانیون
سے وصول کرکے کل نو لاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میرخان
وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچھمن سنگہ نے اوس سے وہان
ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید راج مین داخل کرکے پٹہ لیا۔

بعد ازان لچھمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون
ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوگئی دیکر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسند نشینی
حاصل کیا اسطرح سیکروالون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور ساد ہانیون
کے حسد اور حرص سے وارثان رائیسل کا حق موروثی تلف ہوگیا۔

لچھمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جےپور مین جلد رسوخ

حاصل کیا مگر اس سے پروہت صاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچہمن سنگہ کا بہت
نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایک برہمن نے دیہات کہنڈیلہ کا ٹہیکہ لیا تہا اور بسبب
تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہان سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی
کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مزلی مصر شیونراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو
خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بہی مایوس کر دیا اور فریب و دغا بازی سے
خود امیر کی مصاحبت پر مقرر ہوا لچہمن سنگہ زبردست آدمی تہا اوس سے
ہر موقع پر صلاح لیجاتی تہی اوسکو یہہ امر ناگوار تہا اسواسطے اسکے بہی پست
کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہوجاوے اس
غرض سے کہنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ساد ہانی طمع اور حسد سے جوش مین آکر
اپنے اصلی فوائد کو بہول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہولے کہنڈیلہ کا
محاصرہ ہوا اس موقع پر لچہمن سنگہ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو باطمینان
ججے پور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کہنڈیلہ کی حفاظت
کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن پروہت پر چیرہ ہوئی
اسطرح لچہمن سنگہ کی حسن تدبیری سے لاچار ہوکر برہمن نے محاصرہ چہوڑ دیا
اور ججے پور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹہا کر اوسکو قید کرنے
کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا دشمن متعاقب
ہوا اوسکی اور نیز اوسکے شریک سردار ساہود کی جاگیر ضبط ہوئی ساد ہانیون
نے بافسری سرداران کہتڑی و بساؤ پروہت کے چلے جانے پر بہی حملہ کیا
اور ابہی سنگہ نے جسکو ایک دفعہ پہر بہی اوسکے زناد یوم دکہانے کیواسطے

لیگئے تھے پہر شکست کہائی ۔

اب لچھمن سنگہ کے خاندان کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ شیخ جی کے بیٹون مین سے
اول رائیسل کے سات بیٹے تھے اونمین سے چہوٹہا ترل جسکو راو کا خطاب
ملگیا تہا پرگنہ کاسلی پر جسمین چوراسی دیہات ہین قابض تہا اوسکے پسر ہرینگہ
نے فتح پور کے قایم خانیون سے پرگنہ بلارہ جسمین ایک سو پچیس گانوہین فتح
کیا اور لیبہ ازان پچیس گانو بلاسہ کے حاصل کیے شیو سنگہ خلف ہری سنگہ نے
قایم خانیون کے مسکن خاص فتح پور کو لیکر اپنا دارالریاست بنایا اوسکے بیٹے
چاند سنگہ نے سیکر آباد کیا اور اوسکی اولاد خاص مین سے دیبی سنگہ نے اپنے
پکہدی اٹہاکر شاہپورہ سے لچھمن سنگہ کو متبنّی لیا لچھمن سنگہ مسندنشین ہوا تب
بہی سیکر کی ریاست رونق پر تہی اوس نے اور بہی ترقی دی اور کہنڈیلہ لینے
سے مدت پیشتر اوس نے اپنے بہائی بیٹون کے کل قلعات کو توڑ دیا تہا تاہم
شاہپورہ کو بہی جہان خود پیدا ہوا تہا نہ بخشا اور نہ بلارہ و ٹہونڈکو کاسلی
کے قریب ترین بہائیون پر رحم کیا بلکہ خاندان سیکر مین شامل ہو کر اپنے اصلی
خاندان شاہپورہ سے اسقدر مغایرت پیدا کی کہ اوسکا باپ اوسکے تحت حکومت
مین رہنا گوارا نکرکے جے پور کو چلا گیا لچھمن سنگہ کے قبضہ مین پانچ سو آبادان
دیہات تہے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی اپنا نام قایم رکہنے کی
غرض سے اوس نے لچھمن گڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اور چند قلعون کی مرمت
کرائی اوسکی فوج مین آٹہہ پلٹنین بنام تہا دعلی غول تہین اور ہر ایک پلٹن مین
توپخانہ تہا اور ہزار ہستند سوار جنمین نصف بارہ گیر دار تہے ایسی زبردست فوج

बिलारा

बिलारा
बिढ़ोठ
कासली

کے ذریعہ سے اور باتفاق راج جے پور غالب ہے کہ اگر سرکار انگریزی اور
جے پور کے درمیان عہدنامہ ہوکر جنگ وجدل وملک گیری کا انسداد نہو جاتا تو
لچھمن سنگہ کل شیخاواٹی کا مالک ہوجاتا۔

بعد اختتام حالات کہنڈیلہ کے شیخاوتون کے دوسرے فریق معروف سادہانیون
کی کیفیت لکہی جاتی ہے کہ وے رائیسل کے خلف سوم بہوجراج کی اولاد مین
ہین جب اوسکے سات بیٹون مین ملک تقسیم ہوا تہا اودے پور اوسکے حصہ مین
آیا بہوجراج کی اولاد کہ بہوجانی کہلاتی ہے بکثرت تہی اونہون نے بہی اپنے
وقت مین بہت عظمت حاصل کی اور نہ معلوم کسوجہہ سے اونکا دارالحکومت
اودے پور کل شیخاوتون کی پنچایتون کے واسطے مقام اجتماع ہوگیا۔

بہوجراج سے چند پشت بعد جگرام اودے پور کا مالک ہوا اوسکے چند لڑکے جگرام
تہے اونمین سے بڑا سادہو دسہرہ پر اپنے باپ سے لڑکر نکل گیا اس زمانہ سادہو
مین سادہانیون کا کل ملک قایم خانی نواب جہونجہنون فتح پور ماتحت سلطنت کی
قبضہ مین تہا سادہو نواب کے پاس گیا اوس نے پرورش کی اپنی ہمت و
لیاقت سے ترقی پاکر منتظم ریاست ہوگیا اوسکی ترقی آیندہ کی دو روایتین
ہین شاید دونون صحیح ہون ایک تو یہہ کہ قایم خانی نواب لاولد تہا اوس نے
سادہو کو مثل بچہ کے پرورش کیا اور اوسکو پرگنہ جہونجہنون جس مین چوراسی
گانوین دیدیا دوسری روایت یہہ ہے کہ جب سادہو بحیثیت عہدہ منتظمی ریاست
پر بخوبی متسلط ہوگیا اوس نے نواب کو بود وباش کیواسطے علیحدہ گانو تلاؤ
اور اوسکی پنشن مقرر کردی اور قایم خانیون کو پیشتر سے ایسا برباد کردیا تہا

کہ وہ اس ناشکری شیخاوت سکے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جہونجہنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی کے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکال لینے کی
تدبیر کی اس ضرورت پر ساد ہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری (साधू)
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکے
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے ساد ہو کی کمک پر
فوج و توپخانے بہیجے کہ اوسکے زور سے ساد ہو نہ صرف جہونجہنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا ساد ہو نے فتح پور مع اوسیقدر
دیہات کے جتنے جہونجہنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دئے
اور حسب شرایط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور ولد
مرنے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد ساد ہو نے دوسرے قایم خانی سے
سنگہانہ مع ایک سو چھبیس دیہات کے چھین لیا اور انہین ایام مین گوڑ (सिंघाना)
راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور نور راجپوتون سے کہیتڑی (सुलताना) (खेतड़ी)
مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا ملک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون پیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
ساد ہانی کہلاتی ہے تقسیم کردیا - زورآور سنگہ - کشن سنگہ - نول سنگ -
کیسری سنگ - پہاڑ سنگہ - علاوہ معمولی حصہ کے زورآور سنگہ کو بوجہہ بزرگی

چوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور ہاتہی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاستداری بہی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کہیتڑی اولاد خلف دوم یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہوگئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری الٹ پہیر پہ ہمیشہ فایق سمجہا جاتا ہے اسواسطے چوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چہوٹے چہوٹے بارہ گانو ہین عزت مین کہیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجہا جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تہے۔

ابہی سنگہ والی کہیتڑی۔ شیام سنگہ بساؤ۔ گیان سنگہ نولگڈہ۔ شیر سنگہ سلطانہ۔

علاوہ جایداد موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ وجہونجہنون وسورج گڑہ معروف اور یہ چہوٹے لڑکون کی اولاد مین مشترک رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایک سے پچیس دیہات کے ابہی سنگہ نے قبضہ کرلیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور از دعوی وراثت سے اوسمین شریک رہے آئے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ نے وہی عظمت حاصل کی جو رایسلوتون مین سے لچہمن سنگہ نے کی تہی سیکرواسلے کہنڈیلہ والون کو جو اون کے خاندان کی بڑی شاخ مین سے تہے محروم الارث کردیا تہا مگر کہیتڑی والہ نے صرف بڑی شاخ کو ہی محروم الارث کرنے پر قناعت نکی بلکہ پانچوین مین سے چہوٹی شاخ کو بھی بیدخل کیا جس معاملہ کے انجام مین شیر سنگہ کی اولاد سلطانہ سے خارج ہوئی ایسا پرتشدد ہے کہ بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین حاصل کرنے کے واسطے راجپوت کیا کیا ظلم وبے ایمانی کرسکتے ہین اوسکا لکہنا ضرور ہے۔

پہاڑ سنگہ کے صرف ایک لڑکا ہوپال سنگہ تہا کہ بمقام توہارو ایک لڑائی مین مارا گیا

सूरजगढ़

गोरीचा

पहाड़सिंह

लुहारू - भूपालसिंह

बाघसिंह

اوس نے اپنے بھتیجے باگہہ سنگہ والی کہیتڑی کے چہوٹے بیٹے کو متبنی لیا بہار سنگہ
کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جایداد وسلطانت کے انتظام کی قابلیت
نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیئے
کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کر دیا کہ اس بیرحم باپ
نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانت کو کہیتڑی مین شامل کیا مگر یہہ اوسکو
ایسا داغ لگا کہ کل برادری نے خارج از قوم و ہتیارا کر دیا خود اوسکی عورت نے

हत्यारा

بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑ دی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگہ کی جایداد کا
بندوبست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے
باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیتڑی سے باہر نہ نکلا ۔
علاوہ راجپوت وساوہانیون کے شیخاوتون مین لاڈخانی اور تاجخانی دو شاخین
اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتہہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید
مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈخان نے اپنی
جایداد دانتہ رامگڈہ کو کہ سرحد مارواڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگر یہہ

दानारामगढ़

جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے
سوائے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ

लोहसल

وبیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات
دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور عام گروہ مثل پنڈارہ وقزاقون کے اون کے

पिंडारा

نام سے خلایق ترسان ولرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہو جاتے تہے اور
ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہید ستی اور رامگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

راج جے پور نے اون سے بہت کم خراج لیا ہے امیر خان نے البتہ بیس ہزار روپیہ وصول کیا تہا۔

شیخاواٹی کی آمدنی کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین حسب تفصیل ذیل تہی، در امید تہی کہ ملک مین امن و امان ہوجانے پر زیادہ ہو گی عنقریب نصف ملک سرداران سیکر و کہیتڑی کے قبضہ مین تہا۔

۱
لچھمن سنگہ سیکر والہ مع کہنڈیلہ
ـــ لکہہ

۲
ابہی سنگہ کہیتڑی والہ مع کوٹ پوتلی عطیہ لارڈ لیک جس
ـــ لکہہ

۳
شیام سنگہ بساؤ والہ مع چالیس ہزار حصہ برادر رنجیت سنگہ جسکو اوس نے مارا تہا۔
ـــ

۴
گیان سنگہ منڈاوہ و نول گڈہ
मलसगढ मडावा
ـــ

۵
لچھمن سنگہ جہنجہنو والہ یکجہدی نول سنگہ
ـــ

۶
ٹائین و دیہات مقبوضہ ۱۲ نبیرہ ہائے زورآور سنگہ
टाई
یک لکہہ

۷
اودے پور واٹی
یک لکہہ

۸
منوہر پور
ـــ

۹
لاڈخانی
یک لکہہ

۱۰
ہر رام جس کی
ـــ

×

حصہ سوم تاریخ زمانہ حال

راج جے پور کی تاریخ تعلقات سرکار انگریزی شروع ہونے کے بعد دیگر ریاستون
کے اوسی زمانہ کی تاریخ سے زیادہ دلچسپ اور عبرت انگیز ہے ممالک مقبوضہ سرکار
انگریزی اس راج سے بہت قریب ہین اور ہر ایک کو جے پور کی کثرت فوج کا مبالغہ
سے گمان رہا ہے اور انضباط عہدنامہ کے وقت سے مدت تک یہان کے فرمانروا
نابالغ اور اون کی ماجی مختار و منتظم امور ریاست رہی ہین ان متفق موجبات سے
سرکار انگریزی کو اس راج کے اندرونی انتظام کی ترقی و بہبودی مین زیادہ
کوشش اور توجہ کرنی پڑی ہے اور منتظمان وقت کو ثابت ہوا ہے کہ اس انتظام
مین جو سرکار سے مداخلت کی گئی ہے باوجود حسن نیت اور صدق ارادت کے مقتضا
مصلحت نہ تہی سبب اسکا یہی تہا کہ اوس ابتدائی زمانہ مین اونکو راجپوتون کی ریاست
کے متعلقین کے باہمی روابط کا علم صحیح نہ تہا یہ روابط مذکور ابتدائی زمانہ کی
برادرانہ حکومت کے درجہ سے انتظام حاکمانہ کے درجہ کو پہونچ گئے تہے یا
پہونچنے والے تہے ان ابتدائی تجربون کے سرکار انگریزی اور راج جے پور
کے تعلقات کا اہتمام ہندوستان کے عمدہ ترین افسران مثل سرڈیوڈ اکٹرلونی
صاحب و لارڈ مٹکاف صاحب و سرجان لو صاحب و سرجارج کلارک صاحب کی
اختیار مین رہا ہے کہ اونکی پچہلی کارگذاری بہت تحسین و آفرین کے لائق ہے انہین
لوگون کی عمدہ لیاقت اور خوش تمیزی سے تدبیرونکا ناکامیاب ہونا زیادہ ضرر
و رسوائی سے ظہور مین نہ آسکا نتائج واقعات کی پیش بینی کرکے اونہون نے

सरडेविड
लार्डमेटका
सरजानलो
सरजार्जक्ला

اپنی ذو فنونی اور صاحب تمیزی سے اون خرابیون کو جو ذرہ بعد دیگر بروئے کار
ظہور پذیر ہونے سے باز رکہا۔

लाईलेक

راج جے پور کا تعلق سرکار انگریزی سے اول سنہ ۱۸۰۳ع مین شروع ہوا جب لارڈ لیک
صاحب نے عہدنامہ منضبط کیا تہا اس عہدنامہ کا اول نتیجہ یہہ ہوا کہ ریاست جیپور
نے نواب وزیر علی کو جو علاقہ سرکار انگریزی مین ارتکاب جرم قتل و خونریزی
کرکے جے پور مین پناہ پذیر ہوا تہا گرفتار کرا دیا از انجا کہ استحقاق سزا یعنی مظلوم
و مجرمون کی پناہ دہی کل ہنود اور بخصوص راجپوتون مین نہایت متبرک
سمجہی جاتی ہے اوسکی گرفتاری سے راج جے پور کی بہت بدنامی ہوئی
تابحدیکہ وکیل مہاراجہ ہلکر نے وقت مباحثہ خراج جیپور روبروی کے سرجان
مالکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے علانیہ کہا تہا کہ رئیس جے پور ضرور سرکار انگریزی
کا دوست اور مورد عنایت رہیگا کیونکہ اوس نے صاحبان انگریز کے
خوش کرنے کیواسطے وزیر علی کو جس نے اونکے انتقام کے خوف سے اوسکے پاس
پناہ لی تہی گرفتار کراکر ذلت اور بدنامی حاصل کی ہے صاحب نے اس گستاخانہ کلام
پر وکیل کو زجر و توبیخ کی کہ سرکار انگریزی کے دوست کی نسبت جس نے قاتل
کو کہ اوسکی پناہ دہی مین بدنامی ہوئی گرفتار کر دیا ہے بیہودہ بکنا نہ چاہیے
اگرچہ اس گرفتاری سے ہندوستانیون مین بدنامی ہوئی مگر وہی ثبوت کامل
ہے کہ ریاست جے پور اپنے عہد و پیمان پر بہت ثابت قدم ہے اور ابتدا سے
سرکار انگریزی کی رفاقت مین تہ دل سے سرگرم ہے نحوست وقت سے اور
زمانہ کے ہیر پہیر نے اس وفاداری کا احسان نہ مانا اس سے جیپور

शरणा

मालसालकम

کی عافیت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی ۱۸۰۵ء مین
بعہد حکومت لارڈ کورن ولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا
قرین مصلحت معلوم ہوا عہد نامہ فسخ ہو کر جے پور کو بے مدد چھوڑا گیا کہ مرہٹون
نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہہ سے زیادہ تر بے باکانہ تاخت و
تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب بلکہ بے بدل جان
مقابلہ کر کے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی
کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سر جارج بارلو صاحب کو بہی اپنی
متقدم لارڈ کورن ولس صاحب کی راے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے
عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جے پور کے وکیل نے لارڈ لیک
صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت
سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکہا
ہے اس عہد شکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور ۱۸۱۳ء مین
حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جے پور کو از سر نو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے
مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال
پنڈارون کے پیش نظر ہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔
اسی سبب سے جب ۱۸۱۷ء مین مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ
کی ریاستون کو بالاشتراک سرکار انگریزی کے عقد اتحاد و یگانگت مین منعقد
کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جے پور نے ایسی سرکار کے ساتھہ جس نے تہوڑے
دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

کچھ عرصہ مین راج کی ابتری زیادہ ہوئین قرب وجوار کی ریاستون سے عہد
وپیمان ہوئے سرکار انگریزی کی حفاظت سے خارج ہونیکا خوف ہوا امیرخان کی
فوج جسکو اجازت تہی کہ جب تک جے پور تدبیر عام استیصال پنڈارہ مین مشغول
ہو اوس ملک مین رہے متواتر تاخت وتاراج کرتے تہے اور جے پور کے
تحت کی چہوٹی ریاستون سے تعہد سرکار انگریزی کا اس سے راج جے پور
بہت خفیف رہجاتا شروع ہوا ان متفق موجبات سے آخرکار انکار رفع ہوا
اور تاریخ ۲- اپریل ۱۸۱۸ء کو درمیان سرچارلس مٹکاف صاحب اور ٹہاکر
راول بیری سال کے دستخطون کا عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم منضبط ہوا-
اس عہدنامہ کی شرائط یہہ ہین راج جے پور اپنی حیثیت کے موافق اپنی فوج
سے سرکار انگریزی کی مدد کرے سرکار کو اپنا سرپرست سمجہے اور اطاعت کرے
خراج سالانہ کہ اس تعہد سے چہٹے برس مین بہ تدریج آٹہہ لاکہہ ہوجاوے اور
جب تک آمدنی ملک چالیس لاکہہ سے تجاوز نکرے اسیقدر رہے اور اوس سے
زیادہ آمدنی ہو تو اضافہ مین سے پانچ چہٹا حصہ جو علاوہ آٹہہ لاکہہ کے ہو داخل
کیا کرے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے دوامی دوستی واحدیت اور
غیر دشمنون سے محفوظ رکہنا کاروبار اندرونی کی مداخلت سے پرہیز کرنا اور
ریاست جے پور کی بہبودی وفایدہ کا مدنظر رکہنا منظور کیا-

وقت انضباط اس عہدنامہ کے جے پور کے راجہ جگت سنگہ عیاش وبدچلن تہے
کہ اونکی اوباشی وبدتدبیری سے ریاست معرض زوال مین آئی شبانہ روزی
زنانہ مین اور خوشامدی لوگون کی صحبت مین رہنے سے کاروبار ریاست بالکل

خواجہ سرایان اور بدمعاش درباریون کے اختیار مین ہوگئے تہے اسواسطے بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء اون کے انتقال پر ناظر موہن رام افسر خواجہ سرایان نے کہ لئیق و حریص آدمی تہا کل انتظام راج اپنے قبضہ مین لیکر اعلان کیا کہ اپنی وفات سے پہلے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب نے موہن سنگہ خلف راجہ محروج نرور کو کہ اوس ابتدائی نسل مین سے ہے جسمین سے برور آٹہ سو برس مہاراجگان جےپور نکلے ہین متبنی لیا تہا باشندگان محل کی مدد سے جنکا ناظر کے اختیار رہنے مین بڑا فائدہ تہا موہن سنگہ مسندنشین ہوا اور سرداران راج کو نذر دینے کیواسطے بلایا مگر باستثناء ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والہ کے کہ نکارت راجپوتون مین اول تو نہین مگر بڑی ریاست رکہتا ہے اور ناظر کی بے ایمانی مین شریک ہوا تہا کل سردار اپنی اپنی جاگیرون کو چلے گئے سب نے مخالفانہ جواب بہیجے اور ٹہاکر جہلاے کے جو بجز کامہ کے محروج خاندان کے مہاراجہ مرحوم کا قریب ترین وارث تہا شامل ہوگئے۔

مہاراجہ جگت سنگہ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے نگرانی واقعات کیواسطے اپنے معتمد منشی کو جےپور مین متعین کیا ناظر نے منشی کو باسانی ملالیا اور صاحب رزیڈنٹ نے اونکی تحریرون پر کلی اعتبار کرکے گورنمنٹ مین نرور والہ کی منظوری کی درخواست کردی گورنمنٹ نے مبارکبادی کا خریطہ لکہہ بہیجا اور موہن سنگہ بلقب مانسنگہ موسوم ہوکر مسندنشین ہوا۔

مگر حسب خواہش ایک ناظر کے بہ جبر یہ مسندنشینی ہونے سے رانیان علی الخصوص راٹہورجی ہمشیرہ مہاراجہ مارواڑ و علی العموم کل باشندگان ملک بخوف ذلت

اپنے دا ازحد ناراض ہوئے سرداران راج آمادہ بغاوت ہوگئے اور ہندو مسلمان ناظر کے ظلم و تعدی سے تنگ آکر باشندگان شہر نے بہی سرکشی اختیار کی۔ اسوقت تین رانیون مین سے مہاراجہ جگت سنگہ مرحوم کی رانی بہٹیانی جی نے ظاہر کیا کہ مجہکو آٹہہ مہینے کا حمل ہے اس سے ہر فرقہ خلایق کو کمال خوشی ہوئی کیونکہ ناظر کی مفسدانہ تدبیرین فسخ ہوگئیں اور باہمی نزاع و فساد رفع ہوگیا اور سب سے زیادہ یہہ کہ باشندگان جے پور کو جو خوف تہا کہ رفع فساد کے حیلے سے سرکار انگریزی مداخلت کرکے ملک ضبط کرلیگی وہ بہی جاتا رہا مگر اکثر لوگ اب بہی ناظر کے شریک رہے اور اکثر نے اس وجہہ سے کہ عرصہ دراز تک اعلان نہوا تہا رانی بہٹیانی جی کے حاملہ ہونیکا یقین نکیا اسواسطے بہ سروری راول بیری سال راج کے بڑے سردار دربار کے محل مین جمع ہوئے اور یہہ قرار پایا کہ رئیس مرحوم کی دیگر رانیان اور ٹہکرانیان حاملہ رانی کو دیکہکر حمل کی تصدیق کرین اور اس تصدیق پر عمل کرنیکا سب نے اقرار کیا چنانچہ کل عورتون نے دیکہہ کر بالاتفاق شہادت دی کہ رانی حاملہ ہے اور سب نے اقرار نامہ پر دستخط کئے کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اوسکو اپنا مالک سمجہین گے۔
۲۵ - اپریل سنہ ۱۸۱۹ع کو مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم نے جنکی ولادت کے سب منتظر تہے جنم لیا اور موہن سنگہ باوصف سازش و فریب ناظر متروک ہوکر تہوڑے دنون بعد مرگیا راول نے باتفاق ٹہاکر بہادر سنگہ والی جہلار و کشن سنگہ والی چوموں صاحب رزیڈنٹ کو اس درخواست سے خط لکہا کہ بہٹیانی جی کے لڑکے کو بطور وارث تخت بٹہوایا اور اولاد صلبی مہاراجہ جگت سنگہ صاحب کے سرکار

انگریزی سے منظور کیا جاوے سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے فی الفور منظور کیا اور بڑے سرداروں اور رانیوں کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوتی ہے کل ملک میں امن ہوگیا۔

اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرا ریاست نے چہین لئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ ومراتب اونکا قدیم سے ہے اوسپر قایم کیئے جاوین چنانچہ بوساطت سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب ملازمان وسرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکہی گئین اونکے ذریعہ سے اونہون نے دیانت وخیرخواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق ومراتب مکفول ہوئے۔

عرضی

بخط ہندی دستخطی ٹہاکران وملازمان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲- مئی ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس رای جالا ناتہہ اور دیوان امرچند کی معرفت پہونچی ٹہاکران ومتصدیان کیطرف سے بائی صاحبہ کو واضح ہو کہ جبتک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور سب اپنی اپنی نوکری راج مین کرتے رہین گے۔

دستخط

راول بیری سال - باگہہ سنگہ چتربہوجوت - کشن سنگہ - بہادر سنگہ راجاوت

قائم سنگہ بابہہ دروت ـ لچہمن سنگہ بھوجہنون والہ ـ اودے سنگہ کہنگاروت ـ
راجہ ابہی سنگہ کہیڑہی والہ ـ راو چیتر بھوج ـ مان سنگہ کہنگاروت ـ سرونگہ ہبرزہ
بخشی سری نارایَن ـ بہادر ہتہ سنگہ چپاوت ـ امان سنگہ پچپاوت ـ سانچ سنگہ
پچپاوت ـ ساہ دولہ سنگہ مزوکہ ـ کرپارام وقایع نویس لچہمن سنگہ ـ کرپارام
چیتہ رام ساہ ـ منگل سنگہ کہو سبانی بانس کہوہ ـ سوائی سنگہ کہیاوت ـ
راے جوالا ناتہہ ـ دیوان امرچند ـ راے امرچند پلی وال ـ سنگہی ہتالال ـ
بالم سنگہ راناوت ـ رام لال دہابہائی ـ آرہت رام مدکی ـ راول ہیری سال

عرضی ہندی

متصدیان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ ـ مئی ۱۹۰۱ء سب متصدیان
کیطرف سے بائی جی صاحبہ کو معلوم ہو کہ جب تک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ
صاحب سن تمیز کو پہونچین گے دربار سے جو کام ہمارے سپرد ہے اوسکی انجام
دہی مین اور احکام نافذہ کی تعمیل مین شرایط ذیل سے کاربند ہونیکا اقرار
کرتے ہین اپنا کام دیانت داری سے انجام دینگے اور کسی سے رشوت نہیں
لینگے فصل بفصل دیوان کی معرفت حساب داخل کرتے رہین گے بجز اون کے
جو قصور کرین کسی پر جرمانہ نکرین گے معاملات راج مین ہم آپسمین خفیہ علانیہ
نزاع نکرین گے ـ

دستخط

راے جوالا ناتہہ ـ منشی دیاچند ـ دیوان امرچند ـ سشو جی لال ـ کرپارام ـ

چیت رام ساہ - لچھمن - مدن چند - بوہرہ جی نارائن - راے امرت رام -
روپ چند داروغہ - کرپارام چارہوا - راول بیری سال - چتربھوج -
دیوان نوندہ رام - سنگی منالال - گہاسی رام - اتربت رام - بخشی سری نراین
سنپت رام - جیون رام - رام لال دہابہائی - گیان چند - دیورام داروغہ
منشی سری لال - اسوقت تک تعلقات فیمابین سرکار انگریزی و راج جیپور
کا اہتمام سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کرتے تہے اور اوس زمانہ مین چند ماہ تک
جیپور مین رہے اونکی موجودگی مین کل ابتری کا انسداد ہورہا تہا مگر اونکے
جاتے ہی فتور پیدا ہوگیا مہاراجہ صاحب کی ولادت سے پیشتر رانی راٹہور جی
بڑرانی تہین مگر جب بہٹیانی جی سے مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے توحسب رواج
ملک وے پٹرانی ہوئین اونہون نے ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل خلایق ناراض
ہوگئی اور انواع فساد برپا ہوئے راول بیری سال کوکہ ناتہاوت کوٹہری کا
دوم سردار تہا اور اوسکے بزرگون نے اپنی حسن لیاقت سے پٹیل یعنی ہوروٹی
منتیر کی خدمت حاصل کی تہی اور اوسمین بہی بزرگون کی سی لیاقت اور
دانائی موجود تہی صاحب رزیڈنٹ کی فہمایش سے ماجی صاحبہ نے یہ صاحب
مقرر کیا براے نام وزیر اعظم مقرر ہوا مگر اوسکا اختیار کچھہ نہ تہا اور اپنے
عہدہ کے لحاظ سے ماجی صاحبہ کے خام خیالات اور فاسد خواہشونکی رضاجوئی
کرتا تہا اخیر ۱۸۲۰ع مین ماجی صاحبہ کی بدانتظامی سے شہر مین فساد برپا ہوا
فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل مین مارے گئے اور کل راج مین شورش
وابتری ہوگئی -

बडाइनी

पटरानी

पटेल

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہرچند ہمکو خواہش مداخلت معاملات راج سے اجتناب ہے مگر شہر میں امن و عافیت رکھنے اور خطرۂ عظیم کا انسداد کرنے اور مہاراجہ صاحب و رعایا کی بہبودی محفوظ رکھنے اور حالات واقعی کی خبرگیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جے پور میں متعین کیا جاوے چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے مگر جے پور کے کل نزاع و فساد کی مفصل کیفیت لکھنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص کے جبر و تعدی اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخرکار ریاست کو تباہ کر دیا اوسکا بھی کچھ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص سنگین جہوتہا رام تہا کہ گوبند نامی سے اس راج کی تاریخ میں بہت مشہور ہے مگر خاندان میں کم رتبہ آدمی تہا اور سابقاً فوجی رام متوفی کا نائب تہا اوسکے اور گناہوں میں بہی ایک یہہ بہی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا ماجی صاحب بالکل اس شخص اور دو باندیوں یعنی کنیزکوں کے اختیار میں تہین اور راون پر کمال مہربانی تہی جہوتہا رام بےایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بیحیائی سے دغا و فریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور کمینگی میں لیس و پیش نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیاں تہین اون میں سے روپا بدا اور خصوصاً نہایت شریر تہے ـ

کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ ماجی صاحبہ اونکی تقریر سے از حد ناخوش ہیں اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راول جی کو دہلی بہیجا ہے شہر میں جابجا دروازہ پر پہرہ مقرر کر دیا تاکہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

اون کی تدبیرون مین سد راہ ہوئی اون کے اور راجی صاحبہ کے درمیان
جہوتہارام اور باندیون کی وساطت سے گفتگو ہوا کرتی تھی تحقیق نہ تہا کہ ایک
کا صحیح منشار دوسرے پر ظاہر ہوتا ہے یا نہین چونکہ صاحب رزیڈنٹ کو معلوم
نہ تہا کہ یہہ گفتگو جو ہوتی ہے راجی صاحبہ کرتی ہین یا اور کوئی راجی ہٹیانی جی
صاحبہ کو سب لوگ ریاست کے کلی مالک سمجہتے تہے اور اونہون نے کل کام کا
حصر جہوتہارام پر رکہا تہا راول کو جو برائے نام مصاحب راج تہا بد نظمی کی
شکایت تہی اوسکے دو برس کی مصاحبت مین ریاست کی آمدنی بہت کم ہوگئی
دونون فریق یکسان بد دیانت تہے سب رشوت خوار تہے مگر البتہ جسقدر راوز
کوئی ہوتا اوس سے راول کم تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ کے وقت تک جب
الور وٹونک جے پور مین شامل تہے ایک کرور کی آمدنی ہوتی تہی اور موہن رام
ناظر کے سخت انتظام مین چونتیس ۳۴ لاکہہ روپیہ بیٹہے تہے مگر راول کے انتظام
مین صرف دو لاکہہ رہگئی اپنے متوسلون اور دیگر زبردست اہلکارون
کے رشتہ دارون کو پرگنات قریب نصف جمع پر ٹہیکہ دیدئے اور دیگر
پرگنات کے پٹو نمین بلا وجہ بطور سرسری جمع اسقدر کم کردی کہ کسی بندوبست
کے استقلال پر اعتبار نہ رہا۔
بد نصیبی ریاست سے بموجب شرط تعین خراج مندرجہ عہدنامہ کے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ کو لازم تہا کہ بنظر حفظ فوائد سرکار جمع زاید از چالیس لاکہہ
پر چہہ مین سے پانچ جزو وصول کرنے کیواسطے مال کے حساب کی جانچ کرین
صاحب ایجنٹ نے درخواست کی کہ راج کے اہلکار میرے ساتہہ متعہد ہون اور

بند و بست کریں اور شرائط مندرجہ پٹہ جات کی سرکار انگریزی سے کفالت
ہو جاوے گورنمنٹ نے اس تجویز کو پسند کیا گورنر جنرل صاحب نے باجلاس
کونسل تحریر فرمایا کہ جو حفاظت راج جے پور کی سرکار سے کیجاتی ہے وہ ریاست
کیواسطے فایدہ بے بدل ہے پس اگر اسوجہہ سے کہ فریق ثانی ایسا مفلس ہے
کہ اس مصارف کا ایک جزو ادا کرنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتا اور حسب
شرائط مندرجہ عہدنامہ ہم مفت مین اعانت کرین تو براہ واجب خواستگار
ہو سکتے ہین کہ اس بات سے جو فوائد انکو حاصل ہون اونکا اچھی طرح
استعمال کیا جاوے —

اوسی مراسلہ میں اکٹرلونی صاحب مورخہ ۲۳ - جون ۱۸۲۱ء مین بعد اظہار
مراتب رہنمائی تدبیر گورنمنٹ کے لکھا ہے کہ نواب گورنر جنرل صاحب نے تعلقات
فیمابین سرکار انگریزی و راج جے پور اور رئیس کی نابالغی کے حالات پر بتوجہ
بہت توجہہ سے غور کر کے اجازت دی ہے کہ جیسا آپ کے اور کپتان سٹورٹ
صاحب کے مراسلون مین بہت لیاقت سے مشرح لکھا ہے انتظام ریاست
مین بطرز واجب مداخلت کیجاوے اور بہت امتیاز و سہولت سے کہ شایان
مصلحت وقت ہو عمل کیا جاوے —

اس خیر طلب تکریج آور مداخلت کے پر ضرر نتایج گو اوسوقت بالکل معلوم
نہوئے مگر اب بخوبی ظاہر ہو گئے ہین اوسوقت دو ہرہ حکومت کا تجربہ بہت
کم ہوا تھا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اضافہ آمدنی راج کی بڑی توقع تھی یہہ
خیال کرتے تھے کہ اول سال مین چالیس لاکھہ دوم مین پچاس لاکھہ اور سوم

ہین ساٹھہ لاکھہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تھے اون کے اندازہ مین
چالیس لاکھہ سے زیادہ ہونا محال تہا اور واقع مین چونتیس ۳۴ لاکھہ سے زیادہ
اوسوقت تک کبھی نہین ہوئی تھی —
کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تہا کہ جبتک جے پور مین مختلف فریقون کی
یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیداوار کارگر نہونگی اور راجی صاحبہ محافظ
و منتظم راج کے حسد و رشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تاوقتیکہ راول
کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت و احکام صاحب پولیٹیکل
ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیار
کے احکام اور جہوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے راجی
صاحبہ سے درخواست کی کہ نظم و نسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کاروبار
مین اصلاح کرین راجی صاحبہ نے ناراض ہوکر ان درخواستون کو
نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتھہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول
اور جہوتہارام کے درمیان صلح و صفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی
سنہ ۱۸۲۱ء کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو
مستعدی و لیاقت و دیانت داری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح
کرے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت
حاصل کرلی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب و کتاب و کاروبار
پیشگاہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے
پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دئے جانیکا اشتہار جاری ہوا

ہرچند جہوتہارام اور اوسکے نائب امرچند نے کہ سررشتہ مال کا افسر تہا اسپر بہت اعتراض کیا مگر کچہہ سماعت نہوئی –

صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی زبردست حمایت سے جہوتہارام راول کا ماتحت ہوگیا مگر ماجی صاحبہ کیطرف سے کہ اونکے مزاج پر جہوتہارام حاوی تہا اب بہی شک رہا اسواسطے یہہ تجویز کی کہ اگر ماجی صاحبہ مخالفان تدبیرات سرکار انگریزی کے کہنے پر عمل کرین تو جسطرح مہاراجہ پرتاب سنگہ کی ماجی کو کیا تہا اوسیطرح ٹہاکرون کو متفق کرکے اونکو بہی کاروبار راج سے بیدخل کیا جاوے مگر راول نے اس تجویز کو پسند نہ کیا اس نظر سے کہ ٹہاکرون کے اجتماع سے شور ہوجاویگا اور کچہہ نتیجہ حاصل ہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ سرکار انگریزی صرف ماجی صاحبہ کے بدصلاح کارون یعنی دونون باندیون کو علیحدہ کردے کہ یہی کافی ہوگا –

بعد ازان حال صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جو راول کے اختیارات کی کفالت دی تہی اوسکی بذریعہ مراسلہ ۲۲ ستمبر ۱۸۲۱ع پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری آگئی اور انتظام راج کا کل اختیار صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہوگیا اونہون نے راول کی معرفت راج کے کل صیغہ جات مال و عدالت وغیرہ مین بمقتضاء فوائد راج ضروری اصلاح دی اس بندوبست سے ماجی صاحبہ بہت ناراض ہوئین اور راول کے ساتہہ جہوتہارام کو شریک کرنے مین اصرار کیا اس پر راول نے پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ ماجی صاحبہ کے مشیرون یعنی [illegible] اونکے [illegible] مہتہ اور چند دیگر

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور جھو تہا رام کے ساتھ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۶۲ء مین جب صاحب رزیڈنٹ سجے پور کا دورہ کر کے چلے گئے ماجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول کو دربار مین آنے سے منع کر دیا اور ریگہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کو کہ بینہ زور اور مفسد آدمی تہا اصلاح کارونمین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت ومکفالت صاحب پولیٹکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تہا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام نتہا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جھو تہا رام اور ریگہ سنگہ کو موقوف کرنا چاہا ماجی صاحبہ نے انکار کیا مگر صاحب نے جھو تہا رام سے بلا اجازت ملکہ استعفا لیا اور ریگہ سنگہ کو ماجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بہیجا تہا وہان سے بہی نکالدیا اور ماجی صاحبہ سے کہلا بہیجا کہ اوسے پہر ایجنسی مین نہ بہیجین اور یاد رکہین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے راول بہری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجہکر معاملات مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرتے ہین اونکو ہم دشمن سمجہین گے۔ اسطرح صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دبکر جھو تہا رام نے استعفا دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا ماجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل کرتی تہین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمد رفت تہی صلاح کیا کرتی تہین اس غرض سے کہ اونکی صلاح ومشورہ کا انسداد ہو ماجی صاحبہ کے فریق کو ایک اور بہی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہو جا۔ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اکرڈلوی صاحب کی خدمتین ٹہاکر مہ گ

وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی۔
لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات
خالصہ کہ اونہوں نے مرہٹوں کی حملہ آوری پر بلا اجازت لے لیے تہے مسترد
کئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تہی اگرچہ دیہات مذکورہ
کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت میگہہ سنگہ سے کچہہ مزاحمت ہوئی
تہی مگر اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ میگہہ سنگہ راجی صاحبہ کے مزاج پر
بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکہتا ہے اسواسطے راجی کے فریق
کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی اس
سعی و تشدد کے عوض مین اگر فریق ثانی نے بہی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام
تعجب نہین ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیرآباد سے انگریزی فوج کا ہرگز حملہ آور ہوا
قلعہ والون نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج مین سے بہت
آدمی مقتول و مجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہوگیا۔
بہر ان حال راجی صاحبہ کے بے ایمان صلاح کارون نے راول کی حویلی
واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹہاکر کشن سنگہ
نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جسکو راجی کے فریق سے کچہہ شکایت ہوئی
تہی وہان جمع ہوتا گیا راجی صاحبہ نے چند ٹہاکرون کے دستخط سے راول
کی مجرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے راجی صاحبہ کے فریق کی نسبت
وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورنمنٹ کے حکم مورخہ ۲۱ مارچ ۱۸۳۸ء سے
صورت حال بالکل بدل گیا اور رفقائے صاحب پولیٹکل ایجنٹ منتشر ہوگئے۔

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلا مداخلت
باجی صاحبہ اور صرف بحفاظت و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیر سن مہاراج
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور باجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم و نسق راج کا
مختار مطلق اور جہوتہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے باجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
کش ہو کر صرف اپنے پرورش کے کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکھین۔
مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجھکر باجی
صاحبہ کو براے نام مختار رکھا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
سیکھ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلا گیا جہوتہارام جاتہ اکو گیا اور اوسکے فریق
کے اور لوگ متفرق ہو گئے باجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہو کر راول کو
بعطاے خلعت ممتاز کیا۔
۲۳- اپریل ۱۸۳۴ع کو کپتان سٹوورٹ صاحب جے پور سے گئے اور میجر ایلیس
صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے باجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنے کیواسطے موقع غنیمت سمجہا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر ۱۸۳۴ع
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جے پور مین جمع کیا اور بہکا کر ان شیخاوالی کو بھی اپنی
طرف کر کے بغرض اخراج ناتہاوتان کہ راول بیری سال بہاگ کر سامو

ٹھاکر کشن سنگھ چوہوں والا سرگروہ تہا وتاں ہیں طلب کیا اور سری جی ہنت
کو بہی بلاکر شورش و فساد پیدا کرنے میں کمال کوشش کی اون کے حکم سے
فوجیں مع چوبیس توپوں کے سامنگانیر دروازہ جمع ہوئیں کپتان ریبر صاحب
نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا برگڈیر صاحب نصیر آباد سے
فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب راجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ
بہ امتناع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بہیجا تہا کچہ التفات نکیا تب خود
شہر سے علیحدہ ہو گئے شہر کی دوکانیں بند ہو گئیں اور تجارت موقوف ہو گئی
دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب
ایجنٹ کے پاس آگیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی
سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک
ٹھاکر شہر سے نکل نجاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوتا
یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آئے اور شہر میں مقیم
ہوئے اونہوں نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کاروائی کی کہ شہر سے باہر تہے
کچہہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقاً خود لکہہ چکے تہے کہ انتظام ملک کیواسطے
سب سے بہتر راول ہے راجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے
بذلت موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ راجی صاحبہ
کی مختاری کے ساتہہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تہا مگر اسکی
بہی کوئی وجہہ نہ تہی کہ راول اپنے عہدہ سے دستبردار ہوکر ذلت
سے اب راجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا او میں بالکل

جہوتہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے ہیگہ سنگہ ڈگی والہ سرپنچ ہوا حکم چند برادر جہوتہارام اوسکا نائب ہوا اور رامچند کو اہتمام سررشتہ مال مفوض ہوا لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سواے کسیطرح فائدہ کی صورت نہین ہے۔

راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور نہ اپنی راے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے بعد ملاحظہ کیفیت حال جے پور بذریعہ مراسلہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۵۲ع حکم دیا کہ راول کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور اوس کا وکیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی پہر ضرورت ہوگی تو ترمیم و اصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور جہوتہارام کی نسبت ماجی صاحبہ کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین جلاوطنی کا حکم ہوا ہے وہ مسترد نہین ہوسکتا۔

ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول رسوخ صاحب رزیڈنٹ و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود ارادہ مستحکم امداد و اعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے عوام الناس نے یہہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اوسمین دست اندازی

نہین کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ جے پور سے خوف کہا کر دست اندازی
موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش
و بد ہر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہو گیا۔
ماجی صاحبہ منتظم راج سے بالکل بے خوف و خطر ہو کر اپنے حریص اور بدسرشت
خواہشمند ..... اور اونکی باندی رو پا کو راج پٹار ن کا خطاب
او ..... ملالہ لو یا دہی نظم و نسق امور ملکی کی مختار مطلق ہوئی اپنی حکومت
جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے
کہ باشندگان ملک کو عبرت ہو محل کا کچھہ ادب و لحاظ نکیا کمال فضول خرچی سے
اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری
مصارف کے اجرا کیواسطے سال آئندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی
کے خراج کی مطلق خبر نلی کہ آٹھہ لاکھہ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام
مین خراج بروقت ادا ہوتا رہتا تہا اور بعد ادائے مصارف اوس نے
لاکھہ روپیہ داخل خزانہ کیا تہا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور
و غل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل مین توپین لگا دین
ماجی صاحبہ کو جہوتہا رام کے بلانے کا کمال شوق تہا بلکہ ایک دفعہ طلب
کر لیا تہا اسپر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ
ایسا ہو گا تو ہم چلے جاوینگے مگر جے پور سے روانگی کیوقت اپنی رائے مین
لکہا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہا رام
آنے کی قید برخاست ہو جاوے تو مناسب ہے کیونکہ راج کا کام

تو اب بہی اوسی کی صلاح سے ہوتا ہے اگر وہ یہان ہوگا تو کسیقدر جوابدہ
تو سمجہا جائیگا۔

کپتان لو صاحب نے جواب بجاے لفٹنٹ کرنل سپیر صاحب بتاریخ ۱۲ - نومبر ۱۸۴۵ء بولٹیکل [illegible] سے اول یہہ تقاضا کیا کہ مہاراجہ صاحب محل سے باہر آوین کرنل لو صاحب اور [illegible] دونون کو بہی غلط گمان رہا کہ مہاراجہ صاحب پنج سالہ کے محل سے باہر آلیتے ہی بندوبست راج ماجی صاحبہ کے ہاتھ سے نکلکر ٹہاکرون کے اختیار مین آجاویگا کپتان لو صاحب کو امید تہی کہ مہاراجہ صاحب کے باہر نہ لانے مین ماجی صاحبہ مع اپنے متوسلون کے جہد کامل کرینگی اسواسطے اونہون نے اسمین بہت کوشش کی ٹہاکر لوگ علی الخصوص راول کے ذیل دار بدل چاہتے تہے کہ خواہ کچہہ ہو جاوے ماجی صاحبہ کو بے اختیار کرنا چاہئے اسواسطے اونہون نے لو صاحب کو صلاح دی کہ کل سرداران راج کو جمع کرکے اون سے درخواست کرانی چاہئے کہ اسپر ماجی صاحبہ بخوبی بجا آوری اور کچہہ نکرسکین کی مہاراجہ پرتاپ سنگہ کی ماجی صاحبہ کو بیدخل کرنے کیواسطے اور انہین ماجی صاحبہ کے حمل کی تصدیق کیواسطے جو دو دفعہ اجتماع ٹہاکران ہوا تہا اوس سے اب بہی یقین ہوا کہ یہہ اجتماع ہر طرح کی تدبیر ریاست مین خواہش عوام اور کثرت رائے ظاہر کرنیکے واسطے عمدہ و مستحسن طریقہ ہے اور اسی خیال سے لفٹنٹ کرنل سپیر صاحب اور کرنل لو صاحب گمراہ ہوئے ہر دو تقاضا یہ ندرجہ صدر مین کل فریقون کی راے بالاتفاق تہی اور سردارون نے صرف عوام الناس

کرنے سے اونکی راے پر عمل کرنا لازم نہ آیا اور بخصوص اس خیال سے کہ ہر ایک
کو صاحبان انگریز کی نسبت بپاس خاطر راول یہہ تدبیر کرنیکا گمان ہوگا ۔
سر چارلس مٹکاف صاحب کو جو اسوقت جے پور مین آئے تہے یقین ہوا کہ پہلا انتظام
کا جمع کرنا بیجا ہے اور راجی صاحبہ کو بے اختیار کرنے کیواسطے کوئی قانون یا
رواج راج موید نہین ہے اور یہہ بہی سوچا کہ راول کی صلاح پر زیادہ زور
اعتبار کرکے براہ غلطی پنچایت جمع کی ہے اور یہہ امر کہ راجی صاحبہ کی اختیار
سے علی العموم کل سردار ناراض ہین دو مخالف فریقون کی موجودگی سے ہی
غلط ہوگیا ہے مٹکاف صاحب نے سردارون کو پہر جمع کیا اور اپنی دست
اندازی کا گمان رفع کرنے کیواسطے ہر فریق سے دو دو سردار جمع کرکے رائے
لکہوائی اس مرتبہ پچاس سردار تہے اونمین سے اٹہائیس سردارون نے راجی
صاحبہ کے موافق راے دی اور بائیس اون سے مخالف رہے راجی صاحبہ
با اختیار راج کے وزیرون کی موجودگی مین سردارون کی راے لینے سے
لازم آیا کہ جن سردارون نے اونکے خلا ... اونکو تکلیف و
نقصا ... وچاوے اس کفالت سے
دربار جے پور کو بہت رنج ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو بہی بہت تکلیف
ہوئی کیونکہ سرداران مذکور کو دربار کے خلاف دستور زیادتی و تشدد سے
بچانا پڑا اور سردارون نے دربار کے احکام واجب کی بہی تعمیل چہوڑدی
اور نا واجب امور مین صاحب ایجنٹ سے امداد و اعانت کے خواستگار
ہوئے راجی صاحبہ نے ابتداء سے ہی اس کفالت مین خلل اندازی شروع

کی لوان مین فوج بہیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کر دیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تہے لکڑی و پلہ سے بہر کر سخت بے رحمی سے جلوا دیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جہلار کے ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹ لیا اوسکو راج سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب کے اول دربار مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورمنٹ بمنظوری معاودت جہوتہارام صادر ہوئے اور کپتان لو صاحب کے داخل جے پور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتہارام جے پور میں آگیا اور ... اوسیوقت راج کے کام مین مداخلت نکی

کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتھہ لگا ہوا تہا اوسمین بہی دیر نلگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازون پر توپین لگادین جہوتہارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوسنے محل مین زنانہ ڈیوڑہی پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی اور کپتان لو صاحب نے بہت کچھہ سمجھایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجاے اون کے سر جارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔

लवान

सरजार्ज क्ल

जोधपुर

جہوتہارام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا
اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر وراج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی
کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے جہوتہارام کو مقرر
کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۴۲ع مین کولبروک صاحب
کو لکہا کہ تقرر وزرا سے حال سے جو متوسلان راجی صاحبہ کو خارج کرکے ہوا ہے
ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی دقت
ہوتی ہے جہوتہارام کے لایق ہونے مین کچہہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے
کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا
ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے جہوتہارام راجی صاحبہ کے مزاج
پر بہت متسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد
کے اور کسی طرح مستعمل نہین کرسکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچہہ
...ں عہدہ کے ساتہہ جو عزت اور ذمہ وری
ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بینٹنکس صاحب کے ... پر کلکا

आन्दवन

پہونچا ... ی اجملا یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ
تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین
بلا لحاظ حالات موقع وہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت
عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا۔
گورنران سابق نے جو دربار جے پور پر جہوتہارام اور اوسکے متوسلون
کے باب مین تاکید و تنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہو گئی اور مخالفت تدبیرات

اور خلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال وقایم مزاجی
مین فرق ظاہر ہوکر ہلکی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹہاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکہا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بد اخلاقی سمجہکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالبًا راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک تو صحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر و معاش مین کچہہ خلل واقع نہوا جو مہارام رضا جوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے عنقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول کو بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چوہولے ... ہارام نے سرکار انگریزی
کا خراج ادا کرنے مین بہی توقف نہ کیا آٹہہ لاکہہ روپیہ بقایا خراج جلد
ادا کردیا اور خراج آیندہ ادا کرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ بابت
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ ادا کردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد زیادہ ستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخروج سردار اپنے رشتہ داران سکنا رجپور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

...ہ وہ زہر دینے سے اوسکی ہلاکت بہ منظوری جھوٹھا رام کے جوان
آقا کی ہلاکت کا باعث ہوکر سواد الوجہہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی
گواہ رویت نہین ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ
لیجانا اور مراسم تجہیز وتکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط
قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جھوٹھا رام آج تک ملزم سمجھا جاتا ہے
شہادت کافی نہین ہے مگر عوام الناس کے دلون پر یقین کامل پیدا کرتے ہین
شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا۔
بفور اشاعت اس خبر کے کرنل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ
شیخاواٹی مین تھے جے پور کو آئے اور فی الفور اوس لوگون کو جسکے واسطے
واپسی جے پور کی اجازت ہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنے کی تدبیر کی۔
جھوٹھا رام۔ ہر دو کنیز کین۔ دیوان امر چند۔ بخشی منا لال۔ سر ...جی جسونت
سنگہ ڈگی والہ۔ چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹھاکر بساؤ جس نے جاگیر
لینے کیواسطے اپنے چچا اور بھائی کو مارا تھا اور سونت سنگہ راؤ منوہر پور
اور جیتا سنگہ ٹھاکر سیاکواڑ رفقاء جھوٹھا رام جو اشخاص سابق مین با اختیار
تھے وہی اس زمانہ مین تھے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت
جی صاحبہ باجی مختار راج ہوئین اور جستقدر بھٹیانی جی تھین اوسیقدر راول
کے مخالف اور رانی بدمعاش گروہ کی خیرخواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب
نے جھوٹھا رام کو موقوف کرکے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور ریاپنڈ ...

آیندہ کی تجویزین پیش ہوئین ۔

سرکار انگریزی کے متزلزل اور مختل تدبیر کے نتایج بدجسقدر پہلے مخالفون کی سرکشی سے پیدا ہوئے تہے اوس سے زیادہ شرارت کے ساتہہ بشکل ہلاکت بلیک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور مخزوجی خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے پیدا ہونے والی تہی ظاہر ہے کہ جے پور مین ہر انقلاب سے پیشتر فساد ہوا تہا اور ہر فساد کے بعد سرکار انگریزی کی تدبیر بدل گئی گویا ہر مرتبہ تبدیلی تدبیر کا باعث فساد ہی تہا اس صورت مین عجب نہین ہے اگر فریق متعلق زنانہ ڈیوڈہی نے براہ حماقت وشرارت امید کی ہو کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے راول کو موقوف کرانیکا تحقیق ذریعہ شہر مین فساد کرانا ہے اور یہہ خیال کیا ہو کہ جسطرح سابقاً بعہد اکٹرلونی صاحب ہوا تہا ارادہ کی معتوقہ پیرماجی صاحبہ کو وزیر مقرر کرنیکا اختیار ہو جاوے اسکے علاوہ راول بیریسال کا انتقال ہو گیا تہا اور اوسکا بیٹا شیو سنگہ جسکو ویسی لیاقت نہ تہی اور انگریز بہی اوسکو کم جانتے تہے جانشین ہوا تہا متعلقین فریق ماجی صاحبہ نے سوچا کہ فساد مین راول مارا جاوے تو حکام کو یقین ہوگا کہ عوام الناس اوسکو اچہا نہین سمجہتے ہین اور مفسدہ کی جوابدہی بہی اوسی کے ذمہ ہوگی اور یہہ بہی اونکو بخوبی معلوم تہا کہ سرکار انگریزی کسی کو حاکمانہ زبردستی سے وزیر نہین کرتی تہی اور سب فساد کو بدمعاشون کی سرکشی سے نہین بلکہ جس شخص کے خلاف کیا جاوے اوسکی کج خلقی اور بدمزاجی سے منسوب کرتی ہے

غرض راول کو للفراجت متروک العوام ثابت کرنے کیواسطے اس تجویز پر عمل کیا گیا علی العموم ہندوستان مین مشہور تہا کہ فلان روز فساد ہونیوالا ہے مگر مطلع فساد ظاہر نہین ہوا تہا ورنہ حکام انگریزی خبر پاکر انتظام کرتے عوام کا دل فساد کیواسطے مستعد تہا چنانچہ خفیف اشتعالک سے کمال سخت اور مہلک نتائج کے ساتہہ برپا ہوا۔

تحقیقات مابعد اور مراسلات گرفتار شدہ سے تحقیق ہوا کہ اس سازش کا بانی سابق جہوٹہا رام تہا قرار پایا تہا کہ اوسکا رشتہ دار دیوان امرچند بدمعاش لوگون کو نوکر رکہکر اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پر حملہ کرکے آغاز فساد کرے جب شہر مین شورش ہوجاوے تب جواہر سنگہ خلف چمن سنگہ ٹہاکر ساپواڑہ کہ راؤمنوہر پور کا رشتہ دار ہے راؤ مذکور کی حویلی واقع جےپور سے ساتھ جمعیت لیکر سیدہا محل مین آجاوے اور صبح کے وقت ماجی صاحبہ کے فریق کے اور لوگ راول کو مارڈالین گورنمنٹ کا حکم راول شیوسنگہ کو انتظام ریاست سپرد کرنے کیواسطے صادر ہوا تہا اوس سے دربار کو مطلع کرنے کے واسطے بتاریخ ۴ جون ۱۸۳۵ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مع اپنے اسسٹنٹ مسٹر بلیک صاحب اور دو دیگر صاحبون کے محل مین آئے جسوقت صاحب موصوف واپس چلے تب ایک شخص نے عقب سے برہنہ شمشیر سے اون پر جربہ کیا اور تین ضرب مار کر مجروح شدید کردیا مسٹر بلیک صاحب نے اس قاتل کو گرفتار کرلیا تلوار چہین کر اور مشکین باندہ کر چار پائی پر ڈالکر جیلخانہ کو بہیجدیا۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو بسواری پالکی ایجنسی کو روانہ کیا راستہ مین نہ کسی نے

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گہوڑون
پر سوار ہوکر شہر سے نکل گئے تہے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتہی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پہیل گیا حاجی صاحب کی طرف کے لوگ با فسری ہدایت اللہ خان درواز
پر جمع ہوکر فساد معلومہ کیواسطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلود
برہنہ شمشیر ہاتہ مین لئے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیر سن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچہہ
کسی کے ہاتہہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتہی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواص
مین چپراسی تہا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہوکے ہاتہی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑہ گئے اور صحن کے اندر جاکر کواڑ بند کر لئے اس
مندر کے دروازہ کے قریب مینون کا پہرہ رہتا تہا اونہون نے گو سبب فساد
کچہہ معلوم نہ تہا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیواروں پر ہوکر مندر مین جاکر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بہی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چہتری بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تہا جواہر سنگہ راؤ منوہر پور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تہے اونہون نے دروازے بند کئے ہوئے تہے
والون نے کہولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچہی طرح مشہور ہوا تہا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

کرفسادکی تجویز جہوتہارام اوراوسکے بہائی امرچندا ورہدایت اللہ خان اور چند متوسلان خاص کے سوائے اورکسی کو ظاہر نہوئی تہی۔

اسوقت راول نے بڑی مستعدی ظاہر کی ایجنسی کوجہان بلیک صاحب کی نعش پہنچ گئی تہی اورصاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے زخمون پر مرہم پٹی ہورہی تہی کسیطرح کا پیغام بہیجنے سے پہلے راول نے پہرہ والہ مینہ ہای اصل قاتلون کو گرفتار کرکے مندر کے آگے پہانسی دیدی اورکل شرکاے مفسدہ کی گرفتاری مین سعی کامل کی۔

سرکار انگریزی سے کل حالات کی تحقیقات اورمجرمون کی سزادہی کیواسطے کمیشن مقرر ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جہوتہارام اورحکم چند اوسکے بہائی نے راول کو متہم کرنے کیواسطے یہہ خونریزی کرائی تہی ساہ شیولال گماشتہ اورفتح لال خلف جہوتہارام کی نسبت بحالت عدم موجودگی جہوتہارام وحکم چند کہ قلعہ دیوسہ مین قید تہے سب یورپین اہتمام فساد اور مفسدون کا اطمینان کرنا ثابت ہوا دیوان امرچندا ور اوسکے نائب امرچند بہوسہ کی نسبت آغاز فساد کا بندوبست کرنا ثابت ہوا اوربخشی منالال کی نسبت فوج کو جو پہلے سے باجی صاحبہ کیطرف تہے متفق رکہنا پایا گیا۔

कमिशन

کمیشن نے عرصہ تک تحقیقات کی اور جہوتہارام - حکم چند جو قبل صدور حکم مرگیا - امرچند - ہدایت اللہ - ساہ شیولال - نانکچند بہوسہ کیواسطے سزاء پہانسی اور دیگر مجرمون کی نسبت مختلف میعادون کی قیدین تجویز کین مگر اخیر مین بحکم گورنمنٹ صرف دیوان امرچندا ور ہدایت اللہ کو پہانسی

ہوئی اور چہہ تہارام وحکم جیند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر
مجرموں کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین۔
سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بہ پاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود
گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ مین
بلا اشتعال اور کسی وجہہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا ماجی صاحبہ اور
راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہو جاوے
قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہتیس لاکہہ روپیہ بقایا خراج
یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس مقدمہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ
کاغذات موجودہ ایجنسی سے کچہہ ثابت ہے۔
چہتیس لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی
ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اوس زمانہ مین جے پور سے
ساڑہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ برگڈ شیخاواٹی کا خرچ لیا جاتا تہا اور جہوتہارام
کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست زیر بار ہوگئی تہی اب سبکدوشی مشکل
نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے
جے پور مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا اگرچہ چونکہ
سابقاً ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع دقت و خرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ
کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول
کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے
کہ انتظام ریاست خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے بنا بر نیہ

بر اسلہ ١٠ - فروری ۱۸۳۴ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایک ثلث

آمدنی راج سے بہی زیادہ ہے تو حسب منشا حکم اونرایبل کورٹ آف ڈائرکٹرز

جب بالکلیہ ریاست ایصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزوی معاف

کر دیا جاوے -

مگر ریاست کی آمدنی حال و قابلیت اضافہ و مصارف ضروری کے دریافت

کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو ہیجر الیس صاحب

کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی وخرچ کی تحقیقات کیواسطے

ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے حسب مراسلہ مورخہ

١٧ اکتوبر ۱۸۳۴ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکہا کہ ہمکو آپکی

دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج میں دست اندازی کرنے

سے کہ سابقا بالکل بے فائدہ بلکہ پرضرر ہوئی تہی پرہیز کرینگے اور یقین ہے

کہ آپ کا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب الثوام ہوگا بتاریخ

١٢ ستمبر ۱۸۳۵ء ہیجر روس صاحب جے پور میں داخل ہوئے اور دیکہا

کہ راج جے پور جسطرح سابق میں کئی فریقوں میں منقسم ہو رہا تہا اوسیطرح

اب بہی منقسم ہے مائی صاحب تو راول کے با اختیار ہونے سے از حد ناراض

ہیں اور اوسکو بیدخل کرنے میں وہی تدبیرات کر رہی ہیں جو اوسکے

باپ کی بیدخلی میں کارگر ہوئیں اون تدبیروں کے شروع میں تہنہ فوج

کی بغاوت ہوئی تہی چنانچہ اب بہی وہی ہزار پانچسو میں دو پلٹنوں نے فساد

کیا اور بہان ہی دو ہزار آگے اون سے شامل ہو گئے اور اطاعت

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیر آباد کی فوج نے جا کر دبایا تب اونہون نے اطاعت اختیار کی باجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر بہی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا ۔

درباب خراج و پیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین لاکہہ روپیہ سال آیندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے پس راج کی آمدنی سے صرف ڈیڑہ لاکہہ آیا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکارونکا قرضہ علاوہ ہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیس لاکہہ ہے اور خرچ سالانہ بتیس لاکہہ سال گذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی تہی اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ کی کمی ہوکر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سبکدوشی ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جایداد ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیر باری سے بچانے کیواسطے صرف یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبر گیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے مگر یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کئے بغیر نہو سکے گا ۔

اب سرکار انگریزی کو معاملات جے پور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

ہوا اور بجائے جزوی اور معمولی نگرانی کے جو ابتک ہوتی تھی قوی تر مداخلت
کرنا قرار پایا اور لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اونکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل سنہ ۱۸۳۹ء گورنمنٹ نے لکہا کہ دستورات خواستگار استحقاق مداخلت کار و بار
راج جے پور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہو چکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم و نسق راج مین چند سال تک
زنانہ اختیار کا مستقل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جے پور پہونچتے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جے پور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد و اعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچھ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہو جاوے جب مثل سابق ابتری و خرابی انتہائی درجہ
کو پہونچے تب حکام انگریزی کے از سر نو آنیکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج
کا بھی اختیار کلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
یا جسطرح ریاست کچھ مین بہ تحت کرنل پوٹنجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین جبکہ
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند کے راول نے بھی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ باجی صاحبہ کو بھی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تھا آگاہ کیا جاوے باد صاحب

नागपुर

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے محل مین جاکر ملاقات کی راجی صاحبہ نے جو
سابق مین بموجودگی راول مخاطب ہوئین تہین بذات خاص پردہ مین اکر کرنل
سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تہا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ
اوسکے یہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین کچھ دخل نہ ہوگا جسکا اختیار نہ رہیگا اسپر وہی از حد
ناراض ہوئین اور جیسا کہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتھ ختم ہوئی۔
اب سرداروں کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول
اور اوسکا بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ اور ٹہاکر جہلار کہ بروے وراثت حقدار مسند
ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور اعلے درجہ کے سردار تہے
تجویز کیے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین
مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری
طرف ہوجاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ داری اور
جوابدہی صرف ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے سر پہ ہوگی لازم ہے کہ شرکاء
کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہو کہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل
واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشا ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات
دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت تجویز قانون
کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض سے
با اختیار مطلق ہونا چاہیے ایسی تجویز کار آمد نہین ہے۔
میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ با اختیار خود کام کرین
اب سر کالبرٹ رلینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہوگئے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی

نگرانی ہونے سے خود مختار ہوجاوینگے اونکی صلاح و اجازت کے بغیر کام کرینگے
اور بلا منظوری اونکے احکام جاری کرینگے اسواسطے پنچایت کو ہدایت کی کہ
تمہارا یہہ کام ہے کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے تحت مین کام کرنا اور تدبیرات
مفیدہ ریاست مین اونکو اپنا افسر سمجھو اور صاحب موصوف اپنی خدمت کی
انجام دہی مین صرف سرکار انگریزی کو جوابدہ رہین یہہ ہدایت ہونیکے بعد
اجراے کار ریاست مین کوئی مشکل پیش نہ آئی -

یہہ خیال مین نہین آسکتا تہا کہ ماجیصاحب جو بوجہہ والدہ فرمان روا کے آیندہ
ہونیکی با اختیار تہین اوس اختیار کو جد وجہد کئے بغیر چہوڑ دینگی اونہون نے
پنچایت سے علانیہ مخالفت کی اور ہر فرقہ کے لوگون کو پنچایت کی تحقیر اور عدم
تعمیل پر آمادہ کیا پنچایت کو بے اختیار کرنے کیواسطے ٹہاکر میگہہ سنگہ ڈگی والے
سے سازش کی کہ وہ پانچ ہزار آدمی کی فوج لیکر بحیلہ لانے خریطہ ایلچی میجر
روس صاحب کے جے پور کو آیا اوسکی یہہ حرکت صرف ماجیصاحب کی حمایت سے
تہی کہ وے اپنے فریق کے آدمیون کو پنچایت مین داخل کرنے اور اپنے حقوق
با اختیاری کو ثابت کرنے مین ساعی تہین -

زبردست فوج مثل برگڈ شیخاواٹی کو بہ تحت حکومت پنج سرداران رکہنا ضرور
ہوا ٹہاکر لچہمن سنگہ فوج لیکر میگہہ سنگہ کے مقابلہ کیواسطے عازم ہوا وہ ڈگی
کو چلا گیا وہان برگڈ شیخاواٹی نے برابر سے آکر اوس مجمع کو منتشر کردیا میجر
روس صاحب کو بوجہہ بیماری جے پور سے جانا پڑا اور میجر تہورسبی صاحب
نے مقرر ہوکر ۱۴ - اگست ۱۸۳۹ع کو اہتمام کار شروع کیا تہورسبی صاحب

थोरसी

سابق مین بجاے لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتھہ رہے تھے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تھے اس سے اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تھی علاوہ اسکے معاملات مال مین اچھا سمجھتے تھے اور کاروبار نظم و نسق مین اونکو بڑا علم تھا اسوجھہ سے وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہر طرح لایق تھے۔

میجر تہورسبی صاحب نے اول ہی کل سرشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراے کار ممکن ہو مصارف کم کرین نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکھی گیئن اور ہر ایک پلٹن مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۱۹۵ سلح پوش تنخواہ دار دو لاکھہ روپیہ سالانہ کی بہی تخفیف ہوئی سواران و پلٹن تلنگان و افواج متعینہ قلعجات جنکی معاش مین زمین تہی سب بیس مین کمی ہوئی مگر علاوہ برگیڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹھہ ہزار سالانہ کا خرچ کم ہوا دارالریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین کہ اوسوقت سے اب تک حسب خواہش عوام و بہ اسلوبی تمام کام انجام دیکر بہت فایدہ پہونچاتے ہین محاصل سایر کی ترمیم ہوئی اور کوٹہیار کا خرچ جو راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیاگیا اول سال مین میجر تہوربی صاحب کو دستور ٹہیکہ پرگنات موقوف کرنے اور بندوبست مالگذاری کرنے کی فرصت نہوئی اوس سمت مین جو ستمبر ۱۸۳۹ع مین ختم ہوا ملک کی آمدنی

بقدر ۲۳ لاکہہ ۱۵ ہزار ہوئی اور مصارف ۲۶ لاکہہ ۴۵ ہزار ہوئے سال
آیندہ سکے پیداوار مین آمدنی بقدر ۲۵ لاکہہ ۵۵ ہزار اور خرچ بقدر ۲۶ لاکہہ
۸۵ ہزار درج ہوا اسمین سے سانبہر کے نمک کی آمدنی شامل ہوئی اور مصارف
پرگنہ شیخاواٹی خرچ مین کم ہوا ۳۰ - اپریل ۱۸۶۹ء تک بقایاے خراج بقدر
۲۵ لاکہہ ۸۴ ہزار تہا میجر تہوریسی صاحب نے خیال کیا کہ دس برس آیندہ
مین زیادہ سے زیادہ آمدنی بحساب اوسط اٹہائیس لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگی
اور چوبیس لاکہہ روپیہ سالانہ معمولی خرچ ہوگا اس صورتمین خراج سالانہ بقدر
آٹہہ لاکہہ روپیہ اس خیال سے کہ مرہٹے لیتے تہے بہت گران مقرر ہوا ہی حالانکہ
تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مرہٹے صرف دو لاکہہ چالیس ہزار روپیہ لیتے
تہے اور وہ بہی بہت بے ترتیبی سے دیا جاتا تہا اسواسطے اونہون نے
درخواست کی کہ یکم مئی ۱۸۶۹ء سے کل اونتالیس لاکہہ روپیہ معاف ہوکر
خراج آیندہ بہ تخفیف چار لاکہہ صرف چار لاکہہ مقرر کیا جاوے اور پرگنہ
شیخاواٹی کا خرچ بقدر چار لاکہہ روپیہ خراج مین دیا جاوے ان تدبیرون سے
ریاست کو بیشک دوستی ہوگی —

فروری ۱۸۷۰ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے جے پور کا دورہ کیا تو دیکہا
کہ ہر فرقہ رعایا اور متعلقان راج کے فرقون مین بہت تبدیل پیدا ہوگیا ہے
سب لوگ خوش ہین راستون پر امن ہے اور بندوبست جدید کے نتائج سے ہر ایک
کا اطمینان ہے گورنر جنرل صاحب کو اگرچہ افسوس تہا کہ خرچ اب بہی آمدنی
سے کم نہین کیا گیا ہو لیکن سرداروں کی کارروائی سے سب لوگون کو مطمئن پاکر

بہت خوش ہوئے —
خراج کی نسبت بذریعہ مراسلہ یکم فروری ۱۸۴۳ء کرنل سدرلینڈ صاحب نے
لکھا کہ جے پور کی زیر باری صرف اسیوجہہ سے ہوئی ہے کہ ایفاء تعہد مین کوشش
کی تہی ہر ایک مصاحب سرکار انگریزی کی عنایت حاصل کرنے اور عتاب
سے بچنے کیواسطے خراج بر وقت ادا کرنے مین کوشش کرتا رہا اس سبب سے
قرضہ کثیر ہو گیا مرہٹون کا خراج اصل مین جسقدر اب ثابت ہوا ہے اوسیقدر
تہا مگر اہتمام تقرر خراج ایک شخص کے ہاتہہ سے دوسرے کے ہاتہہ مین آیا
اس سے آٹہہ لاکہہ ہو گیا جب ٹہاکر راول بیری سال دہلی مین سر چارلس مٹکاف
صاحب سے عہدنامہ کرتا تہا صرف چار لاکہہ روپیہ مطالبہ واجبہ ذمگی جیپور
سمجہا گیا تہا مگر دیگر اشخاص نے اجمیر مین سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب سے بیان
کیا کہ آمدنی ریاست ساٹہہ ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہے تو اسکی خبر دہلی مین
پہونچنے پر آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج اور بصورت اضافہ جمع چالیس لاکہہ
سے اضافہ خراج بقدر متناسبہ مقرر ہوا راول بیری سال نے بمراد معاودت
جے پور کہ بنظر حفظ منصب و عہدہ اوسکو وہان جانے کی بہت ضرورت تہی
اس سنگین مطالبہ کو بلا عذر قبول کر لیا دوسرے مراسلہ ۲ - فروری ۱۸۴۱ء
مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ امر دریافت کرنا تو عبث ہے
کہ جے پور نے ایک کرور چوّن لاکہہ روپیہ کہان سے ادا کیا ہے اور راج
کا خزانہ خالی ہوا ہے یا نہین مگر یہہ بات میری یاد سے ہرگز نجاویگی کہ جب
مین پنچایت سرداران مقرر کرنے کیواسطے گیا تہا ماجی صاحبہ نے کہا کہ اگر زنانہ

نابالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتھہ مین رہے تو کل بقایا اخراج یکمشت ادا کردونگی اور آیندہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ تین لاکھہ روپیہ مصارف برگڈ شیخاواٹی اور ترقی پیداوار سانبھر تیرہ لاکھہ روپیہ سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مددونرمی نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنیکی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و زیرباری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تھوربی صاحب اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲- مارچ سنہ ۱۸۴۱ع ضرور سمجھا تھا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے نقصان اوٹھانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکھی جاوے اور یہہ بھی حکم دیا کہ بس اندازآمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ مصارف ترقی پر بھی جو عموماً و ظاہراً لابدی سمجھے جاوین لحاظ رکھنا چاہئے اور ہمکو یہہ بھی منظور رہے کہ بندوبست جدید مین برگڈ شیخاواٹی کے برقرار رکھنے کی جو تجویز کیجاوے گی اوسے بھی ہم خوشی سے منظور کرینگے ۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بھی جیپور کی نسبت وہی فراخدلی مدنظر ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا اخراج ذمگی ریاست معاف کیا جاوے ۔

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۰ - جولائی سنہ ۱۸۴۲ع جو معافی بقایا اخراج کی ضرورتون کو تسلیم کرکے اور میجر تھوربی صاحب کی درخواست مین بجاے اعتراض نہ دیکہکر یکم نومبر سنہ ۱۸۴۰ع سے خراج سالانہ

بحساب چار لاکہہ روپیہ لینا منظور کیا بعد ازان حال سابہر راج کو سپرد کر دیا اور
برگیڈ تنخواداتی کو فوج انگریزی متصور کرکے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج
مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ تنخواداتی بہی کہ از بس
ناپسندیدہ تہا یکبارگی موقوف ہو گیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور کرکے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ
یکم نومبر ۱۸۴۳ء یہہ بہی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مصارف سے بچانے کے
واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکہکر قرضہ واجب الادا کے اساہوکاران
یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سوا سے سود کے اور کچھ نقصان
نہین ہے۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جے پور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکرگذار
ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیرخواہی ریاست کا یقین کامل ہو گیا
بقایا خراج جو بفور ثبوت گرانی وزیر باری راج دریا دلی سے معاف کیا
گیا بہ تعداد [illegible] لاکہہ [illegible] تہا اسپر بہی ماجی صاحبہ اور میگہہ سنگہہ راول
کی پیچ کنی اور اپنے با اختیار ہونے کی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے
مجرون کی ترغیب سے ہندؤون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے
واسطے فی الفور جے پور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی منالال
راول کے محکوم کی گئی تہی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری مین مستقل
رہین باغیون نے دیکہا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا مجبور ہتیار ڈالدیے
اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ماجی صاحبہ نے بہ اتفاق میگہہ سنگہ

قلعہ کالک پرکہ سے پور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور اوس علاقہ کا مالک
اور سانبهر کا جہیل اوس سے دبے ہوئے ہین قبضہ کرلیا وہان کا
قلعہ دار نا تہا وت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ نقد اور چند کہنگاروون
کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کردیا
جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام پشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تہے اور
چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جے پور کے کہنگاروون سے قریب رشتہ داری
تہی اور بحسب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل
ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جے پور مین کہنگاروت جمع ہوتے تو فوراً اطلاع
ہوجاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے
لوگ فراہم ہوئے ۱۵- نومبر سنہ ۱۸۴۷ع کو قلعہ پر یکایک قبضہ کرلیا اور جمعیت قلعہ
کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ
اور کالک کے درمیان جمع ہوا۔

میجر تہوریسبی صاحب نے بطور استماع خبر مع کل فوج جے پور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ
کیا اس قلعہ کا موقع ازبس عجیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام
و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم ہوا میجر فوسٹر صاحب کا برگیڈ جہونجہنون
سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً
لے لیا کیونکہ پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا ٹوٹنا غیر ممکن تہا اسواسطے
حملہ کرکے لینا چاہا مگر مضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے بس پا ہوا
خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تین سو

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جیپور کی فوج بہی ملازمان برگڈ سے بازی
برکر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آورونکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کالک
جیپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیر آباد سے قلعہ
شکن توپین منگائی جاوین اور اون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا تہی
اونپر قابض رہین مگر نصیر آباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ
نے بلا شرط قلعہ خالی کر دیا قرین قیاس تہا کہ ماجی صاحبہ اور اون کے متوسل
جو در پردہ مرتکب شور و فساد ہوتے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے
مایوس ہوکر آیندہ کو کچہہ نکرینگے مگر ایسا ہنوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر
ہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اور برپا ہوا اور ہر ایک کا مقصد
راول کی بے اختیاری تہا جولائی ۱۸۵۴ء مین بحالت عدم موجودگی میجر
تہوربی صاحب کہ کہیتڑی کو گئے تہے قریب سو کس سے زیادہ پردیسی فقانوز
نے جو سرکاری فوج کے ساتہہ آئے تہے یکبارگی شورش کرکے بلا امتیاز
کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کرکے حکومت مین انقلاب
پیدا کرین حسنات اتفاق سے ٹہاکر لچہمن سنگہ فی الفور موقع پر پہونچا
اور مفسدون پر حملہ کرکے بعض کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو گرفتار کر لیا
دو سرغنون کو توپ سے اوڑا دیا اور ماجی صاحبہ کے بہائی کو جسنے اونکو
نوکر رکہا تہا آٹہہ برس کیواسطے جلا وطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع
اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنیکی
بدتدبیری کی ایک نظیر ہے ۔

سنہ ۱۲۷۱ھ میں میجر تھورسبی صاحب نے سہ سالہ بندوبست کیا چونکہ اونکو
بضرورت انصرام کاروبار عہدہ کے پرگنجات میں جانیکی فرصت نہوئی اور
اچھے آدمی تجربہ کار معاملات بندوبست ومعتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کی
قواعد مستمرہ پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرارنامجات تحریر ہوئے اول اون
پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہیں ہے اور جسمیں
دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے وہ جنمین صرف ایک فصل
ہوتی ہے اور اس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹہ جات
شرطیہ ہوئے۔

کسی پرگنہ مین ممکن نہوا کہ کاشتکار خود زمین کا پٹہ لیوین اور نہ یک فصلی
پرگنون مین ٹھیکہ داران نے چند سال کا ٹھیکہ منظور کیا اس صورت مین میجر
تھورسبی صاحب نے اس شرط سے ٹھیکہ جات مقرر کیے کہ پیداوار کم ہو
تو ٹھیکہ دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھ
ٹھیکہ دار شرائط مندرجہ پٹہ سے زیادہ وصول کرے اوسکی دس فیصدی
سے زیادہ مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آئندہ
کی آمدنی کا تکملہ علاوہ آمدنی نمک سانبھر کے کہ پچاس ہزار تھی اس تفصیل
سے ہوا۔

اول [illegible] لکھہ [illegible]

دوم [illegible] لکھہ [illegible]

سوم [illegible] لکھہ [illegible]

آدمی دیگر مقتول ہنو ـــے کم ہوئی ـ
پر کر خوب لٹا اڑگی ـ ہوپ کو جانا پڑا ایجر تھوری
صاحب ایجنٹ گورنر صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ
جے پور کو تبدیل ہو کر ۲۴ ـ جنوری سنہ ۱ء سے کام کرنے لگے ـ
میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی ایسی رسمیات و طریقے جو اگرچہ انگریزون کی
نظر مین ازبس بیرحم و ناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین
داخل ہوگئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہنا اتفاق باہمی اون کو ترک نہین کرسکتے
تھے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی و بردہ فروشی اور بہاٹ چارنون
کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زر کثیر دینا جس سے دخترکشی نے
رواج پایا رسمیات بطریق مذکورہ ہین میجر لڈلو صاحب نے پنج سرداران جیپور
سے ستی کے باب مین راے لی راجاوت بہوپت سنگہ ٹہاکر جہلارنے کہ سند
راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا
اور چند دیگر ٹہاکرون کی بہی یہی راے تہی میجر تہورسبی صاحب نے سوچا تہا
کہ سرکار انگریزی کا کل غیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے
اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدناجات کے خلاف عمل
کرکے مرافعہ کی گنجایش پیدا کیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون مین
بوجہہ ملحوظ کرنے اونکی خود اختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری
کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج برے
ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہیے ہین اونمین

اضافہ ہوگا مگر اگست سنہ ۱۸۴۶ء مین پنچ سرداران راج نے باتفاق رائے کل
علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزا سے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہ امر
احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر نسلون مین
بیاہی جاوینگی ستی نہونگی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے
امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہوکر لایق سزا ہوگا راج
جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب
کی رائے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے
صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور رہا وقت اجراء اس حکم سے مہاراجہ صاحب
کے با اختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچہ
کی نعش کے ساتہہ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کو برتا اور اوسکی کل
متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکنائے علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین
جے پور سے واقف نہ تہے سزا سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی
قید یعنی چہہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی۔

بردہ فروشی و تجارت غلام و کنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج
جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ سنہ ۱۸۳۹ء سے موقوف ہوچکے تہے
البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی
سے کرلیتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان کے ہین بردہ فروشی
اور انسان کو مثل حیوانات خرید و فروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند رہا ہے
اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوئے اور راہ کے

مین نام کو بہی غلام نہ بے ہندو ریاستون مین سب سے پہلے جے پور نے رسم
ستی کو موقوف کیا ہے اور ٹہاکر بہوپت سنگہ والی جہلار جس نے کل راجپوتون
سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم و تکریم کے لایق ہے دیگر رئیس و امیرون
نے بہی طوعاً و کرہاً طریقہ جے پور کی پیروی کی بہاٹ و چارنون کو تیاگ دینے
کی ممانعت مین منتظمان راج زیادہ متفق الراے ہوے جودہ پور کے ایک
رئیس نے تیاگ کا مطالبہ شدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تہا مگر جے پور کی پنچایت
نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلا کر تصدیق
پہونچائی کہ رئیس جودہ پور نے کہ جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشا
پر عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور
فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے۔
مہاراجہ صاحب نے تربیتی کچہوایہ کی شاخون اور کل امراء و وکلاء ریاست
غیر اور پنڈتون کو جمع کر کے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین
یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت
دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلاء ریاست غیر کو بہی ہدایت کی
کہ اپنے آقا کو لکہکر یہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کرا دین اور
حکم دیا کہ اگر کوئی کچہوایہ محتاج ہو اور دایجہ یعنی جہیز اور تیاگ نہ دے سکے تو
اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور
بہاٹ و چارن تیاگ کا مطالبہ نکر سکے گی اور چارنون کو بہی حکم ہوا کہ شہر
مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا۔

दायजा

جے پور مین ایک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پہ کوئی بہاٹ یا چارن کچھہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگہ کے عمدہ قواعد جاری رہے مگر مغرور لوگون نے سختی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ کرکے فسخ کردیئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب نے ان قواعد کو از سر نو سبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل لکہا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر بہرحال بطور کارروائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کی منظور کیا بہاٹ و چارنون کی آمد رفت ٹہاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود رہی بہرحال ۱۸۴۱ء مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر کے آٹہوین حصہ سے زیادہ بہاٹ و چارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے واجب التعمیل ہونے کیواسطے جوامر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹہوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طالب ہوکر سکیں مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور اون کے برادرون کو جو خاندان و برادری مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسواسطے ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند بہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کریں پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین سے ایک مرگیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور اوسکے بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ نے زبردست ہوکر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا بہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے سبکو خایف
کر دیا راول البتہ معقول تہا مگر لچھمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچھہ پیش نجاتی تہی
دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگئے
اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ کیسپے
واپس آگئے تہے جے پور کو اس حالت مین دیکہکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ
خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہوگیا ہے اب دونون مین
سے کسی کو علیحدہ نہین کر سکتے اسواسطے ابتدا مین ہی دونون کو جو
اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال و خزانہ نے شکایت کی
کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین
کرنل صاحب موصوف کی رائے مین پنچایت کا از سر نو مقرر کرنا ضرور ہوا
اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچھمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گہر بہیجا اور بجاے
اوسکے اور ٹہاکر بجاے رسکے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر کئے میجر لڈلو صاحب نے
شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراے کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک
متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ناتہاوت
بہائیون کے غبن و تغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین
دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی
تحقیقات ہوئی ۱۵۰۰۰۰ [illegible] روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین [illegible] کے
جمعی دیہات نا واجب دئے ہوئے ثابت ہوئے اور [illegible] لاکہہ [illegible] کا تغلب

برآمد ہوا کہ اوسمین سے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ واپس کردیا گیا مگر تعداد زر تقاوی متروکہ وجمع دیہات متروکہ غلط استعلام ہوئے ہین۔

عرصہ تک بیکانیر کی آمدنی کی ترقی باقی رہی اخیر سنہ ۱۸۷۴ء مین رو پانچ لاکھ روپیہ اس غرض سے کہ پہر رسوخ حاصل کرے جو تہا اس کا رکہا ہوا زر امانت جو کسان متعلق خزانہ ڈیوڑہی کے پاس تہا ظاہر کیا کہ لیکر خزانہ راج مین داخل کیا گیا او سکا تہوڑا تہوڑا کے قرضہ مین دیا گیا اس سے قرضہ کہ بتعداد دس لاکھ روپیہ تہا ستر لاکھ روپیہ رہگیا اس خزانہ کے پانے سے پیشتر سکہ رو شی راج کیواسطے سرداران پنچایت نے اپنی تنخواہ بقدر ستر ہزار روپیہ سالانہ کم کردی تہی اور راجی صاحب نے پچیس ہزار روپیہ سالانہ جمع دیہات اور دیگر رانیون نے اس سے دو چند جمع کے دینے قبول کئے تہے مگر جب خزانہ ملگیا تو اون سے مزاحمت نہ کیگئی اوسی سال مین بارش بہی کم ہوئی اور ٹیڈیون نے زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے زر قرضہ ادا نہو سکا۔

میجر لاڈلو صاحب کے زمانہ مین تعمیرات مفید عام بہت جاری رہین شہر کے قریب پہاڑ کے درمیان راستہ ہے جسے گہاٹ کہتے ہین سڑک بنائی گئی اور طرفین کو باغ لگائے گئے شہر مین شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر مین صاف پانی پہونچانے کیواسطے تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ پر کہ شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے بند باندہ کر بذریعہ نہر کے پانی پہونچایا جاوے اسکی تکمیل کیواسطے لفٹننٹ مورٹن صاحب انجنیر لاڈلو صاحب کے پاس متعین ہوئے تہے مگر قبل تیاری اوسکے سنہ ۱۸۷۹ء مین چلے گئے نالہ کے مغرب مین پشتہ اچہا تیار

نہین ہوا تہا او سطرف نشیب کی زمین تہی اسواسطے جب ۱۸۵۵ع مین ورواد
شہر تک پانی پہونچا اوسیوقت بند ٹوٹ گیا اور محنت و زر ضایع گیا زیادہ تر افسوس
کی بات یہہ تہی کہ اسکی تعمیر مین رعایا سے بطور محصول روپیہ وصول کرکے لگایا گیا
اس سبب سے فن انجنیری صاحبان انگریز کا اعتبار رہا تا رہا۔
میجر لڈلو صاحب نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کے رحم اور فراخ حوصلگی
کی بہت تعریف لکہی گیارہوین برس تک بجز فنون سپہ گری اونکی تربیت کی کچہہ تدبیر
نہوئی ۱۸۴۵ع مین پنڈت شیودین طالب علم آگرہ کالج عہدہ اتالیقی پر مقرر ہوا اگرچہ
تہوڑی دیر پڑہتے تہے مگر بہت ترقی کی جب سے راجہ صاحب کو ثابت ہوگیا کہ صاحبان
انگریز کو فائدہ راج کے سوائے اور کچہہ غرض نہین ہے اونہون نے کاروبار راج
مین بالکل دست اندازی [illegible] اونکو مہاراجہ صاحب کی شادی کا بہت خیال تہا اور
ریوان کی ریاست مین پیغام بہی ہوگیا تہا۔

रीवां

کرنل سدرلینڈ صاحب نے عزل ونصب کیا اسپر بہی پنچایت نے کام اچہا کیا تہا
لچہمن سنگہ کی برخاستگی کے بعد راول اپنے گہر کو چلا گیا اور ڈہائی برس وہان رہا جسکا
کا ٹہاکر روپ سنگہ بیمار تہا جب آرام ہوتا تہا کام کرتا تہا مگر بہت کم بیکہہ سنگہ ٹہاکر گڑی
کے بیٹے کو پنچایت مین مقرر کیا تہا اوس سے بہی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ اوسمین اپنے
باپ کے سب اوصاف موجود تہے اخیر مین ثابت ہوا کہ اوس نے ڈونگر سنگہ اور
ڈونگ جی مشہور غارتگر کے ہمراہیون کو پناہ دی اس جرم مین علاوہ ضبطی چہارم
حصہ جاگیر کی پنچایت سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۴۷ع مین میجر لڈلو صاحب چلے گئے
گئے مگر ایسی نیکنامی سے کہ ابتک سب لوگ اونکو احسانمندی سے یاد کرتے ہین

اوس کی جگہ کپتان ریکارڈس صاحب مقرر ہوئے اور راول کی نیابت میں بجائے کرنل
سدرلینڈ صاحب کرنل لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے پولیٹیکل ایجنٹ جدید
کے تقرر پر راول جی پورین پھر آیا اور پنچایت مین داخل ہوا کرنل لو صاحب نے
کہا کہ اگرچہ سابق مین رہا تہا ووتون کے غلبہ سے خرابی ہوئی تھی مگر اب اون کے ہونے
کے سبب اجراے کار روزمرہ مین زیادہ ابتری ہے اور واقع مین یہہ حال تہا
کہ پنچایت کی کارروائی کے خود مہاراجہ صاحب ہی شاکی تھے اور ہر شخص کو شکایت
تہی او سرداران پنچایت ہر ایک کام کے انصرام مین دانستہ خلل انداز ہوتے تھے
اور جب تک اون کے ساتھہ مین سے کوئی بحصول فائدہ ذاتی رضامند نہو جاتا
کسی کام کو جاری نکرتے اس سستی اور رشوت ستانی کو رفع کرنے کیواسطے دیگر سرداران
کی نسبت راول کو زیادہ اختیار دیئے گئے اور وہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو جابدہ
متصور ہوا اس تبدیل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر سرداروں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور
راول باختیار خود کل کام کرنے لگا کام بہت جلد اور آسانی سے ہونے لگا اور
کار روزمرہ کے اجرا کیواسطے سردار کارکن کو بلا وساطت لکہنے کا طریقہ جاری ہوا
مگر بجائے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ و پنچ سرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف و
راول رہے —

اس زمانہ مین ملک کی آمدنی اٹھائیس لاکھہ سے تیس ۳۰ لاکھہ تک ہوئی اور خرچ پچیس ۲۵
پچیس لاکھہ رہا ۱۸۶۲ع مین میجر لڈلو صاحب نے رپورٹ کی تہی کہ قرضہ ادا ہوگیا
ہے مگر اونکو جیب خاص کا قرضہ تعدادی ساڑھے تین لاکھہ اور دیگر قرضہ تعمیرات
مفید عام یاد نہ رہا کہ صرف ایک بند کی تعمیر پر تین برس کے عرصہ مین چہہ لاکھہ روپیہ

خرچ ہو گیا تھا۔
دوسرے سال مین بھی زیادہ تر ۱۸۶۸ء کے قحط کے سبب سے کہ نرخ اجناس
گران ہو گیا تھا خزانہ مین ۵ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کی کمی واقع ہوئی اسوقت تک قرضہ
پر چوبیس فیصدی کا سود دیا جاتا تھا اب حسب استرضاے ساہوکاران نو روپیہ
فیصدی مقرر ہوا تعمیرات کا خرچ بند کیا گیا بعض جاگیرین و پنشن ضبط ہوئین و
خرچ کی تخفیف کی گئی ۔
۱۸۶۹و۱۸۷۰ء مین ۱۱ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ کی آمدنی ہوئی اور ۱۵ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کا
خراج ہوا اور رفع کمی کیواسطے ۸ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ قرض لینا پڑا اخیر ۱۸۷۰ء مین
کرنل سدرلینڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو راج سپرد کرنا تجویز کیا تھا مگر اونکی
عمر پندرہ سال کی تھی اور انتظام راج کرنے کے لایق نہ تھے علاوہ برآن کرنل
وصاحب اور رکارڈس صاحب کی یہہ راے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست
اوس حالت مین سپرد کرنی چاہیے کہ قرضہ سے سبکدوش ہو بلکہ خزانہ مین کسیقدر
روپیہ پس انداز ہو یہہ حال اہلکاران راج کو بھی معلوم تھا ستمبر ۱۸۷۱ء مین ختم
ہونیوالے سمت کی آمدنی اونہون نے بہ تعداد ۱۵ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ یعنی خرچ
سے نو لاکھ روپیہ سواے دکھلائی اس حساب کے نسبت کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب
کے حصول اختیارات مین خلل واقع نہونے کی غرض سے مصنوعی بنایا گیا تھا ریاست
کی اس فارغ البالی کو دیکھکر صاحب ایجنٹ تعجب مین آگئے مگر اونکو کچھ شبہہ نہوا
اونہون نے لکہا کہ سب روپیہ جمع ہوجاویگا تو بعد اداے قرضہ کے بھی ڈھائی لاکھ
روپیہ بچ رہیگا کپتان رکارڈس صاحب نے لکہا کہ گذشتہ سال مین حسن کارگذاری

سے دو لاکہہ تینتیس ہزار روپیہ بقایا راج بابت تعمیر چاہات و تقاوی زمینداران
وصول کیا گیا ہے خرچ صرف ستہ لاکہہ ۵۰ ہزار کا بتلاتے ہین سے کچہہ لاکہہ روپیہ
ساہوکارون کو ادا کیا گیا اور ڈہائی لاکہہ روپیہ لیس اندازہ ہوا ایکم جون تک
کی تنخواہ کل عملہ زمین اور فوج کی ادا کی گئی یہہ کل حساب مشتبہ تہا مگر صاحب پولیٹکل
ایجنٹ اوسکا امتحان بہی نہین کر سکتے تہے واقع مین اسوقت دس لاکہہ روپیہ
کا قرضہ تہا اور بجائے اسکے کہ بلا وجہہ معقول ایک سال مین نو لاکہہ روپیہ جمع
مین زیادہ ہو گیا ہو قرضہ کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے —

انجام یہہ ہوا کہ کرنل لو صاحب نے ریاست کی ترقی سے گورنمنٹ کو مطلع کرکے
بلا تامل لکہہ دیا کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہو کر پنچایت سے نگرانی
اوٹہا لیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلعت بلا مواخذہ قیمت کہ گورنمنٹ سے
منظور ہو چکا تہا اونکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کے ضرور ہے کہ پنچایت سرداران
کا حال جسکی نسبت مختلف رائے ہین تحریر کیا جاوے —

سنہ ۱۸۷۱ع مین میجر تہوربی صاحب نے ناکارگر ہونے کی وجہہ سے برخاستگی کی
تجویز کی تہی اون کے نزدیک مناسب تہا کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے پولیٹکل
ایجنٹ اور ایک ہندوستانی مصاحب مستعدی سے کام کرین اونہون نے کہا
کہ پنچایت امتحاناً مقرر کی گئی تہی جب وہ کارگر نہوئی تو بنظر فائدہ عام لازم ہے
کہ برخاست کیجاوے تقرر اوسکا ابدی نہین ہے کیونکہ زمانہ سلف مین جاگیرداران
کی صلاح صرف صلح و جنگ کے معاملات مین لیجاتی تہی انتظام اندرونی کی نسبت
نہین لیجاتی تہی فی الجملہ وے سب لوگ حکومت کے لائق نہین ہین اور نہ ایکو

اور کام کرنے کے عادی ہین ٹہاکران جے پور بخصوصیت کاروبار ملکی کے انجام دینے کے لایق نہین ہین خود سر ہین اور اپنے ہمسرون کی رائے کو نہین مانتے ہین بخلاف اسکے کرنل صدر لینڈ صاحب نے کہا کہ ابتدا مین یہ ارادہ تہا کہ ہر فریق کو پنچایت مین داخل کیا جاوے اور امید تہی کہ اوسنے درجہ کے لوگ بہی کام سیکہ جاویں بہرحال یہہ مجمع محبوب العوام تہا اونکو اوسکی برخاستگی منظور نہوئی منجملہ رکان کے ایک شخص جو بہت برا حقدار مسند نشینی بہی تہا اوسکو علیحدہ کرنا چاہا تہا تاکہ ہا ورونکا اختیار کم کرنے کیواسطے پنچایت مقرر کی گئی تہی تاہم اونمین سے دو شخص جنکو نواب مدد دینے کے سبب سے سب لوگ انگریزون سے ناراض ہوگئے رہے گر اوس وقت تقرر پنچایت یہہ تجویز پسند ہوئی اور نظم ونسق راج جے پور مین اب تک جاری رہے سرداروں کی پنچایت خواہ انجام دہی کار مین کارگر ہو یا نہو راجپوتانہ مین مجمع قانونی سمجہا جاتا ہے سرداران پنچایت کی لیاقت کی نسبت کرنل سدر لینڈ صاحب نے لکہا کہ سرداران راجپوتانہ لیاقت انتظام سے بے بہرہ نہین ہین راج کے انتظام سے اونکی جاگیر کا انتظام بہتر ہوتا ہے اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا سے خوشتر اور فارغ البال ہوتی ہے اور اس وجہ سے کہ اونکی جاگیرون مین سردار تک ہر ایک شخص کی رسائی ہے اور وہ رعایا کے نقصان وفائدہ کو اپنا نقصان وفائدہ سمجہتے ہین رعایا پر زیادہ توجہ والتفات کرتے ہین البتہ یہہ امر صحیح ہے کہ سرداران کو اونکے مالک کے حقوق کا ہون پر اتفقت کرنا مشکل ہے کیونکہ وہ بدرجہ غایت تنگ چشم اور خود غرض ہین اور مدت دراز کی بدنظمی سے باہم حسد ونفرت کرتے ہین تاہم تحقیقات سے پایا گیا کہ باوصف نا تربیت یافتگی اونمین

پیچیدہ کاروائی ہی مین اسوجہہ سے حکام انگریزی بضرورت صلاح و مشورہ بطور
کارکن اونکو اپنے شامل رکہکر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے ہین گورنمنٹ ہندوستان
کی بہی رائے کرنل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیا کہ اگر پنچایت مین بجز
سردار نا کردہ کار ہین تو بہی چند ذی رتبہ اور صاحب اقتدار لوگون کو شریک جلسہ
رکہنا ایک شخص کو راج کی کل حکومت کا اختیار دینے سے بہتر ہے میجر لڈلو صاحب
اور پنچایت کے درمیان جو کسیقدر اتفاق رہا ہے اوسکا ذکر پیشتر ہوچکا ہے
ناتہاوتون سے جو رنج اونکو تہا اوسکو کبہی مخفی نہین رکہتے تہے اونکا قول جیپور
مین بخوبی مشہور رہے کہ جسطرح جو وہ پور سے ناتہون کو نکالا تہا جے پور سے ناتہاوتون
کو نکالونگا اور ریل کی ناک مین بہی ناتہہ نہ چہوڑونگا ایک ناتہاوت کو اسطرح سے
نکالا کہ دوسرا بہی جو اپنی جاگیر مین تہا ناخوش ہوگیا اور پنچایت مین خالی عہدون
پر اون کے مخالفون کو مقرر کیا اونمین چند ایسے شخص تہے کہ جنکے سبب سے پنچایت
مین نااتفاقی ہوگئی اور کچہہ عرصہ بعد اوہین کے زمانہ مین پنچایت برائے نام
رہگئی۔

کپتان رکارڈس صاحب نے کہ ازبس ذکی و متین تہے حسب الارشاد کرنل بروک صاحب
پنچایت کی نسبت اپنی رائے لکہی ہے اوس سے طریقہ کارروائی صاف عیان
ہوتا ہے اور ناکامیابی پنچایت کے سبب صریح ظاہر ہین حسب ارشاد آپکی
پنچ سرداران راج اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے بشراکت کام کرنے سے مہاراجہ
صاحب کی ریاست اور رعایا و ملک کو جو نقصان یا فائدے پہونچے ہین اونکی
نسبت مین اپنی رائے واشگاف لکہتا ہون کہ واقع مین پنچ سردار اور صاحب

پولیٹکل ایجنٹ کسی طرح ہم صلاح و شریک جلسہ نہین ہوئے ہین اصل مین کرنل لڈلو صاحب کی یہہ تجویز تھی کہ چہہ صاحب ایک مقام پر جمع ہوکر معاملات راج کی نسبت صلاح کیا کرین یہان شروع سے ہی تجویز و تعمیل مین اختلاف واقع ہوا صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہر روز دیوانخانہ مین نہین جاسکتے تھے اور نہ پانچون سردار کو بھی ایجنسی مین آنیکے واسطے اپنے غرور و تمکنت کو چہوڑ سکتے تھے اگر ایک دو دفعہ صاحب ایجنٹ گئے تو اونکی موجودگی سے سب ناخوش ہوگئے پہر صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور صاف گوئی اور سردارون کی کاہلی اور مکاری مین زمین و آسمان کا فرق تہا اونکو عادت تہی کہ اورون کے اتفاق سے کام کرین اور سردار طریقۂ انصرام کاروبار سے محض ناواقف تہے صاحب اپنی راے علانیہ ظاہر کرتے تہے سردارون کو اگر کوئی آمادگی و تحریک نہ دیتا تو کسی راے پر قایم نہین ہوسکتے تہے اور قایم ہوتے تو اوسکے اظہار مین پس و پیش کرتے غرض انگریزی اور ہندوستانی طریقہ کے جو اختلاف ہین یہان سب جمع تہے اور باہمی رضامندی یا ضرورت سے یہہ جلسہ اختتام کو پہونچا صاحب پولیٹکل ایجنٹ حاکم مطلق ہوگئے نہ راے دیتے تہے اور نہ بحث و صلاح مین شریک ہوتے تہے صرف سردارونکی تجویزونکو بنظر ثانی دیکہکر منظور یا نامنظور کردیتے تہے بس جس فیصلہ کو اونہون نے منظور کیا ملک کیواسطے قانون ہوگیا اور جسکو نامنظور کیا وہ منسوخ ہوگیا۔

کپتان رکارڈس صاحب کی راے مین تقرر پنچایت کارآمد نہوا اونکو بہتر نظر آیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ صرف ایک ہندوستانی مصاحب کے ساتہہ ہم جلیس

انہون کو اونہون سے انتظام بے چون کا اسیطرح کیا او نہون نے قبول کیا کہ اصل
مین اختیار عملی ہندوستانی مصاحب یعنی راون کو حاصل ہے اور مجھکو او نپر
نگرانی کرنے کا اختیار نہین ہے پس اون کے ہی اقبال سے اونکی بہی تجویز ویسی
ہی ناکارآمد تہی جیسی وہ جسکو اونہون نے ناپسند کیا تہا کرنل لو صاحب کی راے
بہی اون سے متفق ہوئی اور راون کے نزدیک بہی پنچایت ویسی ہی فضول
اور ناکارآمد متصور ہوئی اور ترقی ریاست جو ہوئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
کی لیاقت و دیانت و تندہی سے سمجھی گئی نہ کہ پنچایت کی خوبی سے اس سے عیان
ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ سرداروں سے صلاح نہین لیتے تہے سردارون
سے زیادہ تر تعمیل احکام کا کام کراتے تہے اور بجاے مشیر ہونیکے اونکو عامل راج
سمجہتے تہے کہ وے اوسی کے لائق تہے اوس زمانہ مین سڑک نہ تہی رہنے کے سبب
شہر مین پہونچنا محال تہا مگر سردار ہفتہ مین ایک دو گہنٹہ تدبیرات انتظام کی صلاح
کرنے کیواسطے جمع ہو سکتے تہے اور واسطے اجراے کار تعمیل کے ایک سردار
کو جسکے ذمہ کا وہ کام ہوتا چہوڑ سکتے تہے اس صورت مین کل کام بہ جلسہ مشترک
سرداران و صاحب ایجنٹ ہو سکتا تہا نہ کہ اور کسیطرح کار روزمرہ کی کثرت
سے بچانے کیواسطے صاحب ایجنٹ کے پاس ایک نائب بصرف راج مقرر کیا
جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پر غور کرنے کی فرصت ملتی سرشتہ جات مال
و خزانہ اون کے تحت خاص مین رہتے کہ اس سے اونکا اختیار مطلق ہوتا
اور اصل مین منتظم راج ہو جاتے۔

اگرچہ حسب تجویز مرکوزہ کام ہو سکا مگر پنچایت کی نسبت جو لکہا ہے اوس مین

بہی مبالغہ معلوم ہوتا ہے اوسکے فوائد پر خیال کرنے مین جے پور کی حالت پر نظر
پر بہی جو ابتدا مین تہی غور کرنا چاہیے مخالف فریقون کی نزاع اور راجہ صاحب
کی مداخلت کے نقص اور ایک زبردست فریق کی موجودگی یہہ سب امور قابل
لحاظ ہین معرفت راول کے باماد صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج کرانے کی
تجویز بیشتر ناکارآمد ثابت ہو چکی تہی بعد ازان اوسیطرح کی دوسری تجویز ہونی
ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال مین آئی تہی مگر تقرر پنچایت سے کل سردار جو بشکل دیگر
مخالف رہتے صاحبان ایجنٹ کی طرف ہو گئے ۔
یہہ بہی خیال کرنا چاہیے کہ اتنی مفید و عمدہ تدبیرات جو تہوڑے عرصہ مین راج
جے پور مین بذریعہ پنچایت سرداران عمل مین آئین ہندوستان کی اور کسی
ریاست مین نہین ہوئی ہین اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ باتفاق پنڈت تہانی
مصاحب کے کام کرتے تو کبہی ظہور مین نہ آتین اگر پنچایت سے صرف ایک انسداد
ستی کا قانون جاری ہوا ہوتا تو وہ بہی اونکے انتظام کی عمدہ کارگذاری
کی دلیل ہوتا انسداد ستی کی بابت بشمول جے پور دربار لاہور و دیگر دربارون
کے گورنمنٹ گزٹ مین تعریف لکہی گئی ہے مگر دربار جے پور بلکہ پنچایت سرداران
و بخصوصیت ٹہاکر ہوپت سنگہ جہلار والہ جنہون نے اول اپنی نسل کے عقاید
کو منسوخ کیا زیادہ تعریف کے مستحق ہین میجر لڈلو صاحب بہی جنہون نے ان
تدبیرون مین اونکی رہنمائی کی تہی اپنے انعام سے محروم رہے ہین کل اقوام
یورپ کے خلاف سرکار انگریزی مین یہہ بڑا نقص ہے کہ جو خدمتین متعلق بہ
فوج نہین ہین اونکا انعام کم ملتا ہے جس حالت مین اکثر لوگون کے جنکے اعمال

رسم جلسوں کے حق مین بالکل مفید نہین ہین بڑی عزت و توقیر ہوتی ہے جن لوگ نے بے رحم اعتقاد کو بیخ و بن سے رفع کرنے مین سب سے سبقت کی اور جنکو بطور عادل دستفید حاکم کی ریاست مین ابتک یاد کرتے ہین وہ بلا اجر و قدردانی انگلستان مین پڑا ہے —

پنچایت سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف انسداد ستی کا ہی قانون جاری نہین کیا ہے بلکہ دختر کشی و بردہ فروشی و مطالبہ شدید بہاٹ و چارنون کے امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی مین قانون جاری کرائے ہین —

مہاراجہ صاحب کو انتظام راج سپرد ہونیکے بعد بہی راول عہدۂ وزارت پر بحال آیا چونکہ وہ بذات خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تہا آمدنی ریاست خود اوسی کے غیر ضروری مصارف مین ضایع ہوتی تہی خود راول نے نصف جاگیر کے نام پر قناعت کرلی تہی محنت و ذمہ وری اوسکے متوسلون مین سے جس کے چاہا لے لی افواج و سررشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑہ گئی اور خرچ زیادہ ہوتا گیا اراضیات جو کپتان رکارڈس صاحب نے ضبط کی تہین واگذاشت ہوگئین علاوہ اسکے ملک مین قحط ہوگیا کہ اس سے بہی آمدنی مین کمی ہوئی اور ساہوکارون کو جو پرگنات بالعوض قرضہ دئے تہے علیحدہ ہوجانے سے راج کا اعتبار جاتا رہا ۱۸۵۱ع مین مہاراجہ صاحب کے با اختیار ہونے سے تین سال بعد سترہ لاکھ روپیہ کا قرض ہوگیا —

مہاراجہ صاحب کی ہنوز ایسی عمر نہ تہی کہ ریاست کا کام سنبہال لیتے نرم مزاج اور گوشہ گزین ہونے سے ذی اقتدار راول کے مغلوب ہوگئے تہے اس حالت مین

سردہنئی چاند

اونہون نے کرنل سرہنری لارنس صاحب سے جو بجاے لو صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مقرر ہوئے تہے صلاح لی اونہون نے بڑی شفقت و صفائی سے صلاح
دی مہاراجہ صاحب نے اوسپر بلافروگذاشت عمل کیا۔ راول عہدہ سے موقوف
ہوا اوسکا بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ کہ زیادہ لئیق اور خبردار تہا بجاے اوسکے مقرر
ہوا اور اوسکے مقابلہ مین پنڈت شیودین کہ ابتک اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوا
اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل مین آیا بقول لارنس
صاحب کے جے پور کے راج مین سب کیواسطے گنجایش تہی اس بندوبست سے
ٹہاکر لچھمن سنگہ کی لیاقت و مستعدی بدستور انتظام راج مین مستقل رہی اور
ناتہاوتون کا اختیار کم ہوکر ریاست اونکی قید و دباؤ سے نکل گئی۔
جب مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوئے اونہون نے اپنے راج کی بہبودی مین ایسی
توجہہ کی کہ جو امید اون سے اوایل مین تہی اوس سے بہی زیادہ خوبیان ظہور
پذیر ہوئین ۱۸۵۷ع مین غدر ہوا تب اونہون نے شہر کی حفاظت کیواسطے صرف
سات سو سپاہی اور اٹہارہ سو ناگہہ رکہکر چہہ سات ہزار سپاہ صاحب پولیٹکل

ریواڑی
گڑگانوہ
پلول

ایجنٹ کے ساتہ بہیجے کہ ریواڑی و گڑگانوہ ہوکر پلول داخل ہوئے وہان سے
مجمع کثیر صاحبان انگریز لوکہ غدر کی آفتون سے متفرق و منتشر ہورہے تہے بحفاظت
تمام آگرہ کے قلعہ مین پہونچایا اور میواتی غارتگرون کے چند دیہات کو سزا دی
آخرکار فوج مین ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور زمانہ کو دیکہکر
سپاہیون کے دل برگشتہ ہونے لگے افسران فوج نے جے پور کو واپس آنا مناسب

ایڈن

سمجہا میجر ایڈن صاحب نے کہ بجاے رکارڈس صاحب ۱۸۵۶ع مین مقرر ہوئے

تبہ افسرونکی بات کو منظور کیا اور جیپور کو واپس آئے جیپور کی فوج مین جن اقسام کے لوگ ہین
اونکو دیکھتے ہوئے اوسکے باغی نہونے سے افسرونکی کمال لیاقت و خیراندیشی
ثابت ہے اسمین شبہ نہین کہ یہہ اقسام وہی ہین جنکے لوگ انگریزی فوج مین
تھے اور موجبات بغاوت جو وہان تھے یہان بھی موجود تھے احتمال قوی تھا کہ
فساد ہوجاوے مگر مہاراجہ صاحب کے حسن نیت و متواتر خبرگیری اور انتظام
بطرح خصوص پنڈت شیو دین کی خوش تدبیری سے ہر طرح خیریت رہی کسیطرح
کا فساد نہونے پایا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے قبایل کو اپنے
محل مین پناہ دی اور باوجودیکہ فوج باغی چہاونی نصیرآباد و نیمچ نے کمال گستاخی
سے اونکی سپردگی کی درخواست کی مگر مہاراجہ صاحب نے اوسپر مطلق التفات
نکیا اور اپنے مہمانون کی عافیت مین کسی طرح خلل واقع نہونے دیا بظہور ان
خیرخواہیون کے نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب نے مہاراجہ صاحب
کی بڑی عزت و توقیر کی اور پرگنہ کوٹ قاسم کہ شاہ مخلوع دہلی سے ضبط ہوا
تھا مہاراجہ صاحب کو عطا کیا۔

فروری ۱۸۶۲ء مین مہاراجہ صاحب نے جودہ پور تشریف لیجا کر دو
شادیان کین مارچ سنہ مذکور مین کرنل بروک صاحب پولیٹکل ایجنٹ بحصول
رخصت ولایت کو گئے اور میجر بیتن صاحب نے ۱۴۔ مارچ ۱۸۶۲ء کو بجاے
اون کے کام کرنا شروع کیا مہاراجہ صاحب جودہ پور سے واپس آئے
تب اونکو گورنمنٹ ملکہ عالیہ فرمانرواے انگلستان سے تمغاے و خطاب ستارۂ ہند
درجہ اول حاصل ہوا۔

वायसराय
कोटकासिम

اس زمانہ مین انتظام ریاست براے نام ٹہاکر لچہمن سنگہ نا تہا وت جو ہون والا کو سپرد تہا مگر اصل مین کل کام پنڈت شیو دین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و مشیر کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہہ شخص علاقہ انگریزی کا رہنے والا برہمن تہا اوس نے گورنمنٹ کالج آگرہ مین تربیت پاکر اعلے ترین درجہ کی علمیت حاصل کی تہی ۱۸۳۵ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا اوستاد مقرر کیا تہا۔

شیو دین نے خوش اخلاق و دیانت و محنت ولیاقت و نیز فریب و چالاکی سے اپنے شاگرد کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے مئی ۱۸۶۲ء مین ٹہاکر لچہمن سنگہ کے انتقال پر راج کا اعلے ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہوا کارکردگی پنڈت شیو دین کے زمانہ مین کار ریاست دانشوری و خوش تمیزی سے ہوتا تہا اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اسوقت مین جو تدبیرات اصلاح و ترقی انتظام و اجراے کار عدالت ظہور مین آئین اوس مین اوسکی کارگزاری نہایت تحسین و آفرین کے لایق تہی سررشتہ مال کو اوسکے زمانہ مین ایسی ترقی ہوئی کہ چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے شیو دین کو اختیار ملا ہوا آمدنی مین اور بہی اضافہ ہوا کہ اخیر مین تینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہو گئی۔

میجر بینن صاحب کے جے پور مین پہونچنے پر پنڈت شیو دین سخت بیمار تہا اگرچہ بیماری مہلک نہین معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہو گیا تہا کہ جانبر نہو سکا ۱۲ جون کو اوسکا انتقال ہوا اور سبکو کمال غم و افسوس ہوا پنڈت شیو دین آدنی درجہ

سے اعلے ترین عہدہ ریاست پر پہونچا تہا ایسے ہیں کہ عوام الناس خصوصاً پنڈت
ہوا کرتے جو اوسکو پردیسی سمجہتے تہے اور جنکو اوس نے اونکی پشتینی و موروثی عہدہ
پر دخل کیا تہا اوسکے مخالف ہو گئے اوسکے دشمن اوسپر اتہام رکہتے تہے کہ وہ
طامع اور کینہ ور ہے اور کہتے تہے کہ اوس نے کل عہدون پر اپنے دوست
و رشتہ دارون کو مقرر کر دیا تہا کار سرکار مین کسی افسر سرشتہ کو اپنی تجویز
پر عمل نہین کرنے دیتا تہا اور مخالفون کو خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش
رکہتا تہا اسمین غالباً کسیقدر صحیح ہو کیونکہ پنڈت شیودین عیب سے خالی نہ تہا
مگر یہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے تہی اور جسقدر صحیح تہی محتاج
ثبوت نہین ہے۔

اسمین شک نہین کہ اوسکو ہر فریق کے رضامند کرنے کی قابلیت حاصل تہی
اور مخالف سردارون مین ہمدگر اتفاق کرلنے مین ساعی رہتا تہا ہر مفید عام
تدبیر مین دل و جان سے کوشش کرتا تہا ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے اسکی
باعث سے ہے۔

شیودین کے انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا خصوصاً اسوجہ
سے کہ کل راج مین ایسا لایق اور معتبر شخص کوئی نہین نظر آتا تہا جو مصاحبت کی
عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہونے کے لایق سمجہا جاوے ابتدا مین مہاراجہ صاحب
نے چاہا تہا کہ بنظر قرابت و حسن خدمت پنڈت شیودین کے خلف بشمبہر دین کو
بجاے اوسکے مقرر کرین مگر بیست سالہ طفل کو ایسا مشکل و دقیق کام سپرد کرنا
مناسب نظر نہ آیا اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزرا مقرر کرکے کل انتظام

کو دو حصوں مین منقسم کیا اول مصاحبت جسمین بخشی فیض علیخان سالار اور پنڈت
بشمبر دین خلف شیو دین تہے دویم دیوانی یعنی انتظام مال مین منشی کشن سروپ
اور پروہت ہر پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ
کے ایام معینہ پر کام کرنے لگے انمین سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان
ہوشیاری ولیاقت و مستعدی سے ہر طرح اس کام کے لایق تہا اونہون نے
کار متوجہ کو بکوشش وقت ہی انجام دیا بشمبر دین و کشن سروپ کام نکر سکے
اور مہاراجہ صاحب کو اونکا اعتبار نرہا پروہت رام پرشاد محض ناخواندہ
ہے کہ دستخط بہی نہین کر سکتا مگر دیانتدار اور راج کا دلی خیر خواہ ہے اس جلسہ
کو بجز خفیف مقدمات کے کچہ اختیار نہ تہا ہر معاملہ مین مہاراجہ صاحب سے
عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تہی اور جو مقدمات اونکی تجویز سے فیصل ہوتے
تہے وہ بہی حسب مرضی مہاراجہ صاحب بدل جاتے تہے کہ اسطرح اجرا کار ہوسکا
تو ستمبر سنہ ۱۸۷۴ء مین مہاراجہ صاحب نے اوسی جلسہ مین چار شریک اور مقرر
کرکے اوسکا نام روآئل کونسل رکہا اور تبدیل انتظام کو عظمت دینے کیواسطے
اس محکمہ کو رسمیات شوکت و تجمل سے جاری کیا ممبران کونسل سے بدیانت
و معدلت کام کرنے کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل کے پریزیڈنٹ
ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سیکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ
سلامی شاہی سر ہوئی قدیم اہلکاران ریاست و عموماً رعایا کو تقرر کونسل ناپسند
ہوا سب نے اوسکو خلاف دستور مروجہ قدیم اور ناپائدار ظاہر کیا اس اصلاح
کی بابت کہ خود اپنی ہی عاقلانہ تجویز سے اہلکاران و موروثی سرداران کو

रॉयेलकौं

प्रेज़िडंट

सेक्रटरी

انضرام کار ریاست مین شریک کرکے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے
مہاراجہ صاحب تحسین و آفرین کے لائق ہین۔
بیان کا بجیات پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم توجہ
تہے مگر شیودین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص
نہ رہا جسکے اعتبار پر کام چھوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو
کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ
جب کوئی مددگار نہ تہا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا
تہوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی
دقیقہ باقی نہ رہا اور کوئی کام ایسا نہ رہا جو اونکی توجہ و تحقیقات سے بچا ہوا ور
تقرر وائس کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سر رشتہ جسمین راج
کے سردارون اور ٹہاکرون کو مشورہ اور انضرام کار ریاست مین شریک
کیا جاوے جاری ہوا اور بہر ران حال مثل پنڈت شیودین کسی ایک شخص کو
اختیار مطلق نہو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری
نہین رکہتا وہ اختیار دینا صریح پر ضرر تہا۔
چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگر چاہتے تو بھی تن تنہا
اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تہا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مدد ملتی ہے
کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات
کی ترتیب و تحقیقات و صفائی ہو کر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین
پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقت آیندہ مین

جب مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیر الوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت ہوتی ہے اور اون عاقلانہ و نیز سخاوتانہ تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی من مت کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹہاکران و اہلکاران قدیم کو کہ رواج مستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند ہوا اون سے امید تہی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہو گئی اور اچہی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بہی اوسکی کارروائی کچہہ کم نہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہو گئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع جیسا مفید ہونا چاہیئے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبر ومنین لیق و کارکن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچائین اور اسلوبی امور و آراستگی کار سے راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین وے خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی محکمہ و سررشتہ کی کارروائی آزادی و خود اختیاری سے نہین ہوتی مقدم سبب اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین اس سے اہلکارون کو اپنے عمل پر اور آپسمین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہین ہے ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بہی کامل استعمال نہین

کرتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑے
معاملہ کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تا وقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو
ابتدا مین تجویز ہوئے تھے نہ دیے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو کثرت کار
سے خاطرخواہ فائدہ نہ پہونچے گا سنہ ۱۸۷۰ع مین مقدمات سنگین مین کونسل بے
اختیار تہی اول ایسے مقدمات صاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکہے جاتے تہے وہ
یا تو خود طے کرتا تہا یا مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکہدیتا تہا اور جب
اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تہے۔

مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان
کی ترقی روز افزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتو سے ہندوستانی
ریاستون مین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار انگریزی مین جاری
ہین وہی ریاستون مین بہی ہوتے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام
بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جوابدیا کہ یہ سب صحیح
ہے مگر جسقدر ترقی جے پور مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج
مستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین
اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجہتے ہین کہ کوئی خلل انداز
نہو سکے۔

مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے اون ایام مین مصاحبت کی عہدہ
پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تہا جس نے مدت کی کارگذاری سے نہ فقط مہاراجہ
صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم ولیق و وفادار

ہونیکا یقین کلی ہوگیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے
متواتر رپورٹون مین جو لکہا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ء مہاراجہ
صاحب آٹھہ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت
معتمد ولیق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو
راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے —

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے ہشیر
دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کرسکتا
ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حاصل
کرکے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلےٰ درجہ کا ہونا چاہئے اور مین بہت خوشی
سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن
و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور
پُرخیر و صاف رویہ سے متمتع ہوکر نواب سے راج کو بے حساب فایدہ پہونچا ہے
اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجرا و بجا آوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال
لکہا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد
و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیرخواہ
ولیق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے —

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات پیشگاہ جناب
ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہوکر اونکو تمغا ر خطاب ستارہ ہند درجہ سوم
عطا ہوا ہے اونکی نسبت سال گذشتہ مین جو کچہہ ہیجر بیشن صاحب نے لکہا ہوا ہے

میری بہی ہیز ہیڈ لورڈ صاحب کی راے سے متفق ہے۔

سنہ ۱۸۸۱ء اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لایق شخص ہے اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فایدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیرخواہ اور مددگار ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچدار معاملات جو متواتر پیش آئے ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ نے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا کیا ہے رسم عطا تمغا کہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند ہونے کی وجہہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے کہ امرا و ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے بہہ عزت ملنے پر ہوتی ہوگی

سنہ ۱۸۸۲ء وزیر اعظم راج جے پور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر سی ایس آئی جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لایق ہین اس لایق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقا خود کے جسقدر تعریف کیجاوے تہوڑی ہے اور ہمراہ ان حال نواب کے برابر سرکار انگریزی کا ممد و معاون و خیرخواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان عہدہ کے لایق ہے۔

باوصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکھی گئی ہین راج جے پور کا
انتظام فی الجملہ بہت اچھا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر وعاقلانہ تدبیر
کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بہی اصلاح و
آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچھہ ابتک ہوا ہے انقضا ء مدت اور مہاراجہ
صاحب کی فرصت کو دیکھتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم ورواج
اور خرابیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہ چاہیئے وہ
ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچھا ہوگا
مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخ دلی سے ہے اور اوس کی
دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوش حال ہے اور ہندوستانی
ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجہا جاتا ہے۔
مہاراجہ صاحب کو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح
لیتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود
کچھہ نہ سمجہتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو مقابلہ تجویز نیشان
راج بلکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف
وسنگین معاملہ مین راے صائب سے تجویز کرتے ہین اور جو اونکی راے مین مناسب
ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ
کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین۔
طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت بامروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و
صفائی سے سمجہتے ہین اپنے ملک کے بدل خیر خواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

اوسمین ترقی و اصلاح کرنا چاہتے ہین کل ریاست کا کام خود کرتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگران تدبیرون کے عمل درآمد مین
دیانت دار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کسیقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونہون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کردیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک تقرر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تہے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تہے اب صاحب ایجنٹ کے
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم و قاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقاً کہانا ختم ہوجانے کے بعد ملتے تہے
اب وقت تناول طعام بہی مہمانون کے پاس موجود رہتے ہین۔

سنہ ۱۸۹۹ء مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بتپرستی
پوجا جو جاری ہے شاسترون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی رائے اس کے
خلاف تہی اونکو اور اونکے پیروون کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کیے جاوینگے نہایت رنج و تردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہر طرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تم سے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ چاہو جس طریقہ پر چلو باوصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی ہین گوکل چندرمان کے مندر کا مہنت پرتمان کو لیکر سرباز
شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھ ہزارون آدمی شور و غل کرتے اور شہر
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے کہتے رہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوتا ہے چند
دیگر مہنت جےپور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے یہ اظہار واجبیت اس کارروائی کے ایک کتاب
تصنیف کراکر چھپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متھرا کے پنڈتون نے بھی اسباب
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکھا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنوون کے ساتھ بہت سختی و تشددی
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت وغیرہ دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ
صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو ٹونہ لوگ کرگئے تھے مگر اونھون نے مندرون

गोकुलचंद्रम प्रतिमा

वैष्णव

वैष्णव

प्रयोग

جاگیر وغیرہ حقوق مین کچھہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے گئے ہین اور اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچھ تشدد و مزاحمت نہین ہے۔

سنہ ۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الور نے اختیار ریاست حاصل کیا اوسی وقت سے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ سردار ریاست مذکور مہاراو راجہ صاحب کے سخت عداوت سے ناراض ہو کر جے پور مین مسکن گزین ہو گیا تہا حکام انگریزی نے اون کو باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سود مند نہوئی عند الفہمایش حکام کے مہاراو راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو ہرگز نہ آنے دونگا اپریل سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراو راجہ صاحب نے افواہا ارادہ حملہ آوری لکہدہیر سنگہ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کر کے لکہدہیر سنگہ کا پرستش گاہ واقع شیخاواٹی کو جانا لکہا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکہدہیر سنگہ کے قلعہ لال پورہ کو چہین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جے پور سے لکہدہیر سنگہ کو حملہ آوری کیواسطے زر نقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر ٹہاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت کی آخرکار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکہدہیر سنگہ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے بعد قصبہ نارائن پور کو تاخت و تاراج کیا باندرول کے گہاٹہ اور چند دیگر

लालपुरा

नारायनपुर
बादरोल

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام اسکی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو منع
شراکت لکہدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی قصور
خواہ کسی طرف کا ہو اصل اس ہنگامہ کی یہہ تہی کہ لکہدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبط
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تہا اور جے پور سے اعانت ہوئی اور شیخاوالی
سے فوج بہرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد بار وہٹیہ بغرض غارتگری و طمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکہدہیر سنگہ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تہا جولائی مین پہر صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور نے مہاراؤ راجہ صاحب اور
لکہدہیر سنگہ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکہدہیر سنگہ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور جہان
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر
جنرل نے تحقیقات کی الور سے ۱۵٫۶ لکہہ روپیہ کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکہہ روپیہ کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے تودہ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین ملاحظہ شہادت
و تجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تہی اور آپسمین رنج و نزاع

خصوص سرحدات پر جہان واقع مین تازہ فساد کی صورت بندہ گئی تہی زیادہ
ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہوسکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور
ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کپتان روبرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الورکا
تصفیہ ہوکر کچہہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ
مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیہ پاتخمہ سے محفوظ رہنے کے اپنے
دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہ سے و نیز
دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکہہ ہیر سنگہ کے معاف ہوجانے سے
دربار الور کو معاوضہ ملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۸ع منظور ہوکر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی —
تازہ تنازع و فساد جسکا مذکور ہوا ہے خفیف تہا اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع
مین آیا اسواسطے محکمہ پنچ وکلاء راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوے
اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن و عافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح
کا تنازع و تکرار پیدا ہونے دین اور رابطۂ دوستانہ و موافقت پیدا کرین اور
یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہوگیا —

قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ع

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت بائی
زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہوگئی اگرچہ ہوتی

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین
تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون وجولائی
کی کل برسات مین مطلق بارش نہولی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے
بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستون مین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی
کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور
بارانی زمین پر اور خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ پانی
کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع
اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیف آفات مین بڑی کوشش کی اول
بتاریخ ۲۰ - ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کرکے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی
ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا
ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج
کے اس حکم سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکہکر دیگر ریا
کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنے پر آمادگی ہوئی خصوص رعایا اجمیر و نصیرآباد
کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جےپور ہوکر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت
از حد مفید پڑی ہے جےپور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ
کا آٹھہ سیر سے کم ہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا
کیواسطے تعمیرات جاری کین اوسکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے
محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنے کے لائق نہ تہے اون کیواسطے
دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکہکر ریاست کے سردارون اور

شہر کے دولتمندون سے بہی بہت خیرات کی گورنمنٹ سے مہاراجہ صاحب کی خیرات پرورش غربا و دستگیری قحط زدگان کی قدر دانی کر کے اونکی سلامی سترہ توپ سے باضافہ دو کے اونیس توپون کی کر دی اسباب مین میجر بینن صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹ - ستمبر ۱۸۶۸ء کو کرنل کلینگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے —

رپورٹ سابق مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲ - ماہ حال مشعر کشش بارش و بابر پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی خدمت مین لکہتا ہون —

اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی نا امیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب اور راون کے راج کا اولوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور و شور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جے پور کو اپنی خوش نصیبی پر نازان ہونا چاہیے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو ہر حوادث موقع کے ضروریات کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضمر ہے ایسی کوشش و جانفشانی کرنیکو ہر دم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی قدر و نیکنامی ہوئی ہے لحاظ و دردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر رپورٹون سے بلاشبہ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

سے ممتاز و منور ہوا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام و تحسین و آفرین پائے ہین آپ کو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلے کی بجاآوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی یا وصف انقطاع اپنے فواید کی نظیرین بکثرت موجود ہین۔

مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکہتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فواید ذاتی کی بہت فایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل راہداری اور رواج کی لاگ آمد و رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلا شرط معاف کر کے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات مین تخفیف ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جے پور مین ہوکر رسد پہونچنے کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہوا ونکا یہہ عمل تحسین و آفرین کے لایق ہے اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بہی اس ایک غیر مطلوبہ و بالارادہ رعایت اور ترک فواید سے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی او وصفا خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابہی ظہور پذیر ہوئی مدت سے ملحوظ خاطر دربار تہی بمرور زاید از ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس باب مین مجہہ سے مشورہ کیا تہا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے شرح مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تہی اور مجہکو مرط

یقین ہے کہ یہ اون قدیم مجاہب راسخ ہے اور آئندہ اونکی اس شاخ انتظام میں زیادہ وسیع اور شائستہ تدبیرات عمل میں آوینگی ان معاملات میں مہاراجہ صاحب نے جیسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور با اعتبار میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے میں نے مناسب صلاح دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات میں میری صلاح کی قدردانی سے لائق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائد راج کے باعث سمجھکر اون پر عمل کرنیکو اسطے خواہشمند و مستعد ہوئے۔

اسباب میں مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلےٰ کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو کرنیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب میں نے اس معاملہ میں اس طوالت سے لکھا ہے اسواسطے متصدعہ ہوں کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثناخوانی کے ساتھ اس معاملہ کو ظاہر کرینگے کہ مہاراجہ صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی مستحسن مہمات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو۔

قحط اگرچہ کل راجپوتانہ میں تھا مگر جےپور اور علی الخصوص شیخاواٹی میں بہت سختی سے تھا اگست میں جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کر کے چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہو گیا اس روپیہ خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اور میر جیون علی و لالہ سندر لال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و تالاب و دیگر تعمیرات پر غریبوں کو خانہ خوا

जेकब

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۷۰ء سرکار کیطرف سے مہاراجہ صاحب اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا ۱۲۱۶۵۲ - آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے اونکو زادراہ دیا گیا اور ۲۲ - مارچ کو کام بالکل ختم ہو گیا قحط زدون مین سب سے زیادہ مارواڑی تہے -

बारिश دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر بہا گئی - مالپورہ - چاٹسو - سوائی مادہوپور ملارنہ - واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نرہا اور چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہر دو فصلون کی پیداوار آٹہوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیرون و ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق لالسوٹ - بسوہ - بیراٹہہ و دوسہ وخاص جےپور مین پیداوار چہارم سے بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین باجرہ بافراط ہوا توراواٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے بقایاۓ جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کردیا اور اسیقدر نذرانہ مسند نشینی موقوف رکہا تعمیرات مفصلہ ذیل پرورش غرباکیواسطے جاری ہوئین -

(side notes: फागी, मालपुरा, चाटसू, सवाई माधोपुर, मलारना; गंगापुर, टोडाभैरव, हिन्डोन; लालसोट, वसवा, वैराठ, दौसा)

रणथम्भोर	महवा	बावड़ी	माधोराजपुर
مرمت قلعہ رنتہمبور	مرمت قلعہ مہوہ	مرمت قلعہ باوڑی	مرمت قلعہ او مادہو راجپور
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

नसीरदा	शाहगढ
مرمت قلعہ نصیردہ	مرمت قلعات شاہ گڈہ و سدرشن گڈہ و انباگڈہ و گنیش گڈہ
[illegible]	[illegible]

गणेशगढ, अम्बागढ, सुदरशनगढ

مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المختصر سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار وہلی گزٹ مین اور بعد ازان رپورٹ ایجنسی مین لکہی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے۔

مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دار الریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایا کو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ اونکی علو حوصلگی وخواہش ترقی وبہبودی رعایا وملک کی قوی دلیل ہے۔

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ - مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مربی ودستگیر ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کا مکان کہ یہہ بہی مہاراجہ صاحب کے مقرر ہوئے جدید مفید عام سررشتہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تہا اوسمین مہاراجہ صاحب مع امرا وسرداران واہلکاران راج وکرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ومیجر بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ واکثر صاحبان انگریز ومعزز باشندگان شہر جمع ہوئے۔

ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جنکے مشورہ وتجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ مجلس بہی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائس پریزیڈنٹ بہین حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کہڑے ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے۔

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون کہ آپ نے اس تجویز پر توجہہ فرمائی ہے اس سے وے آپکے بہت شکرگذار

ہین باوصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خداوندکریم اس ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپکو نہایت عدیم الفرصتی ہے آپنے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کارروائی صرف اوسی تجویز پر مبنی نہوگی جو آپنے ملاحظہ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو امور آیندہ کو اوسکی کارروائی سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے وقتاً فوقتاً بر روے کار آتے رہینگے ۔

کونگریس اگرچہ اول جے پور مین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہ سے معاملات متعلقہ ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہ ہے مگر راج سے کچھ تعلق نہین رکھتی ہے اور مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے اسوجہہ سے تجویزینے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے غیر متعلق رکھا ہے اور اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا کیطرف سے ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عند الضرورت لیگی اس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے یہہ تجویز کی تھی قریب بیس[۲۰] برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع مین سڑک تالاب و چاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانجات مفید خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ شفاخانہ

یا شریک نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہر ایک کام مین رعایا یا راج سے
امید وار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمہ لے
مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروائے ریاست امداد واعانت
کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چھ سو روپیہ سالانہ
دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس
اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنے کیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے
اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔
ہر ایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد دستگیری اور
خدا تعالے کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع
ہین جب اون مہمات کو کہ خیر خواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس
مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔
فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست
مین رعایا زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب
وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجرا عمدہ تر آلات کشاورزی اور اظہار علوم و تکمیل فنون
کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک مین کوشش و پیروی کرنا۔
مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا رواج
دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔
تاوقت تیاری مکان جدید میڈیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ
لکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط وکتابت کرکے اور ان کے تجربے بذریعہ پورٹ کے فائدہ حاصل کرسکے اپنے راجپوتانہ کی کارروائی سے اونکو آگاہ کرنا۔

اجرائے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم و فنون و مطالب مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن وائس پیٹرن پریزیڈنٹ و وائس پریزیڈنٹ و سکریٹری اور نائب سکریٹری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے۔

पेट्रन
वैसपेट्रन
प्रसिडेंट
वैसप्रेसिडेंट
औनरेरी
मिम्बर

ہر ایک صاحب خواستگار داخلہ مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور ممبر رہیگا۔

کرنل کیٹنگ صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر ویلئین صاحب اور کل حاضرین جلسہ کا مربی و سرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیل اس مجلس سے جو فواید حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیا کہ اس مجلس کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہر طرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق کی تعلیم و تربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب و دیگر ابتدائی علوم سکہانا کچھہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز راز و حقایق اور اونکی کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز و طریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیا ہے اور ہر ایک شخص پر جو کچھہ لیاقت رکہتا ہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہر طرح اعانت کرین یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجھہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبار گی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع ہوگیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست بے پور کو کہ اگرچہ اب ہی بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری ضرور حاصل ہوجاویگی۔

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کامل کرنے کی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت و علو حوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان بہادر وزیر اعظم ریاست کی دانشوری و خیر سگالی و حسن نیتی لایق تحسین ہے

رائے صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجا آوری تدبیرات مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین اور رہبران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح و آراستگی کے متوقع ہو سکتے ہین۔

گو اتبکا تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فوایدسے محروم رہ کر سرداران ٹہاکران نے اس امر اہم کے انصرام مین کچھہ نہین کیا ہے۔

اسواسطے اونکا فوایدتربیت کی قدردانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کامل کیواسطے صریح لابدی ہے

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعویٰ کرتی ہے اور مین متر صدیہ ہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکہی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجھی جاوے تاکہ اونکو
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجہین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کیے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلٹیرہ
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیے یہہ شخص نہ صرف بوجہ ان ہیئن بہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجرا و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے -
تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جےپور کو حسن انتظام
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائیٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سردارون کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیپور
مین آنکی ترغیب دین -
اور یہہ بہی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اردو و انگریزی کے اوستادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دیے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلےٰ تربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

دیجاوے جن طالب علمون کا امتحان اچھا ہو اونکو تنخواہ وانعام ملا کرین علاوہ ان
کیواسطے وسیع بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گھوڑ سواری اسپ و
اکھاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر وغیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے استاد
مناسب مقرر کرین تا کہ طالبعلم تربیت روحانی وجسمانی سے اپنے اپنے رتبہ کے
لایق ہون —

اکتوبر ۱۸۷۰ء مین اثناء راستہ اجمیر لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے وگورنر
جنرل ہندوستان جے پور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کی چند موقون پر عزت وتعظیم کی تہی اسوجہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول وفعل سے ہر طرح اپنی خیرخواہی ونیکوسگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانروے
ہندوستان وانگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بہی اپنے آقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے از بس شادان ہوئی اکثر لوگون کو ابتک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکران سمجہتے تہے اونکا اشتباہ وغلط فہمی رفع ہوگئی شجاعدانی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسراے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا —

الغرض اس موقع پر ہر قسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہرکہ

کو سب سے مبارکباد دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین خوش خلقی ظاہر کی اور اس موقع کو پر حشمت و تجمل کرنے کیواسطے ہر ایک تدبیر کی اس سے اونکی خیر خواہی اور حسن نیتی عیان تہی مہاراجہ صاحب اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر کو ہر طرح کی حسن و لطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی محنت و تندہی تحسین و آفرین کے لایق ہے ۔

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات مفید خلایق کو بہت خوشی سے دیکہا اور ہر ایک کی ترقی و رونق کی خواہش ظاہر کی اس سے مہاراجہ صاحب کو مہمات چہ خیر پر متوجہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام و فائدہ ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان وزیر سلطنت کے حاکم کا مثل معمارون کے کرنی ہتہوڑہ ہاتھہ مین لیکر اسپتال کی بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتہہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقعہ تاریخی ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا ۔

دوسرے سال لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈمن مین ایک بد معاش مجرم کے ہاتھہ سے قتل ہوئے مہربین صاحب کو نہایت غم و الم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب مرحوم حسب ضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو پیشتر پہنچ گئی تہی مگر جسوقت دونون ملاقی ہوئے

करनी हथौड़ा

अंडेमान

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکہون سے قطرات
اشک رواں تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یارا نہ دیتی
تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کار و بار ریاست کل بند رہا لیڈی میو صاحبہ
اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل
قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک مہینے کیواسطے کل ریاست
مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم
کرنے کی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپ
یعنی پارچہ سیاہ کہ علامت ماتمی ہے لگایا۔

مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و
افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت و تحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان
ویسرائے صاحب مرحوم کے ساتہہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے
ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میو صاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ
سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم و الم ہوا بلکہ رؤسا شہری وقوع
حادثہ جانکاہ و فعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میو صاحب
نے راج کی ترقی و بہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت و عنایت کی یادگاری
مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی مورت جدید باغ مین تیار کرانی
تجویز کی اور لیڈی میو صاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔

اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہوگئی کہ اوس سے
کار و بار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور راجون کے ملازمین اور کل فرقہ

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوس مین
مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہوگیا تہا چشم راست
مین جالا کامل ہوگیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس کیفیت
سے مہاراجہ خایف ہوکر اور عمل جراحی نہ کرانے کے ارادہ سے اطبا ر
ہومیوپیتہک کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو
ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطر خواہ عمل نہوا اور نہ کچہہ فائدہ ہوا اگست مین
کوہ شملہ کو گئے وہان ضعف و نقاہت بالکل رفع ہوگیا مگر بصارت کی نسبت ثابت
ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنا مارا
صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک
آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین
ہونا چاہیئے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود و باش سے بہت فائدہ ہوا تہا
برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر عمل کرنا
قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج و چہرہ مین سستی
آگئی تہی بلکہ کل سررشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و
بیش ہر ایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جے پور مین اس حد کو
پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما ۱۸۸۱ء مین مہاراجہ
صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے
ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج و تکلیف رہا تہا شفا ء کلی حاصل ہوئی
اون کے صحت پانے سے کل ملازمین و رعایاء ریاست بلکہ ہر ایک شخص

होमोपैथिक

मैकनामारा

کو جو مہاراجہ صاحب سے شناسائی رکھتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہ سے کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف تہا بنظر اسلوبی کار و بار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۸۷۱ء مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت روائل کونسل دو محکمہ جات بنام نہاد کمیٹی مقرر کیئے اونکی کارروائی اگر بہ دیانت و ہوشیاری کیجاوے تو نہایت مفید ہوگی ایک کمیٹی مجوزین قانون کی ہے کہ اوسکے ممبرون نے وقت تقرر سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت و تدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتائج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔

دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد و ہدایت کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب و محدود شرح جسکے بغیر اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مرکوزہ مین بہت خلل پڑا تہا جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری اوسوقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہوگئین ان عدالتون مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلا تامل بے سررشتگی ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بے خطر تہے نقشہ جات آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو سنہ ۱۹ مین ایک لاکہہ سے زیادہ تہی

سمت ۱۹۲۶ مین تیس ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بھی کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تہی یکایک استقدر کمی آمدنی رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر اعتبار نہ رہا تہا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد انسداد ہوگیا۔

دوسری کمیٹی کا کام بہی ایسا ہی مفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل کی تجویز مورخہ ۲۲۔ مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے کہ آمدنی و مصارف ماضی و حال و استقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی و بیشی آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ و پرتال کرنے اور کل کی ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو ہدایات ذیل پر نظر رکہنے کی ہدایت کیجاتی ہے۔

اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔

دوم مصارف بلامنظوری و منظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اس کام کو ہوشیاری و استقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی۔

سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن قبیح کا اظہار کرنا

چہارم ملک کی آمدنی و خرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا۔
ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت و بحث کیا کرے ممبران کمیٹی۔ پنڈت روپ نراین ۔ منشی دہنالال ۔ سیٹھ نتھمل ۔ لالہ چہترمل ۔ سیٹھ رائو تیج مل۔ نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح و معتبر نقشہ جات کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہا ہے بوجہہ غیرمکمل و ناکارآمد ہونے نقشہ جات کے جو ابتک آتے رہے ہین حساباٹ کی جانچ و پڑتال مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا غیر ممکن رہا ہے اور اس سنہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روز بروز زیادہ ہوا ہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتھہ آیا ہے کمیٹی اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور اوسمین اس کام کے لائق اشخاص تجویز کیئے گئے ہین اور اگرچہ اونہونے معلومات جیسی چاہیے جمع نہین کیئے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے ہین اور اہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نراین حال مین اون سے علیحدہ ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین ۔

पंडित रूपनरा
पन्नालाल
सेठ नथमल
कीतरमल
तेजमल

نومبر ۱۸۸۰ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی نے بحصول رخصت مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۸۱ء مین معاودت کی اور تہوڑے دنون بعد ایسی نوکری کو جسپر بیش برس سے نہایت خیرخواہی اور وفاداری سے کام دیا تہا استعفا دیا اونکے تجربہ کامل اور خوش چلنی اور لیاقت انتظام کے لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اونکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا کہ اونکی

باستر ضائے مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۸۲ء سے اوس عہدہ کا کام شروع کیا۔

نواب فیض علیخان کے مستوفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اوسپر ٹھاکر فتح سنگہ مقرر ہوا اوس نے بھی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب کو بہت مددی اور انتظام راج کی عمدگی و شائستگی قایم رکھنے مین کوشش کامل کی مگر باوجود دیگہ کونسل راج مین آٹھہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔ کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معرض اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی بلکہ کل انتظام ریاست کے شعبجات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بہ سہولیت ہونے کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین اور اونمین سب دفتر وکچہریان رہتی ہین۔

راوت رام کمار ساکن جودہون کہ ابتداء مین ٹھاکر لچھمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی کرنل جروک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہوگیا تہا اوس نے مدت دراز تک اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی اور حسب اطمینان صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ انجام دیا خصوص جس زمانہ مین کپتان بریڈفورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت مددی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

خوش ہوکر شکر ادا کیا۔ سنہ ۱۸۷۲ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دینا لال کہ وہ
بہی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس
آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی وجانفشانی سے انجام دیا اور
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔

پرنس آف ویل

مہاراجہ صاحب بہادر جے پور سنہ ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان
کی کونسل تجویز قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پر
ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر موجودگی کلکتہ و شملہ انصرام کار کرتے رہے ہین سنہ ۱۸۷۵ء
مین جب ملہار راؤ گایکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہر خورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا
اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روساء ہندوستان وصاحبان انگریز
مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بہی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تہے اور بڑودہ جاکر
تحقیقات وتجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔

मल्हारराव
गायकवाड
बडोदा

دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتہبروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری
سنہ ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جے پور ہوئے دونون
مرتبہ مہمانداری وتواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان میزبانی
کو ہر طرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت وخرچ سے کسیطرح کوتاہی نکی
اور رئیس سے رعایا تک ہر ایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے مقدم ان
مہمانون کی تشریف آوری کی شادی ومبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان
مبارک تقریبون کے دواعی فواید بنظر شایستگی معاملات ریاست وآراستگی
اخلاق وعادات دونون صورتون سے حد بیان سے باہر ہین اور سنہ [illegible]ء مین

नोर्थब्रुक

لارڈ میو صاحب مرحوم کی تشریف آوری کے فواید کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے اون کے ثبوت کافی ہین —

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس جزو اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہمدران حال رئیسون اور سردارون کے دلون پر اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت و طریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تھے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی سے منقوش ہوئے انکے سواے مقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے روابط و تعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت کا فصل کم ہوکر دونون کے متفق فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی اور پشتین تک بطور واقعہ عظمت و بختیاری سجے پور کے جسکی اس ملک کی تاریخ مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے —

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد و پایان ہوئی ہے پیشتر سے بہی امید تہی کہ یہہ اولوالعزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت و عنایات کا ممنون و شکرگذار ہے اوس کے فرمان رواے آیندہ کی اطاعت و تعظیم مین ہر طرح کوشش بلیغ و جہد کامل کریگا اور جو خیر خواہی و وفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پر بدرجہ نہایت ثابت کریگا —

اس اعزاز و افتخار بخشنے کی یادگار مین اونہون نے اپنی دارالحکومت مین ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت و رفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

سے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتائج و برکات کا جو سلطنت کے وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتہر قایم کیا۔

راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹہری ہاے علاقہ باڑوتی کا خراج بقدر للعہ [illegible] جمع ہوتا ہے ان سردارون کے عدم ادائے خراج کی راج جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوا ہے کہ سنہ ۱۸۶۱ع مین ستر ہزار روپیہ چڑھ گیا اور اس باب مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے سررشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بہی جلد وصول کرنے کی تجویز عمل مین آئی ۔

شہر مال

جے پور مین یہہ سررشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا اہتمام پنڈت شیودین کو تہا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکارون کی اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ صاحب نابالغ تہے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیودین نے کام کیا بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیودین کے اول مہاراجہ صاحب نے

سررشتہ مال پر توجہ کی کہ اول سال مین ہی پینتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی
ہو گئی مگر یہہ اضافہ جمع بند و بست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت مین بمقابلہ
اجارہ کے خالصہ کا بند و بست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ
یکمشت اور جلد وصول ہو جاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجہتے ہین
یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہو جاتی ہے
افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب
نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کر دیا وجہہ یہہ کہ اہلکارون
کو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار
و متوسل اجارہ لیتے ہین سررشتہ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے
مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ
خیال کیا گیا تہا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی
ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ
سنہ ۱۸۱۸ع کی چہٹی قلم مین قرار پایا تہا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی
ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج
زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرائط خراج سے یہہ شرط ضمناً
رفع ہو گئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تاوقتیکہ دفعہ
مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہو جاوے راج کا یہہ خوف رفع ہووے
سنہ ۱۸۶۵ع مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک
ہی حالت مین ٹہیکہ دار و ضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

جمع کامل حسب قرارداد ادا کرنیکا ذمہ ور ہوتا تہا اور اوس پر فرض تہا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹہیکہ جات
علی العموم سیٹہون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تہے اور وہ ضلعدار
ہوکر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچہہ تعلق نہ رکہتے تہے اور اس سے
انواع خرابی و ابتری پیدا ہوتی تہین —
اب یہہ سلسلہ موقوف ہوگیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تہے
موقوف ہوکر ہوشیار ولیق آدمی مقرر ہوتے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹہیکہ دیاگیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط ۱۸۹۶ و ۱۸۹۹ع سے
ایسے تباہ و برباد ہوگئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹہیکہ کیواسطے تشخیص
جمع نجیر ممکن تہی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹہیکہ جات دیئے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع بہتر ہزار روپیہ
تہی سترہ ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا —
پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بہی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بدتدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطرخواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستور
غیر اطمینانی کی حالت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین سے خرچ

بہی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کبہی تعریف کے لائق نہین ہے اور اسی سررشتہ کے ظلم و تعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح و درستی کا خواہان کوئی نہین ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دینا نہین چاہتے ہین۔

ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ع سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک کے پیمایش سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ع تک ہو چکی تہی اوسوقت بندوبست سہ سالہ کرنے کے ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقًا علاقہ انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تہا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار و تجربہ کار نوکر رکہے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات منگا کر اون سے کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا سنہ ۱۸۷۲ع مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سے غیر مبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم نظرثانی کیواسطے علیحدہ عملہ مقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی چاہی گئی تاتکمیل پیمایش و بندوبست حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز ہونا قرین مصلحت نہ سمجہا گیا اگرچہ حسب راے کرنل بیلی صاحب اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بندوبست مالگذاری کہ راج و رعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہونچے

جا دے۔

جب سے علاقہ جے پور ہوکر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ و اجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف ہوگیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام و آسایش رعایا و اضافہ تجارت پیداوار ملک ہوکر اسکا بدل کافی ہوجاویگا چنانچہ ۷۵-۱۸۷۴ء کے حساب سے یہی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد و برآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے۔

حال مین شرح محاصل و مقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا تہا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہوکر رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان چاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جابجا وصول ہونے سے راج کے محصول مین غبن و تغلب ہوتا تہا وہ موقوف ہوگیا اور تاجران کو یہہ فائدہ ملا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل امین ہوجاتے ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہ سے کہ علاقہ ٹونک کے گرد ہر طرف جے پور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے ٹونک کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر اہالیان

جے پور کہتے ہیں کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور منتظر فایدہ راج و تاجران کو تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہیں کر سکتے۔

راج جے پور میں ایک مدآمدنی دار الضرب کی بہی ہے اس دار الضرب سے بجز خفیف تجارت کے سرکار انگریزی کا کچھہ نقصان نہیں ہے دس برس کے عرصہ میں کرنل بین صاحب کے پاس کوئی شکایت نہیں آئی صرف پوسٹماسٹر نے ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ میں جے پور کا پیسہ آتا ہے اور تبادلہ میں سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں سرکار براہ انصاف کچھہ مداخلت نہیں کر سکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ میں جاری کرنے کا اختیار ہے۔

पोस्टमास्टर

تجارت جیپور

سنہ ۱۸۶۹ء میں جے پور میں بیس لاکھہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا وسکے آیا جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی وجواہرات جاتا ہے مگر دو برس گذشتہ میں اسکی بہت کمی ہو گئی ہے جے پور میں ساہوکاری کوٹھیاں بہت ہیں ظاہرا اسقدر تجارت نہیں معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈویوں کی خرید وفروخت زیادہ ہے بمال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹھیوں میں ڈہائی تین کروڑ روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چہہ کروڑ کا شرح سے اور لاکہہ سے کم سرمایہ کے سیٹھہ بہت ہیں اون کی کل تجارت ایک کروڑ کے قریب ہے سنہ ۱۸۵۷ء سے پیشتر قریب پچہتر لاکہہ روپیہ کا سونا آتا تہا اکثر ساہوکاروں نے دفن کر دیا تہا اوسکے بعد دو سال تین پیر

لاکھ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہ سے اکثر نے دفینہ نکالا و فن کرنے
اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی۔

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر
تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور
فلزات برآمدہ داخل نقشہ نہوئی تہی یہہ ہر دو اجناس ابتدائی حالت مین یہان
آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہوگئین اور زیادہ تر دولت
مارواڑی سکنائ علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس بہیجی گئین۔
دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی۔
تیسرے ممکن ہیکہ درآمد مال کا حساب صحیح وتفصیل وار لکہا گیا ہو اور جواہرات وغیرہ
بیش قیمتی اجناس اخفاء طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہو اور اونکا حساب نہ لکہا گیا ہو۔
چوتہے ساہوکاران جے پور کی کوٹہیان بمبی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین
ہین مقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات سرفت کوٹہیات مذکورہ
دیجاتی ہین خریداجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب
کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین۔

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین درآمد مال الف لکہہ ب ہزار روپیہ اور برآمد صرف الف لکہہ
ب ہزار کی ہوئین کہ سالگذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی
ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے
سے غلہ کم آتا ہے۔

موجبات ہارج تجارت یہہ ہین۔

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستوں میں عہدہ ہاے راج رعایتاً بالعوض نذرانہ کہ ہم معنی رشوت ہے دیے جاتے ہیں اگرچہ اہالیان جے پور ایسا نہیں کرتے ہیں مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہیں مگر نتایج میں اوس سے بیشتر ضرر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسل اور مقربوں کو بلا لحاظ لیاقت ذمہ واری و مستعدی کے عہدوں پر مقرر کر دیتے ہیں جہاں مثل دار الضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے کا رواج اگر صریح اجازت سے نہیں تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان ریاست کی تجارت اور آمدنی میں کیوں نہ خلل واقع ہو۔

اگرچہ جے پور میں صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جے پور کے کل روپیہ کی تعداد کہ علی العموم بازار میں چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہیں ہے اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کار گذار آدمی کی نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ میں جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پہلے روپیہ کو بٹہ لگجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ دار الضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگیں کمی تمام اور حیلوں سے لیجاتی ہیں اور اون کے سواے چھوٹے چھوٹے ٹھاکر و بھومیہ اپنے اپنے علاقہ میں علیحدہ محصول لیتے ہیں کہ اونکو اوسکی ایصال کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے۔

دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتایج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

मोमया

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار و قدیمی
حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اس
تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر انقضاء مدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ اوسپر
عملدرآمد ہوجاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیا جاویگا کہ اوسکے بغیر
تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اوسکے علم سے تکلیف آیندہ سے
بچین گے اکثر اجناس جنپر راج کا محصول نہین لیا جاتا ہے درج حساب نہین ہوتے
ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی نکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے —

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱ و ۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	•
۷۲ و ۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	•
۷۳ و ۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴ و ۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پنڈت شیو دین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام مصارف پر
بڑی بہت توجہ کی تھی جو لوگ مفت خور و سفارشی نوکر ہوگئے تھے موقوف ہوئے
ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تھی بجاے اوسکے زر نقد مقرر ہوا اور
خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہیں ملتا تھا
اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تھی ان تدبیروں سے بڑی کفایت
ہوئی قرضہ سابق و نیز وہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تھا کل بقدر نو لاکھ
روپیہ تھوڑے عرصہ میں ادا ہوگیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پینتیس ۳۵ لاکھ
روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۷۶ع میں مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات
میں خرچ کیا اور اوسکے سواے پچیس ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے
چندہ میں عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند
دیوجی واقع بندرابن میں اور اپنے بزرگوں کے بنائے ہوئے ایک اور مکان
واقع اکوڑ علاقہ حیدرآباد میں خرچ کیا۔

عدالت فوجداری و دیوانی

ضابطہ عدالت فوجداری و دیوانی کہ ضوابط مروجہ علاقہ انگریزی سے
مطابق ہے رعایا کی عادت و خواہش کے موافق ہے اوس پر بلا رعایت
انصاف سے عمل ہوتا ہے یہان کا انتظام نہایت عاقلانہ و شایستہ ہے
اور جو کچھ نقص ہے تو نرمی و رحم کی وجہ سے ہے کہ عوام الناس کو مرغوب
اور فی الجملہ رئیس اور متوطان ریاست کی نیکنامی کا باعث ہے علاوہ سزا ء
خفیف کم میعاد قید کے کل احکام سزا خاص مہاراجہ صاحب کی تجویز سے صادر
ہوتے ہین۔

انتظام پولیس بہت اچھا ہے ڈکیتی و رہزنی و ستی و سماده وغیرہ کی وارداتین
بہت کم ہوتی ہین مثل دیگر جرائم کے جرم بہگا لیجانے لڑکیون کا بغرض حرامکاری
کرانے کے اگرچہ اب بھی علاقہ جے پور مین کسی قدر جاری ہے متواتر کم ہوتا
جاتا ہے اور دربار سے اوسکے انسداد مین بہت کوشش ہے یہ تو تحقیق
نہین ہے کہ یہہ تجارت کسقدر جاری ہے اور اس باب مین راج سے
صاف و صحیح جواب ملنے کی امید بھی نہین ہے مگر اسمین شک نہین کہ مہاراجہ
صاحب اس جرم سے بہت متنفر ہین اور دل و جان سے ساعی ہین
کہ اوسکا انسداد کلی ہو جاوے چنانچہ اب ارتکاب جرم مین کمی ہے اور
یقین ہے کہ بتدریج بالکل بند ہو جاویگا۔

اگرچہ جرم دخترکشی جو واقع مین راجپوتان و دیگر اقوام کی کثرت مصارف

समाप

شادیان کا نتیجہ ہے علاقہ جےپور مین مدت سے موقوف ہوگیا ہے تاہم مہاراجہ صاحب نے تخفیف مصارف شادی کیواسطے مناسب تدبیرات کی ہین کل اقوام کی پنچایتین مقرر کرکے ہر قوم کی شادیون کے محدود اور واجب قواعد جاری کرائے ہین اور مہاراجہ صاحب کی منظوری سے قواعد مذکور بمنزلہ قانون سرکاری ہوگئے ہین کہ اون پر حکماً عمل کرایا جاتا ہے یہہ تدبیر نہایت مفید ہے مگر تاوقتیکہ قرب وجوار کی ریاستون سے ایسی ہی تدبیرات نکیجاوین عملدرامد اونکا اس راج مین بہی خاطرخواہ نہوسکیگا —

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین مہاراجہ صاحب نے صاحب ایجنٹ کو اطلاع دی کہ بجز راجپوتون کے کل اقوام کے مصارف شادی دختران مین تخفیف ہوکر قواعد عام مقرر ہوگئے ہین اگرچہ قوم راجپوت سب سے مقدم ہے اور اون کے واسطے تقرر قاعدہ ضرور تہا مگر یہہ قوم کسی قاعدہ کی پابند نہین ہے اور مہاراجہ صاحب بہی اونکو زیادہ دبانا نہین چاہتے ہین مگر امید ہے کہ متواتر خبرگیری اور تاکید سے بتدریج یہہ ضروری انتظام ہوجاویگا مہاراجہ صاحب کو اس اصلاح کا بدل فکر ہے اور یقین ہے کہ اپنی خوش تمیزی اور لیاقت سے شکرگذاری پر قادر ہون گے اور راجپوت بہی اپنے آقا کے منشا سے آگاہ ہوکر خلاف ورزی نکرینگے —

شروع فروری سنہ ۱۸۷۳ء مین بمقام باوڑی کہیڑہ علاقہ مہوہ ایک ستی کی واردات ہوئی کل مجرمان شریک جرم سزایاب ہوئے —

حفاظت ڈاک سرکار انگریزی کا انتظام راج سے بہت اچہا ہے مدت سے کوئی

बावड़ी खेड़

واردات ٹھگی ڈاک وقوع مین نہین آئی ہے وقت اجرائے آمد رفت ریل سے اگرہ و اجمیر کی ڈاک ریل مین آتی جاتی ہے مگر جسقدر ڈاک بلا ذریعہ ریل کے چلتی ہے اوسکی راج سے خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے۔

استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ محکمۂ استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی ہندوستانی ریاستون کے علاقہ مین سپرنٹنڈنٹ جنرل ہندوستان کے تحت سے علیحدہ ہو کر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت بہ تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کام کرے مہاراجہ صاحب نے اس بات کو بخوشی منظور کیا اور ایک سپرنٹنڈنٹ و سترہ افسران ماتحت مع جمعیت سواران و پیادگان گشت و گرداوری سے پولیس دیہات کو ہوشیار رکہین اور وقوع واردات پر فوراً پہونچکر تعاقب و گرفتاری مجرمان کرین مقرر کرکے تکمیل تدبیرات کی اطلاع دی اور اون کی ہدایت کیواسطے خصوص ملک شیخاوائی مین جہان کی شکایات زیادہ تہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور راہلیان راج کی صلاح سے قواعد تجویز ہو کر جاری کئے۔

بنظر انسداد واردات جنہ لوگون کے کہ پیشہ ور سارق و غارتگر ہین وہی تدبیرات جو ہاڑوتی مین کیگئی تہین یہان بہی عمل مین آئین زمینداران دیہات کی ذمہ داری سے کل قومون کی خانہ شماری و مردم شماری لکہی گئی اور زمینداران مذکور کو بطور حاضر ضامن و فعل ضامن اونکی حاضری و نیک چلنی کا ذمہ وار کیا گیا ہر روزہ موجود

لیگئی اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری گالونسے بغیر حاضر ہونے پایئے اور جبر زمانہ مین واردات کیواسطے جاتے ہین گہاٹہ ناگون کی نگرانی کی گئی جس جس نے قواعدسے انحراف کیا یا ورکسیطرح مشتبہ ہوا وہ گرفتار ہو کر بتحقیقات ضابطہ سزایاب ہوا اس انتظام مین بڑی مشکل یہہ تہی کہ جو لوگ واسطے تعمیل احکام کے متعین ہین بجائے تاکید وتنبیہہ مینہا سے وانسداد وارداتکے اون کے شریک ومعاون ہو کر مال مسروقہ ومغرقہ مین حصہ لیتے ہین چنانچہ فروری سنہ ۱۸۶۱ع مین ناظم شیخاواٹی کی نسبت بخوبی ثابت ہوا کہ اوسکی سارق زناتکروں سے سازش تہی اور راوس نے اونکو دو پناہ دیکر وارداتین کرائین اور اون سے مال کثیر حاصل کیا چنانچہ موقوف ہوا اور راوسکی سزایابی سے اوروں کو بہی عبرت ہوئی بعدازان اس شعبہ کا اہتمام کپتان پولٹ صاحب کی بہادری شجان گڈہ مین متعین ہونے سے ہوا اور راونکو راج سے بہت مدد ملی کہ اوسکا حال مفصل شیخاواٹی کے بیان مین لکہا جاویگا۔

جیلخانہ

جےپور مین جیلخانہ کا مکان بہت وسیع ومضبوط بنا ہوا ہے سنہ ۱۸۶۵ع مین ڈاکٹر ویلنٹین صاحب مہاراجہ صاحب کے طبیب جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور معالجہ قیدیان کا کام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کرتے تہے شروع سنہ ۱۸۶۸ع مسٹر ولیمس صاحب کہ سابق مین مجسٹریٹ آگرہ مین اور سپرنٹنڈنٹ تہے اس جیلخانہ کا رخانہ مشقت اندرونی جاری کرنے کیواسطے مقرر ہوئے اونہوں نے قیدیوں سے

ایسی جیلون کے کام لیتے شروع کیے اور تہوڑے عرصہ مین قالین و پارچہ بافی و آہنگری و نجاری و سبوچہ سازی و کفش دوزی و درخت پارچہ و ساخت ظروف برنجی مین قیدیون کو مشق ہوگئی کہ اچھی چیزین تیار ہونے لگین اور بعض قیدیون خصوص عورتون کو لکھنا پڑھنا بھی سکھایا ڈاکٹر ولیٹین صاحب نے مثل انگریزی جیلون کے قواعد بود و باش و حفظان صحت بھی جاری کیے اور خوراک و پوشش جو سابق مین قلت سے ملتی تھی زیادہ کی گئی بعض قیدیون کو افیون کھانے کی ایسی عادت تھی کہ اپنی خوراک کا آدھا فروخت کرکے افیون خریدتے تھے ان لوگون کی افیون چھوڑانے مین ضرر جسمانی کا خطرہ تھا مگر کچھہ نقصان نہوا تا بحدیکہ جو لوگ بدرجہ نہایت عادی تھے وہ بھی اس بد عادت سے چھوٹ گئے اور عقل و حواس درست ہوکر صالح ہوگئے ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کہ کلکتہ سے مہاراجہ صاحب کے معالجہ کیواسطے آئے تھے اس جیلخانہ کو دیکھکر بہت تعریف کی کہ قیدیون کی صحت جسمانی بہت اچھی ہے اور انتظام و قواعد بود و باش انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بھی بہتر ہے ایسے جلیل القدر و مستند شخص کی شہادت اس کارخانہ اور اوسکے منتظمون کی نیکنامی کی باعث ہے۔

۱۸۶۷ء مین علاوہ سپرنٹنڈنٹی کے معالجہ قیدیون کا کام بھی ڈاکٹر ولینٹین صاحب کو مفوض ہوگیا اس سال مین چند قیدیون نے اقدام سفر و بری کیا تھا کہ فوراً گرفتار ہوگئے ڈاکٹر ولینٹین صاحب کی رخصت پر جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹی کا کام بھی مسٹر ولیمس صاحب سے متعلق ہوگیا اور یہ ڈاکٹر صرف معالجہ کرتا ہے

صفائی مکان و دیگر تدبیرات تندرستی قیدیان و انتظام خورد و نوش و اجرا
کارخانہ مشقت اندرونی جسمین انواع و اقسام کی اجناس تیار ہوتی ہین و
حفاظت وغیرہ ہر ایک امر کی ہمیشہ تعریف ہوتی رہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
شفاخانجات راجپوتانہ نے اوسکی تصدیق کی ہے البتہ صرف دو نقص ہین اول
یہہ کہ اس جیلخانہ مین قیدیون کو خوراک و پوشاک تا مدار حد و اجب ملتی ہے کہ اکثر اونمین
سے اپنے گہر کی نسبت بہی زیادہ آرام و آسایش سے رہتے ہین اور قید ہونے
کو سزا نہین سمجہتے ہین - دوسرے یہہ کہ اس محبس کے سوائے محکمہ جات
فوجداری وغیرہ سے متعلق زیر تجویز قیدیون کی بود و باش کے حوالات
اور ہین اونمین جو قیدی بیمار ہوتے ہین صرف جب قریب المرگ ہوجاتے
ہین اس جیلخانہ مین معالجہ کیواسطے بہیجے جاتے ہین اوسوقت اونکا علاج
مشکل ہوتا ہے اور اکثر مرجاتے ہین -

نقشہ جیلخانہ

سنہ	اوسط تعداد قیدیان	اوسط مریضان	اوسط موت	منافع راج مشقت اندرونی سے
۱۸۶۸و۶۷	۶۶۷	۰	۰	۰
۱۸۶۹و۶۸	۴۵۰	۰	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۰
۱۸۷۱و۷۰	۱۱۵۳	۰	۰	۰
۱۸۷۲و۷۱	۱۰۰۳	۰	۰	۰
۱۸۷۳و۷۲	۹۱۶	۴۳	۵۱	۰
۱۸۷۴و۷۳	۹۵۳	۵۰	۶۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۱۱۱۱	۵۶	۳۷	[illegible]
۱۸۷۶و۷۵	۱۰۶۰	۴۸	۶۲	[illegible]

فوج

جے پور کے راج میں فوج حسب تفصیل ذیل ہے —

گولہ انداز	سواران ملازم راج	سواران جاگیردار	پیادگان	ناگہ	سپاہ تحصیل	میزان کل
۳۰۰	۱۲۰۰	۳۲۰۰	۳۰۰۰	۶۰۰۰	۱۵۰۰	۱۵۲۰۰

گولہ اندازون کی وردی مثل وردی گولہ اندازان سابق سرکار انگریزی کے ہے اور تلوار باندھتے ہین اگرچہ اون کے پاس چالیس توپین ہین مگر آنمین سے صرف چوبیس کارآمد ہین پٹیان جنکو بیل کہینچتے ہین بہت مرمت طلب ہین —

سواران ایک خاص رسالہ ڈیڑہ سو سوار ونکا اور پانچ رسالجات دیگر تین تین سو سوارون کے ہین خاص رسالہ مین سرکاری گہوڑے ہین اور تلوار ڈہال وبندوق باندھتے ہین اور دیگر رسالون مین اگرچہ وردی ہتہیار ویسے ہی ہین مگر گہوڑے سوارون کے ہین —

جاگیردارون کے بعوض جاگیر اراضیات نوکری کرتے ہین اون کے سوار اگرچہ پانچہزار شمار کئے جاتے ہین مگر تین ہزار سے زیادہ نہین رہتے ہین حفاظت ڈاک وانتظام سرحدات وموقع فساد ووقوع واردات پراونکی تعیناتی ہوا کرتی ہے یہہ لوگ سب راجپوت راج کے وفادار وخیرخواہ ہین مگر بالکل بیقاعدہ بے تربیت دہقان وخودسر ہین —

پیادگان مین چار تلنگون کی پلٹین ہین ہرایک مین پانچسو کس سپاہی ہین اور دو پلٹین نجیبون کی ہین کہ ہرایک مین چہہ سو جوان ہین تلنگون کی سرخ بانات کی وردی ہے اور پتہری دار بندوق رکہتے ہین اکثر زیادہ تر پوربیہ علاقہ اودہ کے رہنے والے ہین نجیب زیادہ تر رعایائے ریاست سے ہین سیاہ انگرکھے پہنتے ہین اور توڑہ دار بندوق اور تلوار ڈہال باندہتے ہین ہرایک پلٹن مین توپخانہ کے علاوہ پانچ پانچ شتری توپین ہین —

ناگی کہ بیراگی فقیر ہین پندرہ پندرہ سو سوارون کی چار جماعتون مین منقسم ہین یہہ لوگ ایسے بہادر سمجھے جاتے ہین کہ جہانسے جیسا پر خطر کام ہو اوسکو انجام دیتے ہین اونکے نام سے بلا اعتبار تعداد کے تہلکہ پڑجاتا ہے جہان اونکی تعیناتی ہوتی ہے اوس مقام کو لوٹ لیتے ہین شادی نہین کرتے مگر لڑکون کو بطور خرید یا متبنی لیکر چیلہ کرتے ہین اسطرح اونکی اولاد چلتی ہے بلا امتیاز عمر اون سب کے فی کس دو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے مگر لوٹ و تجارت وغیرہ سے بہت روپیہ پیدا کرتے ہین کہ اکثر اونین سے بہت دولتمند ہین اوس بیڑہ مین وردی اور ہتہیارون کی یکسانیت کی کچھہ قید نہین ہے پوشش تو مثل بیراگیون کے غیر معین ہے اور اسیطرح ہتہیار بہی تلوار بندوق بہالہ سیف کٹار وغیرہ جو جسکے دلمین آتا ہے باندہتا ہے اور ہر جماعت کے ساتہہ چند زنبورک ہوتے ہین —

اس راج کی فوج اگرچہ کاغذ مین کثیر التعداد اور مہیب معلوم ہوتی ہے مگر واقع مین ایسی نہین ہے سامان سپہ گری خراب و غیر مرتب ہے قاعدہ و ضابطہ کی کچھہ پابندی نہین ہے اور فوج انگریزی کے مقابلہ مین صرف بمنزلہ کہیل کے ہے راج کی وسعت اور الحاق حدود کو دیکہتے ہوئے یہہ فوج کچھہ زیادہ نہین ہے کل توپین میدانی اور قلعہ کی ۲۴۸ ہین اس فوج پر راج کا قریب چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور سپاہی کو تنخواہ تقسیم ہوتی ہے —

اگرچہ یہہ کالج سنہ ۱۸۴۵ع سے مقرر تہا اور تعلیم و تربیت کا اہتمام آگرہ کالج کے
بہت مستعد و لئیق طالبعلم مثل پنڈت شیودین و منشی کشن سروپ و پنڈت بنسی
کرتے تہے سنہ ۱۸۶۶ع تک اوسمین کچہہ ترقی نہوئی تب مہاراجہ صاحب نے
تین بنگالی ماسٹر کلکتہ جوگنی نورمل سکول معروف بیتہون کالج کی تربیت یافتہ
طلب کرکے مقرر کئے اونکی محنت و خوش انتظامی سے تہوڑے عرصہ مین کالج نے
بہت رونق پائی طالبعلمون کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور مستعد طالبعلم
ہر سال تیار ہوکر کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس اور فرسٹ آرٹس کا امتحان دینے
لگے اور ایک جماعت کو فن انجنیری و سروینگ یعنی پیمایش اور لیولنگ یعنی
دریافت حال پستی و بلندی زمین سکہانا شروع کیا کہ اس ذریعہ سے راج
مین ہمیشہ مستعد آدمی اس کام کیواسطے بلا ضرورت طلبی پردیسیون کے ملنے
لگے کالج کے عملہ مین گیارہ انگریزی مدرس گیارہ مولوی اور چار پنڈت ہین
کل عملہ کا خرچ سنہ ۱۸۶۹ع مین [illegible] تہا اور فی طالبعلم خرچ کا اوسط سنہ ۱۸۶۹ع
مین [illegible] کے خرچ سے [illegible] دریافت ہوا تہا یہہ نتیجہ بابو کانتی چندر
مکرجی پرنسپل کالج کی حسن لیاقت و محنت و کوشش کا نتیجہ ہے کالج مین سے دو
طالبعلم کہیتڑی و سیکہ کے سردارون کی اتالیقی پر مقرر ہوئے ہین اور مدارس
متعلقات مین کالج کے طالبعلم مدرس مقرر ہوکر جاتے ہین —

मास्टर
जोगनी
नारमलस्कूल
बेथून

यूनिवर्सिटी
इन्ट्रेन्स
फर्स्ट आर्ट्स
इन्जिनयरी
सरवेइंग
लेवेलिंग

कान्तीचन्द्र

نقشہ جبلپور کالج

سنہ	انگریزی	تعداد طلبا عربی فارسی اردو	تعداد طلبا سنسکرت ہندی	میزان	تعداد طلبا مستفید انٹرنس	تعداد طلبا مستفید فرسٹ آرٹس
۱۸۵۶و۵۵	۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰
۱۸۵۷و۵۶	۱۸۲	۱۵۸	۱۴۵	۴۸۵	۴	۰
۱۸۵۸و۵۷	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۱	۰
۱۸۵۹و۵۸	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۰	۰
۱۸۶۰و۵۹	۰	۰	۰	۳۷۱	۴	۰
۱۸۶۱و۶۰	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۰
۱۸۶۲و۶۱	۴۵۸	۴۳۳	۹۶	۶۰۲	۳	۰
۱۸۶۳و۶۲	۰	۰	۰	۶۱۴	۴	۱
۱۸۶۴و۶۳	۰	۰	۰	۸۰۴	۷	۰
۱۸۶۵و۶۴	۰	۰	۰	۸۲۵	۵	۱
۱۸۶۶و۶۵	۰	۰	۰	۸۳۲	۰	۰

سنہ ۱۸۷۱ع مین کالج کے منتہی طالبعلمون نے ایک مجلس مقرر کی تہی کہ اوسمین ہر پانزدہ روز جمع ہوکر مضامین علمی پر بحث وگفتگو کیا کرتے ہین علاوہ ترقی علم کے اس بحث سے یہہ بڑا فایدہ ہوگا کہ ہندوستانیون کا اکثر تلفظ خراب ہوتا ہے وہ درست ہوجاوے گا۔

سنسکرت کالج وچاندپول سکول

دو مدرسہ جات شہر مین اور ہین کہ اونمین بہی تحصیل علم کی بہت ترقی ہے سنسکرت کالج سنہ ۱۸۴۵ع سے مقرر ہے اوسمین مستعد پنڈت تیار ہوکر نکلتے ہین اور چاندپول سکول جےپور کالج کی ایک شاخ ہے کہ اوسی نواح کے طالبعلم فارسی وہندی پڑہتے ہین۔

سنہ ۱۸۷۵ع مین سنسکرت کالج مین ۲۰۸۔ اور چاندپول سکول مین ۹۰ طالبعلم تہے

مدرسہ ٹہاکران

ابتدا مین یہہ مدرسہ بہی پنڈت شیودین کے زمانہ مین مقرر ہوا تہا مگر مثل کالج کے اوسمین بہی خاطرخواہ پڑہائی نہوئی اس مدرسے کے تقرر سے غرض خاص یہہ تہی کہ راجپوت لوگ جو راج کے سردار وجاگیردار ہین تحصیل علوم کرکے بمقتضاے ترقی زمانہ لیاقت حاصل کرکے راج کی عمدہ خدمتون کے لایق ہون مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ راجپوتون کو تحصیل علم کا کچہہ شوق نہین ہے بلکہ وے پڑہنے لکہنے مین اپنی کسرشان وہتک عزت سمجہتے ہین اور بہ پابندی دستور قدیم علم وہنر کے شغل سے ضد وتعصب رکہتے

ہین اونکا اعتقاد ہے کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور جو امیر ہین اورا پنا پڑہنے لکہنے کا کام اور ون سے کرا سکتے ہین اون کو تحصیل علم مین محنت کرنا لاحاصل ہے چنانچہ انہین موجبات سے اس مدرسہ کو کچہہ رونق نہوئی ۔

سنہ ۱۸۷۶ء مین باوجودیکہ مدرسہ کو مقرر ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر گیا تہا صرف تیرہ طالبعلم تہے ان مین سے آٹہہ لڑکے اہلکاران راج دیگراقوام کے تہے اور راجپوت صرف پانچ تہے دوسرے سال مین مہاراجہ صاحب نے بلحاظ اس ابتری کے کہ کسیقدر راجپوتون کی لاپروائی اور تعصبات سے اور کسیقدر سابق مدرسونکی غفلت و بدانتظامی سے تہی بندوبست جدید کرکے سردارون کو اپنے اپنے اطفال کی تعلیم و تربیت کی تاکید کی اور بابو ستارچندر سین مدرس سوم کالج کو اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اوسوقت سے روز بروز تعداد طلبا زیادہ ہوتی گئی اور علم کی بہی ترقی ہوئی ۔

تعلیم سرداران سے متعلق یہامر بہی قابل تحریر ہے کہ جس حالت مین راجپوتونکا غرور مدرسہ مین آنے سے مانع تہا بعض سردارون نے تحصیل خانگی سے بہت علم حاصل کیا ہے مثلاً ٹہاکر گوبند سنگہ خلف بلبنی ٹہاکر کہیمن سنگہ مرحوم چوموں والہ نے نہ فقط فارسی ہندی مین بلکہ انگریزی مین بہی بہت اچہی استعداد پیدا کی ہے انگریزی گفتگو مین اوسکی زبان بہت صاف و شایستہ ہے اسی طرح ٹہاکر سرتہہ سنگہ بگرو والہ بہت شنت سے پڑہتا ہے ۔

اس مدرسہ مین طالب علمون کی تعداد حسب تفصیل رہی ہے

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء
۱۳	۴۴	ٹھاکر ۲۸ دیگر اقوام ۲۲	۵۰

زنانہ مدرسہ

یہہ مدرسہ بھی اگرچہ مدت سے مقرر ہے مگر سابق مین طریقہ تعلیم اچھا نہ تھا سنہ ۱۸۶۶ء
تک صرف ۲۵ لڑکیان ہندی کی ابتدائی کتاب پڑہتی تہین سنہ ۱۸۶۷ء
مین مہاراجہ صاحب نے مسٹرس آوکلٹن صاحبہ کو کلکتہ سے طلب کرکے
ہیڈ مسٹرس مقرر کیا اونہون نے اول ہی مدرسہ کو تین جماعتون مین تقسیم
کیا اول جماعت مین پانچ لڑکیان ہندی بخوبی لکہہ پڑہ سکتی تہین اور دوم
مین چہہ لڑکیان ہندی کی اول کتاب پڑہتی تہین ان دونون جماعتون
کو جغرافیہ اور سوزنی کام بہی سکہایا جاتا تہا اور سوم جماعت مین مبتدی
لڑکیان داخل تہین ابتدا مین اکثر لڑکیان شادی ہوتے ہی مدرسہ چہوڑ
دیتی تہین اس سے بہت ہرج ہوتا تہا مسٹرس اوکلٹن صاحبہ کی محنت و کوشش
سے اکثر لڑکیون نے نوشتخواند مین بہت مہارت پیدا کی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین
اون مین سے ایک جیلخانہ جے پور کی عورت قیدیون کو پڑہانے کیواسطے
معلمہ مقرر ہوئی اور دوسری معزز اہلکاران راج کے گہرون مین پڑہانے
کیواسطے جانے لگی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین مدرسہ مین آٹہہ جماعتین ہوگئین سات
مین ہندی پڑہائی جاتی تہی اور ایک مین فارسی اردو اور پانچ لڑکیان

मिसट्रेस
मोकलटन
हेडमिसट्रेस

پڑہانے کے کام پر مقرر ہوئین اور زر دوزی و سوزنی کام کی آمدنی جمع ہولی اوس سے اون کی تنخواہ ملنے لگی بابت ۱۸۷۳و۷۴ع مین اگرچہ تعداد طلبار زیادہ ہولی مگر دریافت ہوا کہ منجملہ ۱۸۰ لڑکیوں کے ۸۰ لڑکیاں افضل اقوام کی ہین تاہم حکام ریاست اور ٹہاکرون کی اس تعلیم کیطرف توجہ نہ پائی گئی یہہ مدرسہ صرف مہاراجہ صاحب کی دلی توجہ اور دستگیری سے جاری ہے ورنہ ہر فریق کے لوگون کو اوس سے تعصب اور مخالفت ہے جولائی ۷۴ء سے اس مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس مسٹرس جے ایسی صاحبہ ہین اون کے اہتمام سے بھی مدرسہ مین ویسی ہی رونق و ترقی ہے اور اونکی ہمشیرہ بھی مدرسہ مین پڑہاتی ہین سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع مین اس مدرسہ کی چند شاخین اور مقرر ہوئین ایک ٹریننگ سکول اس غرض سے کہ اوس مین لڑکیاں علم حاصل کر کے معلمہ مقرر ہوا کرین دوسرا اپر سکول کہ اوس مین دولتمندون کی لڑکیاں پڑہا کرین اسیطرح شہر مین دس شاخین مقرر ہوکر تعداد طلبار کہ سال گذشتہ مین صرف ۱۶۷ تھی یکبارگی ۵۶۴ ہوگئی اور سالتمام مین مبلغ للعہ[illegible] فی طالبعلم ۱۲ ہوتا ہے خرچ ہوا تعداد طلبار مدرسہ سنوات گذشتہ مین ۔

سنہ ۱۸۷۱و۷۲ع	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع
۱۲۵	۱۵۵	۱۶۰	۳۵	۲۵

سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع
۵۶۴	۱۶۷	۱۸۰	۱۲۰

مدرسہ فنون

سنہ ۱۸۶۲ع مین بمقام کلکتہ سر چارلس ٹریولین صاحب نے مہاراجہ صاحب کو مدرسہ فنون مقرر کرنے کی صلاح دی تہی اور پہر ڈاکٹر ہنٹر صاحب متعلق مدرسہ فنون مدراس نے کہ لارڈ نیپیر صاحب کے ساتہہ ہندوستان کے ممالک مختلفہ کے فنون و کارخانہ جات کے حالات دریافت کرنے کے واسطے آئے تہے حسب خواہش ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جے پور مین آکر بعد معاینہ پیداوار اجناس صنعت پذیر قدرتی ملک و شہر و ہنروری باشندگان کی بہت خوشی سے مہاراجہ صاحب کو ترقی فنون خصوص استعمال پیداوار معدنی پر جسکی بذریعہ فنون بہت ترقی ہو سکتی ہے متوجہ کیا کہ مہاراجہ صاحب نے اونکی تحریک پر بدل توجہ کی اور جون سنہ ۱۸۶۶ع مین مدرسہ فنون مقرر کیا ابتدا مین یہہ کام بادل محل مین ہوتا رہا کچہہ عرصہ بعد وسیع و عالیشان مکان مین کہ پنڈت شیو دین کیواسطے تیار ہوا تہا منتقل ہوا اونہین ایام مین ڈاکٹر ڈی فیبک صاحب نے کہ ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق دیولی کی چہاونی مین تہے اتفاقاً جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب سے اس کارخانہ کے اہتمام کی درخواست کی کہ منظور ہو کر صاحب موصوف سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اوسی اثنا مین بدرپیش ضرورت چہہ مہینے کی رخصت لیکر گئے اور پہر اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ع مین واپس آکر کام شروع کیا اسوقت تک کارخانہ مین کوئی اچہا اوستاد نہ تہا اور نقشہ کہینچنے کا بالکل رواج نہ تہا اسواسطے اونہون نے اول نقشہ کہینچنے کی جماعت مقرر کی کہ وہ سب

सरचार्लस ट्रिवेलयन
हन्टर
नेपयर
डिफ़ेबेल
देवली

پیشون مین کار آمد ہے اس جماعت مین تیرہ چودہ برس کے لڑکے بڑے
دایرہ اور عمدہ قوسین کہینچنا بہت جلد سیکہہ گئے۔

ہر ایک سے دو استاد ایک آہنگری کا اور دوسرا ظروف گلی بنانے کا
بلائے گئے اور نجاری و چوب تراشی کے دو استاد سہارنپور سے طلب
کیے گئے سنگ تراشی کا کام جے پور مین نہایت عمدہ ہوتا ہے اسواسطے
اس کام کے اوستاد شہر مین سے نوکر رکہے گئے ان سب کامون کی تعلیم
اور علاوہ اون کے تصویر کشی عکس و قلمی و تیاری ظروف برنجی و روئین
و طلمہ برقی و سادہ کاری و کندہ وغیرہ فنون کی تعلیم شروع ہوئی اور
لوگون کے دلون مین شوق تکسیب فنون پیدا ہونے لگے وقت تک شاگردون
کو بحسب حیثیت کار اجرت دینی تجویز ہوئی ہر ایک شاگرد اول دو مہینے تک
امتحاناً داخل رہتا تہا کچہہ تنخواہ نہین ملتی تہی بعد ازان اول درجہ مین مقرر
ہوکر ایک روپیہ ماہوار پاتا تہا اور دوم و سوم و چہارم درجون مین ترقی
کرنے پر ایک ایک روپیہ اضافہ تنخواہ ہوتا جاتا تہا مگر اس تجویز پر صرف اوسی
وقت تک عمل رہا جب تک لوگ فنون کی قدر کر کے لڑکون کو سیکہنے کیواسطے
داخل کرانے لگے۔

اسی مدرسہ کے ایک مکان مین کتب خانہ تہا کہ اوس مین علاوہ سنسکرت
کتابون کے جو پیشتر سے تہین مہاراجہ صاحب نے مختلف علوم و فنون
و زبانون کی چہہ ہزار جلدین انگلستان سے منگا کر شایقین کے مطالعہ و
فایدہ کے واسطے رکہوائی تہین اور ہفتہ مین دو مرتبہ ڈاکٹر ویلنٹین صاحب

علوم طبی و طبعی پر اور کپتان جیکب صاحب جر ثقیل پر لیکچر یعنی تقریر دیا کرتے تھے اور شہر کے شریف لوگ اور مدرسہ کے منتہی طالب العلم اور خود مہاراجہ صاحب سماعت کیواسطے آیا کرتے تھے۔

۱۸۶۹ء؁ مین بظہور اس خرابی کے کہ مدراس کے اوستاد اس ملک کی زبان نہین جانتے ہین اور شاگردون کو اونکا بیان سمجھنے مین بڑی دقت ہوتی ہے چند اوستاد دیگر دہلی و لکھنؤ و کانپور کے طلب ہوکر مقرر کئے گئے ۱۸۷۰ء؁ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے مدرسہ کی کارروائی کی رپورٹ لکھی وہ نقل کیجاتی ہے اگرچہ اجراء کار مین انواع مشکلات پیش آئین مگر اونہون نے اپنی کوشش و پیروی سے کارخانہ کو جاری رکھکر قلیل عرصہ مین بہت رونق دی ڈاکٹر صاحب سے متعلق صرف اس مدرسہ کا کام نہ تھا بلکہ اوس زمانہ مین جو تعمیرات مفید عام تیار ہوئین کل کی تجویز و نقشہ جات مین اون سے صلاح لی گئی ایسے وضعدار و صنعت نما شہر مین اس لیاقت و صنعت کے آدمی کا ہونا غنیمت بلکہ ضرور تھا کیونکہ اگر وہ نہوتے تو زمانہ سلف کی آرایش و صنعت کے مقابلہ مین اس زمانہ کی کاریگری باوصف اس ترقی علوم و فنون کے بہت بدنما معلوم ہوتی۔

رپورٹ ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ فنون

جماعت نقاشی نے اس سال مین بہت ترقی کی ہے اوسمین بیس طالب علم ہین کہ اپنی خوشی سے داخل ہوئے ہین ان طلباء مین سے اکثر مہاراجہ

صاحب کے محل کے مقامات کی آرایش و نقاشی مین مصروف رہتے ہین
اسطرح اوسکا فن ابتدا سے ہی کارآمد ہوا ہے اور اون کے ہاتھ مین ایسی
صفائی ہے کہ مہاراجہ صاحب اور دیگر اشخاص جنہون نے دیکہا ہے مداح
ہین البتہ اونکو نقشہ جدید تجویز کرنے کی قابلیت نہین ہے کہ مدت تک عمدہ
تعلیمون پر مشق کرنے سے ہوتی ہے مگر جو تجویز بتلائی جاوے اوسکو بعض
نقاش ایسی عمدگی سے بجالاتے ہین کہ ہر ایک نقاش سے نہوسکے۔

عمارتی و علمی نقاشی مین بہی بہت ترقی ہوئی ہے اور شہر مین اوس کے
فواید ظہور پذیر ہوئے ہین یقین ہے کہ کاریگران مدرسہ کے مقابلہ سے
شہر کے معمار و نجار بہی زیادہ صفائی سے کام کرینگے زمانہ سلف مین اون
لوگون کو یہہ فنون بہت حاصل تہے مگر اب علمی نقاشی نجاننے سے اون کی
صنعت مین بہت فرق آگیا ہے اس نظر سے علمی نقاشی کیواسطے ایک علیحدہ
جماعت مقرر ہوئی ہے کہ ہر فریق کے لوگ اوسمین کام سیکہین۔

آہنگری مین کام کی کثرت ہے اس سبب سے عملہ زیادہ ہوگیا ہے کام بہت
عمدہ ہوتا ہے مگر صرف کوفت کے لوہے کا ڈہلا ہوا لوہا استعمال مین نہین
آتا ہے۔

نجاری و درودگری مین کام زیادہ ہوا ہے اور ایک سال مین نجار انتیس سے
کے بائیس ہوگئے ہین اور اس سے بہی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے اکثر لڑکے
جنہون نے مدرسہ مین آکر آلات کو ہاتہہ لگایا ہے اچہے کاریگرونکا مقابلہ کرتے ہین
چوب کنی کے کام مین اوجہا فروتی کام نجاری و درودگری سے کمی ہوئی۔

سنگتراشی کا کام جسقدر کاریگران موجودہ مدرسہ سے ہونا ممکن تہا اوس سے زیادہ آیا اسواسطے بتعین ٹہیکہ کارخانہ سے باہر شہر مین کرایا گیا جیپور کی سنگتراشی کی صنعت ہمیشہ سے مشہور ہے اسواسطے بجاے اوسکی ترقی کے نقاشی علمی کہ تجویز نقشہ جات مین کارآمد ہوتی ہے زیادہ سکہائی گئی ہے۔
خیرادی اوستاد نے انگریزی خیراد کے استعمال مین کمال حاصل کیا ہے اور آہنی و برنجی و مسی و چوبین و دندان فیل کی اشیا پر کام ہوتا ہے۔
جواہرتراشی کا اوستاد نہایت لیئق آدمی ہے چستی دست و صفائی کار مین وہ عمدہ ترین انگریز کاریگرون کا ہمسر ہے طبیعت کے شوق اور ذہن کی تیزی سے اوس نے اکثر ایسے عمل سیکہے ہین کہ اس کام سے متعلق نہین ہین اوسکے صاحب پرنسپل کو بہت مدد ملتی ہے حال مین جلا دینے کے کام پر بہت توجہہ کی ہے۔
ساخت ظروف گلی مین بھٹی تیار نہونے سے ہرج رہا ہے مگر جب تیار ہوجاوے گی یقین ہے کہ جے پور مین ایسے سنگین و چینی ظروف تیار ہونگے جیسے ہندوستان مین اور کہین نہین ہوسکتے ہین اسی سے متعلق گلی سانچون مین ڈہالنے کا کام ہے اس فن کے طالبعلم بہت عمدہ کام کرتے ہین اور اونکی لیاقت سے امید ہوتی ہے کہ اونمین سے ایک کو اوستاد کرکے علیحدہ جماعت مقرر ہوگی۔

جلدسازی سے بہت فایدہ ہے اور نہایت عمدہ کام ہوتا ہے۔
کیمسٹری یعنی ترکیبات عملی و امتحانی کی جماعت شکست ہوگئی ہے مگر علم ترکیبات سے عوام کو بہت فایدہ ہے اور لوگون کو اوسکا بہت شوق

केमिसटरी

سے صاحب پرنسپل نے تجویز کیا ہے کہ اوسپر لیکچر دیا کریں ۔
مطالع سنگین کے قواعد عام تو بخوبی سیکھہ لیے ہین مگر تا وقتیکہ نقاشون کی
جماعت خوش نویسی مین لیاقت کامل پیدا نکرلے تب تک سادہ کام ہوتا ہے ۔
مطبع حروف شیشہ اسی سال مین جاری ہوا ہے اور ہنر مند پرنٹر نوکر رکھا
گیا ہے اسمین شک نہین کہ اس مطبع سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے ۔
ملمع گری کی تعلیم بہی اسی سال مین شروع ہوئی ہے اس سے مدرسہ کو
بہت رونق اور فایدہ ہونے کی امید ہے مصوری عکس اکثر طالبعلم سیکہتے
ہین اون مین سوزیراج کا لڑکا اور چند دیگر شریف ہین ابتک اونہون
نے صرف ابتدائی کام سیکہا ہے مگر جس کام سے اون کے دلون مین تحقیقات
علمی کی خواہش پیدا ہو اوسمین مشغول رہنا بہت پسندیدہ و غنیمت ہے ۔
زردوزی کی جماعت خاص مہاراجہ صاحب کے حکم سے جاری ہوئی تہی
اور ایک شخص بڑا مشتاق و سپرفن بنارس کا اوستاد ہے کہ خوبصورت فن کے
شاگردون کے سکہانے کی لیاقت رکہتا ہے ۔
الغرض باوصف انواع مشکلات کے جو ہندوستانی ریاست مین مدرسہ
فنون کے اجرا مین واقع ہین دولتمندونکا قدیم تعصب بجانب فنون محنت طلب
فسخ کرنیکے واسطے بہت تدبیرین عمل مین آئین اور تعلیم کیواسطے عجیب و غریب سامان
اور قدیم و جدید فنون کی عمدہ نظیرین بہم پہونچائین گئین ۔
صاحب پرنسپل نے مدعا مطلوبہ کے حصول کے شوق سے ہمیشہ مدنظر رکہا ہے
کہ اس مدرسہ کا مقصود اعظم یہہ ہو کہ لوگون کے تمیز کو شایستگی ہو شوق

محنت پیدا ہوا ور علم کا اضافہ ہو۔ اگرچہ فی الجملہ مصارف کو دیکھتے ہوئے
عوام کو اس مدرسہ کا خرچ فضول معلوم ہو گا مگر بلحاظ محنت پسندی و آسودگی
باشندگان کے فائدہ کثیر حاصل ہو گا صاحب پرنسپل نے لکھا ہے کہ جب میری
کوشش سے ایسے فواید حاصل ہوتے ہین تو اگر اس مدرسہ سے غیر مکمل
حالت مین میری علیحدگی ہو جاوے تو نہایت رنج و افسوس ہو گا اور مین اپنی
تعریف نہین لکہتا ہون مگر واقعی یہہ ہے کہ میرے علیحدہ ہونے پر مدرسہ
بالکل ابتر بلکہ شکست ہو جاویگا اوسکی بہبودی و ترقی کا جسقدر مجھکو دلی
فکر ہے دوسرے شخص کو کہ اوسکے حال سے واقفیت نہین رکہتا ہی ہرگز
نہو گا اور اوسکو سپرد کرنے سے بجز اسکے کہ بالکل خراب ہو جاوے اور
کچھہ نتیجہ حاصل نہو گا۔

اپنی علیحدگی کے نتایج بد کے اظہار سے زیادہ مین اور کچھہ نہین کرسکتا
ہون اور مترصد ہون کہ مہاراجہ صاحب جنکی فیاضی باتفاق خواہش
رضاجوئی سرکار انگریزی ترقی عافیت خلایق کے ایسے مستحسن کامون مین
ہمیشہ مستعد ہے اس مدرسہ کو کہ موجب ترقی علم و اخلاق ہے خبرگیری
کامل سے محفوظ رکہینگے۔

فهرست اوستادان و شاگردان مدرسه فنون

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۳۱۶		سنه ۱۳۱۸	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱	آهنگران	۳	۶	۸	۷
۲	نجار و درودگر	۲	۸	۹	۱۳
۳	چوب کن	۲	۱۹	۱	۳
۴	سنگتراش	۲	۴	۱	۶
۵	خیرادی	۱	۳	۱	۵
۶	جواهر خراشی	۱	۸	۲	۳
۷	ساخت ظروف گلی	۱	۲۱	۱	۱۱
۸	جلدساز	۱	۳	۱	۳
۹	ترکیبات علمی و امتحانی	۱	۴	۰	۰
۱۰	مطبع سنگین	۲	۳	۱	۲
۱۱	مطبع حروف شیشه	۰	۰	۱	۴

نمبر	نام پیشہ	سنہ ۱۸۷۰ع اوستاد	سنہ ۱۸۷۰ع شاگرد	سنہ ۱۸۷۱ع اوستاد	سنہ ۱۸۷۱ع شاگرد
۱۲	لمع ساز	۰	۰	۲	۱
۱۳	چوب تراش	۰	۰	۰	۲
۱۴	مصوری عکس	۰	۰	۰	غیر معین
۱۵	زردوزی	۰	۰	۲	۴

سنہ ۱۸۸۲ء کی رپورٹ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے کہا کہ سب سے زیادہ
ترقی نقاشی مین ہوئی ہے ابتدا مین اوس مین صرف چند معمار و نجارون
کے لڑکے تہے اب ۲۱ طالبعلم ہر قوم کے ہین اور اون کے سواے
غیر لوگ کام سیکہنے کیواسطے آئے ہین اس ترقی کی دلیل یہہ ہے کہ نقشہ جات
ہیو جنرل ہوسپٹل باغ سرکاری تالا بہاے آرایش فوارہ و دیگر تعمیرات
محل کے تیار ہوئے ہین مدرسہ کیواسطے روپیہ ملنے مین بڑی مشکل ہوتی
ہے ابتدا مین ہر ایک رقم کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے علیحدہ
ہوتی تہی مگر اب کل مصارف مع تنخواہ پرنسپل کے تعداد پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ مقرر ہو گئی ہے حسب درخواست ڈاکٹر ڈفیبک صاحب دربارنے
مسٹر سکوریجی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ آکولہ کو اسسٹنٹ پرنسپل مقرر کرنے
کے واسطے طلب کیا ہے ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے نقشہ جات وغیرہ تیار کرکے
کپتان جیکب صاحب کو تعمیرات مین بہت مدد دی ہے اور ان دونون صاحبون
کے اتفاق سے ریاست کو بہت فایدہ ہوا ہے۔

بموجب رزولیوشن گورنمنٹ صیغہ مال نمبری ۴۰۱۰ مورخہ ۱۴ - نومبر ۱۸۸۱ء
ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کا مدرسہ فنون سے بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۸۲ء کو علیحدہ
ہونا ضرور متصور ہو کر مہاراجہ صاحب نے جون گذشتہ سے مسٹر
سکوریجی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکولہ کو طلب کیا تہا ۳ - اکتوبر ۱۸۸۲ء
کو مسٹر سکوریجی صاحب نے بڑودہ پہونچکر ۳۰ - ماہ مذکور کو ڈاکٹر ڈفیبک
صاحب سے کام لیا سابق مین اس مدرسہ کا خرچ بہت ہوا تہا اور رواج

ोजनरल
ास्पिटल

स्कोरजी
अकोला

شکایت ہتی اب وہ معاملہ زیر تجویز ہے اور حساب درست ہوتے ہین
واسطے انتظام آیندہ کے دربارے صاف ہدایت کردی ہے کہ مصارف
حد منظوری کے اندر رہا کرین اور پندرہ ہزار سالانہ سے زیادہ خرچ
نہوا کرے کونسل سے مسٹر سکورجی صاحب کو ہدایت ہوئی کہ عملہ و دیگر مدات
مصارف کا انتظام کرین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی۔
انتظام مدرسہ مین مقدم تبدل یہہ ہوئے ہین اول مسٹر سکورجی صاحب
کے نزدیک میعاد تعلیم طلباء دو برس کم ہوئی اسواسطے اونہون نے زیادہ
کردی ہے دوم طلباء کو کسیقدر ریڑہنا لکہنا اور حساب بہی سکہایا جاوے
مگر بسبب تخفیف خرچ کے اس تجویز کا عملدرآمد مشکل ہے مگر پرنسپل صاحب نے
اپنا کسیقدر وقت اس کام مین صرف کرنا منظور کیا ہے ابتک طلباء مدرسہ
ہندی اُردو حساب بہت کم جانتے ہین اس سبب سے ترقی فنون مین بہت
ہرج ہے۔
مسٹر سکورجی صاحب لکہتے ہین کہ مارچ گذشتہ کے مناظرہ گاہ فنون مین بمقام کلکتہ
دو طالبعلمون نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام کے سارٹیفکیٹ حاصل کیے
ہین کلکتہ کے مناظرہ گاہ مین جانے سے طلباء کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور انواع
واقسام کی نئی چیزین دیکہنے سے بڑا تجربہ ہوتا ہے سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین [illegible]
خرچ ہوا کہ فی طالبعلم [illegible] ہوتا ہے مگر اب احکام جاری ہوئے ہین اونکے
بموجب ان مصارف مین کمی ہوگی یقین ہے جب مہاراجہ صاحب کو مدرسے
کی رونق و ترقی کا حال معلوم ہوگا زر منظوری مین اضافہ کردینگے۔

خرچ کی کمی سے عملہ مین تخفیف ہوئی اس سے خوف تہا کہ مدرسہ کے فوائد مین کمی واقع ہوگی مگر باوصف تخفیف مدرسہ کے پسندیدگی عوام و فوائد مین کچہہ کمی تجاوزہ نہین ہوئی ہے بلکہ تعداد طلبا مین اضافہ ہوا سنہ ۱۸۴۹-۵۰ع مین کاریگر و شاگرد ۱۰۴ ہوگئے پرنسپل صاحب نے لکہا کہ باوصف قلت سامان تو مشتخوا اور حساب مین بہی کہ اونکی بہت ضرورت تہی ترقی ہوئی ہے اور دربار کو اوسکے فواید عملی باور کرادینگے اور اس ذریعے اونکی تعلیم کی غرض سے خرچ کی حدکو موقوف کرینگے۔

مدرسہ کا قرضہ جس کی تحقیقات کے واسطے اگست مین کیٹی مقرر ہوئی تہی اور پرنسپل صاحب سابق کا حساب دیکہتے تہے بہ تدریج ادا ہوتا جاتا ہے۔

دسمبر سنہ ۱۸۵۴ع مین مسٹر سکور جی صاحب اپنے عہدہ پروفیسری سول انجینرنگ کالج پونا کو چلے گئے مدرسہ مین تنزل ہوتا ہے ملازمان راج مین سے کوئی اس عہدہ کے لایق متصور نہو کر اوس کی خبرگیری خود مدرسہ کے ذمہ رہی ہے اب وہ صرف ایک کارخانہ رہجاویگا۔

سنہ ۱۸۵۵ع مین مسٹر سکور جی صاحب کی جگہہ پر ہندوستانی پرنسپل مقرر ہوا اگرچہ اوسکی ابتری و خرابی کا انسداد ہوگیا ہے مگر تاوقتیکہ تجربہ کار کامل و ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر نہو جس فایدہ کیواسطے تجویز ہوا تہا وہ حاصل نہوگا۔

میڈیکل سکول

प्रोफेसरी
सिविल इञ्जिनियरिंग
कालिज पूना

سنہ ۱۸۶۱ء مین جے پور مین میڈیکل سکول یعنی مدرسہ طب انگریزی مقرر
ہوا تہا کہ اوس وقت سے باہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن رہا اس
مدرسہ کی شکستگی مین سنہ ۱۸۶۶ء سے بحث ہو رہی تہی ڈاکٹر بر صاحب کی
رپورٹ پر گورنمنٹ ہندوستان سے نسبت بعض مراتب کے لحاظ ہو کر
مہاراجہ صاحب کی راے طلب ہوئی اون مین مقدم یہہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب
نے خرچ تعلیم فی طالب العلم پانچسو روپیہ لکہا تہا کرنل ایڈن صاحب مرحوم کی
تجویز ہوئی کہ بجاے اس خرچ گران کے اگر مہاراجہ صاحب چند لڑکون کو
مدرسہ طبی کلکتہ مین بہیجا کرین تو نہ فقط اونکی تعلیم مین کفایت ہوگی بلکہ جسقدر
یہان قلت سامان سے کم ہوتی ہے اوس سے بہت زیادہ تعلیم ہوگی کل حال
مہاراجہ صاحب سے مفصل کہا گیا اسپر مہاراجہ صاحب نے سعی مین ناکامیابی
سکول کو قبول کرکے میڈیکل کالج کلکتہ سے متمتع ہونا پسند کیا اور ڈاکٹر ٹاوریٹ
صاحب پرنسپل کو لکہا گیا اونہون نے اس تجویز کو ناپسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ
کی اور وہان سے انسپکٹر جنرل اسپتال ممالک مغربی و شمالی کو لکہا گیا اونہون نے
اخیر مین مہاراجہ صاحب سے دو سوال ہوئے اول یا تو باضافہ عملہ و سامان
سکول کو بڑہا کر اوس سے فایدہ حاصل کیا جاوے دوم یا اس سکول کو
شکست کرکے طالب العلمون کو آگرہ یا کلکتہ کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مہاراجہ
صاحب نے دوسری تجویز کو پسند کیا کہ اگرچہ ہمکو ابتدا سے یہی منظور تہا
مگر جب سے ڈاکٹر مرے صاحب نے اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۱۲
اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین اس مدرسہ کے نقص لکہے ہین تب سے نہ فقط نشاء سابقہ

مستقل ہو گیا تھا بالکہ تدبیرات مرقومہ گورنمنٹ کا فکر رہتا تھا مہاراجہ صاحب کی تجویز گورنمنٹ سے منظور ہوئی اور یکم مارچ سنہ ۱۸۶۹ء سے میڈیکل سکول ٹوٹ گیا۔

بلحاظ بعد مسافت کلکتہ کے اسقدر فاصلہ پر وطن سے دور جہان آب وہوا وطرز و اطوار خلایق بالکل مختلف تین برس تک پڑھنے میں بڑی مشکل تھی مہاراجہ صاحب نے آگرہ کو پسند کیا اور ڈاکٹر پلیفر صاحب پرنسل کے پاس طلبا مدرسہ سابق جےپور بھیجے گئے۔

مدارس مفصلات

پیشتر بھی لکھا گیا ہے کہ باوجودیکہ شہر جےپور مین تعلیم و تربیت خلایق کے ایسے عمدہ سامان مہیا کئے گئے ہین علاقہ راج مین ترقی رعایا کا کوئی باضابطہ و یکسان سررشتہ نہین ہے سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء مین مجملاً دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے قصبات و دیہات مین ۱۷۰ مدارس مقرر کئے ہین اور ان مین ۴۰۲۲ طالبعلم پڑھتے ہین اور سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ٹھاکر گوبند سنگھ چوموں والے نے کہ خود بھی نہایت مستعد ولیق ہے چوموں مین مدرسہ مقرر کیا ہے اوسمین ۶۵ طالبعلم پڑھتے ہین اور بساؤ مین ایک ساہوکار نے انگریزی و ہندی کے مدرسہ کا مکان تعمیر کرایا ہے اور راج سے اوسکی امداد کا اقرار ہوا ہے سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء مین مفصلات مین مدرسہ جات بمقامات مندرجہ ذیل پر تھے۔

نام مقام	مدرسہ فارسی	مدرسہ ہندی	میزان	تعداد طلبا
ہنڈون	یک	یک	دو	۸۲
سوائی مادہوپور	یک	یک	دو	۴۰
چاٹسو	یک	یک	دو	۴۹
نوائی	یک	۰	یک	۴۷
ملارنہ	۰	یک	یک	۳۴
دوسہ	یک	۰	یک	۱۴
بسوہ	یک	۰	یک	۲۵
بیراٹھ (बैराठ)	یک	۰	یک	۲۲
پراگپورہ (प्रागपुरा)	یک	۰	یک	۱۲
رانگڑھ	یک	یک	دو	۱۲
سانبھر	یک	۰	یک	۱۵
سری مادہوپور	۰	یک	یک	۱۴
کوٹ بناوڑ	یک	۰	یک	۱۵
ٹوڈہ رائسنگہ	۰	یک	یک	۱۵
سانگانیر	یک	یک	دو	۵۷

اجراء ان چند قصباتی و دیہاتی مدارس کے تقرر کا حال وقتاً فوقتاً
معلوم ہوا اگر کوئی باضابطہ کاغذ جس سے صحیح تعداد مدارس وطلباء و حال
انتظام و تنخواہ و طرز تعلیم واضح ہو دیکھنے مین نہ آیا۔

سررشتہ تعمیرات

سڑکین راج جے پور مین سب سے بڑی سڑک بلکہ سررشتہ تعمیرات
مین مقدم کام آگرہ و اجمیر کی سڑک ہے کہ جے پور سے مشرق مین سرحد
بھرت پور ۸۰ میل اور مغرب مین سرحد کشن گڈھ تک ۴۵ میل کل ۱۲۴
میل کے طول مین واقع ہے۔

سنہ ۱۸۶۷ء مین یہ سڑک مشرق کیطرف بجز ایک میل ملحق السوانہ راج بھرتپور
کے کل تیار ہو گئی تھی اور مغرب کیطرف ۴۲ میل پر پشتہ خام اور ۲۴ میل
تک پختہ گول تیار ہو گیا تھا پشتہ خام کا عرض سب جگہہ یکسان ۳۶ فیٹ ہے
مگر گولہ کا عرض مشرقی حصہ مین ۱۶ فیٹ اور مغربی مین ۱۴ میل بگرو تک ۱۴
فیٹ اور وہان سے سرحد کشن گڈھ تک ۱۲ فیٹ ہے پشتہ کی بلندی سطح
زمین سے ڈھائی فیٹ ہے اور چار چار انچ کی دو تہ مین کل آٹھ انچ کنکر ڈالا
گیا ہے مشرقی حصہ مین ۹۵ پل اور موریان تجویز ہوئی تھین اور کل سڑک
کی تیاری مین اوسوقت تک پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین سرحد بھرتپور تک بالکل اور مغرب کیطرف ڈوڈو تک تیار
ہو کر آگرہ سے اجمیر کو ۱۹۵ میل اس تفصیل سے علاقہ انگریزی و راج بھرتپور

۷۰ میل راج جےپور ۲۵ امیل جاری ہوگئی آگرہ وجےپور کے درمیان سرکاری ڈاک میل کارٹ مین آنے جانے لگے اور میل واذنٹون کی شکرم بہی چلنے لگین اور خام پشتہ سرحد کشنگڈہ تک تیار ہوگیا۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین کل سڑک پختہ وخام تیار ہوگئی صرف پل وموریان تیار ہوتی رہین طرفین کو درخت لگائے گئے میل کے پتہر لگائے گئے اور آٹہہ منزل مکانات ڈاک بنگلہ آسایش مسافرین کیواسطے تعمیر کرائے گئے۔

سنہ ۱۸۷۰ء مین سڑک بہمہ جہت تمام وکمال تیار ہوگئی اوسکے ذریعہ سے ہزارہا قحط زدون کی پرورش ہوئی اور ممالک مغربی وشمالی سے اجمیر ومارواڑ ومغربی راجپوتانہ کیواسطے بہرتی غلہ مین بہت کارآمد ہوئی مگر کثرت آمدرفت سے اکثر مقامات پر ٹوٹ کر پندرہ میل مرمت طلب ہوگئی کہ اوسکو درست کیاگیا اور بعد ازان ہرسال بحسب ضرورت متواتر مرمت ہوکر ہرطرح سے آراستہ وتیار رکہی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۷۳ء مین ۲۳ میل پر از سرنو کنکر کوٹہ مین مالیتی ... خرچ ہوا اور اسیطرح ہرسال ہوتا ہے چونکہ اس سڑک کی دقت سے تیاری سڑک ریل راجپوتانہ کی تجویز درپیش تہی اور یہہ بہی معلوم تہا کہ ریل کی سڑک جاری ہونے پر اس سڑک پر آمدرفت بہت کم رہیگی اسواسطے علاقہ راج مین بڑی ندیون پر پل باندہنے کی تجویز موقوف رہی مگر اونمین سے صرف دو ندیان ایک ڈہونڈ بمقام موضع کانوتہ اور دوسری باندی بمقام ناسردہ جب جاری ہوتے ہین آمدرفت بند ہوجاتی ہے اسواسطے اونکا سنگین پٹیون کا فرش تیار ہونا تجویز ہوا اور مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہاکہ

ढूंढ
कानोता
बांडी
नासरदा

اس سڑک پر ہندوستانی مسافرون کی آسایش کے واسطے مناسب فاصلون پر سراے اور اون سے ملحق محافظان سڑک کی چوکیان تیار کرادین مگر اسی سبب سے یہہ تجویز بھی التوا مین رہی۔

دوسری سڑک جے پور سے ۲۳ میل مغرب مین موضع چھوٹا پول سے کہ تخمیناً ۵ میل مغرب مین ہے سانبھر تک کہ بیس میل کا فاصلہ ہے تیار کی گئی ہے اس سڑک سے تجارت نمک کی کہ سابق مین صرف بیل اور اونٹون پر نمک جاتا تہا بہت آسان ہو گئی تہی سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین اس سڑک کی تیاری کے ذریعہ سے محتاجان قحط کی بہت پرورش ہوئی تخمیناً باسٹھ ہزار روپیہ اس سڑک مین خرچ ہوا ہے مگر سنہ ۱۸۷۰ء سے اسوجہ سے کہ سانبھر کا سرکار انگریزی نے ٹہیکہ لیا اور اوس سے چند سال بعد سانبھر کو ریل کی سڑک جاری ہو گئی اس سڑک کی مرمت پر راج کی توجہ نہین رہی اور نہ اوسکی مرمت کی چندان ضرورت رہی۔

छोटापोल

تیسری سڑک جیپور و ٹونک

جے پور و ٹونک کے درمیان آمدرفت آسان کرنے کی بہت ضرورت تھی اکثر مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض پر دیگر موجبات مخصوص الموقع سے گاڑیون کی آمدرفت مین بہت تکلیف ہوتی تھی اسواسطے ۱۳ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گول کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہو جاوے پشتہ خام سنہ ۱۸۷۱ء مین قبل برسات تیار کرایا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بھی قرار دیا کہ اس سڑک پر دیوان

کے چونہ بنائے جاوین صرف فرش او تار دئے جاوین سنہ ۱۸۵۷ء مین کام بدستور جاری رہا اور حسب درخواست نواب صاحب ٹونک مہاراجہ صاحب نے علاقہ ٹونک کی سڑک کا بندوبست کرنے کی بہی کپتان جیکب صاحب کو اجازت دی کپتان جیکب صاحب بنظر فواید عام تجارت کے اس سڑک کا کوٹہ و بوندی تک تیار ہونا مناسب سمجھتے ہین اور صاحب ایجنٹ کی بہی یہی راے ہے سنہ ۱۸۶۳ء مین خام پشتہ بالکل تیار ہوگیا اور کنکر بہی فراہم کیا گیا کوٹائی و تعمیر پختہ کا کام شروع ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ء مین ۴۲ میل سڑک واقع علاقہ جے پور بالکل تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ مین روپیہ نہ ملنے کے سبب سے مدت تک کام بند رہا اس حال کی اطلاع صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کو بہی دی گئی یہہ امر اول قرار پا گیا تہا کہ بشرط تیار ہونے علاقہ ٹونک کے جے پور مین تیار کرائی جاویگی اب جے پور نے تیار کرا دی ہے اور ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ ٹونک کیطرف سے تیار نہو اسمین جو روپیہ لگا ہے برباد ہوجاوے گا سنہ ۱۸۶۵ء مین علاقہ جے پور کی کل سڑک کہ طول مین ۴۲ میل ہے فی میل للعہ صاحب کے خرچ سے تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ کی کہ طول مین پندرہ میل ہے اور سڑک علاقہ جے پور کے ساتھہ شروع ہوئی تہی روپیہ کی قلت سے نصف بہی تیار نہوئی کپتان جیکب صاحب نے رنجیدہ ہوکر لکہا کہ اگر جلد روپیہ نہ وصول ہوگا تو مجبور کام بند کیا جاوے گا اور عوام الناس کو کمال تکلیف ہوگی۔

چوتہے جب سے راجپوتانہ ریل کی تجویز ہوئی ہے مہاراجہ صاحب نے

ریلوے سٹیشنون سے شہرون وقصبون کو سڑکین بطور شاخ کے تیار کرانا
منظور ہے چنانچہ اول ایک سڑک سٹیشن منڈاور سے چیوڑہ وہنڈون ہوکر
کرولی کو تیار ہوئی علاقہ جے پور مین یہ سڑک ۴۹ میل ہے تاجرون و
مسافرون کے حق مین بہت مفید ہوگی اور اس ملک کی کل آمدرفت بجائے
علاقہ بھرت پور و فتح پور سیکری کے اس سڑک سے ہوگی تخمیناً لاگت بقدر
دولاکھ بہتر ہزار منظور ہوا ہے سنہ ۱۸۸۵-۸۶ء مین گیارہ میل پر پشتہ خام
اور فراہمی کنکر کا کام ہوگیا اور نالون اور ندیون کیواسطے پل و موریونکا
مصالحہ فراہم کیا گیا سنہ ۱۸۸۶-۸۷ء مین چودہ میل پر کنکر کٹہ بہت تیار ہوگئی
اور اکثر پل و موریان تیار ہوگئین —

پانچوین سنہ ۱۸۸۷-۸۸ء مین قصبہ سانگانیر سے سٹیشن ریل ۳۰ میل سڑک پختہ
تیار ہوگئی باوصف انواع مشکلات کے علاقہ جے پور مین تیاری سڑک کا کام
بہت عجلت سے ہوتا ہے ابتدا مین مقدم مشکلات مندرجہ ذیل تھین البتہ انقضائے
مدت اور ربط وضبط باہمی باشندگان ملک اور ملازمان سرشتہ سڑک کی رفع ہوگئی ہین
جس کام مین زمین دینی ہوتی ہے اوسپر ہندوستانی ریاستون مین اول سے ہی
پس وپیش ہوتا ہے —

تیاری سڑک کو اکثر لوگ ضبطی ملک کی ابتدائی تدبیر سمجھتے ہین اور اوسمین خلل اندازی
کی غرض سے بہم رسانی مزدور و مصالحہ سے انکار کرکے راج مین دروغ و
بے اصل نالشات کرتے تھے —

چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ گاڑیان و مزدور دینے مین ہماری زراعت کا نقصان ہوتا ہے

ان مشکلات مین مہاراجہ صاحب کا کچہہ قصور نہ تہا اور نہ دربار سے ان امور کا کچہہ تعلق تہا اکثر خود غرض لوگ ہارج ہوتے تہے مہاراجہ صاحب کو اطلاع ہوتی تہی اوسکا فوراً انسداد ہوجاتا تہا۔

مہاراجہ صاحب کو بابت ان سڑکون کے جو اون کے علاقہ مین تیار ہوئی ہین سرکار انگریزی سے بیس روپیہ فیصدی خرچ جو ہندوستانی ریاستون کو ملتا ہے سرکار انگریزی سے ملا ہے۔

تعمیرات آبپاشی

اس قسم کی تعمیرات پر راج کی توجہ ۱۸۹۰ء سے ہوئی ہے شہر سے پانچ میل شمال مین موضع آکہیڑہ ہے وہان کے بند معروف ہاوسا گر سے نہرون کے ذریعہ سے سات میل تک پانی پہونچا گیا اور اوس بند مین ہرباڑہ کے نالہ سے پانی زیادہ کیا گیا ہرباڑہ کا گہاٹ کہ مہاراجہ جے سنگہ صاحب کے عہد مین بعرصہ ڈیڑہ سو سال تیار ہوا تہا ۱۵۰۰ فیٹ طول مین اور ۲۰ عمیق ہے اس بند سے بہت سیرابی ہوتی ہے اس بند سے ایک میل مشرق مین ایک اور جہیل ہے اوسکا بہی پختہ وخام پشتہ

طول ۳۰۰ فیٹ۔ عرض ۱۲ فیٹ۔ ارتفاع ۵ فیٹ۔

باندہا گیا ابتدا مین یہہ کام صرف آبپاشی کی نظر سے کرایا گیا تہا مگر اوس سے چہہ مہینے تک قحط زدون کی بخوبی پرورش ہوئی۔

شہر سے ایک میل شمال مین مان ساگر تالاب ہے اوسکو بہی آبپاشی کیواسطے

नाहरगढ़ तालकटोरा

مستعمل کیا گیا اور ناہر گڈہ کے پہاڑ کا پانی تال کٹورہ تالاب واقع شہر مین پہونچایا گیا۔

بند ۱۸۸۷ء مین جے پور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۱۱ میل جہان بان گنگا ندی مین کل ۲۰۰ مربع میل رقبہ کے بارش کا پانی تین سو فیٹ عریض ناکہ مین ہوکر ۵۰ فیٹ کی بلندی پر ۵۰ فیٹ عریض ہوگیا ہے بند باندہنے کی تجویز ہوئی ندی کی تہ پہاڑی ہونے کی وجہ سے اس مقام پر بند تعمیر کرنے مین سہولیت کارروائی مصالحہ کفایت خرچ وغیرہ کے انواع فوائد قدرتی سمجھے گئے تہے کپتان جیکب صاحب انجنیر نے نقشہ و تخمینہ مرتب کیا اور کرنل رنڈل صاحب چیف انجنیر آبپاشی گورنمنٹ نے کل تجویز و تخمینہ و نقشہ مذکور کو دیکہکر اوسکی نسبت گورنمنٹ مین بہت اچہی رائے لکہی راجپوتانہ کے کل بندات سے یہہ بند بڑا القصور ہوا تہا اور یہہ سمجہا گیا تہا کہ بیس مربع میل زمین واقع جے پور مین .... ۲۲ فیٹ یکسر پانی بہریگا اور پچیس ہزار ایکر کی آبپاشی ہوگی اور منہائی خرچ عملہ و لاگت کے بعد ساڑہے بارہ لاکہہ روپیہ خرچ پر تیرہ روپیہ فی صدی کا منافع ہوگا مہاراج صاحب نے حکم منظوری صادر کرکے اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرکے

रंडेल चीफ़ इंजिनयर

مسٹر گلور کمپنی کو ٹہیکہ دیدیا مگر بان گنگا ندی کے پانی سے راج بہرتپور کے چہہ سات پرگنات کی سیرابی ہوتی ہے اور بہرتپور خاص کو سر زمین شور ہے اس ندی کے سبب سے کنوؤن مین پینے کیواسطے شیرین پانی ملتا ہے اور بند تیار ہونے سے ندی کا پانی بہرتپور تک

जेस्मी ग्लावर कम्पनी

نہ پہونچتا اسواسطے دربار بھرت پور نے اس بند کی تیاری مین اعتراض کیا اور اس اعتراض سے رانگڑہ کے بند کی تیاری موقوف رہی۔

سنہ ۱۸۶۳ء مین تیس مخفی و ناکارآمد تالابون کی مرمت ہوئی اور بارہ جدید تالاب بنائے گئے۔

सायसर
तूरसागर

سنہ ۱۸۵۵ء مین بناس ندی کی نہر اور رائیسر اور تورساگر کے بندات کی تجویز ہوئی رائیسر و تورساگر کے بندون کی لاگت بامید آبپاشی ۲۴۵ میل مربع زمین کی بتعداد ساڑہے چار لاکہہ روپیہ منظور ہوئی مگر بناس کی نہر کی تیاری بوجہ مشکلات فن انجینیری کے موقوف رہی۔

تعمیرات آبپاشی تیار شدہ جدید سے جلد متمتع ہونے پر صاحب انجینیر کو مایوسی ہوئی اسکا سبب یہہ ہے کہ دربار اور کاشتکارون کے درمیان شرح لاگپانی کا فیصلہ ہوا مگر جہان لاگپانی لیا جاتا ہے فایدہ کثیر ہوا بلکہ ایک مقام پر خرچ کے برابر فایدہ ہوگیا۔

کپتان جیکب صاحب شاکی ہین کہ تعمیرات آبپاشی پر دربار کی بہت توجہ ہے مگر اہالیان سرشتہ مال بالکل متوجہ نہین ہین اس سے بڑی خرابی ہے تا وقتیکہ لاگپانی بشرح معینہ مقرر نہ کیا جاوے اور زمینداران کو اپنے اپنے واجب الادا روپیہ کی تعداد تحقیق نہو جاوے راج کے بند و تالابون سے نہ عوام کو فایدہ ہوگا اور نہ راج کی آمدنی مین اضافہ ہوگا۔

شہر مین شیرین و صاف پینے کا پانی امانی شاہ کے نالے سے بہم پہونچانے کی تجویز پر کہ سابق مین بہی بمر و ر مدت دراز ہوئی تہی سنہ ۱۸۶۶ء سے ۱۸۹۶ء

تک پہر کوشش ہوئی اور ایک دفعہ پہر بہی ناکار گئی ہوئی آخرکار سنہ ۱۸۶۵ء
مین قرار پایا کہ نالہ مذکور پہر بند باندہا جاوے اور کل دخانی کا پمپ لگایا
جاوے اور حوض مین پانی بہر کر پختہ نل سے کہ بند کے ساتھ تیار ہوا تہا اوسکی
کیفیت درست حالت ہے اول شہر مین اور پہر باغ مین پانی پہونچایا جاوے
اسکا خرچ تخمیناً ایک لاکھ روپیہ تہا مگر باغ کی آبپاشی اور باشندگان شہر کو
شیرین پانی ملنے کا فایدہ اوسکا اجر کافی سمجہا گیا چنانچہ گیارہ گہوڑون کی طاقت
کا انجن کشش کا اور دو ساڑہے نو انچ قطر کے پمپ کہ ہر روز تین لاکہہ
گیلن پانی نکال سکتے ہین انگلستان سے منگائے گئے اور یہہ تجویز بہی صرف
امتحاناً ہوئی اس خیال سے کہ اگر تجربہ سے کارآمد ہوا تو اضافہ قوت اور نلون
کا کرکے احاطہ محل اور دیگر بڑے مکانات اور باغ سرکاری مین جہان بہت
ضرورت ہے پانی پہونچایا جاوے گا سنہ ۱۸۹۲ء مین یہہ کارخانہ جاری ہوگیا
مگر پہلا نل پتلا تہا اسواسطے بجائے اوسکے موٹا نل لگانے کی تجویز ہوئی کہ اوسکے
ذریعے سے کل شہر و باغ مین بافراط پانی پہونچ سکے کہ اسکے موجب سنہ ۱۸۹۵ء
مین ڈہلے ہوئے آہنی نل بڑے قطر کے سطح پر لگائے گئے ۲۶ - دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء
کو یہہ کام بہمہ جہت تیار ہوگیا اور کل شہر اوسکے فوائد سے متمتع ہوا سابق مین
باشندگان شہر کو پینے کا شیرین پانی چاہات بیرون فصیل شہر سے ملتا تہا اور
شہر کے دروازے بند ہوجانے پر اونکی رسائی سے بالکل باہر ہوجاتا تہا
اب ہر ایک گلی و کوچہ مین جہان جسوقت کسی کو ضرورت ہو وہین عمدہ پانی سے
سکتا ہے چند مقامات پر غسل کیواسطے گہاٹ اور حوض بنائے گئے ہین اور

تجویز ہے کہ جب موقع ملے چوڑے دن مین اور بنائے جاوین۔

مکانات و باغ

سنہ 1866ء مین علاوہ چار ڈاک بنگلون واقع سڑک آگرہ کے جیلخانہ کا مکان تیار ہوا اوسمین چھ مربع بارک ہین چار مین مرد قیدی رہتے ہین پانچوین مین عورتین ہین چھٹے مین اسپتال ہے ہر ایک بارک مین سو آدمیون کی گنجایش ہے اور ہر ایک آدمی کو 500 فیٹ مکسر ہوا ملتی ہے اسکا موقع نہایت عمدہ ہے اور صفائی و ہواداری اور اخراج پانیکی تدبیر کامل کی گئی ہے اور احاطہ کے اندر رہی کارخانجات مشقت اندرونی کے مکانات ہین۔

شہر کے بڑے کوچون مین پختہ سڑکین اور فرش اور بدررو تیار ہوئین علاوہ تعمیرات راج کے سرکار انگریزی سے دفتر تار برقی بصرف [illegible] تیار ہوا تار برقی جو جے پور ہوکر گذرا ہے آگرہ سے ڈیسہ وکراچی کو ہی اور سڑک پختہ جدید پر ہوکر براستہ مہوا وجے پور و ڈو و ڈو واقع سرحد کشنگڈہ پر لگایا گیا ہے سو سو گز کے فاصلہ پر آہنی لٹھہ نصب ہوکر تار لگایا گیا ہے اپریل سنہ 1864ء مین دفتر تار برقی کہولا تہا آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی

اپریل لغایت دسمبر

سنہ 1864ء	سنہ 1865ء	سنہ 1866ء
[illegible]	[illegible]	[illegible]

سپرنٹنڈنٹ کے باغ میں شہر سے دو میل بجانب آگرہ جاری ہوا تھا
مکان جدید کوٹھی ایجنسی اور شہر کے درمیان تیار ہوا ہے او نہیں اٹھون
پر ہندوستان و یورپ کی خبرون کیواسطے دوسرا تار لگا یا گیا ہے۔

سنہ [illegible]ء مین ایک گرجا اور دو ڈاکخانجات بمقامات جے پور و مہوہ تعمیر
کرنے کی تجویز ہوئی اور مکانات ذیل تیار ہوئے ڈاک بنگلہ مسافران جیپور
کارخانہ متعلقہ جیلخانہ جدید جے پور بینڈ یعنی انگریزی باجہ والون کے مکان
اور نشست گاہ بارک سپاہیان سنہ [illegible]ء مین۔ پاخانہ جات بازار جدید
واقع باغ اجی کوٹھی ایجنسی تین منزل مکانات مسکن صاحبان انگریز ملازم
راج دو منزل مکانات ڈاک بنگلہ و بارک ڈیرہ سپاہیان تعمیر ہوئے شہر
مین فرش بندی و سڑک و نالہ ہائے صفائی و تدبیرات حفظان صحت جاری
ہوئین اور کیروسین تیل کی روشنی کی قندیلین خوشنما ستونون پر
لگائی گئین۔

केरोसन

سنہ [illegible]ء مین میو جنرل ہوسپٹل جسکی تعمیر اکتوبر سنہ [illegible]ء مین لارڈ میو
صاحب نے اپنے ہاتھ سے جاری کی تھی شروع ہوا اول اوسکا تخمینہ
بتعداد [illegible] ہوا تھا اوس مین سے اس سال مین تیس ہزار روپیہ
خرچ ہوا سنہ [illegible]ء مین نقشہ مجوزہ اول سے بنظر پائداری و حسن تعمیر
کسیقدر خلاف ورزی ہوئی مگر دوسرے سال نقشہ و تخمینہ سابقہ بالکل
مسترد ہو کر نقشہ جدید پر تعمیر شروع ہوئی اور تخمینہ لاگت بتعداد یک لکھ
[illegible] منظور ہوا اور یہہ بھی ارادہ ہوا کہ اس مکان کو بطور عجائب گھر

टौन हाल

اور ٹون ہال یعنی مکان جلسہ عام شہر مستعمل کیا جاوے اور اسپتال کے واسطے دوسرا مکان تجویز ہوا آخرکار بیش فیٹ بلند کرسی پر بہت وسیع و خوبصورت وعالیشان مکان بصرف ایک لاکھہ روپیہ تیار ہوا اور دسمبر ۱۸۷۵ء میں لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسراے و گورنر جنرل صاحب نے جاری کیا تمام آہنی چارپائیان اور دیگر ضروری سامان انگلستان سے منگایا گیا اور اندرونی بڑے مکانات اور بیرونی مکانات مین نل سے پانی پہونچایا گیا آبادان شہر مثل جے پور مین خلایق کو اس اسپتال سے فایدہ عظیم پہونچیگا۔

मेयो स्टेचू

میو سٹیچوٹ یعنی بت ہمشکل لارڈ میو صاحب مرحوم بھی تیار ہو گیا اور اجرای اسپتال کے ساتھہ گورنر جنرل صاحب نے اوسکی تکمیل کی رسم بھی ادا کی یہہ بت کہ برنجی ساخت کا نو فیٹ بلند اور بہت دلچسپ صورت کا ہے تیرہ فیٹ بلند چبوترہ پر رکہا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے اپنے شفیق و نامور دوست کی یادگار مین بنوایا ہے اور اوسکے نام کے اسپتال کے قریب رکہوایا ہے۔ باغ سرکاری بہت وسیع اور شہر کی رونق کا باعث ہے اوسکا طول ۲۲۰۰ فیٹ اور عرض ۱۵۰۰ فیٹ اور رقبہ ۷۵-۳ ایکر ہے اور موقع خود مہاراجہ صاحب نے ایسا تجویز کیا ہے کہ عوام الناس خصوص شہر والے آسانی پہونچ سکین یہہ باغ مناظرہ علم نباتاتی و مناظرہ حیوانی مین منقسم ہے اور اوسمین سیرگاہ و مقام باجہ نوازی و محل وغیرہ عمدہ مکان تیار ہوئے ہین باغ کا سطح شہر سے فروتر ہونے کی وجہ سے نلے کا پانی پہونچایا تجویز ہوا ابتدا سے مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ یہہ باغ ہندوستان مین اول

ورجہ کا ہوا اسواسطے اسی ہزار کا خرچ منظور کیا سنہ ۱۸۸۷ء میں پودے درختون
بہت لگائے گئے سڑکیں اور روشیں تیار ہوئیں کرکٹ یعنی گیند کھیلنے
کے مقامات صاف ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے واسطے مکان تیار ہوا اور
چودہ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک پرندخانہ تعمیر ہوا خوشنما تالاب بنائی
گئے وسط میں بلند باجہ بجانیکا مکان تیار ہوا اور غسل کرنے کے تالاب
بنائے گئے درختان میوہ دار اور آرایشی ٹٹیاں بکثرت لگائی گئیں
اور ترکاری کا باغیچہ پانچ ایکڑ کی وسعت کا شامل کیا گیا اور کیاریے درختون
کی پود تیار کرائی گئی بڑی خرابی جو بالیدگی درختان اور باغ کی رونق
میں ملتی ہے پانی کی قلت ہے اور آبپاشی میں صرف کثیر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۹۰ء
میں بجملہ الاخرچ خرچ باغ کے صرف آبپاشی کا خرچ تھا
تاہم اس باغ سے شہر کو بہت رونق ہوگئی ہے اور صدہا آدمی ہر روزہ
سیر کرنے کیواسطے جاتے ہیں —

بن

شہر میں ہیمہ سوختنی اور چوب عمارتی کی قلت کیوجہ سے کہ عمارتی لکڑی اگرہ
دو جولی سے قریب تر نہیں ملتی اور کرایہ کا خرچ کثیر ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے
سنہ ۱۸۶۲ء میں جہاں زمین موافق پائی عمدہ اقسام کے درختوں کا بن رکھوایا
اور اسکے واسطے محکمہ رکھا ہے سنہ ۱۸۶۸ء میں اس کام کا بلا امداد رعایا و ٹھاکران
انجام ہونا غیر ممکن متصور ہوکر ٹھاکران و جاگیرداروں کے نام احکام جاری
ہوئے کہ اعداد کریں ہر گاؤں میں زمین بشرح ذیل بن کیواسطے علیحدہ کی گئی

ادراونکا محصول معاف ہوا	دیہہ جنکی ہزار روپیہ	دیہہ جنکی دو ہزار روپیہ
	۷	۶

دیہات جنکی زیادہ دو ہزار روپیہ اور اس زمین پر جو درخت پیدا ہوئے وہ بھی زمینداروں کی جایداد متصور ہوئی جہان زمینداروں نے غفلت کی زمین علیحدہ کرکے راج سے درخت لگوائے گئے دو ہزار روپیہ کا تخم خریدا گیا اور کپتان جیکب صاحب کو اس شعبہ کے اہتمام و نگرانی کا حکم ہوا جے پور زمین قریب نصف مربع میل کا احاطہ بنایا گیا اور اوسمین الگ الگ تختہ بنا کر انجیر و آم بڑ پیپل و جامن و کہیری کہیجڑہ و گولر و کیکر وغیرہ کے درخت تہالون مین لگا کر آبپاشی کی گئی۔

سنہ ۱۸۶۸ء سے کہ جب یہہ شعبہ مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۶۹ء تک اہتمام شعبہ تعمیرات کا کام کپتان پرایس صاحب نے کیا تہا چنانچہ سڑک آگرہ و اجمیر کی زیادہ تر اونہین کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اوسی سال مین لفٹنٹ جیکب صاحب نے کام شروع کرکے مہاراجہ صاحب کی ایسی خوشنودی حاصل کی کہ اونہون نے صاحب کے جیپور رہنے کی درخواست کی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر نے بخوشی تمام گورنمنٹ مین سفارش کی کہ اوسوقت سے ابتک اسی شعبہ کا کام کمال محنت و دیانت و ہوشیاری سے انصرام کیا ہے کپتان جیکب صاحب کی حسن کارگذاری کی تعریف حد و پایان سے باہر ہے مہاراجہ صاحب الاشان راج اس بڑے کام پر ایسے معتمد و محنتی شخص کی ماموری کو اپنی خوش نصیبی کا باعث سمجہتے ہین اور سرکار انگریزی بہی اون کے خوش اخلاق و دیانتداری سے

یہہ کل روپیہ صاحبان انجنیر کی معرفت خرچ ہوا ہے اسکے سوا سے تعمیرات آبپاشی حکام اضلاع و پرگنات کی معرفت تیار ہوتے ہین اونہین ۱۸۶۷ع مین یک لکھہ ۔ روپیہ ۱۸۷۵ع مین ۔ خرچ ہوا۔

عہد نامہ ۱۸۶۱ع کے بموجب چالیس لاکہہ روپیہ سے زیادہ ریاست کی آمدنی ہونے پر خراج زیادہ ہونا قرار پایا تہا اور گورنمنٹ نے اس شرط کو موقوف کیا تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تہا کہ بالعوض اس معافی کے ترقی ملک و ازدیاد پیداوار کی تعمیرات مین حتی الامکان زیادہ روپیہ خرچ کرینگے چنانچہ اونہون نے اس اقرار کا بہت فیاضی اور فراخ دلی سے ایفا کیا جب سے راجپوتانہ مین سڑک ریل تیار ہونے کی تجویز ہوئی مہاراجہ صاحب نے زمین مفت دینا منظور کیا اور بخوشی خاطر زمین مطلوبہ سڑک مع جائداد موجودہ زمین مذکور مفت دیدی ابتدا مین اہالیان راج نے زمین دینے مین کچھہ شرطین مقرر کی تہین مگر مہاراجہ صاحب نے موقوف کردین اور گلو کیپنی ٹہیکہ داران تیاری سڑک و گورنمنٹ کی کل شرائط کو منظور کرلیا اور دیگر معاملات مین جو آیندہ پیدا ہون بمقتضاء مصلحت وقت عمل کرنیکا اقرار کیا اور مہاراجہ صاحب سے گورنمنٹ نے اقرار کیا ہے کہ اونکی ریاست کے فواید پر ہر معاملہ مین لحاظ رہیگا چنانچہ اہالیان ریل نے بہت تحمل و ہوشیاری سے کام کیا دربار کو خوف تہا کہ جس ملک مین صاحب انگریز بہت کم رہتے ہین بتعداد کثیر جمع ہونے سے غالباً کہ بہت نزاع پیدا ہون اب خود مہاراجہ صاحب کو تعجب ہے کہ جیسا خیال تہا اصلاً ظہور مین نہ آیا استقلال طبیعت و رضامندی و خوش تمیزی کے بغیر ایسا نہوتا بلکہ اسکے

तनबीह

سواے مسٹر فرنول صاحب اور اون کے ماتحت اہلکارون نے ریاست و رعایاے ریاست سے حتی الامکان نہایت کم مدد لی اور ہر ایک کام کا بندوبست بطور خود کیا یہہ کام واقع مین بہت مشکل تہا جو لوگ ریاستون مین رہتے ہین اونکو معلوم ہے کہ بلا امداد اہالیان ریاست چہوٹے کامون مین بہی کارروائی دشوار ہوتی ہے چہ جاے کہ ایسے عظیم کام مین شروع مین ہر ایک صاحب

मुरसेलपर

سرویر کے ساتہہ ایک ایک وکیل راج مع جمعیت حسب دستور سابق متعین ہوا تہا ان لوگون کا رہنا فقط غیر ضروری ہی نہ تہا بلکہ بوجہ مدفع ہمراہی صاحب انگریز کے اونکے نام سے رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تہے از بس فتنہ و فساد کا باعث تہا اس بات سے آگاہ ہوکر صاحب ایجنٹ نے بصلاح فرنول صاحب ان وکیلون کی تعیناتی موقوف کرا کر کل صاحبون کے انتظام خبر ریاست کی نگرانی کیواسطے صرف ایک معتمد ذمہ دار بلا معیت سپاہ و سوار متعین کرایا کل دیہات مین سے دیہات رسد رسان نامزد کئے گئے کہ وہان سے صاحبان کے لشکرون کو رسد ملی اور زمیندارونکو ہدایت ہوئی کہ کسی امر کی شکایت ہو تو اول خود صاحب کے پاس جایا کرین اور اول ہی راج مین جاکر جیسا پیشتر کرتے تہے بالکل بے بنیاد شکایت مبالغہ سے کہ ہر دو سرکارون مین رنج کا باعث ہو نہ کیا کرین اس تجویز سے بہت فایدہ ہوا جو شکایتین سابقاً بکثرت آتی تہین بالکل موقوف ہوگئین اور رسد جو سابقاً جبراً بہ ہزار خرابی ملتی تہی بہ رضا و رغبت ڈیرہ پر پہونچنے لگی زمیندارون کو یقین پیدا ہوگیا کہ ہر ایک چیز کی قیمت واجب ملیگی سابق مین وکلا راج کل سامان مفت لیتے تہے

اور صاحبون کے نام سے بہت انتفاع حاصل کرتے تہے علاوہ اسکے مہاراجہ
صاحب کو یہہ بہی خیال تہا کہ اسٹیشن ریل کا شہر سے قریب ہوگا تو ہر روز نزاع
و تکرار رہا کریگی چنانچہ شہر سے مغرب مین بفاصلہ ایک میل اسٹیشن تجویز ہوا
سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین سڑک ریل پر آگرہ و دہلی سے سانبہر تک آمد و رفت جاری ہوگئی
ملازمان سرکار انگریزی سررشتہ تجارت ریل اور ریلوے پولیس و اہلکاران
راج کے درمیان بہت اتفاق رہا اور کام بہت اسلوبی سے ہوا۔
ایک دو وارداتین اس قسم کی ہوئین کہ کسی نے گاڑیون کو اولٹنے کے
ارادہ سے سڑک پر پتہر رکہدئے اون کی اہلکاران راج نے بخوبی تحقیقات
کرکے انسداد آیندہ کا بندوبست کردیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ باشندگان
دیہات کا کچہہ قصور نہ تہا مزدور لوگ پتہر لائن پر چہوڑ گئے تہے جنوری مین
جے پور اور سانبہر کے درمیان بہرتی مصالحہ کے ریل اور ہیل گاڑی کے
ٹکرانے سے ایک انگریز گارڈ اور ہندوستانی ڈرائیور مارے گئے اور
چند آدمی مجروح ہوئے ڈرائیور کی غفلت اور تیز دوانی سے یہہ واردات
ہوئی تہی عدالت سیشن سے اوسکو چہہ مہینے کی قید ہوئی اپیل مین عدالت
ہائی کورٹ سے تین مہینے معاف ہوئے بعد ازان چند وارداتین مویشیون
کے کٹجانے کی وقوع مین آئین ان وارداتون کا انسداد تاوقتیکہ سڑک کے
طرفین کو باڑ نہ لگائی جاوے غیر ممکن تہا اسواسطے مئی سنہ ۱۸۸۱ع مین
ریزیڈنٹ انجنیر صاحب کو لکہا گیا اور بذریعہ مراسلہ ۲۵ جون سنہ مذکور
اوسکا بندوبست ہوگیا۔

یکم جولائی ۱۸۷۴ء تاریخ اجرائے ریل علاقہ جے پور سے ۳۱ دسمبر ۱۸۷۵ء
تک صرف چار مقدمات فوجداری جو ریل سے تھے - بھگا لیجانے عورت کا - رشوت ستانی
لاپرواہی نوکری - دایر ہوئے اون کے چھہ ملزموں مین سے تین کو سزا
ہوئی اور تین بری ہوئے ۱۸۷۶ء مین ۳۳ مقدمات فوجداری کے
۴۶ ملزمون مین سے ۱۲ سزایاب ہوئے اور چار بری ہوئے ایک مقدمہ
سیشن جج کو سپرد ہوا اور عدالت دیوانی متعلقہ ریل مین کوئی مقدمہ دایر نہوا
۱۸۷۶ء مین آمدرفت ریل گاڑی کی اجمیر تک جاری ہوگئی اور ملازمان
سرکار انگریزی و اہلکاران راج کے درمیان بدستور اتفاق و اتحاد
رہی -

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن کو رہا ہے شہر مین ایک
بڑا اسپتال اور اوسکی چند شاخین اور شفاخانہ متعلق بہ جیلخانہ اور
مفصلات مین بمقامات جہنجہنون - سانبہر - اجیرول - ٹوڈہ - دوسہ
مہوہ - چاٹسو - ہنڈون - مادہوپور - راج سے شفاخانجات مقرر ہین
اور دیگر پرگنات مین ستائیس حکیم ہندوستانی دس دس پندرہ
پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ کے معالجہ کرتے تھے انکے سواے جومون
کے ٹھاکر نے اپنی دار الریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کیا ہے اور شیخاواٹی
کے اکثر قصبون مین دار الشفا ہین دربار کا ارادہ ہے کہ کل قصبون مین
باقاعدہ شفاخانہ جات مقرر کرین مگر میڈیکل سکول آگرہ سے ڈاکٹر تیار ہوکر

सांभर
दौसा
महवा
हिंडौन

کم آتے ہین جسقدر آتے ہین شفاخانجات جدید پر مقرر کرکے بہیجے جاتے ہین سابق مین ایک دائی خانہ تہا کہ اوس مین ڈاکٹر بر صاحب دائیون کا فن سکہاتے تہے اور امراض مخصوص عورات کا علاج ہوا کرتا تہا گر سنہ ۱۸۶۹ء مین اوس سے کچہہ فایدہ نہ دیکہا تو دربار نے مجبور موقوف کر دیا ت

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء سے اہتمام اس سررشتہ کا ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کے معالج ڈاکٹر صاحب کو بدل گیا اوس وقت سے مہاراجہ صاحب اوس پر زیادہ توجہہ کرنے لگے پانچ جدید دار الشفا تین شہر مین اور دو مفصلات مین مقرر کئے اور چہہ ٹیکے ویکسینیٹر مقرر کئے اور نگرانی و اہتمام شفاخانجات کیواسطے ایک سب اسسٹنٹ سرجن نوکر رکہا گیا و سنہ ۱۸۷۵ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے میو ہوسپٹل کو جاری کیا مہاراجہ صاحب نے اوسکا اہتمام ڈاکٹر ہنڈلی صاحب ایجنسی سرجن کو دیا اور دیگر شفاخانجات کا کام بدستور ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم خاص سے متعلق رہا —

वैकिसनेटर

सबअसिस सरजन

हिंडली

हसवैंड

حفظان صحت کی تدبیرات خارجی مثل صفائی و اخراج پانی وغیرہ میونسپل کمیٹی کی تجویز سے ہوتی ہین ابتدا مین اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ مہاراجہ صاحب کے حکیم ڈاکٹر ویلنٹین صاحب تہے اور کپتان جیکب صاحب سپرنٹنڈنگ انجینیر ممبر کمیٹی ایام معینہ پر اجلاس کرکے انصرام کار کرتی ہے اس کمیٹی کے اہتمام سے شہر مین روشنی کا بندوبست ہوا ہے اول روغن کیسر وسن کی روشنی ہوتی تہی پہر ایک پردیسی سوداگر کی معرفت گیس کی روشنی کرائی گئی میونسپلٹی کا

म्यूनिसि

गेस

محصول بہت خفیف ہے اور صرف دولتمندون پر لگایا گیا ہے شہر مین
خوشگوار و صاف پانی بذریعہ نل پہونچانے سے ہی النفدا وو دفعیہ امراض
کا بہت بندو بست ہوا ہے جس حالت مین کہ شہر جے پور مین ایسی عمدہ
تدبیرات عمل مین آتی ہین متصلات کی کچھ خبر گیری نہین ہے اس سے بہت
افسوس و تعجب ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا بہت فکر ہے مگر صرف کیثر اور
توجہہ کامل کے بغیر ہونا غیر ممکن ہے ۔

ڈاکٹر صاحب ہینڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم کی تجویز سے اسپتال
مین آنکھون کے معالجہ کا ایک علیحدہ صیغہ مقرر ہوا اسکی شہر مین بہت ضرورت
تہی اور دور کے باشندون کی حاجت روائی کیواسطے ایک شاخ دواخانہ
مقرر ہوا علاوہ اسکے ڈاکٹران واطبا متعینہ مقامات خاص کو معالجہ باشندگان
وسیع ملک کیواسطے غیر تکتفی سمجھکر ڈاکٹر ہینڈ صاحب نے تجویز کیا ہے کہ
ہندوستانی حکیم دوائیون کا صندوق لئے ہوئے سالتمام مین دورہ
کیا کرین اور محتاجون کا علاج کرتے پہرین ۔

گورنمنٹ ہندوستان نے بنظر رفاہ خلائق مہاراجہ صاحب سے
واسطے امداد ہلاکت و قطع نسل حیوانات خونخوار اور زہری کیڑون
کے درخواست کی تہی اس پر انہون نے حکام اضلاع کے نام
احکام جاری کیئے کہ کمال کوشش کرین اور ایسے حیوانات کی ہلاکت
کے واسطے انعام مقرر کرین اور شہر مین بہی وہی تدبیر در پیش
ہے ۔

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۶۶ع مین ڈاکخانہ جات کی قسمت جےپور مین ڈاکخانہ جات مفصل ذیل تھے۔

جےپور۔ اجمیر۔ سیکر۔ نول گڈھ۔ جھونجھنون۔ سورجگڈھ۔ لوہارو۔ سنگھانہ۔ کوٹ پوتلی۔ کھیتڑی۔ ہنڈاوہ۔ بساؤ۔ ترگڈھ۔ چورو۔ رام گڈھ۔ فتح پور۔ لچھمن گڈھ۔ رانولی۔ کچاون۔ ڈیڈوانہ۔ سجان گڈھ۔ ٹونک۔ ہنڈون۔ قرولی۔ مہوہ۔ راجگڈھ۔ الور۔ تجارہ۔ بیسلواس۔ مادہوپور۔ روپنگر۔ پشکر۔ پیسانگن۔ سانبھر۔ چڑاوہ۔

बीसलवास
पिसांगन

سنگھانہ مین سرکاری ڈاکخانہ جدید مقرر ہوا اور علاقہ جےپور مین چار دیگر مقرر کرنیکی تجویز تھی مگر دربار نے عذر کیا کہ علاقہ راج مین ڈاکخانجات انگریزی مقرر نہ کیے جاوین کیونکہ عنقریب کل قصبون مین راج سے ڈاکخانجات مقرر ہین اونکا اہتمام ہوشیار اہلکارون کو ہے انگریزی ڈاکخانون کے سے قواعد اونمین بھی جاری ہین ان ڈاکخانون کی راج مین بہت آمدنی ہے اور اسی سبب سے راج کو انگریزی ڈاکخانون کا مقرر ہونا براہ واجب ناگوار ہے باوصف اس خرچ و بندوبست کے جو انگریزی ڈاکخانجات مقرر ہوکر اونکی حفاظت کیواسطے راج کی طرف کثیر جمعیت تعینات کرائی جاوے تو ہم سمجھتے ہے چنانچہ ایسا ہی عذر تقرر ڈاکخانہ اونیارہ کی نسبت ہوا کہ گورنمنٹ

उनयारा

سے عذرات راج واجب متصور ہوکر کوئی جدید ڈاکخانہ مقرر نکیا گیا اس حلقہ کی آمدنی سنہ ۱۸۶۶ع مین بتعداد [illegible] اور سنہ [illegible] مین [illegible] ہوئی ہے۔

راج کے علاقہ مین ڈاک کی حفاظت کیواسطے جمعیت ملازمان راج متعین رہتی ہے اور بہت خرچ پڑتا ہے اس نظر سے کہ ہندوستانی ریاستین جنکے علاقہ مین ہوکر ڈاک جاتی ہے ذمہ وار حفاظت ہین اور غارت ہونے پر بمقدار قیمت کامل مال مغروقہ کا تاوان دیتی ہین لازم ہے کہ پارسل بھیجنے والے جب قیمت مال مرسلہ کسی خاص تعداد معینہ سے زیادہ ہو کسیقدر زیادہ محصول دیکر قسم مال اور اوسکی قیمت سے مطلع کردیا کرین تاکہ راج سے اوسی کے موافق حفاظت کا بھی زیادہ بندوبست ہوجایا کرے اگر یہہ سرشتہ براہ واجب جاری ہوسکے تو یقین ہے کہ علاوہ اضافہ حفاظت منجانب راج کے فرستندگان اسقدر بیش قیمت مال ڈاک مین بھیجنے سے باز رہین کیونکہ مختلف الحکومت علاقہ مثل راجپوتانہ مین از بس پرخطر ہے سنہ ۱۸۸۱ع مین جےپور و اجمیر کے درمیان سرحدک گڑہ پر لائن آمدرفت ڈاک بدلنے سے روپ نگر و ماد ہوپور کے ڈاکخانجات غیر ضروری متصور ہوکر برخاست ہوئے اور ناوہ مین جدید ڈاکخانہ مقرر ہوا۔

جےپور کے ڈاکخانہ کے مکان کی تیاری عرصہ سے منظور ہوگئی تھی مگر روپیہ نہونے سے تعمیر ملتوی تھی سنہ ۱۸۸۲ع مین تعمیر شروع ہوئی تخمینہ لاگت کپتان جیکب صاحب نے بتعداد [illegible] تیار کیا مہاراجہ صاحب نے روپیہ دینا منظور کرلیا مکان جبتک کہ گورنمنٹ ضرور سمجھے سرشتہ ڈاکخانہ کی ملکیت

رہیگا اور تاوقت قابض رہنے کے مرمت و اضافہ ضروری مکانات کا خرچ گورنمنٹ سے دیا جاویگا بعد تیاری مکان اوسمین دفتر جاری ہوگیا مگر سنہ تنگ رہا کہ حال کی ضروریات کیواسطے بہی کافی نہین اور اسکے سوائے کوئی اور ضرورت پیش آوے تو اوسکی بالکل کارروائی نہوسکے مگر یہہ حکام سر رشتہ ڈاکخانہ کا قصور ہے کہ اون کے نقشہ کے بموجب تیار ہوا ہے سنہ ۱۸۷۶-۷۷ع مین ڈاکخانہ جےپور کے تحت مین ۴۸ ڈاکخانجات تہے اور ۷۷۰ میل سڑک پر ڈاک چلتی تہی۔

سانبھر

یکم فروری سنہ ۱۸۷۰ع کو بموجب عہدنامہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۶۹ع کے سرکار انگریزی حصہ جےپور و جودھپور جہیل سانبھر پر قابض ہوئی پانی خشک نہونے سے اول سال مین نمک زیادہ پیدا ہوا ہے جب سے سرکار کا قبضہ ہوا ہے امن ہوگیا ہے پیشتر انواع محاصل کی شکایت رہتی تہی کہ علاقہ جےپور مین بہوم وغیرہ کئی طرح کے محصول لئے جاتے تہے اب سب موقوف ہوگئے سنہ ۱۸۷۵-۷۶ع مین چار مرتبہ شکایت آئی کہ ٹہاکروں نے اپنے علاقجات مین نمک کی بہرتی پر ناجایز محصول لیا ہے مگر طول راستہ اور پیچیدہ ولایت پر کہ اوسوقت تک بعض دور کے علاقون مین شاید انتقال قبضہ کا حال اچہی طرح نہین سمجہا گیا تہا اور ٹہاکران کا یہہ استحقاق قدیم الایام سے تہا لحاظ کیا جاوے تو یہہ شکایتین زیادہ نہین ہین اور یہہ مہاراجہ صاحب کے احکام تاکیدی اور خوش انتظامی کا نتیجہ ہے اکثر بڑے معاملات متعلقہ

ہیکہ بین جنکی نسبت وقت تقرر شرایط مین فروگذاشت ہوگئے تہے مہاراجہ
صاحب حتی الامکان استرضاے گورنمنٹ مین کوشش کرتے ہین مسٹر آدم
صاحب اسسٹنٹ کمشنر بسقیفہ صاحب تحمل وخوش مزاجی سے انواع مشکلات
کو رفع کرکے اسلوبی سے کام انجام دیتے ہین۔

आदम

پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

टोपोग्राफिकल

سنہ ۱۸۶۵ء کے شروع سے اس ملک مین پیمایش کا کام جاری ہوا اور
سال کے رقبہ کثیر ملک کی پیمایش ہوگئی ملول صاحب مہتمم پیمایش حلقہ گوالیار
نے رنتھنبور اور کہنڈار قلعات کی پیمایش کیواسطے لکہا ان قلعون کی
نسبت یہان کے لوگون کو پردیسیون سے بڑا تعصب ہے کہ کسیکو اندر نہین
جانے دیتے ہین مگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ وملول صاحب نے پیمایش
کے فواید مہاراجہ صاحب پر ظاہر کئے تو اونہون نے فوراً حکم دیدیا اور ہر دو
قلعات کی پیمایش بآسانی تمام ہوگئی شہر جے پور کی پیمایش ہوکر عمدہ
نقشہ پانچ سو فیٹ فی انچ پیمانہ پر لفٹنٹ صاحب نے تیار کیا ہے صاحبان
متعلقہ پیمایش کو راج سے ہمیشہ مدد ملی ہے اور بعض چہوٹے ٹہاکرون کے
علاقہ مین کہین کچہہ تکرار ہوئی تو راج سے اونکو سزا ہوئی۔

रणथम्भौर खंडार

معاملات علاقہ غیر

اگست سنہ ۱۸۶۵ء مین تنازعہ موضع بنائی فیما بین جے پور و اندرگڈہ بحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوا اور فیصل ہوا راج جے پور نے بنائی کے قلعہ کا

बनाई इन्द्रगढ़

محاصرہ کرکے آمدنی دیہہ وصول کی اونکا دعوی اسطرح ہے کہ موضع
بیابی پر ۱۹۷۵ء تک اقرباے خاندان جے پور کا قبضہ رہاہے اگرچہ چند روز
کیواسطے رئیس اونیارہ کے قبضہ مین آگیا تہا مگر پہر مہاراجہ پرتاب سنگہ
صاحب نے مالک حال کے بزرگون کو دیدیا اون مین سے ایک کی رئیس
اندرگڈہ سے رشتہ داری تہی اور وہ اندرگڈہ کا مقروض ہوگیا تہا
اس سبب سے اندرگڈہ والہ اوسکا دعویدار ہے بیابی کا خراج بجاے اندرگڈہ
جے پور مین داخل ہوتا رہاہے بیابی والہ ہولی دسہرہ پہ نذر دیتے رہے ہین
اور مہاراجہ صاحبون کی شادیوںمین نیوتہ دیاہے اندرگڈہ والون کا جواب
ہے کہ ہمارا قبضہ پیشتر سے ہے شنکر سنگہ کو مہاراجہ پرتاب سنگہ نے
دیاتہا مگر شنکر سنگہ جے پور سے مصیبت زدہ بہاگ کر آیا تہا
اوسکو رئیس اندرگڈہ نے پناہ دی اور بسر اوقات کیواسطے بیابی کی آمدنی
بتلا دی تہی قبضہ بدستور رکہا اور اداے خراج کا بندوبست کیا سابقا بیابی
پر محکم سنگوت یا بجدی اندرگڈہ اور باڈون کا جنہین اندرگڈہ والے نے خارج
کیا قبضہ تہا اور جب اونیارہ والہ ماتحت جے پور نے قبضہ کیا تب اندرگڈہ
نے فوج بہیجکر اونیارہ والہ کو بیدخل کیا اور ساطانوتون کا قبضہ کرایا اور
خراج اوس زمانہ سے پیشتر جب زوال سلطنت مغلیہ پر رنتہمبور جے پور کے
قبضہ مین آیا رنتہمبور کو دیا جاتا تہا اور اوسوقت سے مثل سابق خراج اندرگڈہ
جے پور کو اور بیابی کا بونلی کو حاکم رنتہمبور کے نام سے دیا جاتا ہے اور مضمون سیدونکا
بدستور وہی چلا آتا ہے اور اسیطرح نذر و نیوتہ دیا جاتا ہے اور ہم ہیٹون کے

उनयारा

बोंली

نا دسے اخیر صدی تک برابر اندر گڈہ کا قبضہ رہا ہے اور اندر گڈہ نے
اوسکی حفاظت مین زر کثیر خرچ کیا ہے اور مقدمات فوجداری و دیوانی کا
فیصلہ اندر گڈہ مین ہوتا رہا ہے جے پور مین کبہی نہوا اور قلعہ مین اندر گڈہ
کی فوج رہتی اگر جے پور مالک ہوتا تو کبہی نہ رہنے دیتا اور بیاد سے ثابت ہوا
کہ اگرچہ سلطانوت جے پور کے باجگذار ہین مگر بہالی اونکو مصیبت کے وقت
مین اندر گڈہ سے ملا تہا اور شنکر سنگہ کا اپنی برادری سے مفرور ہوکر
اندر گڈہ مین پناہ پذیر ہونا معتبر آدمیون کے بیان سے پایا گیا اور سند
عطاے بہالی عطیہ مہاراجہ پرتاب سنگہ اوسکے قبضہ سے تین سال بعد کی
تحقیق ہوئی اور پچاس برس سے اندر گڈہ کا قبضہ بہالی مین رہنا اور
اوسکی ہر طرح حفاظت کرنا اور جب سرکار انگریزی کا راجپوتون کی ریاستون
سے عہد ہوا اوسوقت سے اندر گڈہ کا قابض ہونا دریافت ہوا۔

اسواسطے موضع بہالی جے پور سے اندر گڈہ کو دلوایا گیا بعد ازان اندر گڈہ
نے بابت آمدنی دیہہ مذکور ایام قرقی بہ تعداد قریب نو ہزار روپیہ جے پور پر
دعوی کیا کہ وہ بہی پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دلانا تجویز ہوا مگر
باوصف تحریرات متواترہ ہنوز ادا نہین ہوا۔

بہی ۱۸۶۹ع مین واسطے تصفیہ دعوی راج مارواڑ کے کہ بابت معاوضہ
نقصان واردات ٹہاکران باغی راج مارواڑ پناہ پذیر جے پور کے کیا تہا صاحبان
انگریز ہندوستانی کی کمیٹی مقرر ہوئی جسنے مقدمات تعدادی صد لکہہ
کے تہی کمیٹی نے بعد تحقیقات مدعیان علاقہ مارواڑ کو چہار رقم یعنی ایک لاکہ

دلانا تجویز کیا مگر یہہ امر کہ کہان سے دلایا جاوے تجویز حکام پر منحصر رہا کہ بمنظوری
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و گورنمنٹ ہندوستان جےپور کے ذمہ قرار پایا اور
حکم ہوا کہ دو مہینے کے اندر وصول کیا جاوے اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش
ہو کہ جب تک باغی ٹہاکرون کو پناہ دینے کی اون کے اعمال کی بابت ذمہ دار
سمجھے جاوینگے اول مہاراجہ صاحب نے عدم حصول موقع جوابدہی و عدم
اطلاع یابی حکم کا عذر کیا مگر جب اونکو سمجہایا گیا کہ خود اونکا وکیل شریک کمیشن تہا
اور اوسکو جوابدہی کا موقع کامل حاصل تہا اگر جوابدہی مین کوتاہی ہوئی
یا اطلاع نہوئی تو اوسکا قصور ہے اب مقدمہ از سر نو پیش نہین ہوسکتا تب مہاراجہ
نے واجب فیصلہ بہ اقرار کرکے درخواست کی کہ اگر راج جودہ پور کو روپیہ
دیا جاوے گا تو راجپوتانہ مین مشہور ہوکر ریاست کا ہتک ہوگا اسواسطے
مدعیون کو دست بدست دیا جاوے چنانچہ جےپور کی یہہ درخواست منظور
ہوکر زر مجوزہ بتاریخ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مدعیون کو دینے کے واسطے
ایجنسی مارواڑ مین بہیجا گیا۔

سنہ ۱۸۶۸ء مین دیہات مشترکہ الور و جےپور کا دیرپا نزاع طے ہوا لفٹنٹ
ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ سال گذشتہ مین اس کام پر
متعین ہوئے تہے تعداد رقبہ و تشخیص قیمت اراضی و دیگر ضروری مراتب و حالات
موقع کپتان کیڈل صاحب پولیٹکل ایجنٹ الور اور میجر بیڈ فورڈ صاحب پولیٹکل
ایجنٹ جےپور کی خدمت مین جبکہ وے سرحد پر متفق ہوئے پیش کرکے
کردیکہ تحقیقات کی مطلق ضرورت نہوئی اس فیصلہ سے ہر دو ریاستون کی

باہمی رنجش و نزاع کا کہ سابقاً فساد و خونریزی ہو چکی تھی یک لخت انسداد ہو گیا
اور فیصلہ بھی ایسا عمدہ ہوا کہ فریقین خوش و رضامند ہو گئے

مقدمات و قوعی سرحد راج جے پور و ریاستہائے پٹیالہ و نابہہ و جیند واقع
قسمت اینصوب ستلج کے واسطے جو مشکل واقع تہی اوسکے رفع ہونیکا بندوبست
ہوا اخیر میں یہہ قرار پایا کہ ان مقدمات کے واسطے جو مجموعہ قواعد سنہ ۱۸۶۲ء
میں مرتب ہوا تہا اوس پر بدستور عمل ہوتا رہے اور اب کہ قانون جدید
دربارہ سراغ برآری جو واسطے رہنمائی محکمہ جات پنجو کلار کے جاری ہوا ہے
عملدرآمد مروجہ سرحد پٹیالہ سے بہت مشابہ ہے دربار جے پور سے برضامندی
تصفیہ مقدمات کرنے میں پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش ہوئی ہے اور سبب
توقف کو اگرچہ اہالیان پٹیالہ جے پور سے منسوب کرتے ہیں مگر واقع میں طرفین
سے ہوتا ہے مگر باوجودیکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جے پور و صاحب کمشنر بہادر انبالہ
متواتر کوشش کرتے رہتے ہیں اس مجموعہ پر خاطر خواہ عمل نہیں ہوا ہے۔
سنہ ۱۸۷۶ء میں جے پور و الور کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ ہر دو ریاست کے مجرم سکنائے
دیہات واقع سرحد افسران موجودہ موقع طرفین کی طلبی پر گرفتار و سپرد
ہو جایا کریں اس تجویز سے بندوبست اچہا ہو گیا اگر راجپوتانہ کی دیگر ریاستوں
میں بھی ہو جاوے تو بہتر ہے

عدالت سابہہ سنہ ۱۸۷۶ء میں مقرر ہوئی اوسوقت سے صرف دو مقدمات میں
بحث پیدا ہوئی اور دونوں میں گورنمنٹ کے حکم مرقومہ ۱۸ - مارچ سنہ ۱۸۸۱ء
مشعر تقرر عدالت مذکور کے صحیح معنی سمجھنے کی بکرار رہی سوال یہہ ہے کہ جس

टियाला
ाभा
जींद

حالیتین اوس حکم کے دفعہ ابتدائی مین اختیارات عدالت صرف اون مقدمات
کی نسبت محدود ہین جو نمک کی تیاری و فروختگی وبہرتی سے متعلق ہون دیگر
دفعہ خصوص ۳ کے بموجب اسسٹنٹ کمشنر کو بحیثیت جج عدالت سانبہر کے جرائم
محولہ دفعہ ۲۱ مجموعہ ضوابط فوجداری مین جب اونکا ارتکاب علاقہ شترکہ مین
رعایا سے جناب ملکہ معظمہ سے وقوع مین آوے اختیار تحقیقات وتجویز عطا
ہوئے ہین۔

ہر دو مقدمات مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حکم دیا کہ کل مقدمات خلاف
قانون علاقہ شترکہ مین مرتکب اونکا خواہ کوئی ہو بشرطیکہ قواعد منضبطہ دفعہ ۳ و۴
تہدیپہ سے کسیطرح متعلق نہون تحقیقات وتجویزہ کا اختیار راج کو ہے چنانچہ
اسپر عملدرآمد ہے۔

شیخاوالی

جس زمانہ مین جے پور مین راجی بہٹیانی جی صاحبہ اور راول بیری سال ٹہٹورہ
ٹہاکر انکے درمیان اختیارات انتظام راج کی بابت نا اتفاقی تہی شیخاوالی مین
چند زبردست سردار تہے لچھمن سنگہ راؤ راجہ سیکر ابہی سنگہ اور بعد ازان
بختاور سنگہ راجہ کہیتڑی شیام سنگہ ٹہاکر بساؤ سرداران سیکر وبساؤ
راج جے پور کے معاملات مین بہت شریک ہوتے تہے اور اکثر اوقات مثل
دیگر شیخاوتون کے راجی صاحبہ کیطرف رہتے تہے شیخاوتون کے موافق
ہونے کا یہہ سبب تہا کہ راج کی ناراضگی سے اونکا کچہہ نقصان نہین ہوسکتا
تہا اور وزیر کے ظالم وبے ایمان ہونے مین اون کا فایدہ تہا کیونکہ جسقدر

وہ بے ایمان ہوتا او سپہ سالار اونکی غارتگری و اخذ مصادرات وغیرہ سے چشم پوشی کرتا تہا۔

در بار جے پور ٹہاکران صاحب قلعہ شیخاواٹی سے مال مسروقہ مین علانیہ چہارم حصہ لیتا تہا اور بالعوض اونکے اعمال قبیح کی پردہ پوشی کرتا تہا ان موجبات سے ملک مین روز بروز بجدر ہوتا گیا اور انجام مین بہترین تدبیرات انسداد فساد کی نسبت رپورٹ کرنے کیواسطے ایک صاحب کی تعیناتی ضرور ہوئی چنانچہ کرنل لاکٹ صاحب اس کام پر متعین ہوئے سنہ ۱۸۳۱ و ۱۸۳۲ع مین اونہون نے دورہ کیا اونکی رپورٹ پر نصیر آباد سے فوج انگریزی مع توپخانہ و سوار و پیدل شیخاواٹی مین قلعہ شکنی کیواسطے متعین ہوئی اور اس کام کو بخوبی انجام دیا باشندگان شیخاواٹی کو جو ابتک غارتگری سے دفع الوقتی کرتے تہے اور جنکے ملک مین پیداوار کی زمین نہین معاش مستقل بہم پہونچانے کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ چہہ رسالہ جات تہوڑے تہوڑے سوارون کے مشہور ڈاکو اور رہزنون مین سے بہرتی کئے جاوین اس فوج کے مصارف کیواسطے علاوہ خراج معینہ راج جے پور محصول جدید مثل فوج خرچ مرہٹون کے سرداران ملک پر لگایا گیا اور اونہون نے اس محصول کا اپنی مفلس رعایا کے واجب الادا جمع مین اضافہ کیا یہہ محصول بہ تعداد [illegible] تہا اسمین سے [illegible] بیکانیر سے وصول ہوتا تہا کہ اوس علاقہ کے بیداوت راجپوت غارتگرون سے بہی دو رسالہ جات بہرتی ہوئے تہے اور باقیماندہ [illegible] شیخاوتون کے ذمہ رہا اس فوج کو کرنل فوسٹر صاحب نے بہرتی کیا تہا سنہ ۱۸۳۵ع مین فوج انگریزی

برخاست کی گئی ۱۸۴۲ع مین دو رسالجات اور دو توپین زیادہ کی گئین اور
جے پور کی دو کمزور پلٹنین کہ ہر ایک مین دو دو توپین تہین اور شامل ہوئین
اسطرح یہہ کل فوج جسمین ایک رجمنٹ سواران دو پلٹنین پیادگان اور ایک
توپخانہ اسپی چہہ توپونکا تہا بہ تحت حکومت لفٹنٹ فوسٹر صاحب جنکو راج جیپور
سے لفٹنٹ میجر کالقب ملاتہا راج جے پور کو سپرد ہوئے
میجر فوسٹر صاحب کی زبردست حکومت سے فوج بہت آراستہ ہوئی اور اس اہل
حاکم اور اوسکے بیٹون کے اہتمام سے اکثر نمایان کامون کا انصرام ہوا کرنل
فوسٹر صاحب کی محنت وجانفشانی سے ملک شیخاواٹی مین غارتگری بالکل موقوف
ہوگئی اور ملک مین رہزنی وڈکیتی کے انسداد سے ایسا امن ہوگیا کہ پیشتر
کبہی نہوا تہا اس فوج کا کل خرچ مع ضروری مصارف کے تین لاکہہ روپیہ
سالانہ کا ہوا کہ بعد منہائی فوج خرچ مذکورہ صدر کے جے پور کے خزانہ سے
دیا جاتا تہا علاوہ افسری فوج کے میجر فوسٹر صاحب کو شیخاواٹی مین مجسٹریٹی کے
اختیارات بہی حاصل تہے اس سبب سے میجر صاحب اور منتظمان راج اور
ٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان جو پہلے سے ہی بوجہہ ادائے فوج خرچ تنگ
تہے نا اتفاقی پیدا ہوئی آخرکار جب نا اتفاقی زیادہ ہوئی اور ملک شیخاواٹی
مین امن ہوجانے سے اسقدر فوج کا رہنا غیر ضروری ہوگیا اور زیادتی
خرچ سے راج جے پور مین زیرباری ہوئی تو ۱۸۴۲ع مین تخفیف ہوئی دونون
پلٹنین ملاکر ایک کردی گئین کہ اب ۱۳ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مشہور
ہے اور اوسکا خرچ سرکار انگریزی کے ذمہ ہوکر فوج خرچ معاف کیا گیا

اور رجمنٹ سواران اور توپخانہ موقوف ہوئے —

یہہ تجویز سنہ ۱۸۳۱ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد ملک شیخاواٹی کا انتظام راج جیپور کے اہتمام سے رہا ٹہاکرون نے رفتہ رفتہ اپنا قدیم پیشہ غارتگری و رہزنی کا اختیار کیا اور متواتر واردائین کرنے لگے ملک کی بدانتظامی کی شہرت ہوئی اور مشہور تہا کر جو سپاہی ڈاکا زنی کرتے تہے وہ نکالے گئے اور تہوڑے روز پیشتر وہ انہی باتون سے توبہ کر چکے تہے لیکن ان واقعات کا اعادہ ہوا تہا یعنی گو جسپاہی اور بدمعاش و مفسد اور ان پہلے سالون کی نسبت اب اوس سے زیادہ پر دور تہے سپاہیانِ دیرینہ نے مجاہد ہو کر جو بہت سے ٹہاکر گرفتار ہوئے تہے تجارہ کردئے گئے تہے اب بہ آزادی ابنے گہرون مین آباد ہوگئے تہے شریک واردات اور مجرمان بدپیشہ کی پناہ دہی کے مرتکب ہوئے آخرکار موسم سرما سنہ ۱۸۶۱ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ کیا جہونجہنون مین کل ٹہاکرون کو جمع کیا اور اونکو ملک کے لوگون کی بداعمالی سے آگاہ کرکے انسداد جرایم کے واسطے ہدایت کی اور یہہ بہی کہ اون کی بہایا مین سے جو کوئی غارتگری وغیرہ جرایم کا مرتکب ہوگا اوسکے اعمال کی بابت ٹہاکر لوگ ذمہ ور سمجہے جاوینگے اور حسب خواہش صاحب موصوف مہاراجہ صاحب نے حکم بنام ناظم جاری کرکے اقرارنامجات ذمہ دری نیک چلنی رعایا لکہوائی مگر ایسی عارضی و نرم تدبیرون سے شیخاواٹی و مارواڑ و بیکانیر کی ابتری و خرابی کا انتظام مشکل تہا اس ملک کے باشندے قدیم سے غارتگری و بدترین جرایم کے مشتاق ہین دور دور تک وارداتین کرتے ہین اور حصہ مال مسروقہ دیگر سردارون کے پاس پناہ پذیر رہتے ہین علاوہ اسکے مجرمون کو قرب وجوار کی ریاستون مین پناہ ملنے سے راج کی تدبیرات انتظام پیش نہین جاتی ہین اس پناہ دہی و عدم استعانت باہمی ریاستہاے و عدم سپردگی مجرمان سے بڑی مشکل ہوتی ہے انتظام شیخاواٹی

مین دربار جے پور نے کمال کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل
نہوا اور اسی اثنار مین یہہ بھی دریافت ہوا کہ محکمہ استیصال ٹھگی و
انسداد ڈکیتی کی ایجنسی آبو مین رہنے سے انسداد ڈکیتی وغارتگری مین
بڑی دقت عاید ہوتی ہے اسواسطے مناسب نظر آیا کہ سجان گڑہ مین
کہ سرحد مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی پر واقع ہے ایک صاحب انگریز
بالاستقلال متعین کیے جاوین چنانچہ کپتان پولٹ صاحب متعین ہوئے
اور بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و نیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل
استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی انتظام ملک و انسداد جرایم غارتگری وغیرہ
کا کرنے لگے راج کے سررشتہ گیرائی کا عملہ بجمعیت کثیر اون کے تحت مین
متعین ہوا اور اہلکاران سررشتہ مذکور کی ہدایت کے واسطے بہت صاف
و باضابطہ و پسندیدہ مجموعہ قواعد درباب امداد و اعانت کپتان پولٹ صاحب
راج سے جاری ہوکر اوسپر بخوبی عمل ہوا۔

بدنظمی شیخاواٹی کے سببون مین ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ وہان کے ٹھاکر و
سردار راج کی تدبیرات انتظام مین مخالفت و لاپروائی کرتے ہین بعض اون
مین سے بطمع نفسانی صرف چشم پوشی نہین کرتے ہین بلکہ بانی شر و فساد
ہوتے ہین ان سردارون کو اپنے اپنے علاقہ مین ذمہ ور حفظ امن و عافیت
رعایا کرنے کی تجویز پر مہاراجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ سزادہی ٹھاکران
چوکڑی و ملسیسر و نول گڑہ کہ وقوعہ حال کی ڈکیتیون مین اونکی شرکت
ثابت ہوئی بخوبی عمل ہوا اور اوسی سال مین کل مفسدون کو عبرت ہوکر

सुजानगढ

पोलाट

चौकड़ी
मलसीस
नवलग

ڈکیتی و غارتگری کا انسداد ہو گیا مقدمات ڈکیتی جنمین ملسیسر جوکڑی اور وزرگڈ
کے ٹہاکرون کی شرکت ثابت ہوئی متعلق علاقہ غیر ہے اونکی تحقیقات محکمہ پنچ کار
ایجنسی مین ہوئی اس تحقیقات مین کوئی شکایت جو اونکو اہالیان راج جیپور
کی طرفداری یا خصومت یا بے انصافی کی ہوتی اوسکی گنجایش نہین رہی
شہادت کامل سے ثابت ہوا کہ وے ارتکاب جرایم مین فقط رازدار نہ تہے
بلکہ شریک و مرتکب ہوتے رہتے ہے اگرچہ محکمہ مذکور کو اون کے حق مین تجویز سزا
کرنیکا اختیار تہا مگر سنگینی جرم کی واقعی حقیقت اور سزا مناسب یادداشت
جرم بطور راے لکہکر مقدمہ کو راج مین سپرد کیا گیا یہہ سپردگی کچہہ ٹہاکرون
کی عزت و رتبہ کے لحاظ سے نہوئی تہی مگر اس غرض سے کہ اونکو راج سے
سزا ملنے سے دیگر مفسدون کو راج کا خوف ہو اور راج کے اقتدار انتظام
شیخاواٹی مین تقویت ہو اسمین کچہہ نقصان نہوا راج نے بہی وہی حکم دیا
جو پنچایت وکلا سے تجویز ہوا تہا مگر ٹہاکران شیخاواٹی مین راج کے حکم سے
عبرت ہو گئی ٹہاکران مرتکب جرم کی جایداد قرق ہوئی اور اونکو زیر حوالات
رکہکر مہاراجہ صاحب نے بشرط نیک چلنی آیندہ معافی قصور اور واگذاشت
جایداد کا متوقع کیا یہہ شرطیہ معافی بہی بہت مفید ہے کیونکہ اگر صرف سزا دہی
کا قاعدہ جاری رہے تو ٹہاکر لوگ امید معافی سے مایوس ہوکر بغاوت اختیار
کرین اور بارودہیہ ہو جاوین کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہو
اسواسطے سزادہی و معافی بشرط نیک چلنی آیندہ دونون بالاتفاق
فایدہ مند ہین

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ء مین سرکار انگریزی کی مداخلت ملک شیخاواٹی کی نسبت ایک اور
مشکل پیدا ہوئی مہاراجہ صاحب نے عذر کیا کہ اس ملک کے کاروبار مین
سرکار کی طرف سے خصوص تا وقتیکہ دربار کی تدبیرات نظم ونسق کا نتیجہ
حاصل نہوا اور انقضاء مدت سے اوسکا امتحان نہوجاوے سرکار انگریزی
کی طرف سے دست اندازی نکیجاوے مہاراجہ صاحب دیگر معاملات راج
کی نظیر دیکر کہتے ہین کہ ہمارے راج کو اس ملک کے انتظام کا اقتدار کافی حاصل ہے
اور سرکار انگریزی کی دست اندازی سے چھوٹے ٹھاکرون کو جو
دربار کی حکومت کو اب بھی کم خیال مین لاتے ہین زیادہ تر خلاف ورزی وعدم
تعمیل احکام راج کا حوصلہ پیدا ہوگا پس بصورت دست اندازی سرکار کی ہم نتائج
آیندہ کی بابت جوابدہ نہون گے چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اس عذر کو واجب
اور درست تسلیم کرکے معاملات شیخاواٹی مین دست اندازی کرنا چھوڑ
دیا۔

سیکر ویسا او کے سردارون نے جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب کی ملازمت
حاصل کی اوس وقت سے سب چھوٹے سردارون نے اون کے
طریقہ کی پیروی اختیار کی اور اکثر ٹھاکرون نے جے پور مین آکر بہ ادائے
نذرانہ ماتم پرسی کی رسم کرائی سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء مین مہاراجہ صاحب نے شیخاواٹی
کے اونہین لوگون مین سے جو بدخواہ و سرکش سمجھے جاتے ہین ایک رجمنٹ
سوارون کی اور ایک پیادون کی بھرتی کی یہی لوگ غارتگری کرتے تھے
اب اونہین کو اوسکے انسداد کیواسطے رکھا گیا کچھ عرصہ تک یہہ رجمنٹین

بمحنت ناظم اوسی ملک مین متعین رہین مہاراجہ صاحب انتظام تنخواداٗی کی
ضرورت سے بخوبی آگاہ ہوگئے مگر اونکی مروت وحلم واجتناب تدبیرات
سخت سے یہہ خوف ہوا کہ شاید بدمعاش لوگون کو یہہ گمان ہوجاوے کہ
جاہئے جیسا قصور کرین سزا نہو گی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ تدبیرین بخوبی
کارگر ہوئین اور غارتگری و دیگر سنگین جرایم کا ارتکاب بالکل بند ہوگیا سبب
اسکا براہ انصاف کپتان پولٹ صاحب کی لیاقت وتندہی وخوش تدبیری
تہی مگر افسوس ہے کہ عین اوسوقت مین جب اونکی محنت وتدبیرون کا نتیجہ
حاصل ہونے لگا تہا اور واقفیت عادات خلایق ومقامات سے اون کی
زیادہ ضرورت ہوئی تہی وے اس ملک سے علیحدہ ہوئے ۔

انتظام تنخواداٗی کی دیگر قباحتون مین سے جنکی اصلاح ضرور تہی مقدم
یہہ تہی کہ ناظم تنخواداٗی اور راج کے افسر محکمہ انسداد ٹہگی وڈکیتی کے
درمیان نااتفاقی ہو گئی نہ معلوم یہہ نااتفاقی ذاتی عداوت سے پیدا ہوئی
تہی یا اون کی خدمات واختیارات کے بصفائی تشریح نہونے سے بہرحال
جو اصلاح مہاراجہ صاحب کو مدنظر تہی اوسمین بہت خلل واقع ہوا اگرچہ
اسی طرح اہالیان سررشتہ استیصال ٹہگی وڈکیتی وحکام دیگر اضلاع کے
درمیان بہی بوجہہ عدم صراحت اختیارات سررشتہ مذکور کے نفاق تہا
مگر تنخواداٗی مین یہہ خصوصیت تہی کہ جو شخص افسر سررشتہ انسداد ٹہگی وڈکیتی
ہوا وہ سابق مین تنخواداٗی کا ناظم تہا اور ۱۸۶۸ع مین اوس عہدہ سے
برخاست ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی اور

اونہون نے بندوبست مناسب کیا۔ توراداٹ وٹینجا واٹی کی جاگیرون
کے انتظام مین کسی طرح کی نہوئی مگر جو کچھہ ترقی ہوئی وہ حکام انگریزی کی
زیادہ ترآمدورفت وتاکید سے ہوئی نہ کہ ٹہاکرون کی طبعی خواہش سے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اکثر ٹہاکرون سے جب وے بتقریب تشریف آوری
لارڈ میوصاحب بہادر جے پور مین آئے تھے ملنے کا اتفاق ہوا اور
بعض کی جاگیرون مین اونکا دورہ ہوا چند جاگیرین البتہ زیربار تھین
مگر دیگر بہت دولتمند اور آسودہ حال تہین تجربہ سے معلوم ہوا کہ ملک
کی خلایق آسودہ وخوش تہی کسی طرح کے ظلم وتعدی کی شکایت نہین اس
سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ان سردارون کی حکومت اور انصاف جاہلانہ ہے
مگر اونکی رعایا کی خواہش وخیالات کے موافق ہے کہ رعایا بہت امن
وعافیت مین ہے اور مہاراجہ صاحب وٹہاکران ٹینجا واٹی کے درمیان
جو نااتفاقی وحسد مدت سے چلاآتا تھا وہ بہی رفع ہوگیا اور ٹہاکرون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ بجاے مقابلہ کرنے کے اپنے آقا کی رضاجوئی وخوشنودی
سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے ان صحرائی خراج گذارون سے پیش آنے
مین دربار کو یہہ ضرور خیال کرنا چاہیے کہ اونکے موروثی حقوق اور دستور رسم
قدیم مین دست اندازی ہونے سے اونکی خیرخواہی اور رضامندی بالکل
جاتی رہی ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کو بہی یہہ حال بخوبی معلوم ہے اور جہان
کہین اس سے انحراف ہوا ہے مہاراجہ صاحب کے کسی بیدلیسی یا ناواقف اہلکار
کی غلطی سے ہوا ہے چنانچہ حال مین ایسا کوئی اتفاق نہوا۔

علاوہ فایدہ کاروائی روزمرہ کے جس سے شیخاواٹی کو بڑا فیض پہونچا ہے اور اوسمین سب طرفسے امداد ہونیکی ازحد ضرورت ہے مہاراجصاحب اور اون کے خراج گزارون کے درمیان اختلاط و محبت ہونے سے انواع نتایج نیک حاصل ہوتے ہین مقدمات سندنشینی کے طے ہونے مین دربار کیطرف سے بہت سہولیت ہوگئی ہے سابق مین خواستگاران سندنشینی مدت تک بحالت غیر معینہ جے پور مین رہکر زیر بار ہوا کرتے تھے اب اون کی منظوری و تقرر بہت جلد ہوجاتے ہین صرف ۱۸۷۵ء مین بارہ ٹھاکران کی سندنشینی منظور ہوئی اور مقدار نذرانہ بہ آسانی طے ہوگئے کیونکہ اوس کے واسطے ایسے قواعد مقرر ہوگئے ہین کہ بحث و تکرار کی کچھہ گنجایش نہین رہی - ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین نواب گورنر جنرل صاحب و شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی تشریف آوری پر شیخاواٹی کے کل سردار جے پور مین موجود ہوتے اور اونہون نے صاحبان معزی الیہ کی تواضع و مہمانداری مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی

کہیتڑی

کہیتڑی کی مختصر ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے بہت مدت سے رہا ہے - ۱۸۰۳ء مین راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تہا اور کہیتڑی خود اختیار ریاست متصور ہوکر اوس سے معاہدہ ہوا کہ اگر سرکار انگریزی اور راج جے پور کے درمیان نااتفاقی رہی تو کہیتڑی سرکار انگریزی کیطرف متصور ہو جنگ مرہٹہ کے زمانہ مین راجہ نے اپنا ملک اور

فوج سرکار کو سپرد کر دیا اور اپنے بہائی کو مع راجپوت سوارون کے جنرل
مونسن صاحب کے ساتہہ مہم گجرات پر بہیجا عندالضرورت صاحب ممدوح راجپوت
کہیتڑی لب دریاے چمبل لڑکر مع اپنے افسر کے مارے گئے اس حسن خدمت
جلدو مین لارڈ لیک صاحب نے راجہ کہیتڑی کو پرگنہ کوٹ پوتلی نوہ ہزار
روپیہ سالانہ جمع کا عطا کیا اوس زمانہ کے اسناد و مراسلات راجگان کہیتڑی
بنظر صراحت مطالب نقل کیے جاتے ہین -

मोनसेन

कोटपूतली

نمبر ۱ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام
راجہ ابہی سنگہ بہادر والی کہیتڑی -

गिरडलेक

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

مکاتبہ کہ متضمن بر تقدیم آئین رفاقت و دولتخواہی سرکار فیض آثار و حاضر
بودن نزد کرنل جارج بال صاحب بہادر و کپتان لوکین صاحب مع جمعیت سہ ہزار سوار و پیادہ
ابلاغ یافتہ بود موصول گشت حالات مرقومہ پیرایۂ انکشاف پذیرفت فی الحقیقت
ظہور این مراتب و شہود این مدارج مثمر حسنات و باعث مزید انبساط خاطر گردید
است باید کہ بہمین نمط آیندہ ہم در بجا آوری رفاقت و نیکو بندگی سرکار
فیض آثار بدل حاضر و مصروف باید بود و آنکہ احوال رفتن مرزا امیر بیگ تعلقدار
کوٹ پوتلی از طرف کرنل جارج بال صاحب بہادر کہ سابق سند مکان مذکور از
سرکار بنام ایشان حاصل گشتہ و نیز در باب رخصت ٹہاکر باگہہ سنگہ نزد خود و
حاضر ماندن ہردی رام ساہ در حضور مرقوم بود مفہوم گردید سابق بمقدمہ دخل
دہانیدن گڈہی کوٹ پوتلی چٹہی بنام کرنل جارج بال صاحب بہادر نوشتہ شدہ بود

जार्जबाल
कीनलोकीन

یقین است که بهادر ممدوح عمل و دخل آن مهربان به گڈهی مسطور دهانیده
باشند و چهار کس مسطور را خلعت تفضلات داده رخصت نمودیم و بمقدمه خلعت
آن مهربان جنگی به بهادر موصوف بر ڈاک خواهد رفت النسب که مدام به ترسیل
مراسلات خیریت و روئیداد آن ضلع مسرور افزا باشند زیاده چه نگارش رود

نمبر ۴ خط مشیر الدوله اعظم الملک کرنل جان گرارڈ لیک صاحب بهادر فیروز جنگ
بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتڑی —

راجه صاحب بسیار مهربان سلامت

شرح اشتیاق مواصلت که خلاصه مطالب ماست از حد زیاده از ان درگذشته قلم محبت
رقم را یارا عاجی آرد راحت القلوب احبا یعنی مکاتبه مسرت افزا وصول مهربانی آورده
کوائف مرقومه موضح و مشترح گردید آنکه در مقدمه کوٹ پوتلی که مفوض به آن مهربانست
و در حال تلف از کرنل جارج بال صاحب بهادر در گڈهی آنجا رفته نگاشته
بودند مهربانا سابق ازین در مقدمه برخاسته طلبیدن قلعدار مسطور و عمل و دخل
گرانده دادن مردمان آن صاحب در گڈهی مسطور از انجا بنام کرنل صاحب
مسطور نوشته رفته است و الحال نیز جنگی جنرل صاحب بهادر بنام کرنل صاحب موصوف
هم درین باب نوشته رفته است خاطر جمع دارند بلا شبهه عمل و دخل مردمان آن
مهربان در گڈهی مسطور خواهد شد و از کاروانی و خیر اندیشی و دلدهی آن مهربان
که منقوش خاطر جنرل صاحب بهادر است بسیار محظوظ و راضی هستند بهر عنوان
خاطر جمع باید داشت زیاده چه نگاشته آید —

نمبر [illegible] خط کپتان برنارڈ صاحب بهادر کمیندنگ مادهوگڈه بموجب حکم میجر جرن بل صاحب

راجہ صاحب مشفق قدردان کرمفرمای مخلصان سلمہ اللہ تعالی

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ خلاصہ مطالب است مشہود ضمیر تودد تخمیر گردانیدہ می آید

دیروز خطے در باب فرستادن ٹھاکر کشن سنگھ مع جمعیت و توپہای بہ نارنول و نشاندن

تھانہ در نجھر فرستادہ شد بمطالعہ ساطعہ درآمدہ باشد الحال اینست کہ تھانہ سرکار حضرت

صاحبان انگریز بہادر در نارنول قایم است و مردمان علی محمول وغیرہ دیگر تعینات

شدہ اند لہذا مصدعہ خدمت میشود کہ بہ ٹھاکر کشن سنگھ مرقوم فرمایند کہ مع جمعیت و توپہا

خود را بہ نارنول رسانند و در شہر بند و بست نمایند و حریف اگر بیاید برباد سازند

و تھانہ سرکار را قایم داشتہ مددگاری نمایند و تھانہ خود در نارنول بہ نشانند لیکن

رسیدن ٹھاکر کشن سنگھ بہ نارنول سردار دیگر را در فوج گذاشتہ خود را جریدہ

نزد این مخلص رسانند کہ این مخلص و ٹھاکر کشن سنگھ متفق شدہ بہ کانوند بحضور میجر

بٹرن بل صاحب رسیدہ صلاح و مصلحت نمودہ بخت و نیز بہمہ چیز کرانیدہ خواہند شد

و مدام از مہربانی نامجات مع کار خدمات مسرور میفرمودہ باشند زیادہ چہ تصدیعہ

و بہ تحریر ۲ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء ترجمہ مضمون ظہری بخط انگریزی حکم میجر بٹرن بل صاحب

واسطے روانگی کشن سنگھ بمقابلہ نراین راؤ دستخط بر نارٹو صاحب۔

نمبر ۴۷ خط میجر بٹرن بل صاحب بہادر بنام ٹھاکر کشن سنگھ صاحب ملازم کھیتری

ٹھاکر صاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت

بعد از مراسم اشتیاق ملاقات مسرت آیات کہ متجاوز از تحریر است مشہود ضمیر تودد تخمیر

میگرداند امروز از احوال فتح و نصرت دلاوران بنر وکیپٹن و ہزیمت خوردن مقہوری

کہ آہنگ سرور و نشاط عاید حال گردید کہ شرح آن بقالب تحریر و تقریر نمی گنجد و

احوال تهوری و دلاوری آن مهربان بر جمهور انام شایع و آشکار احتیاج کلک
تحریر نگار نیست و پیشتر از وقوع این فتح نوید آمیز که حروف ظاهرداری آن مهربان
ایمای کرده بودم لیکن آفرین صد آفرین بر تهوری و شجاعت آن مهربان که
حرف طمع بر بالای طاق گذاشته و خیرخواهی سرکار کمپنی بهادر مقدم دانسته این
فتح عظیم را بظهور آوردند و مقهوران را هزیمت دادند چنانچه فی الفور این تمامی حالات
بحضور جنرل صاحب و کرنل اکترلونی صاحب بهادر ظاهر کرده ام و در هوای
خالف کو آن مهربان این طور خیرخواهی سرکار انگریز بهادر بجا آورده اند یقین
که استحکام روابط اخلاص و اتحاد آن مهربان روز بروز ترقی پذیر خواهد شد
زیاده بجز اشتیاق چه بتحریر آید

بیت

خوش کارنامه ایست که آید بروی کار   این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تحریر ۱۱ ستمبر سنه ۱۸۱۴ع

نمبر ۵ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار افواج انگریزی بسوی مهراجه
ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتڑی -

راجه صاحب بسیار مهربان سلمه

از نوشته کرنل واؤ و اکترلونی صاحب حالات تردد نمایان و اخراج فیه لاعنه یعنی جونمیان
بلا تصال محل بود و حل نمودن در نارنول دیانت گردید موجب کمال انشراح و ابتهاج گردید
چون آن مهربان بمع متوسلان و منتسبان از روی صداقت صمیمی راسخ ارادت نسبت
این سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بهادر دام اقباله دارند بر ضمایر قاصی و دانی منقوش و
مرتسم است بلکه ضرب المثل جهانیان انشاء الله تعالی بر وقت جلدوی این حسن خدمات باحسن الوجوه

جلوه گر خواهد گردید وقوع این فتح نمایان بر آن جهرمان و بر جمیع دولتخواهان و ترقی
سگالان این سرکار دولتمدار مبارک و میمون باد چون اینجانب مع عساکر فیروزی
در سکندره سه کروهی اکبرآباد مقیم و مخالف بانکبت قریب مجاذی رخت ادبار
دارد انشاالله تعالے عنقریب سزاے اعمال آن کوته اندیش درکنارش نهاده
میشود خاطر بهمه وجوه مطمئن دارند زیاده چه نگاشته آید پنجم ماه ستمبر ۱۸۰۳ع

نمبر ۱۶۱ ترجمه انتخاب چٹهی لفٹنٹ کرنل ایچ - ایل گارڈنر صاحب موسومه لارڈ
لیک بہادر سپہ سالار۔

اکتوبر ۱۸۰۳ع مین بطور طریقہ مخالفت راج جے پور کے روسا قرب وجوار
اپنے کل افعال علانیہ سے ہمارے خلاف تہے ہرچند باطن مین مرہٹون کے ظلم
تشدد سے بریت حاصل کرنے کی تمنا رکہتے تہے جس زمانہ مین مرہٹون کے کیا
میدان جنگ مین آمادہ کارزار تہے روسا مذکور انجام لڑائی کے منتظر و نگران
تہے اوس حالت مین مجھکو مناسب و مستحسن معلوم ہوا کہ کسی نامی رئیس کو ایسی ترغیب
دیجاوے کہ وہ برملا اپنی متابعت سرکار انگریزی کی نسبت ظاہر اور نمایان
کرے اور یہہ یقین تہا کہ اوسکے رویہ کو دیکہکر اور بہی ویسا ہی طریقہ اختیار
کرین گے میرے اور راجہ ابھی سنگہ والی کہیتڑی کے درمیان کہ راجہ موصوف
ملک شیخاوائی کا دولتمند اور زبردست راجپوت رئیس ہے محبت تہی اور
یہہ دوستی میدان کارزار مین ساتہہ رہنے سے پیدا ہو کر بہ تبادلہ دستار
مستحکم ہوئی تہی حسب درخواست میرے اور صرف بہ اعتبار فہمایش میرے
اکتوبر ۱۸۰۳ع مین علم انگریزی فصیل کہیتڑی اور راجہ موصوف کے دیگر

تعلقات پر نصب ہوا اور میری چٹھی کے ذریعہ سے راجہ نے اپنا وکیل مع تین سو
راجپوت سوار کے صاحب سپہ سالار کے لشکر میں بھیجا اس اولین ثبوت عنایت
سے جو فواید سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے اور روساء قرب و جوار پر اثر پیدا
ہوا اوس کی خوبی تشخیص کرنے میں ادراک نہیں کر سکتا کہ سرکار نے بجلدوے
خیر خواہی راجہ ابہی سنگہ کو کوٹ پوتلی کا زرخیز پرگنہ عطا کیا اور راجہ موصوف کو
افادہ دوبالا یہ ہے کہ پرگنہ مذکور اوسکے ملک سے ملحق ہے۔

ترجمہ خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام راجہ
ابہی سنگہ صاحب والی کہیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

کانوڈ
نارنول

درینولا بدریافت آمدہ کہ نراین راؤ از شورہ بختی خود در ضلع کانونڈ و نارنول انبوہ کثیرہ
گروہ قزاقان پیادہ فراہم کردہ ہنگامہ آراست و بسبب مہم روبکار کہ پیش نہاد
اولیای سرکار دولتمدار است درین ہنگامہ باستیصال جمعیت مقہور کہ زیر قلعہ دیگر
پناہ گرفتہ است رسیدن عساکر منصورہ دران ضلع متعذر انشاء اللہ تعالی زود تر
از تنبیہ و گوشمال آن نافرجام ہیکہ فراغت دست بہم دہد پلٹن ہائے جرار و
کرار بہ تدارک آن ملعون خواہد رسید چون خلوص و اتحاد و یکجہتی و یکتادلی
آن مہربان نسبت سرکار دولتمدار ممدوح بر ضمایر اولیای سرکار صاحبان عالیشان
منقش و مرتسم است یقین است کہ در امریکہ موجب سرسبزی سرکار ممدوح
خواہد بود دران سرسبزی خود انگاشتہ اجتہاد موفور بتقدیم خواہند رسانید
لہذا القلم اتحاد می آید کہ آن مہربان باتفاق و صلاح مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ

بهادر جمعیت خود را فراهم ساخته به تنبیه و گوشمال بلکه استیصال آن بدخصال
قسمے که خواهد شتافتی موفور بعمل آرند و آن ضلع را از لوث وجود آن بدفرجام
خالی و مصفا سازند که موجب خوشنودی اینجانب و استرضاے ضمایر اہالی
سرکار معظم الیہ خواهد بود و در رسد رسانی از ہر جنس ضروری که جہت قلعگیان کالونجر
ضرور است ذمہ خود شناخته توقف و اہمال را جایز ندارند که جواب با صواب
این معنی نزد این جانب زود ارسال دارند اینجانب را خواہان خیریت تصور
از مژدہ خیریات مسرور الوقت میساخته باشند زیاده چه نگارش رود تاریخ
۲۳ - مئی سنہ ۱۸۰۵ء -

نمبر ۸ خط لارڈ جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار بنام راجه ہمت سنگه صاحب بہادر

راجه صاحب بسیار مہربان سلمه

خط بہجت نمط وصول مباہجت نموده بر مندرجه آگہی ساخت آنچه مرقوم نموده
که جمعیت دو صد سوار و ہمین قدر پیاده جہت اخراج نراین راؤ مامور نموده
شامل فوج فیروزی که بسرکردگی میجر بڑن بل صاحب بہادر در ضلع کالونجر
مامور باخراج مقہور مذکور است کرده شد که اگر اجازت اینجانب باشد جمعیت
دیگر فرستاده شود وصول مباہجت شمول نمود بر مندرجه آگہی دست داد
لہذا بقلم اتحاد می آید که چون زیاده جمعیت ضرور نیست ہمین قدر جمعیت
که رسید کافی است بالفعل فرستادن جمعیت را بر اجازت اینجانب باید داشت
زیاده چه نگارش رود -

نمبر ۹ سند عطاے پرگنه کوٹ پوتلی موسومه راجه ہمت سنگه صاحب بہادر

وتخلص مهری صمصام الدوله اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک
صاحب بهادر سپهسالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاهی
و کمپنی انگریز بهادر متعلقهٔ کشور هندوستان فدوی خاص شاه عالم بادشاه
غازی ـ

متصدیان مهمات حال و استقبال و چودهریان و قانونگویان و زمینداران و رعایا
سکنهٔ پرگنهٔ کوٹ پوتلی سرکار نارنول صوبه دار الخلافت شاهجهان آباد بدانند چون
سابق ازین پرگنهٔ مذکور در ٹھیکا ستمراری بنام راجه ابهی سنگه از سرکار مقرر بود
و لغایت آخر سنه ۱۲۱۳ فصلی وجه مقرری از راجهٔ موصوف داخل خزانهٔ سرکار
دولتمدار گردید و آینده را از ابتدای سنه ۱۲۱۴ فصلی پرگنه مذکور در روبست مع
مال و سایر بجمیع وجوه براجه مذکور بسبیل دوام نسلاً بعد نسل از حضور معاف و
مفوض گردید بوجهی من الوجوه عمال سرکار را در طلب بالواجب سرکار مواخذه
نیست و نماند و حاصلات آنرا راجه بدستور خود متصرف باشد فاما مشروط برین
معنی که کمک از سرکار گاهے طلب نسازد و خود با جمعیت خود بندوبست مکان نماید
و نیز در دولتخواهی و خیر اندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز دام اقباله مصروف
باشد می باید که آنها راجه موحی الیه را معافی دار مستقل دانسته نوعے من النوع
در تابعداری و اطاعت و ادای بالواجب پیش موحی الیه حاضر بوده دقیقه
از دقایق خیرخواهی مهمل و معطل نگذارند و سبیل موحی الیه آنکه رعایای
سکنای آنجا را از حسن سلوک خود راضی و آباد سازد و از ظلم و تعدی و بدعتهای
ناسزا که موجب ویرانی و بربادی رعایاست اجتناب ورزد و چنان

سلوک نماید که احدی نالشی از ظلم و تعدی او بحضور نه آید و در امنیت طرق و شوارع و محافظت مسافرین و مترددین سعی موفوره بکار برد که بخوبی و کشاده پیشانی و فارغ البالی بلا وقت آمد و رفت می نموده باشند درین باب تاکید مزید دانسته حسب المسطور بعمل آرند مرقوم ششم ماه اپریل ۱۸۱۳ء مطابق ششم محرم سنه ۱۲۲۰ هجری۔

نمبر ۱۰ خط اے سٹین صاحب بهادر رزیڈنٹ دہلی موسومہ راجہ ابہی سنگہ صاحب بهادر نواب مستطاب معلی القاب عالیجاه والا قدر رفیع بارگاه گورنر جنرل لارڈ منٹو صاحب بهادر دام افضاله که از امراے عالیشان و سردار عالی اقتدار سمو المکان ولایت انگلستان اند در ینولا از حضور پر نور بادشاه جمجاه کیوان بارگاه انگلستان بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هندوستان بدار الامارت کلکته نزول اجلال فرموده اند چون سر جارج هلرو بارلو صاحب بهادر بیرونٹ کار رہاے ممالک محروسه سرکار دولتمدار بخوبی سرانجام داده انتظام فرموده اند در ولایت نهایت نیکنام و مورد تفضلات بادشاهی بوده تمغاے امرائی یافته در انتظام ممالک محروسه مذکور شامل صاحبان عالیشان صدر کلکته خواهند ماند و طوریکه نواب صمصام الدوله اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار فتح جنگ و دیگر صاحبان عالیشان بحق آن مهربان نظر مهربانی و تفضلات میداشتند نواب مستطاب گورنر بهادر ممدوح نیز تفضلات و عنایات بحال آن مهربان مبذول و مرعی خواهند داشت خاطر مطمئن و جمع یاد زیاده چه

۱۲ - اگست ۱۸۶۴ء

نمبر ۱۱ خط لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان بنام راجہ اہی سنگھ صاحب بہادر

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت افزا متضمن بسرور و انبساط خاطر آن مہربان از دریافت خبر ورود اینجانب در دار الامارت کلکتہ بعہدہ ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند و اظہار مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی ایشان نسبت بسرکار موصوف و اینکہ ہرگاہ در مقدمات صاحب عالیجاہ رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان لارڈ لیک صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار بہ ایشان ایما میکردند بوجہ احسن بسرانجام آن می پرداختند بحال ہم آنچہ از حضور اینجانب ایما صادر خواہد شد بتقدیم آن خواہند پرداخت موصول مطالعہ گردید مسرور و مطلع ساخت از آنجا کہ آن مہربان خیر خواہ بلا اشتباہ این سرکار اند درین صورت الیقین است کہ از دریافت خبر مزبور زیادہ از دیگران خورسند و شادمان شدہ باشند و مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی آن مہربان نسبت بہ سرکار موصوف زیادہ از آنکہ نوشتہ اند منقوش و مرتسم خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواہی در امور این سرکار حسب ایما صاحب عالیجاہ موصوف از طرف آن مہربان دلیل بر کمال خلوص محبت و اخلاص ایشان متصور شدہ و نظر بر حسن ارادت و شوق مودت آن مہربان یقین قوی است کہ آیندہ ہم در ہرگاہ در ہر امریکہ ازین طرف ایما خواہد شد

به انجام آن از دل مصروف خواهند گردید شایستهٔ اخلاصمندی آنست که اینجانب
را پیوسته خواهان خیریت ها دانسته مدام بارقام مکاتبات محبت آیات مسرور و
شادکام میساخته باشند زیاده چه برطراز د مرقوم ۱۲ - ماه نومبر ۱۸۰۳ع

نمبر ۱۳ خط اونرایبل بلروبارلو صاحب بهادر جنرل گورنمنٹ بنام راجه اهی سنگه
صاحب بهادر -

گورنر جنرل
جارج بارلو
بنام راجه

راجه صاحب بسیار مهربان دوستان سلامت

مکاتبه بهجت طراز متضمن اظهار مراتب خیر اندیشی و دولتخواهی نسبت به سرکار انگریز
بهادر و اینکه هرگاه در مقدمات از طرف صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله
اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه سالار به
آن مهربان ایما رسید ایشان باحسن الوجوه بسرانجام آن پرداختند و الحال هم اگر
از حضور ایما خواهد شد بتقدیم ان خواهد پرداخت وصول نموده مسرور موفور
و بمندرجه مطلع ساخت مراتب خیر اندیشی و دولتخواهی آن مهربان نسبت بسرکار
موصوف بخوبی منطبع و منقش خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواهی در
امور این سرکار برحسب ایما صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان بر کمال
مصروفیت خاطر ایشان درباب استرضا و خوشنودی اهالی این سرکار متصور
شده و نظر برحسن ارادت و رسوخ محبت آن مهربان یقین کلی است که آینده
هم در هر امرے که ازینطرف خواهد شد به انجام آن از دل مصروف خواهد گردید
شایان خلوص مودت و وثوق آنست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریتها
دانسته مدام به ارقام مکاتیات بهجت آیات مسرور و شادکام می ساخته باشند

زیاده چه بسطر از ده مرقومه ۲۱ - نومبر سنه ۱۸۱۱ء مطابق ۲۰ - رمضان سنه ۱۲۲۶ هجری

نمبر ۱۲ خط زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل ناظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتڑی مرقومه ۱۰ - مئی سنه ۱۸۱۱ء مطابق ۲۷ - ربیع الثانی سنه ۱۲۲۶ هجری -

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن خورسندی خاطر آن مهربان بدریافت خبر معاودت سعید الحضر اینجانب بدار الاماره کلکته و نوید فتح و فیروزی این سرکار دولتمدار با دیگر مراتب دولتخواهی و خیر اندیشیها موصول گشته مسرور و مشغوف ساخت از آنجا که آن مهربان از دولتخواهان و خیر اندیشان سرکار موصوف اند درینصورت یقین است که از ادراک خبر مذکور و نوید فتح جزیره سیده فرانسیس موسوم بجاوا مع جزایر متعدده تابع آن که از فضل ایزدی و تائیدات سرمدی نصیب اولیای دولت ابد مدت این سرکار شده مخبر اند و فر فراوان مسرت و انبساط شده باشند و از مقام تهنیت از دلائل عقیدت و ارادت آن مهربان متصور گشت و مراتب دولتخواهی های آن مهربان از تحریر شهامت و عوالی مرتبت ابهت و معالی منزلت منتظم الدوله مختار الملک مٹکاف صاحب بهادر صولت جنگ دریافت شده ذریعه خوشنودیها گردید رجا که اینجانب را پیوسته خواهان خیر و خوبیهای خود انگاشته بارقام آن مسرور و شادکام می نموده باشند زیاده چه بسطر از ده -

نمبر ۱۳ خط مسٹر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی

जावा
मेटकाफ
चार्ल्स थेयोफिलस
मेटकाफ

۱۷۔ جولائی ۱۸۱۲ء بنام راجہ اہی سنگھ صاحب بہادر

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ متجاوز از الحصر و بیان است مشہود خاطر تودد ذخایر گردانیدہ می آید مکاتبہ مسرت افزا متضمن حصول مواصلت کرنل صاحب والا مناقب کرنل پیرول صاحب بہادر و مستعد شدن خود در باب سرانجام رسد وغیرہ اسباب برد فوج ایا و صاحب و لحوق تفکرات بامتناع حکم موقوفی کوچ فوج و قضایا ٹھاکر شیام سنگھ از مخالفت برادران خود کہ سرکار سوائی جے پور بسبب کشیدگی سابق خصوصاً از رسیدن چہاونی بہاٹرا و اس و شامل شدن در فوج انگریزی بنا بر ٹھاکر مذکور زیادہ تر مکدر بودہ باغواے مخالفان ارادہ خلش خواہند ساخت و اظہار مراتب دولتخواہی و خیر سگالیہاے نسبت بہ این سرکار وصول بہجت شمول نمودہ انشراح و انبساط از حد گذرانیدہ و بر مضامین تودد تضمین آن شرح حالات اطلاع دست داد آن مشفق کہ حسب ارقام این مخلص شامل فوج انگریزی گردیدہ بہ تقدیم مراتب خیر خواہی ہا پرداختند حسن ارادت و عقیدت آن اخلاص نشان نسبت بہ این سرکار جلوہ استحسان پذیرفت و صداقت و اتحاد آن مہربان زیادہ از سابق بر صفحات ضمایر صفا مظاہر اولیان سرکار مرتسم و منقش گشت دوستدار را انقدر معلوم نبود کہ آن مشفق بہ این زودی تا بمقام چہاونی رسیدہ شامل افواج خواہند شد از راہ خیر خواہیہا کہ بہ تعجیل تمام پرداختند موجب و فور خورسندیہا گردید مخالفت برادران آن مشفق و کشیدگی

خاطر مہاراجہ جے پور کہ از پیشتر نیست بدان مہربان محقق است امرا جات
واگر الحال بسبب شمول افواج بہ تجدید منافقت و معاصمت در پیش آمداوالا
درین امر کہ محض بنا بر تدارک فتنہ و فساد بودہ حرف کشیدگی مہاراجہ صاحب
از آن مہربان بقیاس قیاس نمی گنجد و بر تقدیر ظہور آن درین باب بعبارۃ
تمام ارقام خواہد یافت یقین کہ مہاراجہ صاحب موصوف را نظر با خلاص فیما
سرکارین کہ بوجہ اتم منوط و مربوط است پاس نوشتہ این مخلص خواہد شد
و کشیدگی سابق و حال رفع میتواند شد باقی خیریت ہاست و از نویدات عافیت
مزاج خود وا شراح مسرور و منشرح می نمودہ باشند زیادہ حسرت باد۔

نمبر ۱۵ اقرارنامہ راجہ ابہی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ بہ سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر آنکہ بخلوص خالص و رسوخ کامل توسل سرکار دولتمدار اختیار نمودہ اقرار می نمایم کہ بطوریکہ اطاعت مہاراجہ جے پور خواہ بمقابلہ گذاری و یا از جمعیت موجودہ خود می پرداختم از صفائی خاطر و صدق قلب در متابعت سرکار کمپنی انگریز بہادر حاضر خواہم ماند و بتقدیم اوامر سرکار دقیقہ از دقایق اتباع فروگذاشت نخواہم نمود بنا بر آن این چند کلمہ بطریق اقرارنامہ نوشتہ دادہ شد کہ حجت ساطع باشد مرقوم تاریخ ۲۱ جنوری سنہ ۱۸۰۳ع

نمبر ۱۶ تسلی نامہ سرکار کمپنی بہادر بنام راجہ ابہی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ بمہر و دستخط چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب بہادر مرقوم ۲۱ جنوری سنہ ۱۸۰۳ع چون راجہ ابہی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ باظہار توسل

سرکار اقرار می نماید کہ برحسب اطاعت خود پیش مہاراجہ جے پور در خدمات سرکار کمپنی انگریز بہادر خواہم پرداخت بنابرآن نظر بر رسوخ ارادت راجہ موصوف و کنور مومی الیہ ارقام می رود کہ اگر بحسب اتفاق مہاراجہ جے پور را با سرکار انگریزی میانی یگانگت و اتحاد مستحکم نگردد راجہ موصوف و کنور معزز الیہ و اولادشان نسلاً بعد نسلاً از متوسلان این سرکار خواہند بود و موجب اقرار شان بعمل خواہد آمد و در صورت تاسیس اساس یکجہتی فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ جے پور راجہ موصوف و کنور معزز الیہ برحسب اجازت بدستور در تابعداری راج جے پور خواہند ماند و درینصورت ہم سرکار حامی و حافظ معزز الیہما خواہد بود و راجہ موصوف و کنور مومی الیہ و اولادشان نسلاً بعد نسلاً مشمول عواطف سرکار خواہد ماند۔

نمبر ۱۷ خط سر چارلس تہیا فلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی بنام راجہ ابھی سنگہ صاحب بہادر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد اشتیاق مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز الحصر والبیان است مشہود خاطر تودد ذخایر گردانیدہ می آید رسوخ و ارادت آن مشفق نسبت بہ سرکار فیض آثار کہ از قدیم متحقق و ثابت است اظہر و درینولا از آمدن کنور صاحب مہربان کنور بختاور سنگہ صاحب بہادر کہ بلقاے فرحت انتماے خود مسرور داشتہ بتقدیم لوازم دولتخواہی پرداختند زیادہ تر از سابق منقوش و مرتسم خاطر صفا مظاہر گردید از آنجا کہ فیمابین سرکار دولتمدار و مہاراجہ

صاحب عالیشان سوائی جگت سنگه بهادر روابط یگانگت و یکجهتی انضباط
دائمی گرفته آن مشفق هم ازین امر مطلع باشند و از طرف سرکار خاطر را قرین
بهجت دارند که همه جهت مشمول عواطف خواهند ماند و سرکار را در امر واجب
حفظ و حمایت آن مشفق ملحوظ و منظور خواهد بود باقی مراتب از اظهار کنور
صاحب واضح خاطر قدر دوستظاهر خواهد گشت و آینده هم دوستدار را همواره
مصروف دوستیها انگاشته به ترقیم رقایم خلت شمایم مسرور و مستعلی نموده
باشند زیاده بهجت باد بروفق مرام باد

نمبر ۹۸۱ پروانهٔ دستخطی جنرل داود اکترلونی صاحب بهادر رزیدنت
دهلی چودهریان و قانونگویان پرگنه کوت پوتلی بدانند درینولا بر اظهار
وکیل راجه صاحب مشفق راجه بنی سنگه بهادر دریافت شد که ایشان
رعایای پرگنه مذکور را بروقت طلب نشان از معامله در غلانیده سرکش
می نمایند و زر معامله قرار واقعی از نزد زمینداران پرگنه مسطور گرفتن نمی دهند
لهذا نوشته میرود که نشان زر معامله از دیهات بفور طلب بموجب سررشته
تشخیص مکانات عملداری راو راجه بنی سنگه بهادر الور واله و نواب فیض محمد
خان بهادر که قرب و جوار ایشان است میگذارنیده باشند و در خیر اهی
و حسن خدمتی سرکار راجه صاحب موصوف مصروف و حاضر می بوده باشند
در صورت بدخواهی و انحراف در حق ایشان خوب نخواهد شد لازم که
درین باب تاکید تصور نموده حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
چهاردهم ماه جون سنه ۱۸۱۹ ع

نمبر ۱۹ پروانہ دستخطی جنرل داؤد اکٹر لونی صاحب بہادر۔

زمینداران موضع دانتل۔ کھڑب۔ نارہڑہ۔ پرسوتم پورہ۔ بنیتی۔ گوبن کھیڑہ وغیرہ متعلقہ پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند دریں ولا باظہار وکیل راجہ صاحب مشفق راجہ ابھی سنگھ بہادر دریافت شد کہ ایشان در ادائے زر معاملہ واجبی تکرار و حجت بیجا پیش گرفتہ بجائے نصفی حصہ چہارم داد فی اقبال مینمایند و مال را بطور خود دست برداشتہ میدہند و ہنگام طلب زر معاملہ و تقاضائے اوشان مستعد بجنگ شدہ ارادہ رفتن بہ دار الخلافت شاہجہان آباد بجہت نالش در سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر می نمایند لہذا نوشتہ میرود کہ ایشان سر بشورش نہ برداشتہ نشان زر معاملہ قرار واقعی بموجب سررشتہ تحقیق و دستور مکانات جاگیر نواب فیض محمد خان بہادر و عملداری راؤ راجہ بنی سنگھ بہادر راؤ والہ کہ قرب و جوار شماست در سرکار راجہ صاحب موصوف میدادہ باشند درصورت شرارت و فتنہ پردازی و انکار ادائے زر معاملہ بسزائے خود یا خواہند رسید و ارادہ نو عدیگر در حق ایشان بہتر نخواہد شد و بہ سرکار دولتمدار انگریزی نالش غیر واجبی اصلاً مسموع و منظور نخواہد شد لازم کہ دریں باب تاکید مزید انگاشتہ حسب الحکم راجہ صاحب موصوف در ادائے زر معاملہ حاضر و رجوع باشند

۱۴۔ جون سنہ ۱۸۱۹ء۔

جے پور کے اول عہدنامہ کی منسوخی پر کہیتڑی ظل حمایت انگریزی میں رہی مگر سنہ ۱۸۱۸ء کا عہدنامہ منضبط ہوسنے پر سر چارلس مٹکاف صاحب نے بموجب

دانتل
खडब
नारहडा
परसोतमपुरा
बनेटी
गोवनहेडा

مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع تجویز کیا کہ باستثناے
پرگنہ کوٹ پوتلی کے جسکی بابت کہیتڑی سرکار انگریزی کی جاگیردار ہے
کہیتڑی کا معاہدہ منسوخ سمجہا جاوے ایکدفعہ جب بدریافت شرکت کہیتڑی
کہیتڑی سازش معاملات خلاف راج مین راج جےپور سے اوسکو تب سے
اوڑایا پہر سوال پیدا ہوا اوس پر نواب گورنر جنرل صاحب نے دست اندازی
سے انکار کیا اور حسب مراسلہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۳۶ع اسمی مسٹر ہاکنس صاحب نے
ارشاد کیا کہ سر چارلس مٹکاف صاحب کے شرطیہ اقرار سے صاف عیان ہے
کہ رئیس کہیتڑی راج جےپور کا ماتحت و محکوم ہے اور صاحب موصوف کے
مراسلہ مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۱۸ع سے اوس تجویز کا منشا شرح معلوم
ہو سکتا ہے کہ اوسکے بموجب اگر راج جےپور سے سرکار انگریزی کا عہدنامہ
نہوا ہوتا تو رئیس کہیتڑی بدستور ظل حمایت انگریزی مین رہتا مگر جےپور
سے عہدنامہ ہوجانے پر اوسکی اطاعت بجانب مہاراجہ صاحب جےپور حسب اول
رہی —

سنہ ۱۸۱۸ع مین جب جےپور سے عہدنامہ ہوا کہیتڑی مین راجہ بختاور سنگہ
تہا اسوجہ سے کہ راول صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا شریک حال تہا رئیس کہیتڑی
بخلاف دیگر شیخاوتون کے راول کے شامل حال رہا سنہ ۱۸۳۰ع مین راجہ
بختاور سنگہ کا انتقال ہوا اور شیو ناتہہ سنگہ اوسکا پسر نابالغ مسند نشین
ہوا اسکی نابالغی مین اوسکی ماجی نے کاروبار ریاست کا انصرام کیا جسطرح سرکار
انگریزی کیطرف سے راج جےپور کے انتظام مین محدود دست اندازی

کی گئی تھی اوسیطرح راج جےپور نے کہیتڑی کے معاملات مین کی اور وہی نتائج پیدا ہوئے ہر مرتبہ کے فساد مین تنخواہ دار فوج متعین ہوتی ہے بالحاظ اس امر کے کہ وہ فوج کسکی طرف سے لڑی تنخواہ اوسکی کہیتڑی کے ذمہ لگا دی گئی اسطرح یہہ مختصر ریاست روز بروز قرضہ سے زیر بار ہوتی گئی اور خراج واجب الادا سے جےپور باقی رہ کر جےپور کو اوس مداخلت کا موقع ملا جسکا کہیتڑی کو ہمیشہ خوف رہتا ہے اور جےپور ہمیشہ خواہشمند ہے اس نزاع و تکرار کے کل زمانہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کورٹ پوتلی مین جےپور کی مداخلت ہونے دی اُس زمانہ کے کہیتڑی کے کاغذات ذیل مین نقل کیے جاتے ہین -

نمبر ۲۰ خط زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کونڈش بنٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بنام راجہ شیو ناتہہ سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی مورخہ ۲۶ - اپریل ۱۸۳۰ء مطابق ۲۰ - شوال ۱۲۴۵ ہجری -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ محبت طراز متضمن اطلاع دہی واقع کدورت افزا یعنی درگذشتن والد بزرگوار ایشان ازین جہان فانی بتاریخ سی و یکم ماہ دسمبر ۱۸۲۹ء واظہار احوال غم و پریشانی خود وانیکہ آن متوفی در ہمہ حال بذیل عنایت و در طریقہ تابعداری واطاعت این سرکار دولت مدار متمسک و مستقیم بودہ برائے تقدیم و بجا آوری

هرگونه ایجاز و احکام ایالی تا از این شوکت جاوید بنیاد بآن مهربان میگفتند
دریں صورت و هم بنظر بهبود خود ایشان سالک مسلک قدیم به تبعیت و
فرمان پذیری اولیای این دولت دوران عدت بوده امیدوار از عنایات
بے غایات حضور انور اند که این جانب توجهات مربیانه نسبت بایشان معطوف
مبذول دارد با دیگر کوائف ارادت و اختصاص موصول گردیده مندرجه ما
مطلع ساخت مهربانا بدریافت سانحه ملالت انتمای انتقال والد ماجد ایشان
ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی بما بحالات و فاشعاری و خیر سگالیهای
آن ره سپر عالم بقا کمال تأسف و تألم از طرف اینجانب رو داد و از انجا که
حدوث این حادثه ناگزیر محض از مشیت ایزدی است و جز طریقه مصابرت
چاره کار نا پایدار دریں صورت انسب که آن مهربان هم راضی برضای
الهی و سالک مسالک صبر و شکیبائی بوده به تسلی و تشفی دیگر غمزدگان این
حادثه بپردازند و آنچه از حالات خیر اندیشی متوفی مزبور و ثبات و قیام
خود بر نهج مستقیم اطاعت و تابعداری این سرکار عظمت ومدار بپایه اظهار
در آورده بودند مهربانا از آثار رسوخ ارادت و وثوق عقیدت ایشان متصور
گشت یقین خاطر دارند که آن همه حسن خدمات پارینه بخوبی منقوش مرتسم خاطر
اینجانب است چنانچه ایشان هم بذریعه تحمل آوری ایجورویه مرضیه و نظر
بر خیر خواهیهای دیرینه همپایه پدر بزرگوار خویش مدام مستحق انواع هرگونه تفضلات
و عنایات اولیای این دولت بلند صولت متصور خواهند بود رجا که اینجانب را
خواهان خیریت و خوبیهای خود انگاشته همواره بعرض و گذارش حالات

خیرت سلامت خود می پرداختہ باشند زیادہ چہ بہ طراز د ـ

نمبر ۲۱ خط زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کونڈش بنٹنگ صاحب بہادر متعلقہ کشور ہند گورنر جنرل ناظم اعظم ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر بنام راجہ شیو ناتھ سنگہ صاحب بہادر مورخہ دوم جنوری ۱۸۳۲ع مقام بیراگیپورہ علاقہ راج جیپور قریب کوٹ پوتلی ـ

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت طراز متضمن اظہار مدارج خورسندی و ابتہاج بدریافت ورود دائرہ دولت اینجانب درکوٹ پوتلی وگذارش حالات خیرسگالیہاے بزرگان نسبت این دولت بلند صولت و اینکہ آن مہربان بسبب صغارت از احضار حضور متعذر ماندہ دیا بہائی کہنی رام کامدار خود را براے انصرام یا یحتاج لشکر فیروزی اثر متعین ساختہ اند یا دیگر مراتب رسوخ خلوص موصول شدہ بمشدرجہ با طلاع گردانیدہ عرض وگذارش کوایف ارادت و اخلاص و مدارج مسرت از ورود اینجانب درکوٹ پوتلی از آثار وثوق عقیدت و صدق محبت ایشان متصور شدہ ذریعہ خورسندی ورضا و عذر صغارت ایشان مسموع و پذیرا گشت و دیا بہائی مذکور حاضر بودہ در تقدیم و بجا آوری احکامات بخوبی پرداخت و حالات خیراندیشی بزرگان ایشان بخوبی منقوش خاطر است اطلاعاً قلمی گردید رجا کہ اینجانب را خواہان خیر و خوبیہاے خود می انگاشتہ باشند زیادہ چہ بر طراز د ـ

نمبر ۲۲ روبکاری بحضور مسٹر مارٹین بلیک صاحب بہادر مرقوم ۲ ماہ اپریل ۱۸۳۲ع

امر دوم دعوی زمینداران پوهری وغیره علاقه الور بابت حق یابی خود از دیهات
علاقه کوت پوتلی و وکیلان طرفین در اقرارنامه خود با تجویز آن برای حضور
گذاشته از حضور رد بکار گردید و باقی کاغذات متعلقه این مقدمه بالمواجهه
وکیلان بملاحظه در آمد ازان واضح شد که رئیس الور در خط خود موسومه صاحب
نگران بهادر شاهجهان آباد موصوله یکم ماه سپتمبر سنه ۱۸۲۹ع بدین گونه می نگارند که
زمینداران موضع پوهری تعلقه پرگنه بانسور علاقه الور بموجب دستور قدیم حق
زمینداری وغیره از دیهات علاقه کهیڑی می یابند از چندی راجه صاحب براه
ناانصافی دادن حق شان موقوف ساختند و راجه شیوناتهه سنگه بهادر جاگیردار
کوت جواب آن در خط نوزدهم سپتمبر سنه الیه چنان می نویسند که زمینداران موضع
پوهری حق زمینداری که بیان می کنند کدام چیز را حق می خواهند حالا هنگامه
نواب میرخان نیست که کسے زبردستی نماید بفضل الهی مالک ملک صاحبان عالیشان
هستند در علاقه غیرے دخل دیگرے گنجایش ندارد ظاهرا پرگنه نارنول در
تصرف نواب فیض محمد خان بهادر مقرر است زمینداران پرگنه بتیسی علاقه جیپور
هم همین طور از دیهات پرگنه نارنول لٹهه می خواستند و حق زمینداری بیان
میکردند موقوف نموده یک حبه نمی دهند و پیشتر نواب نجابت علیخان و احمد بخش
خان مرحوم از کانوند و لوهارو بابت لٹهه از پرگنه سنگهانه و نرهر تکرار
میداشتند آن هم در عهد صاحب کلان مسٹر مٹکاف صاحب بهادر موقوف
شده و چند پرگنات عنایات سرکار بسرداران مقرر اند کسے جا هم رسم لٹهه
نیست چون با وجود تاکیدات متواتره مدعیان حاضر نه آمدند و از اظهار زبانی

पोहरी
बानसूर
नारनोल
बत्तीसी
कानोड़
लुहारू
सिंघाना
नरहर

وکیل الور بدریافت آمد کہ حق زمینداری مذکور از قبل اگہی است از آنجا کہ اگہہ
وراکہی وغیرہ ابواب بعوض خدمت حفاظت بودند و از ہنگام عملداری سرکار
انگریزی آن خدمت کہ عوض آن زبردستان از زیردستان می گرفتند
باقی نماند یعنی ہمہ ہا در ظل حفاظت سرکار انگریزی در آمدند و درین باب
یکے محتاج دیگرے نماند پس درحالیکہ آن خدمت باقی نماند عوض آن کجا
ماند نظر بران دعوی زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ بر زمینداران
دیہات علاقہ کوٹ پوتلی باطل و ناجائز متصور شدہ —

لہذا حکم شد کہ

زمینداران موضع بوٹیری وغیرہ علاقہ الور از دعوی خود را دست بردار
شوند و این فیصلہ را بہر صورت مستحکم دانستہ زنہار از زمینداران دیہات
کوٹ پوتلی مزاحمت نسازند و یک یک نقل روبکار ہذا برائے اطلاع بوکیل
طرفین دادہ شد —

[دستخط مارٹین ایک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ]

کہیتڑی مین بندوبست کیواسطے رام ناتھ بیروہت متعین ہوا تہا او سی
زمانہ مین برگڈ شیخاواٹی مین کمی ہوئی میجر تہارسبی صاحب کی رائے مین
دو رسالہ سواران و دو اسپی توپین ایک پلٹن پیادگان اور دو دیگر
توپین انتظام شیخاواٹی کیواسطے کافی متصور ہو کر باقی فوج کی تخفیف ہوئی
اس سے ناپسندیدہ فوج خرچ بہی بذریعہ روبکار موقوف ہوا —

نمبر ۲۳ روبکار کچہری ایجنسی راج سوائی جے پور اجلاسی میجر تہارسبی صاحب

بہادر ایجنٹ راج موصوف مورخہ ۱۵- اگست ۱۸۲۳ء بمقام ہنسی
سنہ ۱۸۱۶ء مین کرنل الکیس صاحب بہادر کے روبرو شیخاواٹی کے بندوبست
کیواسطے جہونجہونون کے سوارون کے خرچ کی بابت لینا فوج خرچ کا شیخاواٹی
کے سردارون سے مقرر ہوا تہا اب تک جاری رہا اور سردارون کو یہہ
امید رہتی کہ کچہہ عرصہ بعد یہہ فوج خرچ معاف ہو جاوے گا اور دہاڑے
وغیرہ فساد ویسے بندوبستی جو شیخاواٹی مین پیشتر تہی ویسی نہ رہی اور شیخاواٹی
کے سردارون کی اتنی پیداواری نہین کہ بغیر تکلیف اور دقت کے فوج
خرچ اون سے ادا ہو اور بمقام دہلی صاحب کلان بہادر کرنل جان
سدرلینڈ صاحب کے زبانی سے لاٹہہ صاحب بہادر کی خدمت مین معلوم
کرایا گیا اور لاٹہہ صاحب بہادر نے معاف ہونا فوج خرچ شیخاواٹی کا
منظور فرمایا سو اب سنہ ۱۸۴۱ء کے سال سے نہین دینا پڑیگا مگر اب ایسا ضرور ہے
کہ جہونجہونون واٹی کے سب سردارون کی صلاح سے فوجداری کا بندوبست
چہپری بہارہ و کہوجون کا اچہی طرح ہو جاوے اور جہان شراکت کے مکان
لائق تہانہ کے ہین وہان تہانجات مقرر ہو جاوین اور وہان کا خرچ شرکا
آمدنی سے دیا جاوے ـ

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی ایک ایک پرت شیخاواٹی کے سب سردارون کے پاس
واسطے اطلاع کے بہیج جاوے اور یہہ بہی لکہا جاوے کہ سیکر و کہیتڑی و
جہونجہونون واٹی کے سردار فوج خرچ کے سبب سے زمیندارون سے حاصل

لیتے تہے سو زیادہ لینا موقوف کرین اور ایسا بندوبست کرین کہ کچھہ وہ ڑاوالی
دونگہ و فساد و ابتری ہونے نپادے اور رعیت امن مین رہے تاکہ یہہ تجویز
بحال رہی تہی بہادون بدی ۵ - سمت ۱۹
رام ناتہہ پروہت کی کہیتڑی کے کاہتہون سے نااتفاقی ہوگئی اوسکے بعد
جو تدبیرین میجر تہورسبی صاحب نے کین اون پر راجہ نے مطلق عمل نہ کیا
رام ناتہہ سے کہیتڑی کے لوگ ناخوش تہے اوسکو وہان بہ زبردستی رکہا گیا
اسواسطے اکثر نزاع ہوا اور وقتاً فوقتاً اوسکی مدد کیواسطے برگڈ شیخاواٹی
کے بہیجنے کی ضرورت ہوتی رہی ۱۸ - جنوری ۱۸۴۳ع کو راجہ شیو ناتہہ سنگہ کا
بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور ریاست کی بدنصیبی سے رئیس کی صغیرسنی اور
ماجی کی مختاری کا ایک اور زمانہ ہوا راجہ شیو ناتہہ سنگہ کی رانی کو ایام حمل
پورے ہوگئے تہے چونکہ بصورت نہونے مذکر وارث کے کوٹ پوتلی کی جاگیر
پہر سرکار مین ضبط ہوتی میجر تہورسبی صاحب کو لازم آیا کہ برسر موقع پہونچکر
حقیقت تولد سے بخوبی آگہی حاصل کرین انسداد فریب کیواسطے کامل تدبیرین
عمل مین آئین راجہ فتح سنگہ پیدا ہوئی رانیان رام ناتہہ پروہت اور جے پور
کے اختیار کو خارج کرنے کیواسطے آمادہ ہوئین کہیتڑی کے پہاڑون مین جیپور
کی فوج سے کچھہ نہوسکا تب منتظمون کی کمک و حمایت کیواسطے برگڈ شیخاواٹی کی
فوج کو بلایا گیا کہ میجر فورسٹر صاحب کو تندہ کے گہاٹہ مین بہت جوانمردی سے
لڑکر کہیتڑی مین داخل ہوا اگر قلعہ کی فوج لڑتی تو اوسکے پاس مقابلہ کا کچھہ
سامان نہ تہا مگر اونہون نے قلعہ خالی کردیا اور رانی بہٹیانی جی کو کہ بانی فساد تہی

कोटादह

جے پور کو بہیجا گیا وہان وہ مرگئی مگر کچہہ عرصہ بعد رام ناتہہ پروہت کے راناوت جی والدہ راجہ فتح سنگہ سے بہی نا اتفاقی ہو گئی رام ناتہہ کی مدد کیواسطے چار شخصون کی پنچایت مقرر کی گئی راناوت جی نے جہان قابو پہونچا ریاست کی آمدنی لی اور جو قیدین رام ناتہہ نے مقرر کین اون سے بہت ناراض ہوئین پنچایت کہیڑی کی کارروائی بیفائدہ ثابت ہوئی اسواسطے پنچون کو موقوف کر کے صرف رام ناتہہ کو مختار رکہا۔

۱۸۵۱ع مین رام ناتہہ پروہت کا انتقال ہوا اوسوقت سے کہیڑی کے کام مین ابتری آگئی اوسکا بیٹا گنگارام مقرر ہوا مگر اوسکو اپنے باپ کا ساحوصلہ نہ تہا راناوت جی نے اوسکے اخراج کیواسطے فوج جمع کی وہ بہاگ کر جیپور آگیا کہیڑی مین جہوجہار سنگہ کو بہیجا گیا مگر راناوت جی کے سبب سے وہ بہی واپس آیا راناوت جی نے ایک لاکہہ روپیہ جے پور مین داخل کر کے اوسکو برخاست کرایا اور خود مختار ریاست رہی راج جے پور نے نذرانہ لے لیا مگر اپنی طرف سے تہہ کا انکار کیا گنگارام کو پہر بہیجا چاہا سرہنری لارنس صاحب نے ریاست کو زیر باری سے بچانیکیواسطے بذریعہ روبکار راج جے پور کو رحم پر آمادہ کیا اور دقعیہ مشکلات کیواسطے نذرانہ واپس کرایا مہاراجہ صاحب نے قبول کر کے کہیڑی کیواسطے استقل منتظم مقرر کرنیکا اقرار کیا۔

۲۷ نقل روبکار محکمہ ایجنسی دارالخیر اجمیر بہ اجلاس کرنل سرہنری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان واقعہ ۲۰ - اگست ۱۸۵۵ع عرصہ بندرہ روز کا منقضی ہوا کہ اتفاق جانے ہمارے کا مقام کہیڑی مین ہوا اور مرضی ہماری

تہی کہ جیسا ہم نے دربار جے پور مین بھی طامس ہدرلی صاحب کیواسطے جسکو راناوت
جی والدہ رئیس کہتڑی نے اپنے ہان رکہنا کہا تہا خاطرداری ہوا اور بدستور بحالے
ظہور مین آوے لیکن معلوم ہوا کہ دربار جیپور نے اس بات مین کچھہ نہ کیا بلکہ راناوت
جی نے موصی الیہ کو بیدخل مطلق کر دیا اور ہم خود محل مین گئے اور راناوت جی کو
کہ بحجاب پردہ موجود تہی صلاح دی کہ طامس ہدری صاحب کو بدستور انتظام
پر یعنی لعلاقہ مختاری مامور کرین راناوت جی نے صاف انکار کیا کہ ہم ہرگز مقرر
نہین کرینگے آخر بناچاری ہمنے قبول کیا کہ راناوت جی اپنی ریاست مین کسیکو
مامور کرین چنانچہ شیوبخش دہابہائی کا مختار ہونا ٹہیرا ہے ہم نے راناوت جی
سے کہا کہ انتظام اس طور سے ہو کہ دہابہائی بالاستقلال کام کرے اور راناوت
جی علیحدہ رہین اور مداخلت امورات انتظام مین نکرین چنانچہ راناوت جی نے
اس بات کو قبول کیا جو کہ یہہ تجویز جدید جو وقوع مین آئی ہے صرف ہماری رائے
واحد سے بلا مداخلت رائے و تجویز جدید اور کسی کے ہوئی اور راوت رنجیت سنگہ
سے کسیطرح اسمین مداخلت نہ تہی بلکہ رائے راناوت جی کے مطابق رائے ہماری
کے واسطے تفویض کار طامس ہدرلی صاحب کے تہی اور دربار جے پور نے بندوبست
ریاست کہیتڑی کی تجویز پنچایت ہوئی تہی یہہ امر ہماری دانست مین خوب نہ تہا
مقرر ہونا پنچایت کا بجز ازدیاد فساد و زیادہ غبن ہو سکے کی ہماری دانست
مین مفید کسی امر کا نہ تہا مقرر ہونا ایک آدمی کا استقلال سے فی الجملہ باعث
امید بندوبست ہے اسواسطے۔

حکم ہوا کہ

مرسل ہوکر صاحب ممدوح اطلاع مضمون روبکار ہذا دربار جے پور مین فرماوین اور یہہ بہی ہدایت کرین کہ اب راج جے پور بمقدمات ذاتی ریاست کہیتڑی دخل نکرین بلکہ درصورت ضرورت عزو اعانت ریاست موصوفہ ملحوظ رکہین کیونکہ آیندہ کہ اب راناوت جی انتظام کے امر مین بیدخل رہینگے اور مختار بذات خود عمل کریگا اور جوابدہی ہر امر کی بذمہ مختار رہیگی —

مگر اس روبکار اور راج جیپور کے احکام پر ۱۸۵۷ء کے غدر تک کچہہ عملدرآمد نہوا اس زمانہ مین راناوت جی نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور جتنے دیہات اون کے پاس بالاستحقاق تہے اون سے زیادہ دیگر دیہات شامل کرلیے خراج جے پور کا بہت چڑہ گیا ساہوکارون کا قرضہ بہت ہوگیا اور ریاست مین ہرطرح بدنظمی ہوئی اوسوقت جے پور کی فوج نے محالات متعلقہ کہیتڑی پر قناعت نکرکے بعد محاصرہ کے کوٹ پوتلی کو بہی لے لیا اور گورنمنٹ ہندوستان نے اس عمل کو ناپسند کیا اور اوسکے واگذاشت کا حکم دیا آخرکار برضامندی راجہ صاحب و راناوت جی ایک منتظم مقرر کیا گیا مگر راجہ صاحب اور راناوت جی کے درمیان نفاق ہوگیا کہ اوسکے سبب سے بہی کہیتڑی مین بہت نقصان ہوا۔

نمبر ۲۵ نقل کیفیت محکمہ ایجنسی راج جے پور بنام راج موصوف المرقوم ۸ ستمبر ۱۸۵۹ء خریطہ صاحب والا مناقب میجر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجستان درباب واگذاشت پرگنہ کوٹ پوتلی نام نامی مہاراجہ صاحب بہادر ریاج جے پور بحوالہ حکم فیض تعمیم حضور پرنور لارڈ صاحب بہادر دام اقبالہ ورود ہوا اور راج مین

بہیجا گیا اب گنگا دہر پروہت کو راجہ فتح سنگہ رئیس کہیتڑی نے تحصیلدار کوٹ پوتلی مقرر کر کے یہان بہیجا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو ناظم و فوج وغیرہ ملازمان راج جے پور کوٹ پوتلی مین ہین اونکو فوراً برخاست کیجئے اور کارندہ راج سے ورین باب نام اون کے جاوے کہ اپنے تئین کوٹ پوتلی سے برخاست کرین اور کام وہان کا سپرد گنگا دہر مذکور کے کر دین اگر کچہہ عذر جمعبندی وغیرہ کا اسمین ہووے اوسکا انجام یہان سے ہوجاویگا اسمین تامل نکرکے جواب جلد آوے۔

نمبر ۱۱۴ ترجمہ چٹھی میجر جان سی بروک صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ مورخہ مقام جیپور ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ع

آپکا روبکار رقمزدہ ۱۱ - ماہ حال بطلب کیفیت خریطہ راناوت جیصاحبہ کہیتڑی کہ اونہون نے آپ کے نام بہیجا تہا موصول ہوا بجواب اوسکے ملتمس ہون کہ رانی موصوف کے ساتہہ مہاراجہ صاحب اور نوجوان راجہ صاحب کہیتڑی نے بہت بردباری کی ہے۔

موسم سرما مین جب مین کہیتڑی گیا تب راناوت جیصاحبہ نے قریب آٹہہ سو سپاہی آدمی قلعہ پہر ونمین بمراد ارتکاب بدنظمی کہ جس سے اون کے بیٹے راجہ فتح سنگہ کی کہ اوس سے سخت عداوت رکہتے ہین بدنامی ہو جمع کر رکہے تہے اور اوس سے بیشتر اونہون نے خزانہ جواہرات و زیور طلائی وغیرہ موجودہ محل زنانہ واقع قلعہ کو بہی کہیتڑی کو اپنے قبضہ مین لانیکا تہیہ کیا تہا کہ راجہ صاحب نے اون کو اس ارادہ سے باز رکہنے مین کوشش کی۔

رانا دت جی صاحبہ نے بغیر اسکے کہ جو چاہین اپنے ساتھہ لیجاوین قلعہ سے باہر
جانے سے انکار کیا اسطرح وے وہان بمنزلہ قیدی کے تھین اور اون کے
مسلح آدمی بیرونہ مین منتشر ہوگئے

بہت صلاح و مشورت کے بعد راجہ صاحب کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ
رانا دت جی صاحبہ شہر بیجے پور مین رہین اور واسطے حفظ مراتب اور پردہ داری
کے بجز زیور و جواہر قلعہ مین سے جو شے اون کے دلمین آوے لیجاوین مگر کسی
حالت مین بیرونہ نجانے پاوین اور بلا منظوری راجہ صاحب بیجے پور سے کہین
نجانے پاوین راجہ صاحب نے یہہ بھی چاہا کہ اول اون سے حسب قرارداد
اگست [illegible] باقیات جاگیرداد جو اون کے ذمہ ہے طلب کیا جاوے مگر اس
جہت سے کہ ایسے وقت مین کسی حساب کا ہونا داخل زبردستی متصور ہوتا ہے
راجہ صاحب کو فہمایش کیگئی کہ جبتک رانا دت جی صاحبہ بیجے پور مین جاگزین ہوجاوین
اس معاملہ سے درگذر کرین۔

افسوس ہے کہ رانا دت جی صاحبہ نے ایفاء اقرار نہین کیا اور نہ واسطے ایفاء
اپنے اقرار صلح کے رضامند نظر آتی ہین بجاے اسکے کہ مکان مناسب واقع شہر
مین جو کہ پیشتر [illegible] صاحب نے ایک پہلی رانی کیواسطے مقرر کیا تھا اور اون کے
واسطے بھی موجود ہے اونہون نے اپنی سواری شہر سے تھوڑی دور ٹھیرائی
اور ایک ساہوکار کے باغ پر قبضہ کر لیا کہ جناب راجہ صاحب اور اون کے اہل دربار
ایسی معزز رانی کی بود و باش کیواسطے نازیبا سمجھتے ہین نہ تو باقیات واجب الطلب
اپنی جاگیر کا ادا کیا ہے اور نہ مہاراجہ صاحب کی تاکیدات پر کچھہ خیال کیا کہ اسطرح

شرط استقبول سنہ ۱۸۶۱ء اب باطل وکالعدم متصور ہے۔
سواے اسکے رانا وت جی صاحبہ نے اب بہی مجمع کثیر ملازمان بیرونیہ مین کہ
چہوڑا ہے اور نوجوان راجہ صاحب کے انتظام مین خلل پیدا کرنے کی تدبیرین
کرتی ہین مہاراجہ صاحب نہین چاہتے ہین کہ رانا وت جی صاحبہ جیپور سے
چلی جاوین نہ فقط اس لحاظ سے کہ راجہ صاحب سے اقرار کر لیا ہے بلکہ انکی
راے مین بہ مطابقت راے میری اگر اونکو جانیکی اجازت دیجاوے تو
یقین ہے کہ کہیتڑی مین جہان اب سب کام صفائی سے ہو رہا ہے فتنہ و فساد
برپا کرینگی طریقہ مناسب جو مین اونکو تبلاتا رہا ہون یہہ ہے کہ اپنے بیٹے سے
صلح کرین اور اپنی تقدیر پر شاکر رہین مگر افسوس ہے کہ ایسی سینہ زور
اور تند مزاج عورت سی جیسی رانا وت جی صاحبہ بلاشبہہ ہین یہہ امید نہین ہے

نمبر ۲۷ ترجمہ چٹہی جی ایس پی لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بنام لفٹننٹ کرنل جی سی بروک صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور مورخہ مقام آبو ۱۴- اگست سنہ ۱۸۶۳ء۔

ریپورٹ نمبری ۴۸۵ مورخہ ۴ ماہ گذشتہ کہ مین نے برطبق وصول خریطہ راناوت جی صاحبہ کہیتڑی طلب کی تہی وصول ہوئی۔
اس ریپورٹ مین جو کچہہ آپکو مدنظر ہے میرا بہی عین منشا رہی ہے اور اس بات مین جو تدبیرین آپ نے کی ہین مجہکو منظور رہین۔
اپنے مراسلہ اور میرے جواب کا مضمون راناوت جی صاحبہ پر ظاہر کردین۔

نمبر ۲۸ خط کرنل الیٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۶ جون

ईलयट

سنہ ۱۸۶۳ء مقام اجمیر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کھیتڑی
بعد سلام و شوق آنکہ آپکا خط مرقومہ ۲۶-اکتوبر مرسلہ کپتان ایمپنن صاحب
بوصول ہوا مسرور و مبتہج کیا باستماع اس بات کے کہ آپ اپنے ملک کی ترقی
میں بہ تقرر مدارس و تیاری سڑک آمد رفت اندرونی سعی وافر فرماتے ہیں
از بس بہجت و شادمانی حاصل ہوئی ان تدبیروں کا یہی حصول ہے کہ آپکی
رعایا بہت آسودہ حال اور فارغ البال ہوگی اور یقین کریں کہ آپکے اس
طریقہ کی سرکار انگریزی بخوبی قدردانی فرماوینگے۔

نمبر ۲۹ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ مورخہ ۲۲- جنوری سنہ ۱۸۶۶ء مقام اجمیر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگھ صاحب بہادر راجہ کھیتڑی
بعد سلام و شوق بوصول نامہ مودت شمامہ رقمزدہ تاریخ ۵- ماہ حال کی معرفت
کپتان بنین صاحب کے وصول ہوا اور یہ استماع اس امر کے کہ آپ اپنی رعایا
کی بہبودی میں بہت کوشش و پیروی فرماتے ہیں کمال خوشنودی حاصل
ہوئی ہماری سرکار کو ہمیشہ یہی طریقہ بہت پسندیدہ ہے مجھے یقین ہے کہ آپ
اسطرح باستقلال مصروف رہینگے مجھے شک ہے کہ شاید اس سال آپکی
ملاقات سے مسرت حاصل نکرسکوں مگر سرما آیندہ میں شاید اتفاق ملاقات
ہوجاوے اسیطرح مخلص کو ہواخواہ صادق تصور فرماتے رہیں۔

نمبر ۳۰ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

راجپوتانہ مورخہ ۱۱ - جون سنہ ۱۸۷۶ء مقام آبو -

راجہ صاحب شفیق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر والی کھیتڑی

بعد مراسم اشتیاق وسلام کپتان بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ جےپور نے رپورٹ
مشعر حالات انتظام ریاست کھیتڑی ارسال کی میری دانست مین اوس رپورٹ
سے انصرام کاروبار ریاست مین آپکی بڑی نیکنامی منکشف وہویدا ہے بیزایں
اس بات سے کہ آپ نے درباب محاصل اراضی سررشتہ جدید کہ سررشتہ سابق
سے بہت بہتر و برتر ہے جاری کیا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی -
واقعی رعایاے زراعت پیشہ کی اوراسی جہت سے کل مجمع عوام الناس
کی بہبودی وترقی مین محاصل اراضی سال بسال ٹھیکہ دینے سے زیادہ کوئی
امر خلل انداز ومضر نہین ہے اسواسطے اجراے سررشتہ بندوبست بجنسہ نہایت
عاقلانہ ہے بلکہ مخلص کی یہہ صلاح ہے کہ میعاد بندوبست کے دس برس سے
بیس برس تک ایزاد کیجاوے اور معائنہ اس حال سے بہی کہ قرضہ زرگی
ریاست مین بہت کمی ہوگئی اور قرض خواہان ریاست سے کمال وفاداری
عمل مین آئی ودستدار از بس مسرور ہوا اگر وقت آئندہ مین بحسب اتفاق
قرض لینے کی ضرورت درپیش ہوگی تب آپکی دانشمندی کا نتیجہ ظہور مین آویگا
اور انکشاف اس امر کا بہی موجب ابتہاج خاطر خیر طلب ہے کہ فوجداری و
دیوانی کی شایستہ کچہریان ونیز شفاخانہ ومدرسہ جات مقرر ہوے ہین
اور تعمیر سڑک مین بہی تغافل نہین ہے بلکہ مجہکو امید ہے کہ قرضہ ریاست
ادا ہوجانے پر آپ ترقی آمدرفت اشخاص ریاست مین زیادہ روپیہ

صرف کرینگے امید کہ مخلص کو دوست و خیرخواہ اپنا تصور فرماتے رہیں —

(۱۳) نقل رپورٹ کپتان ولیم جول بیٹن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور بخدمت لفٹنٹ کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ محررہ ۱۴ مئی سنہ ۱۸۶۲ع نمبر ۴۲/۱۶

بذریعہ چٹھی نمبری ۵۲۹۹ مورخہ ۹ نومبر سنہ ۱۸۶۱ع میں نے آپ کو راجہ فتح سنگھ صاحب رئیس کہیتڑی کے مستحسن رویہ کی اطلاع دی کہ راجہ صاحب تحصیل علم انگریزی میں بہت کوشش کرتے ہیں اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ واسطے بہتری حکومت اپنے ملک کے سررشتہ قوانین و ضوابط باقاعدہ حسب نمونہ قوانین مروج ملک انگریزی جاری کریں اور باہم قوانین مذکورہ اور عادات رعایائے ریاست کی موافقت پیدا کریں —

حال میں میں نے ملک شیخاواٹی کا دورہ کیا تب کہیتڑی دیکھنے کا اتفاق ہوا راجہ صاحب خود اپنے ملک کی سرحد سے میرے شامل ہوئے اور کوٹ ہوکر اپنی دارالریاست تک ساتھ رہے اسطرح مجھکو اون تہذیب و اصلاحون کا جو میرے دورہ سال گذشتہ کے بعد راجہ صاحب نے کی ہیں بچشم خود معاینہ کرنے کا موقع حاصل ہوا منجملہ اون کے سررشتہ تحصیل مالگذاری بھی ہے سابق میں قطعات ملک ٹھیکہ دارون کو کہ زیادہ تر ساہوکار اور مالدار ہوتی تھی اجارہ دینے کا دستور تھا مگر اب جسطرح میعاد ٹھیکہ جات منقضی ہوتی گئی یہہ طریقہ بھی رفتہ رفتہ موقوف ہوا اور بجائے اوسکے زمیندارون کو ذمہ دار ادائی مال جمع اور اسطرح تشدد و زیادہ ستانی ٹھیکہ داران سے مامون کرکے بندوبست سہ سالہ بطور سرسری کیا گیا مقدار زر لگان اراضی بہت واجبی

نظر آیا سکتا ہے علاقہ بہی علی العموم اس انتظام سے شادان معلوم ہوتے راجہ صاحب نے بیان کیا کہ یہہ تجویز امتحاناً کی گئی ہے اور ارادہ یہہ ہے کہ اگر اسکا حصول اچہا ہوا تو میعاد بندوبست دہ سالہ کر دیجاویگی —

ریاست کہیتڑی کی جمع مشخصہ و نیز مصارف سال حال فرد مسطورہ مین درج ہیں اور اس سے عیان ہے کہ [illegible] جمع حال اور اوس سال کی جمع سے جب راجہ صاحب نے سن تمیز کو پہونچکر انتظام ریاست بہ اختیار خود لیا اور ہنوز پانچ برس نہ گذرے ہین [illegible] زیادہ ہے اور یہہ افزونی جمع باعث تعریف و نیکنامی راجہ صاحب ہے کہ وے بہت ہوشیاری سے انتظام بنا کرتے رہے ہین اور بموجب تفصیل مندرجہ کے خرچ مشخص [illegible] کا ہے اور [illegible] روپیہ اون دیہات کے کہ قرضہ فوجی ریاست کے تن مین لگادئے گئے ہین اسمین شامل ہوکر کل خرچ [illegible] ہوتا ہے کہ آمدنی سے تخمیناً گیارہ ہزار سوائی ہے یہہ کمی چند صیغہ جات کے مصارف کی تخفیف سے جو راجہ صاحب کی تجویز مین ہین رفع ہو جاویگی مثلاً مصارف بردی خانہ تعدادی [illegible] سے امید ہے کہ خبرداری و نگرانی بلا فروگذاشت سے صرف اسی صیغہ مین تین چار ہزار روپیہ کی تخفیف ہو سکتی ہے حساب مصارف ریاست کہیتڑی مین بابت تعلیم و شفاخانہ و سڑک کے تین رقم بالاجتماع تعدادی گیارہ ہزار روپیہ کا نظر آنا موجب خوشنودی ہے مین نہین جانتا کہ ریاستہای واقع اس ملک سے کوئی رئیس بہی اپنے ملک کی آمدنی مین سے واسطے مصارف ایسے صیغہ جات مفید خلایق کے کم سے کم کسیقدر خرچ کا متحمل ہوتا ہو —

بوقت قریب اختتام سنہ ۱۹ء راجہ صاحب کو اون کی ریاست کا اختیار کلی
حاصل ہوا ریاست قریب سوا چار لاکھ روپیہ کے قرضہ سے زیر بار تھی اور
قرضہ زیادہ تر اوس زمانہ مین کہ رئیس حال نابالغ تھے اور اون کی والدہ
رانا وت جی صاحبہ جنکی بد انتظامی کی اطلاع بار بار بذریعہ مراسلات آپکے محکمہ
ہوتی رہی ہے الضرام حکمرانی کرتی تھین لیا گیا تھا راجہ صاحب نے بعد حصول
اختیار معاً اسکے دفعتاً ادائے قرضہ ذمگی ریاست کی تدبیر کی اور اس ارادہ
زر مطلوبہ قرض لینے کیواسطے ستیر ساہوکارون سے داد و ستد کرکے دیہات جمعی
۔۔۔ روپیہ سالانہ بعوض قرضہ نکالدئے کہ اسطرح سوا چار لاکھ روپیہ قرضہ
مین سے ۔۔۔ روپیہ رہگیا ہے کہ وہ مع سود تین برس مین ادا کردیا
جاویگا —

بنظر اون مشکلات کے کہ راجہ صاحب کو باجی رانا وت جی صاحبہ کے چھوڑ جانے
سے پیشتر در پیش تھین کیونکہ باجی صاحبہ خواہان زر کثیر رہتی تھین اور کارو
بار ریاست مین مداخلت بیجا کرتی تھین غور کیا جاوے تو فی الحقیقت راجہ
پنج سنگھ صاحب نے قرضہ کثیر کو بہت جلد ادا کیا ہے اور اون کی اس کامیابی
کا سبب عظیم یہی کہہ سکتے ہین کہ اونہون نے براہ دانائی دست اندازی آمدنی
دیہات متن ساہوکاران سے پرہیز کرکے بجائے محل معمولی زر و سار اجتناب نہ
کیکہ حسب الضرورت خرچ ساہوکارون سے بدعہد ہوجاتے ہین اون لوگون
کو کل مع منحصہ سے متمتع ہونے دیا اسطرح راجہ صاحب نے اعتبار پیدا کیا
ہے اور کسیوقت مین بر پیشی ضرورت انجام دہی کار نیک بہ آسانی قرضہ لے سکتے ہین

معاینہ اس حال سے بہی مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ کہیتڑی مین واسطے تحقیقات
مجرمان اور نیز ایسے مقدمات دیوانی کے جو راجہ صاحب کے علاقہ مین واپر ہوا
ایک کچہری عدالت مقرر ہے اور ایک ہندوستانی اہلکار کہ ہمارے ملکو نمین سے
کہین کا رہنے والا اور ذی ہوش ہے اس کچہری کا اہتمام کرتا ہے اور فیصلہ
مقدمات مین ہمارے قوانین مجموعہ فوجداری و دیوانی رہنما سمجھے جاتے ہین
مگر مقدمات سنگین کی تحقیقات و فیصلہ خود راجہ صاحب کرتے ہین مجھکو اس سے
بہت خوشی ہوئی کہ راجہ صاحب نے انصرام کار کیواسطے اوقات مناسب مقرر
کر رکہے ہین اور اوسکے بموجب عمل کرتے ہین اور وقت فرصت کو مطالعہ
انگریزی مین صرف کرتے ہین اون کے پاس بڑا کتب خانہ معتبر کتابونکا تحصیل
علم کیواسطے ذریعہ کافی ہے موجود ہے علی الخصوص علم طبعی پر اون کی توجہ ہے
اور مطالعہ علم تشریح اور طبابت کا بہت شوق ہے ۔

اونہون نے شہر کہیتڑی خاص مین دواخانہ اور شفاخانہ خیراتی مقرر کیا ہے
کہ مین نے بہمراہی راجہ صاحب معاینہ کیا شفاخانہ مین چہ مریض اندرونی موجود
تہے ان مین سے ایک کے ناسور پر سب اسسٹنٹ سرجن عمل جراحی کرتا تہا اور
مجھکو کمال تعجب ہوا کہ راجہ صاحب بہی ہنرمندی اور ضبط دل سے اوسکی امداد
کرتے تہے اور دواخانہ مین بہی مریضون کی آمد رفت بہت ہے باشندگان دیہات
گرد نواح و سکنا شہر کہیتڑی بامید حصول شفا بجماعہ کثیر فراہم ہوتے ہین ان
مقامات کو مقرر ہوئے برس روز سے کچہہ زیادہ عرصہ ہوا ہے راجہ صاحب
رپورٹ ششماہی اول مراسلہ سب اسسٹنٹ سرجن مجھکو دکہلائی تہی اور اب

براہ مہربانی میرے پاس بھیجی کہ رپورٹ مذکورہ کو مع نقشہ جات مخطوطہ نقشہ
ہذا ارسال کرتا ہون اور مجہکو امید ہے کہ ملاحظہ رپورٹ سے بدریافت امر
کے کہ رئیس مثل راجہ صاحب کہیتڑی کے انصرام ایسے امور پسندیدہ پر
توجہ کرتے ہے رفاہ خلائق ہوتی ہے آپ بہت خوش ہون گے شفاخانہ و
ڈاکخانہ کی فوائد رسانی کا حال بلحاظ آبادی قصبہ کہیتڑی کہ بموجب نقشہ خانہ
شماری خال وہانکی ہزار باشندون سے زیادہ نہین ہو خود نقشہ جات سے معلوم ہو جائیگا
علاوہ صیغہ جات بالا کے راجہ صاحب نے تعلیم خلائق مین تغافل نہین کیا ہے اور
کہیتڑی و کوٹ مین مدرسہ جات ہندوستانی مقرر کئے ہین مدرسہ کہیتڑی مین ہر روزہ
آنے والے نوہ طالب علم ہین اور سنسکرت و ہندی و اُردو اور بعض بعض انگریزی بھی
پڑہتے ہین اور کوٹ مین سنسکرت ہندی اور اُردو کی جماعتین ہین اور
قریب اسی طالب علم روزمرہ آتے ہین مین نے ہر دو جگہہ کے طالب علمون کا
امتحان لیا اور اس قلیل عرصہ مین کہ جب سے وے پڑہتے ہین البتہ بہت ترقی
کی ہے مدرسہ کہیتڑی مین راجہ صاحب ہر ہفتہ بلا فروگذاشت جاتے ہین اور
اور طلباء کا امتحان لیتے ہین چونکہ اونکو اپنی طبیعت سے شوق ہے بلاشبہہ
مدرسہ جاری رہے گا اور ترقی پاوے گا اور راجہ صاحب نے مجھسے ایسا
بھی کہا کہ عند الحصول موقع و ذریعہ چندہ دیگر مردانہ و نیز زنانہ مدرسہ جات
مقرر کرینگے۔

تین چار برس قبل قرب و جوار کہیتڑی مین گاڑیون کا گذر بالکل گذر تھا
صرف ایک راستہ جانب شمال مشرق سے کہیتڑی مین گاڑی جا سکتی تھی

شمالی و جنوبی سمتین بالکل بند تهین قریب پندره میل تک راسته پہاڑ پر ایسا دشوار گذار تها که مسافر پیاده اور بنگاوان بڑی بار بمشکل اور دقت سے گذر سکتے تہے اب وہان بہت اچہی سڑک سولہ فیٹ عریض جسپر گاڑی بآرام چلی جاوے تیار ہو گئی ہے اور اسی طرح جنوب کیطرف سے تجارت جاری ہو

بندوبست پولیس بہی قابل اطمینان ہے البته راجه صاحب کے انتظام مین یہه امر سد راه ہے که اون کے ملک کے حصه عظیم مین مفسد و سرکش مینه اور راجپوت که کل کم و بیش عادی غارتگری هین آباد هین مگر راجه صاحب باہر حدود اپنے علاقه کے امن و عافیت رکہتے هین و باستقلال تمام جد و جهد کرتے هین اگر گرد و نواح کے راجپوت رئیس علاقه تہجا دائی کی بہی اسیطرح کوشش کرین تو ہمکو امید ہو سکتی ہے که ڈکیتی و دیگر جرائم اس ملک کا جلد انسداد ہو جاوے —

الغرض راجه فتح سنگه صاحب ذاتی ذہین و ہوشیار هین اور اپنی ترقی کا اور اپنے ملک پر عادلانه حکومت کرنے کا فکر رکہتے هین اونکو اوایل سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت و صلاح لینے کی عادت ہے اور معتقد هین که اونکی عافیت اور اونکے ملک کی بہتری سرکار انگریزی کی امداد و پناه پر که اوقات مختلفه پر اونکو ملتی رہی ہے منحصر ہے امید که چند اصلاحین جو اونہون نے کی هین انکا ثمره بہ وقت حاصل ہوگا اگرچه ریاست کی قدیم اہلکارون کو تبدیلی اور نو طرز یان بمقتضا خاصه طبعی پسند نہین هین اور اونکی یہه خواہش ہے که کاروبار ریاست جسطرح پیشتر گذشته سے ہوتا رہا ہے اوسی طرح ہو مگر راجه صاحب کو بہت استقلال ہے اور

اونکا قطعی ارادہ ہے کہ ترقی و اصلاح کی تدبیرات کو ضرور عمل مین لاوین اور جو کچھہ اونھون نے ذکر کیا ہے اوسکے دیکھنے سے امید ہو سکتی ہے کہ اسیطرحالک سب کچھہ کرینگے مجھے امید ہے کہ حالات ریاست کپتہری کی یہہ مختصر کیفیت آپکو پسند ہوگی اور یقین ہے کہ اگر آپ چند سطرین خوشنودی کی طرف راجہ صاحب کو لکہینگے تو اونکو بہت خوشی حاصل ہوگی امید ہے کہ آپکی راے مین بھی باتفاق راے میرے راجہ صاحب مستوجب استعانت و جرأت دہی ہین۔

نمبر ۳۲۲ ترجمہ چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب اونریبل ولیم سیور صاحب بہادر سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک غیر بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نمبری ۵۹۵ مورخہ مقام شملہ ۲۱ جولائی ۱۸۶۶ء۔

آپکی چٹھی نمبری ۱۵۴ مورخہ ۱۱ جون مع رپورٹ کپتان بینن صاحب متضمن اینکہ راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتری نے اپنے ممالک کا بہت عمدہ انتظام کیا ہے وصول ہوئے اور مین نے چٹھی و رپورٹ مذکورہ جناب نواب معلی القاب گورنر جنرل صاحب بہادر و اراکین کونسل کے اجلاس مین پیش کی۔

جناب نواب ممدوح و اصحاب کونسل کو ملاحظہ کیفیت کپتان بینن صاحب سے کمال خوشی حاصل ہوئی کل رپورٹ راجہ صاحب کی عاقلانہ تدبیر اور اون کی تمناے دلی ترقی انتظام ریاست کی شہادت دیتی ہے۔

علی الخصوص اس امر سے کہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بندوبست مالگذاری تین برس کیواسطے منضبط کیا ہے اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ اگر مفید ہوا تو

میعاد بندوبست مین دس برس دیگر زیاده کیے جاوینگے جناب ممدوح والمناقب
بالے الوش مین راجہ صاحب کی بڑی نیکنامی ہے کہ مصارف سالانہ مین مبلغ
گیارہ ہزار روپیہ مد تعلیم خلایق و شفاخانہ و تعمیر سڑک خرچ ہوتا ہے اور شوق
ذاتی راجہ صاحب کا ترقی صیغہ جات مذکورہ مین قابل تحسین و آفرین ہے۔
جناب ممدوح والمناقب و اصحاب کونسل کی یاد مین کسی ہندوستانی ریاست
کے انتظام کی ایسی کیفیت جو رپورٹ حال مشعر انتظام کہیتڑی سے زیادہ اعزاز
و نیکنامی نمایان کرتے ہو ملاحظہ سے نہین گذری ہے۔
اسواسطے جناب محتشم الیہ نے باجلاس کونسل ایک خط بنام راجہ صاحب لکھنے
کا حکم نافذ فرمایا ہے چاہیئے کہ آپ خط مذکور راجہ فتح سنگہ صاحب کو دینے کیواسطے
مہاراجہ صاحب جے پور کے پاس بھیجدین اور جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر و اصحاب کونسل نے مہاراجہ صاحب کو بھی چند کلمات مفید مطلب تحریر
فرمائے ہین۔
آپکو چاہیئے کہ صاحبان پولیٹکل ایجنٹ ماتحت اپنے کو ہدایت کرین اور جب
موقع ہو خود بھی کوتاہی نکرین کہ رؤسا و امرا راجپوتانہ سے طریقہ محتشم
راجہ صاحب کہیتڑی کی نقل کرائی جاوے اور اون کی خاطرون پر منقوش
کرین کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب و اصحاب کونسل کی عین تمنا یہ ہے
کہ اس افضل نمونہ پر بکوشش تمام عمل کرتے ہین۔
نمبر ۲۳ خط جناب صاحب سیکرٹری بہادر بنام راجہ صاحب۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالےٰ

حسب الحکم نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر ممالک ہند باجلاس کونسل آن مہربان را اطلاع میرود کہ بندگان نواب صاحب ممدوح از صاحب ایجنٹ خود شنیدند راجپوتانہ تحریری مشتمل برکوائف انتظام مشفق در ریاست خویش یافتند بلاحظہ آن کمال خوشنودی حضرت ایشان گردید بدرستی پرست ارتجاع شد کہ آن مہربان را بیاگاہم کہ ظہور مساعی آن مشفق بتقدیم انتظام واجب وجملہ در امور مالی و بزور جہد و کوشش در اینکہ قرضہ ریاست زود مسدودی گردد موجب تحسین و عزت آن مہربان است و بخصوص شوارع وشفاخانہا کہ بعہد آن مہربان بزر کثیر وا دبل ذات خود در ترقی گرفتن وسود مند بودن آنہا توجہ و ہمت بلیغ برگماشتہ اند ہر آئینہ اینگونہ حسن انتظام ریاست خاصۃً قابل تحسین است وبندگان نواب صاحب مسبوق بالمدح باجلاس کونسل بالیقین کامل است کہ آن مہربان بکار بستن اینگونہ تدابیر در سرسبزی رعایائے خود باتوجہ تام والنجاح مرام مصروف خواہند بود و نیز جناب ممدوح را امید است کہ بربنائے حسن انتظام آن مہربان جم غفیر از رؤسائے راجپوتانہ پیرو باشند وخاص خواہش سرکار با وقار انگریزی ہم ہمین است زیادہ چہ برطراز د۔

نمبر ۲۳ تقریر جناب نواب معلی القاب سرجان لارنس صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند بدربار اعظم واقع آگرہ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۸۶۶ع۔

اے مہاراجگان وراجگان وسرداران ۔ آپ سب صاحبان کو آج اپنے روبرو جمع ہوا دیکھکر مین کمال محظوظ ہوں اور اس امر وف شہر مین کہ

عالیشان عمارت تاج گنج سے اور سب سے زیادہ اس جہت سے کہ زمانہ سابق
مین سلطنت شاہنشاہ اعظم کا جسکے نام سے اکبرآباد نام پایا ہے پایہ تخت تہا
نامور ہے آپ کے آنے پہ مبارکباد دیتا ہون آپ کا اور میرا آپس مین ملنا
بہت اچہا ہے میرے واسطے اسطرح مفید ہے کہ جناب ملکہ معظمہ نامور اور
آفاق فرمان روائے انگلستان و ہندوستان کا ویسرائے ہوکر مجہکو چاہیے
کہ اتنے روسا اہل رتبہ و نامی گرامی سے ملاقات کرون اور واقفیت پیدا
کرون اور آپکو اسواسطے مناسب ہے کہ مجہسے روبرو گفتگو کرسکو اور
درباب انتظام اپنے ممالک کے جو کچہہ میرے مدنظر و خواہش مین ہین سماعت کرو
براہ دانشوری اور راستی سے حکومت کرنیکا فن بہت مشکل ہے اور صرف بذریعہ
فکر و خیال و محنت کامل ہوسکتا ہے ہندوستان کے شاہون اور رئیسون مین
ایسے بہت کم ہین جو ضروری اوصاف سے ہی موصوف ہون کیونکہ اونہون
نے اپنی آغاز جوانی مین سیکہنے اور پڑہنے اور تجربہ کاری مین خبرداری نہین
کی اور نہ اونہون نے اپنے اخلاق کو کہ اونکے بعد مسند نشین ہونے والے تہے
اچہی طرح بڑہایا اور خبرداری سے تربیت کی اسی سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے
کہ رئیس کے گذر جانے پر اوسکو بطور نیک و عقیل حاکم کے یاد نہین کرتے دولتمند
آدمی جبتک زندہ رہتے ہین اون کے خیر خواہ اور تابعدار ایسی خوبیون کی
بابت کہ وے مطلق نہین رکہتے اون کی تعریف کیا کرتے ہین مگر فقط اوسیوقت جب
اونکی حیات منقضی ہو اصلی حال کہا جاتا ہے کہ ایسے آدمیون کی کل ناموری
مین سے جو کہ وے پیدا کرسکین فقط وہ ہے جو بہ اعتبار حکومت عادلانہ

و ہنر سخاوت کے حاصل ہو تو قابل تعریف ہو سکتے ہین لٹیرے سندہ اور بہادرون
کا نام فراموش ہو جاتا ہے گو دانشمند اور نیکسار طبیعت شخص زندہ رہتے ہین ایام
جنگ و جدل ہندوستان سے گزر گئے اور اب یہ ہے کہ پھر کبھی نہ آوینگے مگر
شاید ہمارے حاضرین مین سے بعض کو ہندوستان کا وہ زمانہ یاد ہوگا اور
بہتون نے اوسوقت کا حال سنا ہوگا کہ جب غارتگرون اور قاتلون کے ہاتھ
سے حاکمون کے محل اور زمیندارون کے جھونپڑے بلکہ ہندو و مسلمانون کی
پرستش گاہین با امن نہ تھین اوس زمانہ مین کل ممالک صورت تباہی و
موقع مصیبت زدگی ہو رہی تھی اور ولایت کے خطہ جات وسیع پر کسی ایک
گانون مین بمشکل تمام ایک چراغ کی روشنی نظر آتی تھی مگر حکومت انگریزی واقع
ہندوستان نے اس بدنظمی کا انسداد کر دیا ہے اب ملک ویران و بیابان
مسکن حیوانات خونخوار نہین رہا ہے اور وسعت عظیم پر دیہات آبادان اور
زراعت مالامال پھیلی ہوئی ہین کل باشندگان بامن و عافیت تمام زیر سایہ
سرکار انگریزی رہتے ہین ـ

مگر باوصف اسکے کہ حصہ عظیم ہندوستان کی بلا شبہہ یہی صورت ہے اگر حصص
متفرق کا حال بغور و تامل تحقیق کرتے ہین تو بوجہ اسکے کہ اب بھی ظلم و تشدد و بکثرت
تمام ہوتا ہے اور اکثر جرائم بلا سزا رسانی رہجاتے ہین اور کچھ دریافت نہین
ہوتا پس لازم ہے کہ جسطرح سرکار انگریزی تمہارے ممالک کو تشدد بیرونی سے
محفوظ و مامون رکھتی ہے اسیطرح تم بھی رعایا کو رکھو اور یہ امر بجز حکام مالک
ملک دوسرے سے انصرام نہین پا سکتا ہے اور اون سے بھی صرف اوسی حالت مین

کہ اگر ہمیشہ خبرگیری و نگرانی کرتے رہین عیش و عشرت کے واسطے اونکو بہت وقت ہے بلکہ بعض کو اوس سے بہی زیادہ فرصت ہے اور بسبب نہونے کسی صورت دلچسپی کے درماندہ و حیران ہوجاتے ہین ہمدران حال بعض کی یہہ مشکل ہے کہ اپنے ہمسایون سے فساد اور اپنے ماتحت امیرون سے نزاع و تکرار اور اوس سے زیادہ بیوجہہ اور لاحاصل مصروفیت مین تضیع اوقات کرتے ہین اگر کوئی رئیس اپنے فرض واجب اور خبرگیری ریاست مین غافل رہے تو اونکو یہہ توقع کسطرح ہوسکتی ہے کہ اوسکا دیوان بجاے اوسکے بطرز مناسب کام انجام دیگا حسن انتظام کیواسطے قوانین پسندیدہ اور اہلکاران چیدہ زیر نگرانی متواتر نہایت ضروری ہین اور اسیطرح عملہ پولیس مستعد و کارگذار اور سررشتہ واجب ایصال مالگذاری بہی ضرور ہے تاکہ رعایا با امن و فراغت سے رہ سکین اور اپنی محنت کے ثمرہ سے متمتع ہوسکین واسطے تربیت لوگون کے مدرسہ جات اور واسطے معالجہ بیمارون کے شفاخانہ جات بہی مقرر کئے جاوین شاید بعض رئیس مقروض ہین اور جو طریقہ مین نے بتلا ہے بموجب اوسکے عمل کرنا اونکو محال ہوگا مگر دیگر رئیسون کی آمدنی بہت ہے مین سب سے یہہ چاہتا ہون کہ ہر ایک حاکم حسب مقدور اپنے عمل کرے تم مین سے بعض آپس مین بلا انتفی کیواسطے بحث و تکرار کرتے ہو اور اپنے رتبہ و درجہ سے رنجیدہ ہوتے ہو لیکن اگر سب اس بات مین کوشش کرتے کہ دیکہین اپنے ملک کی حکومت نہایت انصاف و عاقلانہ طریقہ سے کون کرتا ہے تو کتنا مفید ہوتا اور آپس مین اونکو مقابلہ کی بہت گنجایش ہوتی۔

भोपाल
जावरा
सीतामौ

سرکار انگریزی فقط اوسی رئیس کی سب سے زیادہ عزت کریگی جو انسداد
جرائم اور ترقی حالات مین سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے اسی دربار
مین ایسے رئیس بھی ہین جنہون نے اسطرح نیکنامی پیدا کی ہے اور مین
مہاراجہ صاحب سیندھیہ اور بیگم صاحبہ بھوپال کا نام لیتا ہون نواب محمد [illegible]
خان مرحوم والی جاورہ کے انتقال سے مجھکو ازبس رنج و قلق ہوا ہے
کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہ دانشمند و سخی حاکم تھا راجہ سیتامئو واقع
مالوہ بعمر نود برس ہے تاہم کہتے ہین کہ وہ اپنے ملک کا بہت اچھا انتظام
کرتا ہے - راجہ صاحب کہیتڑی علاقہ جیپور کا بظہور حسن انتظامی ریاست
برادا گہی خاص و عام باجرائے تحریرات باضابطہ اعزاز و اکرام کیا گیا
ہے جب مین کسی رئیس کے طریقہ مستحسن و لیاقت کا حال سنتا ہون تو بہت
خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے اوصاف کو مشہور کرکے کوشش کرتا ہون
کہ دیگر حکام کو بھی اوسکے طریقہ کے بموجب کاربند ہونے کی جرات و ترغیب
دیجاوے زمانہ سابق کے شاہان و روسا کو اپنے ملک مین راستے
جاری کرنے کا کچھ خیال نہ تھا وے اکثر مقامات دشوار گذار اور عنقریب
ناقابل رسائی پر رہتے تھے اور اوسکے محلون کے گرد ہر طرح کی فصیل اور
شہر پناہ اور دیگر ذریعہ محافظت بنائی جاتے تھے کہ اون مین سے باہر
نکلنے کو بہت بہت کم ہوتی تھی اور اگر کہین جاتے تھے تو سپاہی و دیگر
ہمراہیان مسلح کا انبوہ ساتھ ہوتا تھا اور سیر عجائبات دیگر ممالک کا اونکے
خاطر بگمان بھی نہین ہوا تھا اور اگر کبھی ہوتا تو محض غیر ممکن متصور ہوکر

موقوف رہتا اب روساے ہندوستان اپنے ممالک سے فاصلہ دور دراز
پر جاتے جس مقام پر جاتے ہین کچھ تامل نہین کرتے اور بعض رئیس ایسے عقلمند
اور دور اندیش ہوگئے ہین کہ اپنے ملک کے طول و عرض وطول مین سڑک
تیار کرنے پر رضامند ہین اور بعض نے ایسے کام مین سال بسال زرکثیر
خرچ کیا ہے مجھے امید ہے کہ دیگر رئیس بھی اون کے نمونہ کے موجب
کاربند رہین —

سنہ ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے علاوہ مضمون پوسٹ
۱۴ - مئی سنہ ۱۸۶۶ء کے لکھا ہے کہ باوصف بدنظمی وابتری حالات شیخاوالی
کے کھیتڑی کے علاقہ مین بہت امن ہے اور وہان کا حال شیخاوالی کی
دیگر ریاستون سے بالکل مختلف ہے رئیس کی مستقل مزاجی بخلاف اہلکاران
قدیم کہ نوطرزی کے مخالف ہین تحسین و آفرین کے لایق ہے صاحب سکرٹری
گورنمنٹ کا خریطہ جو مہاراجہ صاحب جے پور کی معرفت دیا گیا اوس سے رئیس
بہت خوش ہوا ہے راجہ فتح سنگہ نے سنگھانہ مین بھی مدرسہ جاری کیا ہے
اور بعض اجناس تجارت پر بنظر ایزادی تجارت محصول معاف کیا ہے اور
نے علاقہ کوٹ پوتلی کے مفسد ٹھاکرون کو جنہون نے شورش کر رکھی تھی صفا
کرلیا ہے اور وارداتون کا انتظام کردیا ہے اگر فتح سنگہ کا یہی طریقہ جاری
رہے تو غالب ہے کہ زمانہ بدانتظامی راناوت جی صاحبہ کا بخوبی عوض ہوجاے
گا —

सिंघाना

سنہ ۱۸۶۷ء مین کھیتڑی کی آمدنی سے لکھہ [illegible] کی ہوئی یہہ کسی قدر

سالگذشتہ کی آمدنی سے زیادہ ہے مگر جیسی بحالت عدم مخالفت موسم
ہوتی ویسی نہیں ہوئی ایصال مالگذاری کہتیری کی برابر اور کہیں جگہ
غیر تحقیق وہ مشکل نہیں ہے سرزمین ریگستانی بوقدرتی خواص مخصوص
شیخاواتی سے آبپاشی عنقریب غیر ممکن ہے اس سبب سے پیداوار
زراعت زیادہ تر بارش کی کمی وبیشی پر موقوف ہوتی ہے اور زمینداران
کی آمدنی بالکل فصل خریف سے ہوتی ہے یہہ سال زمینداروں کے حق
میں بخصوصیت ناقص ہوا ہے علاوہ اسکے کہ عین ضرورت کے وقت میں
بارش کی قلت رہی عین فصل کی تیاری کے وقت ژالہ زدگی سے نقصان
ہوا اگر رئیس قابل تحسین فیاضی سے دستگیری نکرتا تو آفتوں سے رعایا
تباہ ہوجاتی اور یہہ نتیجہ رئیس کے نقصان کثیر گوارا کرنے سے ہوا ہے کہ تمام
ہر ایک رئیس ایسا نکرسکے جمعبندی میں دس فیصدی کی بلکہ بعض جابہ
پندرہ فیصدی کی کمی کی گئی اور زمیندار اور کاشتکاروں کی اس تخفیف
جمع سے بمقدار واجب متمتع ہونے میں کوشش کی گئی اسطرح تمامے
معاف ہوا اگر یہہ نہوتا تو بے لکھہ صفت جمع ہوجاتی ۔ یہہ مصیبت
کم نہوئی تھی اور ایسے وقت میں حاکم کی تمیز اور لیاقت انتظام کا امتحان
ہوتا ہے چنانچہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے کمال دانشوری وفیاضی سے
عمل کیا کہ اس سے وے لائق تحسین وآفرین ہیں اور یہہ اون تدبیروں
پر اور اضافہ ہے جن سے وے اپنی رعایا کے نزدیک عزیز ہوئے
اور جو انکی ریاست اور رعایا کے حق میں بہت مفید ہوئی ہے ریاستکا

ریاست کا خرچ سے لکہہ عمالہ روپیہ ہوا ہے سال گزشتہ مین سے لکہہ روپیہ تہا
اسمین ال کہہ روپیہ کی تخفیف ہوئی ہے -

اضافہ خرچ مین بڑی رقمین صیغہ جات مفید عام مثل رشتہ تعلیم و حفظان صحت
و تعمیرات مفید عام کی بقدر روپیہ مین سال گذشتہ مین روپیہ خرچ ہوئے
ہین با وصف اس عاقلانہ فیاضی مصارف مفید کامون کے جہان برادو جہت
ممکن تہا خرچ مین تخفیف بہی کی گئی صرف کوہیار مین خوش انتظامی سے
روپیہ کی کمی ہوئی اور کل رشتہ جات ریاست مین بہت کفایت اور
دور اندیشی سے عمل ہوا انتظام پولیس کا بہت مستعدی سے ہے کل
جمعیت پولیس مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے ۱۰۵ سوار ۱۹۳ پیادہ میزان
۲۹۹ کس ہین -

صدر کہیتڑی مین ہی اوسکی جمعیتین جابجا بحسب ضرورت موقع تقسیم ہو رہی
ہین اوسکی کارگذاری کی بہترین دلیل یہہ ہے کہ کہیتڑی و کوٹ پوتلی کے
مینون مین ارتکاب جرایم کے جو سابقًا بکثرت ہوتا تہا کمی ہوئی ہے ڈکیتی
وغیرہ جرایم کے اس سال مین بہت کمی ہوئی ہے اگر شیخاوائی کے دیگر رئیس
بہی ایسی ہی کوشش کرین تو غالب ہے کہ تہوڑے عرصہ مین بالکل وارداتین
بند ہوجاوین -

اس سال مین رئیس نے دو مدرسہ جات ایک انگریزی کا کوٹ پوتلی مین
اور ایک ہندی کا چڑاوہ مین مقرر کئے ہین اب پانچ مدرسہ جات ہین
اون مین ۳۰۲ طالب علم ہین و سے انگریزی و فارسی و اردو و سنسکرت

پڑہتے ہین اور کتب مروجہ مدارس ممالک مغربی و شمالی کی پڑہائی جاتی ہین
ان ممالک مین اجراے تعلیم مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین اون کے دفعیہ کی
ہر ایک تدبیر کی گئی ہے وظیفہ طلبا اور انعام امتحان خود رئیس کی موجودگی
مین دیے جاتے ہین اور مدارس ریاست کے عہدون پر ذکر کیے جاتے ہین چنانچہ
پانچ طالب علم مدرسہ کے اسطرح نوکر ہوے ہین تعلیم نسوان بہی جاری ہی مگر
ناصر چہمین کوشش کرتا ہے کہ برہمنان وغیرہ کا تعصب جو اس بات مین
ہے رفع ہو کچہری کے شفاخانہ جات رونق پر ہین اور اطراف سے جو لوگ
آتے ہین اونکو آرام ملتا ہے اس سال کے ہیضہ مین تقسیم ادویات و معالجہ
مریضان مین اون سے بہت فایدہ پہونچا ہے ایسا عمدہ انتظام ہوا اور
تدبیرات حفظان صحت ایسی کارگر ہوئین کہ بیس فیصدی زیادہ مریض
نہ مرے —

عدالتین بہی معتبر ہین اور بہت فائدہ پہونچاتے ہین اونکی کارروائی انگریزی
عدالتون کے ضوابط پر ہے مجموعہ تعزیرات ہند بہ ترمیم ضروری بحسب عادات
رعایا کے ہدایت نامہ سمجہا جاتا ہے —

دیوانی کی کارروائی مین ممالک سے آئین کے قواعد پر بوجہہ سادگی و موافقت
کے عمل ہوتا ہے اور قانون حد سماعت بہی بہ ترمیم واجب جاری ہوا ہے کل مقدمات
فوجداری ۱۴۱۳ فیصل ہوے ہین اونمین سے ۶۸ کا اپیل ہوا اور ۱۲ مجرمون کو سزا قید
ہوئی اور ریاست کے جرمانہ وصول ہوا عدالت دیوانی مین ۲۷۸ مقدمات فیصل ہوے
اونمین ۵۵ کا اپیل ہوا ۱۲۴۳ اجراے ڈگری جیلخانہ جدید قابل آسایش پچاس قیدیونکے

تعمیر ہوا اوسط درجہ ۳۶ قیدی رہے صفائی و خبرگیری خور و نوش اچھی رہتی ہے
اور سڑکون کی تعمیر و مرمت کی مشقت لیجاتی ہے۔

سنہ ۱۸۶۹-۶۸ء کی رپورٹ مین درج ہوا کہ افسوس ہے کہیتڑی کا حال جیسا پیشتر تہا ویسا نہین ہے سال بہر سے بوجہ بیماری رئیس وہان نہین رہتا ہے فی الحال وہ تبدیل آب و ہوا کیواسطے حسب ہدایت اطبا کوہ منصوری پر گیا ہوا ہے اس سبب سے انتظام ریاست مین بہت خلل واقع ہے ابتری و ظلم کی شکایتین آتی ہین اور ہر رشتۂ انتظام مین سستی ہے ان سب مراتب سے رئیس کو آگاہ کیا گیا اور اوس نے اقرار کیا ہے کہ بفور حصول صحت واپس آوے گا بعد ازان حال اوس نے انتظام ریاست کا بندوبست کر دیا ہے جے پور کے دیگر اضلاع کی نسبت کہیتڑی مین قحط کی زیادہ تکلیف ہوئی ہے نقص زمین و ذریعہ آبپاشی نہونے سے پیداوار بہت کم ہوا اور دو سال گذشتہ مین بہی کم ہوا تہا۔

بندوبست سالہ کے انقضا سے پہلے کی میعاد ستمبر گذشتہ مین منقضی ہو گئی بندوبست دہ سالہ جو تجویز ہوا تہا قحط کی وجہ سے ملتوی رہا ہے مگر رئیس نے لکہا ہے کہ سال آیندہ کے شروع مین بشرط بہتری حالات بلاک کیا جاویگا۔
جمع خرچ کا حساب نہین آیا ہے مگر کمی پیداوار اور تقاوی دینے اور ایصال جمع مین التوا کرنے سے آمدنی مین کمی ہوئی ہے تخفیف قحط کی تدبیرات عمل مین آئی ہین دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری ہوئی ہین اون مین ہزار آدمی پرورش پاتے ہین ایصال جمع مین بہت تخفیف

چند مرتبہ بطور خانگی و باضابطہ سرکار انگریزی سے تعریف ہوئی ہے اس
سے رئیس کو خود اختیاری کا شوق ہوا ہے اور راج کو حسد پیدا ہوا ہے
دسمبر ۱۸۷۰ء مین راجہ فتح سنگہ کا انتقال ہوا اور بجاے اوس کے اجیت سنگہ
خلاف ٹہاکر السیسر جسکو راجہ فتح سنگہ نے قبل انتقال متبنی لیا تہا مسند نشین
ہوا اجیت سنگہ کی مسند نشینی سے سب خوش ہین مہاراجہ صاحب نے
اوسکو فوراً منظور کیا اور نذرانہ مسند نشینی بہی بہت واجب لیا اور
نابالغی رئیس کے زمانہ مین انتظام اہلکاران کہیتڑی کو مفوض کیا ہے
یہہ رئیس ابتدا سے خوش نصیب ہے اگر راج سے ایسی ہی امداد و
دستگیری رہی تو غالب ہے ریاست مالا مال ہوجاویگی رئیس مرحوم کے
انتقال پر ریاست کے ذمہ پورے آٹہہ لاکہہ روپیہ کا قرض تہا خرچ مین
تخفیف و کفایت شعاری اور رئیس حال کے مصارف محدود کرنے سے
امید ہے کہ ریاست جلد سبکدوش ہوجاوے گی اور سن تمیز کو پہونچنے کے
پیشتر کہ مسند نشینی کے وقت نو برس باقی تہے کل زیر باری رفع ہوجاویگی
ظاہرا یہہ لڑکا ذکی و ہوشیار و خوش وضع معلوم ہوتا ہے اگر تعلیم اچہی ہوئی
تو یقین ہے بہت لئیق ہوگا دربار نے جیپور کالج کے ہوشیار و خوش وضع
طالب علم کو اوسکی اتالیقی کیواسطے مقرر کیا ہے مگر حقیقت مین اتالیقی کا
کام بہت مشکل ہے کہ مردمان تعداد کثیر اوسکے سدراہ اور رئیس کے اغوا کرنے
والے ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ رئیس کو صرف اسیقدر نوشتخواند کافی ہے کہ صرف
اپنا نام لکہہ لے مگر مہاراجہ صاحب کو اوس کی تعلیم کا بہت فکر ہے اور تہوڑا

چند جبیسے ملک سے یورپ بین رکھکر پڑہانا چاہتے ہین تاکہ وہ آیندہ اپنا کام
کرنے کے لائق ہون ۔

مدرسہ کہیتڑی مین ترمیم ہوئی شفاخانہ کوٹ پوتلی کیواسطے نیٹو ڈاکٹر نوکر رکہا
گیا اور کہیتڑی مین جو بیشتر سے تہا وہی رہا صاحب ایجنٹ نے دربار کو
صلاح دی کہ شفاخانہ جات علاقہ کہیتڑی بہی مثل شفاخانہ جات علاقہ جیپور
ڈاکٹر صاحب ایجنسی سرجن سے متعلق رہین اور ڈاکٹر صاحب کو اس
کام کے عوض پچاس روپیہ ماہوار ملتا رہے ۔

کہیتڑی مین کانین بہت ہین مگر بدنظمی سے کانین اور رکہوالی خراب ہو رہی
ہین سابق مین اون کے بیس گہر تہے اب ایک بہی نہین رہا ہے اور ٹہیکون
باہم نزاع ہوا تہا اور راجہ کی عدم موجودگی سے فیصلہ کی امید نہ تہی اور
کانون مین محنت کرنے سے کچہہ ثمرہ نہ ملا مجبور چہوڑکر چلے گئے بڑی کانون
کے اجرا مین سب سے زیادہ پانی خارج کرنے کی مشکل ہے اول تو دہاکی
صفائی کیواسطے ہیمہ سوختنی کی کمی اور گرانی ہے دوسرے اوسکے لگانے
کی دیگر مشکلات ہین مگر حسن انتظامی اور خوش تدبیری سے یہہ مشکلات رفع
ہو کر کانون سے آمدنی ریاست مین اضافہ ہو سکتا ہے رئیس سابق کی غیر حاضری
سے کہ اوس نے سر رشتہ انتظام کی بابت خیالات باطل کیے اور سکہے تہے
کہیتڑی کی آمدنی و خرچ کا صحیح حال دریافت ہونا عرصہ تک مشکل رہا تحقیقات
سے دریافت ہوا کہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین بجائے لکہہ خالصہ کے جو راجہ نے
لکہی تہی سالانہ چار لاکہہ کی آمدنی ہوئی تہی اسیطرح خرچ کا حال بہی تحقیق ہوا

قریب تین لکہہ روپئہ کے تہا برآورد سنہ ۱۸۶۱ع مین خرچ کا بجٹ
رکہا گیا اور ایک لکہہ روپئہ ادائے قرضہ کیواسطے علیحدہ کیا گیا جب راجہ
ابہیت سنگہ اجراے رسم ماتم پرسی کیواسطے جے پور مین آیا اہلکاران
ذیل انتظام ریاست کیواسطے مقرر ہوئے ٹہاکر بدہ سنگہ منتظم و مختار ریاست
منشی ہربخش تحصیل لالہ ہرنارائن منصرم عدالت و بہائی شیوبخش افسر فوج و
تعلقات رام لال منتظم کارخانجات - ان اہلکارون کے اہتمام سے کام اچہا ہوا
اور حسب گنجایش ریاست قرضہ ادا ہونے لگا -

بحث و نزاع جو مابین راج جے پور و اس ریاست کی مدت سے خصوصاً
راجہ فتح سنگہ مرحوم کے زمانہ مین رہا تہا رئیس حال کے وقت مین بالکل
موقوف ہوگیا اور روابط فیمابین راج جے پور اور اس ریاست کی
حدبندی اور اتفاق و موافقت کہ راجہ مرحوم کی سرکشی اور دربار
جے پور کی سختی سے ظہور مین آئی تہی قایم ہو گئی فریقین کو باہم اعتبار ہو گیا
ہے اور حکومت و اختیارات و طرز حقیت پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی
کی نسبت جو نزاع ہمیشہ رہتا تہا بالکل رفع ہوا سرکار انگریزی نے اس پرگنہ
کی بابت نذرانہ مسند نشینی معاف کر دیا ریاست کے حق مین بہت اچہا
ہوا اور رئیس و کل متعلقین ریاست نہایت شکرگذار ہوئی رئیس نے
مدت تک جے پور مین رہ کر نوشت و خواند و کاروبار ریاست مین اچہی لیاقت
حاصل کی -

...ار کر چلے ... روپیہ کہ پہلے روز تقسیم تنخواہ کیواسطے آیا تہا لوٹ لے گئے انجام
کار ڈونگر سنگہ علاقہ جودہ پور مین گرفتار ہوکر وہین سکے مہاراجہ صاحب کے
سپرد ہوا جواہر سنگہ کی تحقیقات ہوئی مگر شہادت کامل نہونے کی وجہہ سے رہا ہو
کر علاقہ بیکانیر مین پناہ پذیر ہوا اور سنہ ۱۸۵۵ع مین مع بہوپال سنگہ اور کنور کرن
بہائیون کے سیکر مین مسکن گزین ہوا سنہ ۱۸۵۰ع مین راؤ راجہ پرتاب سنگہ
سیکر والا لاولد مرگیا بہیرون سنگہ نامی بعمر سولہ سال دعویدار مسند پیدا ہوا
راؤ راجہ لچھمن سنگہ کے انتقال پر اوسکی رانی شیخاوتنی جی حاملہ تہی اوسکے
پیٹ مین بمقام گہاٹے راؤ اوس سے بہیرون سنگہ پیدا ہوا تہا حمل ای
سبکو اعتراض تہا اور رام پرتاب سنگہ نے اپنی حیات مین بہیرون
کو کبہی اپنا بہائی قبول نہین کیا تہا اسکا سبب فریق ثانی نے یہہ بیان کیا
کہ اگر رام پرتاب سنگہ قبول کرلیتا تو حسب رواج شیخاواٹی سیکر کا آدہا
علاقہ دینا پڑتا سرداران شیخاواٹی سیکر مین جمع ہوئے اور سب نے ملکر
بہیرون سنگہ کے حق مین راے دی کہ وہ مسند نشین ہو مگر اوسکی اصلیت
مین مدت تک سبکو شبہہ رہا۔

शेखावतनी

घटेराव

۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۶ع کو سیکر مین راؤ راجہ بہیرون سنگہ کا انتقال ہوا چند مہینوں
سے بیمار تہا اسواسطے راج جےپور نے پیشتر سے انتظام علاقہ کا بواسطہ
کر دیا تہا ٹہاکر تیرہ سنگہ سردیرہی کا لڑکا مادہو سنگہ متبنی ہوکر مسند نشین ہوا
کے سب لوگ اوس سے رضامند تہے اور کل رشتہ داران و برادران والاکا
راج جےپور کی موجودگی مین پگڑی بندہی مسند نشینی کے وقت اوسکی عمر پانچ

सरदेरी

سال کی تہی ٹہاکر شیام سنگہ بجری خاندان سیکر نے دعوی مسند نشینی کیا ہہا مگر پیش نگیا مہاراجہ صاحب کا اس ریاست پیر عرصہ تک عتاب رہا اور راج سے رئیس کی مسند نشینی منظور نہین ہوئی وجہہ یہہ کہ اگرچہ باوصف عذرات واشتباہ اکثر غرض مند اور دعویدار لوگون کے مہاراجہ صاحب نے باد ہونگہ کے متبنی ہونے پیر کچہہ اعتراض نہین کیا تہا مگر بوجہہ سرپرست ہونیکے نذرانہ مسند نشینی لینا چاہتے تہے سیکروالون نے اول بحوالہ دستور قدیم اپنی ریاست اور رواج ملک کے اوسکے ادا کرنے مین عذر کیا تہا مگر آخرکار جب مہاراجہ صاحب نے باجراے اشتہار عام اپنے کل توابعین رئیس وجاگیردارون سے نذرانہ مسند نشینی لینے کا عام قاعدہ جاری کردیا تکند سنگہ منتظم سیکر نے بہی منظور کرلیا اور ایک لاکہہ روپیہ زر نذرانہ تین قسطون مین ادا ہونا قرار پاکر اپریل ۱۸۶۹ع مین رئیس کی مسند نشینی منظور ہوئی راو راجہ باد ہو سنگہ کی نابالغی کے سبب سے انتظام ریاست ٹہاکر تکند سنگہ کرتا ہے یہہ شخص بہت نیک چلن تجربہ کار ولیق ہے کام بہت اچہی طرح کرتا ہے رعایا خوش وآسودہ حال ہے ریاست کے جمع وخرچ کا خاطر خواہ بندوبست ہے اور ابتری وبدنظمی کہ ملک شیخاواٹی مین عام ہین سیکر بین مطلق نہونے سے اہالیان ریاست کی بڑی نیکنامی ہے تکند سنگہ نے کپتان پولٹ صاحب سے انسداد وارداتہاے ڈکیتی وغارتگری کا اقرار کیا تہا اوس سے زیادہ ایفا کیا اس سے اوسکی کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے۔

رئیس طبیعت کا ذہین اور ذکی معلوم ہوتا ہے اوس کی تعلیم کیواسطے

بنارس سے طلب ہو کر اوستاد مقرر کیا گیا اور ہونگر کو ایام کچہری کے بعد جے پور سے رخصت ہوئی تب مہاراجہ صاحب نے اونکو سب کاموں سے زیادہ تحصیل علم کی تاکید کی تھی ۔

سیکر نے بھی مثل جے پور کے اپنے علاقہ میں غلہ پر راہداری وغیرہ کا محصول معاف کر دیا اور رفع تصدیعات قحط ۱۸۶۹ء میں بہت مدد کی ۔

۱۸۷۰ء میں ٹھاکر رنجیت سنگہ کے انتقال سے کہ وہ انتظام ریاست میں کھنڈیلا کا شریک تھا سیکر کا بہت نقصان ہوا اور راؤ راجہ کے اوستاد نے علاوہ تعلیم و تربیت اپنے شاگرد کے ریاست میں چند مدرسہ جات مقرر کئے ۔

اکتوبر ۱۸۷۱ء میں نواب ولیمز صاحب جے پور میں تشریف فرما ہوئے تب مہاراجہ صاحب نے بشمول دیگر سرداران شیخاوالی راؤ راجہ بہادر سنگہ رئیس سیکر کو بھی بلوایا تھا اور پھر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مارچ میں سیکر کا دورہ کیا دونوں مرتبہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ راؤ راجہ ہوشیار ہوگئے ہیں ٹھاکر کاسار سنگہ و لچھمن رام و جیت سنگہ کہ انصرام کار ریاست کرتے ہیں بہت تجربہ کار و محنتی و کارگذار ہیں ایام قحط میں رعایا کی پرورش و خبرگیری بہت اچھی ہوئی رعایا خوش و فارغ البال اور کچہری کی مصیبت زدہ رعایا سے بہتر ہے البتہ سیکر کو درباب تقرر مدرسہ جات و شفاخانجات حسب قاعدہ ممالک انگریزی کچہری کا سا دعوی نہیں ہے مگر بندوبست تعلیم و معالجہ حسب طریقہ قدیمہ باشندگان بستی کے فائدہ کیواسطے ہوتا ہے اچھا گذر کرتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ منتظمان ریاست کو اس بندوبست کی بابت کچھ دعوی اور ...

نہیں ہے اور سے اوسکو جسقدر رہے اوس سے زیادہ کرکے دکہایا
نہیں جاتا ہے یہ بات زیادہ تر تعریف کے لائق ہے پرگنات کے مدرسون
میں کہ بکثرت ہیں صرف ہندی پڑہائی جاتی ہے راجہ کا اوستاد ۲۲ لڑکون
کو انگریزی پڑہاتا ہے اور ایک مکتب اُردو کا بھی شہر میں ہے راجہ کی
تعلیم اچھی نہیں ہے اوسکا اوستاد بنارس کالج کا طالب علم اور ظاہرا
خوش رو ہوا اور صاحب علم ہے مگر راجہ کو اچھی طرح نہیں پڑہا سکا ہے وہ
شاکی ہے کہ راجہ اکثر چند ہفتون تک نہیں پڑہتا ہے اور واقع میں اوسکو
ہم سبق لڑکون کے امتحان سے ثابت ہوا کہ وہ اون سے بہت کمتر ہے
اس سے ثابت ہے کہ رئیسون کا گہر پر تربیت پانا بہت مشکل ہے اور بہتر
اوسکی یہی ہے تعلیم میو کالج اجمیر کے اور کچہہ نہیں ہے ۱۸۷۱ء کے جمع و خرچ
میں ریاست کی آمدنی بقدر دو لاکہہ الف ہزار اور خرچ دو لاکہہ ..... ہزار
درج ہوا مگر اسکی آمدنی ہمیشہ قریب چار لاکہہ متصور ہوئی ہے اور اس
خوش انتظامی کے زمانہ میں یقین ہے اور بہی زیادہ ہوگی۔

بباؤ

۲۱ ستمبر ۱۸۶۵ء کو ایجنسی جے پور میں ہمیر سنگہ ٹہاکر بباؤ کے انتقال اور
چندر سنگہ خلف ٹہاکر گوبند سنگہ سور جگڈہ والے کی مسند نشینی کی خبر
پہونچی مہاراجہ جے پور سے اس پر اعتراض ہوا بلکہ ٹہاکر سور جگڈہ کی جاگیر
قرق ہو کر وکیل قید کیا گیا اور دستک جاری ہوئی جے سنگہ ٹہاکر

ڈونڈلود وچند دیگر اشخاص دعویدار ہوئے جے سنگہ کہتا تہا کہ تہاکر متوفی نے پیشتر مجہکو متبنی لیا تہا اور راجہ بیکانیر کی شہادت دیتا تہا مگر راجہ بیکانیر کی شہادت اوسکے حق مین بوجہ رشتہ داری قابل پذیرائی نہ تہی – راج جیپور کو چیندر سنگہ کے متبنی و مسند نشینی ہونے پر کچہہ اعتراض نہ تہا صرف نذرانہ مسند نشینی لینا چاہتا تہا چنانچہ معاملہ سیکر کے ساتہہ لیا اور کا نذرانہ بہی لیا تو چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر رفع نزاع ہو گیا سنہ ١٨٦٦ء مین چیندر سنگہ سرداری لیا او بعمر بائیس سال تہا –

پاٹن تور اواٹی

پاٹن مین بہت ابتری و بدنظمی رہتی ہے راو کے ذمہ قرضہ بکثرت ہے اور ہمیشہ اپنے رشتہ دارون سے لڑنے اور جہگڑنے مین مصروف رہتا ہے اون کے پاس حسب رواج ملک چہوٹی چہوٹی جاگیرین ہین بسبب قلت معاش و محتاجگی کے غارتگری کرتے ہین اور سرزمین پہاڑی ہے اس سبب سے راج خاطرخواہ انتظام نہین کرسکتا ہے خود راو بہی مجرمون کی پناہ دہی اور اعانت کرتا ہے اور مال مسروقہ و مفرودہ مین حصہ لیتا ہے ایک مقدمہ مین راو پاٹن نے جمیعت سررشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے تعاقب و گرفتاری مجرمان مفرور جیلخانہ انگریزی مین خلل پیدا کیا تہا اس جرم مین راج سے او سپر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا –

اونیارہ

ادیپارہ کی ریاست راج جیپور کی جنوبی سرحد پر واقع ہے اور وہان کی
سرزمین پہاڑ اور پتھریلی ہے یہ راج گھرانہ قدیم ترین حصص مین سے ہے مگر ریاست
بے انتظامی و ابتری سے نہایت زیر بار و مقروض ہے ایک دفعہ ساہوکاران
قرضخواہ ریاست کو بالعوض قرضہ دیہات کی جمع مقرر کر دی تھی مگر راؤ راجہ
سابق نے ابتدا سے ہی اون سے بدعہدی کی اور دیہات پر قبضہ کر لیا تاہم ریاست
کی آمدنی مین کمی ہوتی گئی اور رئیس کا مطلق اعتبار نہ رہا ساہوکارون نے
جے پور مین نالش کی مگر راج بھی حیرت مین تھا کہ کیا کرے اور جب عادت جنگ
اور تابیرون سے کاربرآری ہو سکے سختی نہین کیا جاتا تھا راؤ راجہ فتح سنگہ
رئیس سابق محض ناخواندہ تھا اوسکو کام کرنے کی لیاقت تھی اور نہ خواہش
فضول خرچ و بدرویہ اور شراب وغیرہ نشون کا ایسا عادی تھا کہ اوسکے
قوائے دماغی ضعیف ہو گئی تھی انجام کار سنہ ۱۸۹۹ء مین اوسکا انتقال ہوا اور
بجائے اوسکے سنگرام سنگہ بعمر نو سال تھا مسند نشین ہوا دربار جے پور نے
دو لاکھ روپیہ نذرانہ لیکر اوسکی مسند نشینی منظور کی رئیس کی نابالغی مین انتظام
ریاست کیواسطے پنچایت منتظمان حسب تفصیل
ٹھاکر لچھمن سنگہ دوبلکا - جیتی لال - ٹھاکر راگہو سنگہ باس پور - ٹھاکر گلاب سنگہ بلود
بالا بخش چودہری - مقرر ہوئے اون کے تقرر کیوقت سب سے بڑی مشکل پیش
آئی کہ ریاست کے ذمہ پانچ لاکھ روپیہ کا قرضہ تھا اور اوسکے ادا کرنے کیواسطے
صرف ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی آمدنی تھی اور ریاست کے مصارف کثیر تھے پیران
شرکا بکی بہت ہوشیاری سے کام کرنے لگے مگر ریاست کی بدنصیبی سے جیتی لال

दोनला
बिलासपुर
पलोरा

جو کل بچون مین سب سے زیادہ لایق اور کارکن تہا مر گیا اور پہر وہی ابتری
وخرابی پہیل گئی مہاراجہ صاحب کو اس ریاست کے انتظام کا کمال فکر ہے مگر
کوئی تدبیر نظر نہین آتی خوف تہا کہ شاید انجام مین کوئی پردیسی منتظم مقرر
کرنا پڑے اگرچہ یہہ تدبیر صرف اوسی حالت مین کیجاتی کہ جب اور کسیطرح کارروائی
نہوتی اس ریاست مین بہی لایق و دیانت دار آدمی کا ملنا تو دشوار نہتا
مگر وہان کے لوگ دستور قدیم کے ایسے پابند ہین کہ تقرر مختار پر اونکے مخالف
وسدراہ ہوجاوین —

رئیس کی تعلیم و تربیت کیواسطے نرسنگ لال نامی طالب علم جےپور کالج جس نے
کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کا امتحان دیا تہا اوسکا مصاحب و اُستاد مقرر
ہوا اور ۱۸۸۲ء مین اوسکی کلچی پور ماتحت ایجنسی بہوپال کے رئیس کی دختر سے
شادی ہوئی اس شادی کے مصارف سے قرضہ مین چالیس ہزار کا اضافہ ہوا
اور آمدنی جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ کی تہی اندنون صرف ایک لاکہہ تیس ہزار
روپیہ کی ہے اگر اچہا انتظام ہو تو شاید چار لاکہہ کی یا اس سے بہی زیادہ
آمدنی ہوجاوے —

قرضہ ریاست مین بڑی رقم سیٹہہ لکہمی چند رادہاکشن متہرا والہ کی بہ تعداد دو لاکہہ
روپیہ ہے کہ ۱۸۶۸ء مین بد ستخطی ضروریات خط لیا تہا ابہی اوسمین سے بہت تہوڑا
ادا ہوا ہے رئیس چاہتا ہے کہ اس قرضہ کے عوض مین چند دیہات چند سال کے
واسطے بالکل تا زمان سیٹہہ صاحب کے انتظام مین مفوض کر دیئے جاوین کہ اونکی
آمدنی اصل و سود کے تمام و کمال ادا کرنیکے واسطے مدت معینہ مین کافی ہو اسیطرح

بالعوض چھیالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج واجب الطلب راج جےپور کے کہ
بکثرت باقی ہے رئیس ریاست علاقہ کو از زمان سیٹھ صاحب کے سپرد کیا جاتا
ہے کہ وے ہی انتظام کریں اور وے ہی راج کا خراج داخل کیا کریں اور
بطور کفالت اپنے عہد کے تمسک با اقرار اس امر کے کہ تا وقت ادائے تمام و
کمال قرضہ اس پہ عمل کریگا لکھنے کو مستعد ہے۔

مہاراجہ صاحب نے معزز اہلکاران و متوسلان ریاست کو طلب کرکے اون
سے اسلوب انتظام کی صلاح لی مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہوئی تب رئیس کو
طلب کرکے مدرسہ ٹھاکران واقع جےپور میں داخل کیا اور اہلکاران اوس ریاست
میں سے کوئی کام کے لائق نہ تھا تب جےپور راج سے لئیق و ہوشیار شخص کو
انتظام ریاست کیواسطے مقرر کیا۔

دوسری فصل
کشنگڑہ

کشنگڑہ کے شمال مغرب اور شمال میں جودہ پور کا ملک اور مشرق میں جیپور
کا راج اور اجمیر کا انگریزی ضلع اور جنوب اور جنوب مغرب میں بھی ضلع مذکور
واقع ہیں یہہ ریاست خط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۲۶ درجہ
۵۰ دقیقہ اور خط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۱۰ دقیقہ
کے درمیان واقع ہے اوسکا رقبہ ۷۲۴ مربع میل آبادی ایک لاکھ آدمیونکی
اور ریاست کی آمدنی سالانہ دو لاکھ چھبیس ہزار روپیہ ہے علی العموم زمین قلیل

پیداوار کی ہے اور ملک کے وسط مین جنوب سے شمال مغرب کیطرف
پہاڑ پہیلا ہوا ہے البتہ ملک کے پست حصص کی زمین مزروعہ ہو سکتی ہے
کہ اونمین پانی سطح زمین سے قریب ہے صحرائی پیداوار کو زیادہ تر نقصان دہ
بند نما و بیفائدہ ہے اس ریاست مین قصبات مفصلہ ذیل ہین۔

کشنگڈہ لب سڑک آگرہ و اجمیر واقع ہے وہان راجپوتانہ کی سڑک
ریل کا سٹیشن ہے شہر کے اندر مہاراجہ صاحب کا محل بہت مضبوط اور
عالیشان عمارت ہے اوسکے گرد عریض آثار کی بلند فصیل ہے محل سے متصل
وسیع تالاب ہے اوسمین باغ ہے شہر بہت بڑا ہے اور عمارتین پختہ اور
بلند مگر اکثر شکستہ ہین قریب آٹھ ہزار باشندون کی آبادی ہے عرض
بلد شمالی ۲۶ - ۳۴ طول بلد مشرقی ۷۴ - ۵۷ -

روپنگر اجمیر سے ۲۶ میل شمال مشرق مین اور ریچھ پور سے
۱۴ میل جنوب مغرب عرض بلد شمالی ۲۶ - ۷ - ۴ طول بلد مشرقی ۷۴ - ۵۵

سروار نصیر آباد سے ۲۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی
۲۶ - ۵ طول بلد مشرقی ۷۵ - ۸ -

فتح گڈہ اجمیر سے ۳۵ میل جنوب مشرق عرض بلد شمالی ۲۶ - ۱۰ - طول
بلد مشرقی ۷۵ - ۱۰ -

تاریخ

کشن سنگہ نے کہ راجہ اودے سنگہ والی جودہ پور کا نوان بیٹا تہا بموجب
ارشاد کتاب قتل بادشاہی سے خود اختیار رئیس ہونے کی اجازت حاصل کرکے

चोर
रूपनगर
सरवार
फतहगढ़

سنہ ۱۶۱۱ء میں کشنگڈہ کی ریاست بنائی تھی جب راجہ گج سنگھ والی
جودہ پور نے شہزادہ خورم عرف شاہجہان کی جو بعض تدبیروں میں جو اوس
نے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف کی تہین شریک ہونے سے انکار کیا تب خورم
نے اوسکے معتمد مشیر گوبند داس بہاٹی راجپوت سردار مارواڑ کی معرفت
اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر گوبند داس نے بہی بجز راجہ گج سنگھ اور
بادشاہ کے کسیکو اپنا آقا نہ سمجھکر اوسکی اعانت سے صاف انکار کیا اس
وفاداری کی علت میں خورم نے راجہ گج سنگھ کے چچا کشن سنگھ کے ہاتھ
سے گوبند داس کو قتل کرایا اور کشن سنگھ کو علیحدہ ریاست قایم کرنیکی
اجازت دی کشن سنگھ نے حدود مارواڑ سے باہر زمین پسند کرکے شہر
آباد کیا اور اوسکو اپنے نام سے نامزد کرکے اپنی گنہگاری کو دوامی
یادگاری بخشی کشن سنگھ کے تین خلف سنشی مل ـ جگمل ـ بہارمل ہوئے
اوسکے بعد ہری سنگہ اور اوسکا بیٹا روپ سنگہ بانی قصبہ روپ نگر ہوئے مگر اوسکے
زمانہ کے کوئی حالات قابل تحریر نہیں اٹھارہویں صدی کے آخر میں جو افراط
و تفریط ہوئی اوسمیں شریک ہونیکے واسطے یہ ریاست بہت چھوٹی تہی بلکہ قلت ملک
و نقص میں ریاست کیواسطے بہت مفید ہوئیں کیونکہ اسمیں شک نہیں کہ اسی باعث
سے سلطنت مغلیہ اور مرہٹوں نے جو مدت تک خراج نہیں لیا اوسکا سبب
صرف قلت ریاست ہی مگر سنہ ۱۷۹۱ء کے واقعات نے راجہ کشن سنگہ کو
اتحاد خلاف خیر خواہی وطن سے مشہور کر دیا سنہ ۱۷۸۸ء میں جودہ پور کے
راٹہوڑ اور جے پور کے کچہواہوں نے مرہٹوں کے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا

प्रोसमल
जगमल
भार मल

اور تونگا کی لڑائی مین اونکو شکست دی اس شکست کا عوض ۱۸۱۰ء مین باؤن
اور پتیرتہ کی لڑائی ہونے سے ہوا ان لڑائیون کیواسطے کشن گڈہ کا رئیس
بہادر سنگہ مرہٹون کو اپنے ملک پر چڑہا کر لایا تہا اونکو لانے مین اوسکو کچہ
اپنی بہبودی و بہتری کی خواہش نہ تہی بلکہ اپنے مالک راجہ جودہ پور سے
انتقام لینا مقصود تہا کہ اوس نے بہادر سنگہ کو اپنے بہائیون کے حقوق وا
غصب کرنے سے باز رکہا تہا پتیرتہ کی لڑائی نے مرہٹون کو راجپوتانہ پر
مسلط کر دیا اور صرف کشنگڈہ کا دغا باز رئیس اس عام مظلومی سے محفوظ رہا
بہادر سنگہ کے بعد کلیان سنگہ راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین بذریعہ عہدنامہ
مندرجہ نقشہ نمبر ۲ ۱۸۱۸ء کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین آیا اس
عہدنامہ سے قرار پایا کہ مہاراجہ کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین رہکر
مدد کیا کرین اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس ریاست سے عہد و پیمان
نکرے اور کسی سے نزاع و تکرار ہو تو اوسکا استغاثہ سرکار مین پیش کرے
اور عندالطلب اپنی حیثیت کے بموجب فوج بہیجے سرکار انگریزی نے اپنی
طرف سے اوسکی حفاظت کرنی منظور کی ملک مقبوضہ کا مالک مستمر ہونے کی
کفالت دی اور اپنی مداخلت نکرنے کا اقرار کیا بعد انضباط اس عہدنامہ
کے مہاراجہ کلیان سنگہ کا طریقہ ایسا ہو گیا کہ گویا وہ دیوانہ تہا اوسکے ذہن
مین سمایا کہ سرکار انگریزی راج کے اندرونی کاروبار مین مداخلت کرنا
چاہتی ہے اور اس خیال سے ۱۸۲۵ء مین بادشاہ دہلی کے پاس استغاثہ
کرنے کیواسطے دہلی کو چلا جب اوسکو حکام نے فہمایش کی کہ ایسا ہرگز نہین ہو سکتا

تب رضامند ہوکر واپس آیا پہر اوس نے سمجہا کہ سرداران ریاست کی نوکری پر
واجب التعداد مطالبہ سے مبدل ہو سکتی مگر کوئی کفالت نہ تہی کہ زر نقد ادا کرنے مین بہی
سے نوکری کرنے سے منہ موڑینگے اسواسطے اونہون نے براہ انصاف انکار
کیا بلکہ ٹہاکر فتح گڈہ نے بالکل خودسری اختیار کی گرسرکار انگریزی نے جاگیرداران
ریاست مذکورہ کو بموجب حکم مہاراجہ کی ہدایت کی مہاراجہ نے اونکی سزادہی
کے ارادہ سے فوج متعین کی مگر جیتن دہلا ای مین ایک خاندان تیموریہ
کے لقبی بادشاہ کے روبرو استغاثہ کرنے کیواسطے پہر دہلی کو بہاگ گیا اور
وہان خیال منصب مثل دربار شاہی مین موجود ہین کر جانیکا قصداً حاصل کرنے
مین مصروف ہوا بعد ازان حال کشنگڈہ مین اوسکے ہمراہی غافل نرہے اونہون
نے فوج بہرتی کی اور بوندی کی ریاست سے بہی دو دلی ٹہاکرون نے بہی
کو ہلے سے مدد لیکر مقابلہ مین کوتاہی نکی ان مین لڑائی ہونے لگی اور اس سبب
سے قرب وجوار کے علاقہ انگریزی مین بہی شر پیدا ہوا اسواسطے مہاراجہ کو
ہدایت ہوئی کہ خود اوسکے اور اوسکے ملازمین اور ٹہاکرون کے حرکات سے
جو نقصان پیدا ہوگا اوسکی جوابدہی مہاراجہ کے ذمہ ہے اور اگر فی الفور بندوبست
نکرے گا تو اوس کا عہدنامہ منسوخ ہوکر ٹہاکرون سے عہد وپیمان
کیا جاوے گا اس ہدایت نے اوسکو مستعد کردیا اور وہ یکایک دہلی
سے واپس آیا اور اپنے سردارون کو جمع کرکے بذات خود مفسدون پر
حملہ آور ہوا مگر سردارون کے رویہ سے ثابت ہوا کہ اونکو اپنے ہمقوم باغیون پر
حملہ کرنا منظور نہ تہا ایک ایک کرکے سب علیحدہ ہوگئے اور پہر سب نے متفق ہوکر

دارالحکومت کا محاصرہ کیا اور کلیان سنگہ کو خارج کرکے اوسکے صغیر سن لڑکے
کو مسند نشین کرنا چاہا راجہ اجمیر کو بھاگ گیا اور سرکار انگریزی سے درخواست
اعانت کرکے اپنے ملک کا ٹھیکہ دینا چاہا مفسدہ پردازون نے بھی سرکار مین
استغاثہ کیا سرکار نے اوسکی درخواست نامنظور کرکے ہدایت کی کہ اگر
وہ دہلی کو چلا جاوے اور اوسکی غیر حاضری مین انتظام ملک بہ اہتمام پنچایت
ہوتا رہے تو کچھہ مضایقہ نہین اسپر رئیس اور سردارون کے درمیان
عہد و پیمان ہوا مگر شرایط مقررہ کے کفالت دینے مین سرکار نے انکار کیا وہ
دہلی کو چلا گیا اور صاحب رزیڈنٹ نے فہمایش کرکے اوسکو واپس بھیجا ہرچند
لاچاری سردارون نے حسب خواہش مہاراجہ یہہ بھی منظور کیا کہ مہاراجہ
صاحب جودہپور فیصلہ کردین مگر اوسمین سرکار انگریزی کی کفالت ہو یہہ
امر سرکار نے منظور نہ کیا سردارون نے ولیعہد کو مسند نشین کردیا اور
کشنگڈہ کا محاصرہ کرکے اوسمین داخل ہونے والے تہے کہ مہاراجہ صاحب
نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی درمیانگی منظور کی اونکی وساطت سے شرایط
قرار پاگئین اور مہاراجہ کلیان سنگہ کشنگڈہ مین آگئے مگر تہوڑے عرصہ
کے بعد ثابت ہوا کہ مہاراجہ صاحب اور سردارون کے درمیان صلح و
اتفاق رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب اپنے قول پر ثابت قدم
نہین ہین سردار پہر جمع ہوئے اور مہاراجہ کلیان سنگہ سنہ ۱۸۳۲ع مین اپنے
خلف مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے علاقہ انگریزی مین
چلے گئے اور تا حیات خود سے ہزار روپیہ سالانہ لیتے رہے سنہ ۱۸۳۹ع

سن ہو سلتی سانبہر کا نمک بمقدار کثیر کشنگڈہ کے علاقہ مین ہو کر باڑوتی کو جاتا تہا
اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا تہا جب سے سانبہر سرکار انگریزی کے
قبضہ مین آیا ہے اس راستہ سے نمک کی بہرتی موقوف ہو گئی اور اوس کے
محصول سے بقدر ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ راج کشنگڈہ کی آمدنی مین کمی ہوئی
ہے علاوہ ایسکے نودہ کا نمک مشرقی ملک کو کشنگڈہ مین ہو کر جاتا تہا مگر اس ریاست
کا موقع دیکہنے سے واضح ہے کہ سرحد پر تہوڑا سا پہیر کہانے سے اس راج
کے علاقہ مین جانے کی ضرورت نہین رہتی ہے کہ اس سے بہی بہت نقصان
ہوا ہے اب صرف ممالک متوسط و وسط ہند کو جانیوالا نودہ کا نمک یہان
ہو کر گذرتا ہے اور اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے۔

اور ریاست کو فایدہ ہوتا ہے

بمعاملہ مہاراجہ صاحب اور ٹھاکر فتح گڈہ کی نزاع
سنہ ۱۸۶۲ء مین انتہا درجہ کو پہونچکر فیصل ہوا اس نزاع
کا [illegible] سے ہوا تہا اور موجبات یہہ تہی طرز حقیت جایداد
گڈہ روابط و مدارج باہمی مہاراجہ صاحب و ٹھاکر فتح گڈہ مہاراجہ
صاحب کہتے تہے کہ فتح گڈہ بہی علاقہ ریاست مین ایک جاگیر ہے ٹھا
کر کو دیگر جاگیرداران ریاست پر کسیطرح فضیلت و فوق نہین ہے
وہ ہرطرح سے دربار کا ماتحت و محکوم ہے اسواسطے اوسکو لازم ہے
کہ ہماری اطاعت و فرمان برداری کرے
اور ٹھاکر کہتا تہا کہ مہاراجہ صاحب اور ریاست سے علیحدہ وخود
ہون میری جایداد بطور جاگیر کے نہین ہے بلکہ میرے بزرگون کو
مستقل راج کے ملی تہی کہ اسوجہہ سے مجہکو مہاراجہ صاحب سے
دربار مین گدی پر برابر بیٹہنے کا منصب حاصل ہے طرفین سے
وہ پیچیدہ دلائل و تنقیحین ہوئین مگر تعجب یہہ کہ جس سند کے بموجب جایداد
ملی تہی اور صرف اوسی سے اصل حال منکشف ہوتا پیش نہوئی اور [illegible]
جواب دیا کہ گم ہوگئی ہے اصل یا نقل کچہہ بہی نہ مل سکی اور اوسکے نہ ملنے کے
متناصمین مین سے کوئی فریق وجہہ معقول بیان نہین کرسکا اگرچہ ٹھاکر کی
خود اختیاری کے دلائل بمقابلہ شہادت طرف ثانی کے محض پوچ تہین مگر
اسمین شک نہین کہ جب سے یہہ ٹہکرات کشنگڈہ سے علیحدہ ہوئی ہے اور

و عزت اعلے درجہ کی مانگتے ہے کہ صرف جاگیر کی عام اصطلاح سے
رہے ہین کل حالات پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب ٹھاکر کے ساتھ
بہت بردباری و اعتدال سے پیش آئی ہین اونہون نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے
ٹھاکر کی بدچلنی و گستاخی سابقہ کا ہمکو بہت خفیف خیال ہے اور ہم اوسکو ہر طرح
لہذا ان کا چھوٹا بھائی سمجھتے ہین اور جیسے اس رتبہ کے لوگون کی عزت و توقیر
ویسے ہی کرتے ہین اور باستثناء ٹھاکر کے اس دعوی کے کہ ہماری برابر گدی
حقوق و عزت کو بطور سردار اعظم ریاست ملحوظ رکھتے ہین —
بجز خود اختیاری مطلق اور گدی پر مہاراجہ صاحب کے برابر بیٹھنے کے
ہین کیا صاحب نے اوسکو صفائی سے اور حکماً اطلاع دی کہ تمہارا
فرض ہے کہ اپنے آقا کے احکام و خواہش کی تعمیل کرو اور خوشی سے
وفادار ماتحت ہوکر رہو اور اگر ایسا نکروگے تو مہاراجہ صاحب کو
بزبردستی وسرکوبی اطاعت کرادین کہ بشرط اجازت سرکار انگریزی
بہ آسانی کرسکتے ہین —
ہونے ٹھاکر حال کے و نیز اس خیال سے کہ وہ ابتک تھوا
وغیرہ پر حاضری دربار سے معذور رہا ہے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب
کو سمجھا دیا کہ خاص اس ٹھاکر کی نسبت اوسکی حیات مین وہی رعایت جاری
رہی اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دے کر گورنمنٹ کے حکم اخیر کا
انتظار کیا جولائی ۱۸۸۳ء مین پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے حکم صادر
ہوا کہ ٹھاکر فتح گڈہ چھہ مہینے کے عرصہ مین اپنے سرپرست رئیس کی خدمت

ہو کر حسب قاعدہ بجا آوری آداب کی مگر ٹہاکر سے جو اوسوقت تک
خود اختیاری کا دعوی کرتا تھا یہہ امید نہ تھی کہ وہ اس مخالف حکم کی
انی تعمیل کرے اسواسطے اس خیال سے کہ شاید مجبور مہاراجہ صاحب اونکا
یکر اطاعت کرا دین اور اونکی امداد کیواسطے ضرورت ہو فوج انگریزی
برنے کی ضرورت ہوئی ۔
نہ صاحب نے ٹہاکر کے اوسنے فرایض کیواسطے تاریخ یکم فروری
اوسکا نتیجہ ایسا مشتبہہ تہا کہ کسی قدر فوج انگریزی بیشتر سے
کہنا ضرور متصور ہوا مگر حسن اتفاق سے اوسکی ضرورت نہوئی بعد
سرکار ٹہاکر فتح گڈہ دربار مین حاضر آیا اور جو مقام اوسکے وا
یز ہوا تہا اوس پر آکر بیٹھ گیا جون ۱۸۶۸ء مین اس ٹہاکر کا ا
وسکا بیٹا بعمر ۲۰ سال جانشین ہوا ۔
کشنگڈہ مین انتظام عدالت کا اچھا ہے چوری و غارتگری وغیرہ
داتین بہت کم وقوع مین آتی ہین اگرچہ کارروائی عدالت ضابطہ
پابندی سے نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب خود بہ توجہہ وکوشش
ہین اس سے حقرسی سے کوئی محروم نہین رہتا اور رعایا کی بجا
خواہ حفاظت ہوتی ہے ۔
صاحب کے صاحبزادون کی کہ ایک بعمر سولہ سال اور دوسرے بعمر
ہین تعلیم و تربیت مین بہت کوشش ہوتی ہے علاوہ ہندی اد
کے اونکو انگریزی پڑہائی جاتی ہے اگر ہندوستانی دربار کی بد

عادتین اونکو گمراہ نکردین تو یقین ہے مثل اپنے باپ کے ہوشیار
ہو نگے اس راج مین ۱۸۶۳ ء مین پچیس مدارس صرف دیسی زبان
کے اور بعد اوسکے تین جدید مقرر ہو کر کل اٹھائیس ہوگئے اون مین پڑہا
ہے مہاراجہ صاحب انگریزی مدرسہ مقرر کرنے کا مدت دراز
سے اقرار کرتے ہین مگر ابتک اوسکا ایفا نہین ہوا ہے اگرچہ مہاراجہ
عذر کرتے ہین مگر اصل سبب یہہ ہے کہ راجپوتانہ کے لوگ
تعصب رکھتے ہین اور مہاراجہ صاحب کوئی امر جو اونکی رعایا
کی مرضی کے خلاف ہو نہین کیا چاہتے ہین مگر یہہ ایسا بڑا معاملہ ہے کہ حسب
خواہش رعایا کے یا واسطے مہاراجہ صاحب کی خوشی پر منحصر رہنا چاہئے یقین ہے
کہ ... رعایت کرینگے کیونکہ باوصف قلت آمدنی اور کثرت مصارف
... اور دریا دلی سے خرچ کرتے ہین چنانچہ اونہون نے
بنگالہ کے چندہ مین زر کثیر دیا ہے ؎

تیسری فصل

لاوہ

سابق مین لاوہ ٹونک کی ریاست کا خراج گذار تہا وس واردات کی وجہہ
جسکی باداش مین نواب محمد علیخان ٹونک سے خارج ہوئے یہہ علاقہ ٹونک
علیحدہ ہو کر ایجنسی جے پور سے متعلق ہو گیا سنوات گذشتہ مین آ
علاقہ اس تفصیل سے ہوئی ہین ـ

کی تعمیر کے واسطے منظور کیا۔

...میں قرضہ کا صرف نو سو روپیہ رہگیا اور دوسرے سال مین تمام و کمال ادا

...ریاست ... سے خراج کی بابت فارغخطی لیگئی تب صاحب پولٹیکل ایجنٹ

...صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین چار مراتب ذیل کی درخواست کی۔

...ہونیکے بعد ۱۸۶۵ء مین ٹہاکر لادہ جو خراج سرکار انگریزی کو دیتا

...زیر باری ...یا ملتوی کیا گیا تہا اب ایصال اوسکا از سر نو شروع کیا جاوے

...مصارف خاص کیواسطے بوجہہ تنگدستی روپیہ بتعداد قلیل مقرر کیا گیا

...کیا جاوے۔

...پیداوار تعمیرات آبپاشی پر جنکا علاقہ مین قدرتی سامان بہت ہے

...التوا رمین تہین توجہہ کامل کیجاوے۔

...کیا ان جیکب صاحب انجنیر راج جے پور کو تجویز تعمیرات فی الفور

...رنے کیواسطے اجازت دی۔

ٹہاکر سے رعایاے علاقہ سب خوش ہین وہ اونکی عافیت و بہبودی مین ہر

کوشش کرتا ہے اور اپنے مختار منتظم کو کہ اوسی کا رشتہ دار ہے انصرام کاربار

مین بہت مدد دیتا ہے اور سرکار انگریزی سے رفع زیر باری اور اسلوبی امور

مین جو مدد ملی ہے اوسکا بہت شکر گذار ہے فقط

تمت

بقلم ہیچمدان ہیچ ذرۂ بیمقدار کمترین محمد علی منصرم